THE BOOK WAS DRENCHED

TERED PAGE BOOK PAGE MISSING BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_222556

UNIVERSAL
LIBRARY

O.U.P.—43—50-1-71—5,000

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ٨٩١٤ د٣٠٨ Accession No. 2377

Author

Title

This book should be returned on or before the date last marked below.

تذکرۂ آثار الشعرائے ہنود

ہندو شاعروں کا اردو کلام

مرتبہ

منشی دیبی پرشاد صاحب بشاش خلف منشی تھن لال صاحب بہجت باشندہ

قدیم بھوپال حال سررشتہ محکمہ خاص راج مارواڑ

مصنف کی بلا اجازت کوئی صاحب قصد طبع کا نہ فرماویں

مطبع رضوی دہلی میں چھپا

ستمبر ۱۸۸۵ عیسوی

قیمت فی جلد .....

شبیه منشی دینے پرشاد مصنف تذکرہ ھذا



باشندہ قدیم بھوپال حال سررفتر محکمہ ناظم اموار

صحت نامہ تذکرہ آثار الشعرائے ہنود

نمبر	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	نمبر	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۳	۴	موسے	ہوئے	۲۷	۲۰	۴	اپنے	دینے
۲	۵	۱۰	جس سے	جن سے	۲۸	۲۰	۴	فارسی	فارس
۳	۵	۲	مضمون بین	مضمونون مین بین	۲۹	۲۱	۷	بنی بہادر	بینی بہادر
۴	۵	۲	اومضمون	زومضمون	۳۰	۲۱	۱۳	بطلب دو	بطلب مدد
۵	۶	۴	بیکے	لین گے	۳۱	۲۱	۱۴	گورہالون	گوشائیون
۶	۶	۱	وقت تنگ	وقت بہت تنگ	۳۲	۲۲	۱۲	ساہی	سیاہی
۷	۸	۱	گیے ہین	گیے ہم	۳۳	۲۲	۲۲	مسلمانون	مسلمانون مین
۸	〃	〃	رات گہ	رت جوگہر	۳۴	۲۲	۲۳	بہارعجم مین	بہارعجم
۹	〃	۲۳	دولو	دو	۳۵	۲۴	۷	بہہ ٹہرنی	بہان ٹہرنی
۱۰	۱۶	۳	بنیے	بشیے	۳۶	۲۴	۱۵	تمسک کا	تمسک
۱۱	〃	۴	آگر	اگر	۳۷	۲۶	۲	پیپ جون	بیشنو
۱۲	۱۷	۲	رعنائی کے	رعنا کے	۳۸	۲۷	۱	تان	تال
۱۳	〃	۳	مستی خراب	مئی خراب	۳۹	۲۸	۵	گلشن	انگلش
۱۴	〃	۳	ذرا	فدا	۴۰	۲۸	۵	خوابیں ہے	خواب مین ہی
۱۵	〃	۱	کہیے	گیے	۴۱	۲۸	۱۰	مین	مینا
۱۶	〃	۴	دیکے	دیاں کے	۴۲	۲۸	۱۸	اورہی	اورہی
۱۷	〃	۳	جیئے	جگنے	۴۳	۲۹	۳	سورہی	سواری
۱۸	〃	۸	ذری کو	ذری کا	۴۴	۲۹	۱۵	لعل سے	لعل ہی
۱۹	〃	۴	کیک ذری کا	ٹنک پری کا	۴۵	۲۹	۱۹	چاہے	جائے
۲۰	〃	۴	جہوٹ کہوتی	جہوٹ کہو	۴۶	۲۹	۲۱	شام	سیام
۲۱	〃	۳	ہمے بہان	ہم یہان سے	۴۷	۲۹	۲۳	لادو	لادوا
۲۲	۱۹	۱	لونہ	لوجو	۴۸	۳۰	۱	جنن	جتن
۲۳	۱۹	۴	تیری	پہہ تیری	۴۹	۳۰	۶	بدبے	بدلے
۲۴	۱۹	۴	رنگین شر	رنگین تر	۵۰	۳۰	۲۱	پیتم ولب	کیسے جنم ولب
۲۵	۱۹	۴	سہمنا	سمہنا	۵۱	۳۱	۱	جرس انکو	جرس زنکو
۲۶	۲۰	۳	جرچا	غوغا	۵۲	۳۱	۸	اوہ	وہ لو

نمبر	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح	نمبر	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۵۳	۳۱	۳	۱۵	اور	دورمین	۸۱	۳۹	۱	۱۷	وہ دی	وہ روی
۵۴	۳۲	۳	۱۶	جولنظر	جولنظر	۸۲	۴۳	۰	۱۷	شعرمشہور	شعراولنگامشہور
۵۵	۳۲	۳	۱۹	مضطرب ہوکر	مضطر ہو	۸۳	۴۴	۰	۱۸	افواج وزیر	افواج وزیر
۵۶	۳۳	۱	۱۶	نہ جبتک ہو	جب تلک نہ ہو	۸۴	۴۵	۰	۱۰	مضاجرائے	مضاجروے
۵۷	۳۵	۲	۴	بیرون کے	بیڑون کی	۸۵	۴۵	۰	۸	مالکہ گنج	مالکن گنج
۵۸	″	۲	۷	پیچھے پیشتر	پیشتر	۸۶	۴۶	۰	۶	لکھنؤ مطبع	لکھنؤ مطبع
۵۹	″	۱	۱۱	ہین	ہین ہم	۸۷	″	۰۰	۲۵	ستری	ستری
۶۰	″	۴	۱۱	سوسوخیال	سوشوخیان						
۶۱	″	۱	۱۶	باد	یار	۸۸	۴۷	۰	۳	کہنہ	کہنہ
۶۲	″	۴	۱۸	سبکے	سبکی	۸۹	۴۷	۲	۱۰	جیر تیر	جیر تیر
۶۳	″	۲	۲۰	ابردلی	ابردی	۹۰	۴۷	۴	۲۵	تیغ ہند	تیغ ہند
۶۴	″	۳	۲۰	رکہنا	رکہا	۹۱	۴۸	۳	۳	میرہی	مرے
۶۵	″	۱	۲۵	بیکی	بنکے	۹۲	۴۸	۴	۴	ہمان	ہما
۶۶	″	۴	۲۵	لیس	لیس	۹۳	۴۸	۰	۷	جٹھل	جٹھل
۶۷	۳۶	۳	۷	شرکا	نشترکا	۹۴	۴۹	۰	۷	بدہیل کہنڈ	بگہیل کہنڈ
۶۸	۳۶	۱	۱۸	تت	نٹ	۹۵	″	۳	۱۹	ساغرکا	ساغرکی
۶۹	۳۸	۰	۳	نبی بہادر	بنی بہادر	۹۶	″	۱	۲۰	ارنوی	ارادے
۷۰	۳۸	۰	۶	اینے	مثل بننے	۹۷	۴۹	″	۱	شنی لال	چنے لال
۷۱	۳۸		۲۱	پنڈت ولد	پنڈت ولد	۹۸	″	۲	۹	بہرے ہے	پہرے ہے
۷۲	۳۸	۰	۲۳	یہہ کہنا	یہہ ہی کہنا	۹۹	″	۰	۲۵	جرکہ	جولوگ
۷۳	۳۹	۱	۷	اس راہ مین	اس راہ مین واروی	۱۰۰	۵۰	۱	۲۱	قلم	علم ہے
۷۴	۴۰	۴	۳	گلعذار	گل ہزار	۱۰۱	۵۱	۰	۶	فرحت	فرصت
۷۵	۴۰	۴	۲۱	ذہن	دہن	۱۰۲	۵۱	۰	۱۳	ہوائے بزم	ہوائے بزم
۷۶	۴۲	۰	۱۱	ہنساولی	ہنساولی	۱۰۳	۵۲	۳	۱۷	ہاہی	ہائے
۷۷	۴۲	۰	۱۱	گنجیدر	گنجیندر	۱۰۴	۵۲	۳	۳۰	رکہے	کہلے
۷۸	″	۱	۱۴	سمرسے	سمرسی	۱۰۵	۵۳	۰	۱۲	کجا زرق	بے زرق
۷۹	″	۳	۱۷	اوجہا	اوبجھتا	۱۰۶	۵۴	۱	۴	لعل یوشی	لعل لوشین
۸۰	۴۳	۰	۱	جوہر	جواہر	۱۰۷	″	۲	۲۵	آپنی	اپنی

نمبر	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۱۰۸	۵۵	۰	۶	مہانراین	رام نراین
۱۰۹	۵۶	۱	۱	جبکہ	جب کہ
۱۱۰	۵۶	۰	۱۳	بخشی آگی	بخشی ہی
۱۱۱	۵۶	۰	۲۲	ناپ	نایب
۱۱۲	۵۷	۰	۳	مستقل	منقل
۱۱۳	״	۰	۹	ہسپت	مہی پت
۱۱۴	״	۰	۲۲	نارسے	نازسے
۱۱۵	۵۸	۱	۱	بخوبی	بخوبی
۱۱۶	۵۸	۱	۵	ہم	ہم
۱۱۷	״	۰	۲۰	سمت ۱۴۰۵	سمت ۱۴۰۵
۱۱۸	״	״	״	سمت ۱۴۰۵	سمت ۱۴۰۵
۱۱۹	۵۹	۰	۴	ناظم	ناظم پٹرانچ
۱۳۰	۶۰	۳	۲۱	ہو	ہوکہ
۱۳۱	۶۱	۳	۱	کیہی	شیہی
۱۳۲	۶۱	۲	۴	کاہل	کاہل
۱۳۳	۶۲	۳	۱۶	خم	صنم
۱۳۴	״	۱	۱۷	بیان	بتان
۱۳۵	۶۳	۱	۹	کچے	بکچے
۱۳۶	״	۲	۱۰	رخ کلہ	رخ سے
۱۳۷	۶۴	۰	۶	فوائد کی	نوکری کی
۱۳۸	״	۰	۲	مہاراجہ	مہارانا
۱۳۹	۶۵	۲	۱۲	سحاب باران	سنجاب یاران
۱۳۰	۶۵		۳	جسقدر	حضور
۱۳۱	۶۵	۱	۲۱	پیر روزن	ہر روزن
۱۳۲	۶۶	۱	۱۵	پیر مال	ہر بال
۱۳۳	۶۷	۱	۳	قلق	خلق
۱۳۴	״	۰	۲۰	بندہ	نبیرہ
۱۳۵	۶۸	۰	۲	کہنے کی	کئی

نمبر	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۱۳۶	״	۰	۱۹	دل ہی	دل بہی
۱۳۷	״	۱	۲۲	جیت لے	جیت لی
۱۳۸	״	۲	۲۴	کہا	گدا
۱۳۹	۷۰	۰	۲	رازر	زار
۱۴۰	״	۰	۵	ہیر ہر	بہرین
۱۴۱	״	۰	۱۲	آیکا	آیکو
۱۴۲	״	۰	۱۵	مشکل گرہ	مشکل
۱۴۳	״	۰	۱۷	ہر ہفتہ	ہر ہفتہ
۱۴۴	״	۰	۲۲	بہہ	جو
۱۴۵	״	۰	۲۳	اوسوقت	اوسوقت میں
۱۴۶	۷۱	۴	۲	بہرے تھے	بہر ہی تھے
۱۴۷	״	۰	۱۰	منشی کافی جوتجنید	منشی خوب جنید
۱۴۸	״	۴	۱۴	طفلکے	محمل کے
۱۴۹	״	۰	۱۵	جیجے	جیجی
۱۵۰	״	۴	۲۰	ہر فے	ہو وے
۱۵۱	״	۰	۲۵	حضرت	حضرات
۱۵۲	۷۲	۲	۴	اوبدہ	اوجدہ
۱۵۳	״	۱	۵	بالمیک	بالمیک
۱۵۴	״	۱	۶	جب	خمسہ
۱۵۵	״	۲	۱۸	حال	جال
۱۵۶	۷۳	۲	۸	تمہاری	ساری
۱۵۷	۷۴	۰	۴	لکتم	لکہیم
۱۵۸	״	۰	۷	سلامت	سلاست
۱۵۹	״	۰	۱۴	باشی	باشں
۱۶۰	״	۱	۱۸	جہان	جان
۱۶۱	״	۲	״	لند	الدر
۱۶۲	״	۲	۲۱	لے	لیے
۱۶۳	״	۰	۲۴	بمام یار	ہمام یار

نمبر	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶۴	۷۵	۱	ہندہتے	ہندہتے ہین
۱۶۵	״	۰	سیب رام	ہیت رام
۱۶۶	۷۶	۰	خورشید و قمر	خورشید اور قمر
۱۶۷	۷۶	۰	کانپور	کانپور مین
۱۶۸	״	۰	شجاع	شعاع
۱۶۹	۷۷	۰	مہابھجر سے	مہابھجر سے چندہ بعل
۱۷۰	۷۷	۰	وزن	روزن
۱۷۱	״	۰	چھڑا	چھڑا
۱۷۲	״	۰	سرکی سیب	سرکی باسیت
۱۷۳	״	۰	عمد	عمدہ
۱۷۴	״	۰	کئے ہین	کیئے گئے
۱۷۵	۷۸	۳	سپہر	سہر
۱۷۶	۷۹	۴	راے	رائی
۱۷۷	۷۹	۲	بڑا	پڑا
۱۷۸	״	۱	پسہ	پہپہ
۱۷۹	״	۲	چہاتا ہے	چہانا ہے
۱۸۰	۸۰	۲	جاہ	چاہ
۱۸۱	״	״	״	״
۱۸۲	״	۲	مت	منت
۱۸۳	۸۳	۰	پروردمن	پروردمن
۱۸۴	۸۳	۰	ہجری کے ساتھہ	ہجری مین
۱۸۵	۸۳	۰	نرجمعہ	نرجمہ
۱۸۶	۸۴	۰	تلانی	ضلع تلانی
۱۸۷	۸۴	۰	ستمبر	پند
۱۸۸	۸۵	۰	راز	زارہ
۱۸۹	۸۶	۲	سجدہ مین	سجدے مین
۱۹۰	۸۷	۱	اکبر	اکثر
۱۹۱	۸۸	۰	صغیر	صفر
۱۹۲	۸۹	۱	کچھہی تمہہی ہی	کچھہی تمہہی ہی
۱۹۳	۹۲	۰	مخفی املاک	مخفی املاک
۱۹۴	״	۰	بہاری	بہاری
۱۹۵	۹۳	۰	قالیہ	حالیہ
۱۹۶	״	۰	عابا التر کیب	عابد التر کیب
۱۹۷	۹۴	۱	شب سناب	شب مہتاب
۱۹۸	۹۴	۲	جگر	جگر پر
۱۹۹	״	۱	پس	پس
۲۰۰	״	۰	راظہ منشی	منشی
۲۰۱	״	۰	عاشق بہادر	عاشق بہا
۲۰۲	״	۰	سانکہہ	سانکہہ
۲۰۳	۹۵	۳	آے	آتی
۲۰۴	۹۵	۰	جناب	جب
۲۰۵	״	۰	سناب رائے	شناب رائے
۲۰۶	״	۰	مہتاب رائے	شناب رائے
۲۰۷	۹۶	۰	״	״
۲۰۸	״	۰	نبی بہادر	بنی بہادر
۲۰۹	״	۰	نایب	نواب
۲۱۰	۹۷	۰	مہناب	شناب
۲۱۱	״	۰	فرخ آباد کو	فرخ آباد و زیر کو
۲۱۲	״	۰	کام کہا تہے	کام کرتے تہی
۲۱۳	۹۸	۰	جب	جب اسطرح
۲۱۴	״	۰	متاب	شتاب
۲۱۵	״	۰	پسند نہ کرکے	پسند کرکے
۲۱۶	۹۹	۰	اعمال بحکام	اعمال و حکام
۲۱۷	״	۰	مستفید	شیفتہ
۲۱۸	״	۰	بادشاہ کا وزیر	بادشاہ و زیر
۲۱۹	۱۰۰	۰	اور سہولت	تو سہولت

نمبر	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۲۳۰	۱۰۰	۰	۷	داو دست	دو دست
۲۳۱	″	۰	۲۱	مسندکو	مسند
۲۳۲	″	۰	۲۴	سکر اور مع	سکر مع
۲۳۳	۱۰۱	۰	۶	اونکے	اونکو
۲۳۴	″	۰	۹	باور	اور
۲۳۵	″	۰	۱۴	قوام الدین	خواص الدین
۲۳۶	″	۰	۲۳	مرمون	غربیون
۲۳۷	۱۰۲	۰	۱۳	ملیا	لمیا
۲۳۸	″	۰	۱۴	بارون	بازارون
۲۳۹	″	۰	۱۹	کلیان رائے	کلیان سنگھ
۲۳۰	″	۰	۲۴	کرہ صوبہ	اوصوبہ
۲۳۱	۱۰۳	۰	۹	کیا جاتا ہے	گیا جاتا ہے
۲۳۲	۱۰۳	۰	۲۴	سے ہے	سے تھے
۲۳۳	″	۰	۲۵	نامور	نامور
۲۳۴	۱۰۴	۳	۷	سنی مین	عشق مین
۲۳۵	۱۰۴	۳	۱۹	چھٹوا	چھٹرا
۲۳۶	۱۰۴	۱	۲۲	شغف	شغف
۲۳۷	۱۰۵	۰	۵	نام	نام جو
۲۳۸	۱۰۵	۲	۲۵	گدا	گدا اسنے
۲۳۹	۱۰۶	۲	۱۷	کول	کو دل
۲۴۰	۱۰۷	۱	۰	ہرسوز	پرسوز
۲۴۱	۱۰۸	۳	۱۶	لوتو	نوتو
۲۴۲	″	۴	۱۸	حال	چال
۲۴۳	″	۱	۱۹	سکتہ	سکتہ مین
۲۴۴	″	۰	۲۵	فدائی	فدوی
۲۴۵	۱۰۹	۰	۱۸	کاتہن	ناتہن
۲۴۶	۱۱۰	۰	۹	قابدہی	فایدے
۲۴۷	۱۱۰	۰	۱۹	منشیب	صفت
۲۴۸	۱۱۱	۱	۳	رام چندر رام	رام چندر مرام
۲۴۹	۱۱۱	۳	۴	اوگ	اوگل تنزاریس
۲۵۰	۱۱۱	۳	۵	جوہے درپے	جوہے درپے
۲۵۱	۱۱۱	۳	۶	نوبتی	نوبتی
۲۵۲	″	۱	۷	شبونہین	شبونہین
۲۵۳	″	۳	۱۴	اوٹے	اوٹے
۲۵۴	۱۱۲	۱	۱	مرحال ہرہم	مرحال ہرہم
۲۵۵	″	۰	۱۹	اہر	آمد
۲۵۶	″	۰	۱۹	منی	منی
۲۵۷	″	۰	۲۰	کستہ احکا	کسطرح کا
۲۵۸	۱۱۳	۰	۱۶	سرج	مرج
۲۵۹	۱۱۴	۱	۱	جگر	جگر
۲۶۰	″	۳	۲۳	زبانی	زبانی
۲۶۱	″	۳	۱۱	داد سخن	داد سخن
۲۶۲	″	۳	۱۲	جان پر	جان پر
۲۶۳	″	۳	۱۳	گاہی	گاہے
۲۶۴	۱۱۵	۴	۳	محرم	محرم
۲۶۵	″	۱	۵	نا بحسر	نا بحسر
۲۶۶	″	۴	۱۳	کتی	کتی
۲۶۷	″	″	۲۴	ساکن	ساکن
۲۶۸	″	″	۲۵	سوق	سوق
۲۶۹	″	″	۳۲	اوند	اوند
۲۷۰	″	″	۳	″	″
۲۷۱	۱۱۶	۴	۱۳	سکن	سکن سنیسندی
۲۷۲	″	″	۲۴	″	″
۲۷۳	″	″	۲۵	″	″
۲۷۴	″	″	۳۲	″	″
۲۷۵	۱۱۷	۱	۱۳	پنایانی	پنایانو
۲۷۶	″	۱	۱۴	مسخضر	مفت خر
۲۷۷	″	۱	۱۶	ہبازہ	جنازہ
۲۷۸	″	۴	۲	جانا	جانا
۲۷۹	″	۱	۱۷	چکا	رخ کا
۲۸۰	″	۱	۲۳	بیعان	جہان
۲۸۱	″	۳	۲۳	بیابان دوست	بیابانی دوست حبشی
۲۸۲	۱۱۸	۰	۱۰	عظیم	عظیم آباد
۲۸۳	″	۰	۱۶	سوچ دہن	سوچ دہم
۲۸۴	″	۰	۱۳	زلا	بذیل
۲۸۵	″	۳	۱۶	حیات	جہان
۲۸۶	″	۰	۱۷	جہتی	جنتی
۲۸۷	″	۰	۲۱	نوسی کرتے	نویسی کرتے ہی
۲۸۸	″	۰	۲۵	سہ	سہ
۲۸۹	۱۱۹	۰	۷	ایسی	ایسے
۲۹۰	″	۰	۸	سم	وسم
۲۹۱	۱۲۰	۲	۷	الافکار	الاذکار
۲۹۲	″	۲	۴	بندہ ہون ممنون	بندہ ہون ممنون
۲۹۳	″	۲	۱۷	نجے	بجے
۲۹۴	″	۲	۲	مندا	فدا
۲۹۵	″	″	۱۵	متین	متین شخص
۲۹۶	۱۲۱	۰	۱۵	جوانمرگی ہے	جوانمرگی
۲۹۷	″	″	۱۷	سخن کی	سخن نے
۲۹۸	″	۳	۱۹	حنو متین	حنو متین
۲۹۹	″	۱	۲۴	گلین	گلین کا
۳۰۰	″	۰	۲۴	حیدر آباد	حیدر آباد دین
۳۰۱	″	۱	۲۷	نہے	نہ ہے
۳۰۲	″	۰	۳	راز	زار

صفحہ ۱۲۰ سطر ۲۲ غلط مشتاق صحیح مشتاق

نمبر	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۰۳	۱۳۷	۵	خوش قدری	خوش خبری
۳۰۴	″	۴	سکل	شکل
۳۰۵	″	۹	نکمدر	نلدر
۳۰۶	″	۱۰	پہردامن	پہردومن
۳۰۷	۱۳۸	۲۱	پہردامن	پہردومن
۳۰۸	″	۰	پہردامن	پہردومن
۳۰۹	۱۳۹	۱	می	پی
۳۱۰	۱۳۹	۲۴	دہکر	وہ مگر
۳۱۱	۱۴۰	۲۵	بل	پل
۳۱۲	″	۴	اودنگ نانی کی	ازرنگ مانی کی
۳۱۳	″	۲	سگ	شگ
۳۱۴	۱۴۱	۱۶	ہا	ہار
۳۱۵	۱۴۱	۱۸	اودہ	اردو
۳۱۶	″	۰	دیبی	دیہی
۳۱۷	″	۱۱	تبی	لبی
۳۱۸	″	۱۴	اورنگ	ارزنگ
۳۱۹	۱۴۲	۲۵	چشمے	چشمے
۳۲۰	۱۴۳	۳	ہنسنی کی ہوگس	ہنسنی کی گرہوس
۳۲۱	″	۱۰	ہودہی	ہمودہی
۳۲۲	۱۴۴	۲	مجھے	مجھے
۳۲۳	″	۱۲	النسے	انسے
۳۲۴	″	۱۵	مصور کے شبیہ	مصور بے شبیہ
۳۲۵	″	۱۶	وصف	مصحف
۳۲۶	۱۴۵	۳	باکرو	باک رو
۳۲۷	″	۲۲	بہانی	بنہانی
۳۲۸	″	۳	شعبہ	مشعبہ
۳۲۹	″	۰	بہادر	قوم کاتبہ
۳۳۰	″	۱۵	اشتر الحیوان	اشتر فی الحیوان
۳۳۱	″	۲	حولدار	حوالدار
۳۳۲	۱۴۶	۳	لب	اب
۳۳۳	″	۱۵	مصیدہ	معیدہ
۳۳۴	″	″	نشر	نشر
۳۳۵	۱۴۷	″	بی	لیے
۳۳۶	″	۷	تجلی صفت	تجلی صفت
۳۳۷	″	۰	متحلی ہوی	متحلی ہوی
۳۳۸	″	۱۲	سحر کابل	سحر کابل
۳۳۹	″	۱۳	سحر دافر	سحر دافر
۳۴۰	″	۱۴	ایک بہہ عرصہ	ایک عرصہ
	″	۲۳	گفتار	گفتار حالات عنایتا
				وامن زن استیا

صحت نامہ ضمیمہ تذکرہ آثار الشعرائے ہنود

نمبر	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۴۱	۱۴۸	۰	لسی نی	لسی نے
۳۴۲	″	۳	طرہ دوستار	طرۂ دستار

صحت نامہ فہرست تذکرہ شعرائے ہنود

نمبر	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۱	۰	جسکا	جنکا
۲	۲	۰	دلدا	ولد
۳	۳	۳	کیا	کیا
۴	۵	۲	دوآہوکی	دوآہوہین
۵	″	۴	گل	گل تر
۶	۷	۰	اوہنوں	انہوں
۷	″	۲	سفر	سفر
۸	۸	۰	اذرزبانہین	اردو زبان ہین
۹	۸	۳	رسی	اسی
۱۰	″	۲	جیتا	جیتا
۱۱	۹	۱	توبہ	توبہ
۱۲	۹	۳	کافر	گل
۱۳	۱۰	۳	کالیہ	کالیہ
۱۴	″	۰	ہین	خون
۱۵	۱۱	۰	ناخوۃ	رنجہ
۱۶	″	۴	ہلونکی	ہنونکی
۱۷	۱۱	۳	حسرتکی	حسرت کے
۱۸	″	۰	ملال	لال
۱۹	۱۱	۳	حوروں کا	حوروں کا
۲۰	۱۲	۰	جودنی لال	جہوٹے لال
۲۱	۱۲	۴	جہی	جہی
۲۲	″	۳	عجبکی	عجبکی
۲۳	۱۳	۴	میرعدفن	میرے مدفن
۲۴	۱۳	۰	ااستعداد	با استعداد
۲۵	″	۰	ہزدہلوی	ہنردہلوی
۲۶	۱۴	۳	دیکھکے	سمجھکے
۲۷	۱۶	۰	انہین	انہوں
۲۸	″	۱۹	لکنیہ	لکنیہ

نمبر	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	″	۲۱	۱۲	لعقات	قطعات
۴	۲	۳۸	۵	چنولال	چنولال
۵	″	۳۴	۵	سندلعل	سندلعل
۶	″	۳۵	۱۰	برحق	برہمن
۷	″	۴۱	۵	سرکا بہادر	سرکار بہادر
۸	″	۴۵	۹	لاہور	رام کور
۹	۳	۴۹	۱۰	برفواید	برفواید
۱۰	″	۶۴	۵	زنکدراے	انگدراے
۱۱	۵	۰	۱	عالیم	عالم
۱۲	۶	۳۸۱	۷	باست	باستب
۱۳	″	″	۱۰	جنت گویت	جنت گیت
۱۴	۷	۱۳۸	۶	رائے بودچند	رائے بودچند
۱۵	″	۱۵۱	۶	ناہن	بنارس
۱۶	۹	۱۸۴	۵	بنیسی	منشی
۱۷	۱۰	۲۰۱	۱۱	نقطہ	۲
۱۸	″	۲۱۵	۵	لشادن	لیسادن
۱۹	۱۲	۲۵۶	۵	وزیر	مرزا
۲۰	۱۳	۲۶۳	۶	مومن لال	موہن لال
۲۱	۱۳	۲۶۴	۳	۸۸	۸۹
۲۲	″	۲۷۵	۳	۸۸	۸۹
۲۳	۱۴	۲۹۲	۵	سمبت لعل	سمپت لعل
۲۴	۱۹	۴۰۹	۱۱	۰	۱
۲۵	۲۰	۴۲۴	۵	ببے لعل	بہاری لعل
۲۶	″	۴۳۲	۶	منسے لعل	منسی لعل
۲۷	۲۱	۴۵۴	۶	چرنت	چہترپت
۲۸	″	″	۱۰	نہ دیوان	سات دیوان
۲۹	″	۴۶۲	۵	منارام	منارام
۳۰	۲۲	۴۷۳	۸	لوہانہ	لوہانہ
۳۱	۲۳	۵۰۳	۱۲	اولاد	رستہ داران
۳۲	″	۵۱۱	۱۰	مرفع اورنگ	مرقع ارزنگ
۳۳	۲۴	۵۱۷	۱۰	یادورگار	یادگار

صحت نامہ فہرست ضمیمہ تذکرہ شعرائے ہنود

نمبر	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۱	۲۴	۳	حسنوجی	چنوجی
۲	۲	۳۲	۲	علم	حلم
۳	۴	۳۶	۳	رلارام	دلارام
۴	۴	۶۲	۳	کنبت رائے	گنپت رائے
۵	۴	۸۵	۳	جہونیلون	چھوٹے لعل
۶	۵	۹۲	۳	بہوتمچند	بہوکل چند
۷	۵	۱۰۲	۶	چیاپانشن	جیلوپانین
۸	″	۱۱۱	۳	کنورسنگہ	کنورجی سنگہ
۹	۶	۱۳۱	۳	تیواڑی	نراین
۱۰	۶	۱۳۲	۶	ہلکنہ	ہلکنتہ

صحت نامہ فہرست کتب مولفہ ومصنفہ منشی دیبی پرشاد مندرجہ فہرست ضمیمہ تذکرہ شعرائے ہنود

نمبر	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۶	۳	گلدستہ اخلاق	گلدستہ ادب
۱	۶	۴	منکل منکل شرح	مشکل منکل سوال وجواب
۲	۶	۷	نقشہ حیات دایام	نقشہ حیات نقاوت ایام
۳	۶	۷	وغیرہ کی	وغیرہ شجرہ
۴	۶	۱۳	لکچر	۲۰ لکچر

نوٹ

علاوہ غلطی ہائے مندرجہ فہرست حالات مذکورہ بالا کے اور بھی کئی غلطیاں ہیں چنانچہ صفحہ ۷۱ میں سحر کے آخیر بند کی ٹیپ کا یہ شعر "سینہ اور لہو" الخ صفحہ ۷۲ کی سطر ۲۲ میں لکھا گیا ہے سو اسکو صفحہ ۷۲ کے سطر ۱۲ کے متعلق سمجھنا چاہیئے۔

۲ صفحہ ۱۲۱ میں مشتاق کے یہ دو شعر "گر آشیاں" الخ اوسی صفحہ میں مشہور شعر فکر شامل لکھے گئے ہیں سو انکو مشتاق کے سخن و نکتہ متعلق سمجھنا چاہیئے

منشی کاتب

کانپی کو بوجہ اکثر جگہ بلا اضطراب مولف بطور خود کی ہیشی ہی کرنی ہی چنانچہ صفحہ کی ۱۲۲ اور ۲۵ سطر میں مولوی عبید اللہ و مولوی محمد علی کے نام صاحب لکھ دیا ہے۔ ۲ صفحہ ۳۹ میں تاب تخلص بنڈت شتاب رائے کے شعروں پر جلد شیخ حیدر علی صاحب مرحوم کے شعر میں "عالم" کو "عالی" کر دیا ہے۔ ۳ صفحہ ۱۲۱ میں مشتاق کے جند شہور تذکرون میں تاب کے نام پر ہی لکھی ہیں اور بلکہ یہ تیسرا شعر ہی اونکا ہی جو لکھنے سے رہگیا تھا "نکلا ہوا وہ غنچہ زلف دوتا ہوا" الخ کو کسی خاک جیسے کوئی شب ایسی سحر آئی ہے۔ ۴ صفحہ ۱۲۱ سطر ۲۱ میں "موزون کیا" کے آگے "یہ بات تھی" چسپاں کیجیو شوخی ہے یہ شاعر کی قفس پر بہانے کا بہانا کیا خاک تھا تہمتیاب کے گنگا پر جند کا سطر کا کلام سراسر بے تہذیبی میں داخل ہے کہ یہان سے نکال دیا "نذکرہ زبان قلم پر آگیا ناظرین انصاف پسند معاف فرماوینگے" مگر کاتب نے اس تمام کو اوڑا کر یہ لکھدیا مگر چونکہ اس قسم کا کلام سراسر بے تہذیبی میں داخل ہے اسلیئے یہان لکھنا اوسکا قلمزد از کردیا کہ مبادا اہل اسلام پر ناگوار گذرے" آہمیں یہ اتنا ہوا کہ جو اہل اسلام کو ناگوار ہوتا وہ تو نہ کہا اور جو اہل ہنود پر ناگوار ہوا وہ ہنود یا ارروے انصاف تو وہ بھی نکال دینا چاہیئے تہا۔ اور میں کل اس باجہ کو بھی قلمزد کرتا ہون تاکہ کسیکی دل شکنی نہو۔ ۵ صفحہ ۱۲ سطر ۳ میں آغا علی شمس کے نام لفظ صاحب بجاوبندہ ہے۔

اضافہ

صفحہ ۱۳۹ میں مندرجہ ذیل عبارت متعلق حالات منشی دیگا پرشاد نادر تخلص کے اضافہ کیجاتی ہے کہ بعد تالیف تذکرہ ہذا انہون نے اپنا خانہ آباد کیا اور خداوند تعالے نے اولاد بھی عطا فرمائی چنانچہ اب ایک لڑکی سلامہ اور ایک لڑکا جو اسی سال میں پیدا ہوا ہے موجود ہے لڑکے کا نام رادہا موہن ہے حافظ حقیقی انکو حوادث زمانہ سے محفوظ رکھے کہ عمر طبعی کو پہونچا وے۔

یادداشت

مولف نے اس تذکرہ کی تالیف اب تک جاری رکہی ہے چنانچہ جو حالات اور اشعار مندرجہ ذیل بعد ختم تذکرہ ہاتہ آئے وہ تو ضمیمہ میں درج کیگئے اور جو بعد چھپ جانے کے دستیاب ہوئے وہ یہان لکھے جاتے ہیں اور اس سے بعد کو جو آئینگے وہ وقت طبع ثانی کے شامل کرلی جاوینگی

امین تخلص امین سنگہ ولد نرسنگہ اگروال حنفی مذہب ساکن قصبہ سونی پت متصل دہلی اردو اور فارسی میں اچھی مشق رکہتے ہیں انہون نے کچھ کلام اپنا اسعصر صمین میرے پاس بہیجا تہا اوسمین سے چند اشعار منتخب ہو کر یہان ثبت ہوئے

خورشید تخلص بابو گوری شنکر خلف مادھو رام اوجال سکنہ اگرہ حال وارد دہلی نے چند شعر اوسی سادہ رقعہ نگارہ فروری ۱۸۷۶ء سے منتخب ہوئے

شاد تخلص منشی دیوکا پرشاد ناشنہ گوداسپور ضلع پنجاب

الحمد للہ والمنت کہ کتاب مسمی تذکرۃ الشعرائے ہنود مطبع رضوی دہلی میں سید محمد مرتضی کے اہتمام سے چھپا

نقشہ فہرست شعرائے مندرجہ تذکرہ آثار الشعرائے ہنود

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
نمبر شمار	نمبر شمار بالفبائی	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۱	۱	۲	اعظم	لالہ گوپی مال	.	.	متھرا	حی القیام	.	۱	
۲	۲	۲	آذر	مکھی لال بن	ہرسکھ رائے	کایتھ سکسینہ	لوناک	ایضاً	.	۹	
۳	۳	۳	آذر	جوالا پرشاد پنڈت	پنڈت محمد ابن محمد	برہمن شیمری	متھرا	سنہ ۱۹۲۰ میں انتقال ہوگیا	.	۲	
۴	۴	۳	آرام	مکھن لال	.	کایتھ	دہلے	تخمیناً ۱۹۰۰ میں انتقال ہوگیا	.	۱	
۵	۵	۳	آرام	پرم ناتھ	.	کھتری	دہلے	ایضاً	صاحب دیوان	۱	تیراندازی و خوش نویسی میں اچھا دخل رکھتے تھے
۶	۶	۳	آزاد	رام سنگھ	.	.	دہلے	آسنجھانے	.	۱	
۷	۷	۳	آزاد	لالہ جوالا پرشاد	.	.	فرخ آباد	متہرامیں ہیں	.	۱	
۸	۸	۳	آسان	لالہ سیتا رام	.	.	الہ آباد	آسنجھانی	.	۱	
۹	۹	۳	آشفتہ	گلاب سنگھ	.	کھتری	دہلے	آسنجھانی	.	۱۲	تخمیناً پچاس برس کی عمر میں دنیا سے جاتا رہا کاشکر کرتے تھے
۱۰	۱۰	۳	آشفتہ	پنڈت امرناتھ	.	برہمن کشمیری	دہلے	لاہور میں ہیں	.	۱۸	
۱۱	۱۱	۴	آگہ	پنڈت جوالا ناتھ	دانا رام	برہمن	.	کلکتہ میں ہیں	.	۲	
۱۲	۱۲	۴	اثر	پنڈت برجن ناتھ	.	کشمیری	لکھنؤ	حی القیام	.	۲	
۱۳	۱۳	۴	احسن	منشی شام سندر	.	کایتھ	لکھنؤ	ایضاً	.	۲	شاگرد منشی دیا کرشن ریحان
۱۴	۱۴	۴	احقر	منشی سنگل داد	.	.	لکھنؤ	ایجنانی	بہاگوت نظم اردو	۵	
۱۵	۱۵	۵	احقر	بلدیو پرشاد	مہاسکھ رائے	.	فرخ آباد	.	.	۲	
۱۶	۱۶	۵	اسد	گردھاری لعل	رادھیال	سری گوڑ کایتھ	ہردوئی صلع وطن	اہلکار کلکٹری لکھنؤ میں	وفات سیدانیاں جرت منظوم	۷	
۱۷	۱۷	۵	ارمان	راجہ جیمی تیر	نیپال راجہ	کایتھ بھٹناگر	شہر کلکتہ	موجود ہیں	مذکرہ شاعران اردو	۲	
۱۸	۱۸	۵	اطہر	نبی بخش ناتھ	منشی گردھاری لال	کایتھ	لکھنؤ	لاہور میں ہیں	.	۶	شاگرد منشی جواہر سنگھ جوہر
۱۹	۱۹	۵	افق	دوارکا پرشاد	پورن چند	کایتھ	لکھنؤ	موجود ہیں	.	۱۹	شاگرد منشی شنکر دیال درد
۲۰	۲۰	۶	افگار	منشی نند کشور	.	.	مراد آباد	سنہ ۱۹۰۱ ہجری میں موجود ہیں	.	.	
۲۱	۲۱	۶	اکبر	رام دین	بھگوان دین	گجراتی	.	سنہ ۱۲۹۳ ہجری میں موجود تھے	.	۱۳	ہنود سے تاریخی اتفاقات جگدوم دلس کے خوب لکھے ہیں۔
۲۲	۲۲	۷	الفت	سکل سین	.	کایتھ	عظیم آباد پٹنہ	آسنجھانی	.	۱	شاگرد وجرات تخلص معروف تھا

نمبر شمار	نمبر دفعہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۲۳	۲۳	انتقی	راجہ للیل	راجہ سکھن لال	کایتھ	عظیم آباد پٹنہ	حی القیام	۔	۱	راجہ رام زاین ہنود کی وارث ہین
۲۴	۲۴	امانت	امانت رائے	۔	۔	دہلی محلہ دریبہ	آنجہانی	۔	۱	شاید مصنف رامایں بھاگوت فارسی کے ہین۔
۲۵	۲۵	اسیر	جوالا شنکر	گنگاوت	کایتھ سکسینہ	بریلی	۱۲۶۳ھ	کتاب رامایں نظم کے باوقع عذاب	۵۵	
۲۶	۲۶	اندرمن	منشی اندرمن	۔	اگروال	مراد آباد	حی القیام	تحفۃ الاسلام جو چند کتب باغ و بہار	۹۹	
۲۷	۲۷	انور	پنڈت بشنبھر ناتھ	کیشو ناتھ	برہمن کشمیری	لکھنؤ	ایضاً	۔	۷	
۲۸	۲۸	اوباش	منشی جیتولال	۔	۔	دھلے	ایضاً	۔	۲	یہہ صاحب ریختی گو مشہور ہین
۲۹	۲۹	اجمل	حاکمی بی بی	صاحبہ	۔	الہ آباد	ایضاً	۔	۱۲	یہہ شیخ پردہ نشین شاید عورات قوم کایتھ سے ہین۔
۳۰	۱	بالغ	لالہ ہرس سہائے	۔	کایتھ ناگر	گلادہی	دوبرس پیشتر گذرے ہین	۔	۱	
۳۱	۲	برج لال	برج لال	۔	۔	کانپور	۔	۔	۲	
۳۲	۳	برق	لالہ شیوسہائے	۔	۔	میرٹھ	وکیل عدالت ہین	۔	۱	
۳۳	۴	بسمل	پنڈت موتیلال	۔	کشمیری	دھلے	میونسپی نواب لفٹنٹ گورنر صاحب ہین	۔	۱	
۳۴	۵	بسمل	پنڈت سیدلال	بخشی رگھوناتھ	برہمن	لکھنؤ	آنجہانی	۔	۳	شاگرد ناسخ
۳۵	۶	برحق	۔	۔	برہمن	۔	۔	۔	۲	
۳۶	۷	برہان	پنڈت گنیش لال	۔	۔	۔	۔	۔	۲	
۳۷	۸	بشاش	وہی صاحب رسالہ بداعت	منشی جگن لال	کایتھ سکسینہ	امیر	نوشتہ ہائے ناتمام پیش جودہ بور	گلدستہ ادب حواب راحتان دیتھ الدعا نقوش ہمیدانوس وغیرہ	۳۲۲	
۳۸	۹	بلد	بلدیو سہائے	کنہیا لعل	کایتھ	دھلے	بعد عمر سمجھ مین انتقال ہوا	۔	۔	یہہ جوہ پنڈت کا صاحب تذکرہ عیار الشعرا کے لوتے تھے۔
۳۹	۱۰	بلیغ	منشی جگن لال	۔	۔	۔	۔	۔	۳	
۴۰	۱۱	بصیر	پنڈت بشیر ناتھ	نرسنگھ ناتھ	کشمیری	دھلے	اب ساٹھ برس کے ہین	۔	۷	شاگرد اسد اللہ خان غالب
۴۱	۱۲	بیدار	بندرابن عرف منشی بالو سنگھ	منشی دیال سنگھ	کہتری	آگرہ	چند سال ہوئے انتقال ہوگیا	بیدار بندرابن	۲	انہون نے بیدار ہی تخلص بھی چلایا ہے۔
۴۲	۱۳	بیخ و بہر	۔	ایسپر خان	۔	اسکندر آباد	۔	۔	۱	
۴۳	۱۴	بہادر	راجہ بہادر	۔	۔	۔	آنجہانی قریب سنہ ۱۲۷۰ ہجری	۔	۱	نواب سجاع الدولہ والی اودہ کے دیوان تھے۔
۴۴	۱۵	بہادر	بابو فتح بہادر	بابو سنگھ	۔	آگرہ	۔	۔	۳	
۴۵	۱۶	بہادر	رائے بہادر	۔	۔	۔	مدرس عربی لاہور ہین	۔	۰	

نمبر شمار	نمبر تخلص	نمبر تخلص	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	اندازہ تعداد	کیفیت
۴۶	۱۷	۲۲	بہادر	لالہ بہادر	مانکچند	.	.	۱۲۶۰ ہجری	.	۰	
۴۷	۱۸	۲۲	بہار	منشی ٹیکچند	.	کھتری	دھلے	۱۲۶۱ ہجری	جواہر الحروف ابطال ضرورت نوادر الصادر د بہار بوستان تعلقات بہار عجم۔	۲	بڑی عالم اور عنق ہوگلدستہ ہین۔
۴۸	۱۹	۲۳	بہار	لالہ کالکا شاد	بہاریلیل	.	فرخ آباد	موجود	.	۲	
۴۹	۲۰	۲۴	بہجت	منشی تن لال	لالہ کشن چند	کایتہ سکسینہ	اجمیر	مدظلہ العالی	دیوان دانش	۱۸۱	
۵۰	۲۱	۳۲	بہجت	مکھن لال	.	.	.	.	.	۰	
۵۱	۲۲	۳۲	بہرت	لالہ بہرت لال	.	.	شہرا		.	۱	
۵۲	۲۳	۳۲	بیتاب	شنکر لال	وفیری شاد	کایتہ ناگر	سکندر آباد	وکیل اجمیر ہین	دیوان	۹	
۵۳	۲۴	۳۲	بیتاب	سیوک رام	.	.	.	.	.	۲	
۵۴	۲۵	۳۲	بیتاب	کشن نرائن	.	کھتری	.	آبجہانی	.	۲	
۵۵	۲۶	۳۲	بیجان	شیر سنگھ	.	.	دھلے	ایضاً	.	۱	ستال بھی تھے
۵۶	۲۷	۳۲	بیخود	نرائن داس	.	.	دھلے	آبجہانی	.	۱	میر درد کے شاگرد تھے
۵۷	۲۸	۳۳	بیخود	منشی جگت نرائن	مکھن لال	کایتہ ناگر	سکندر آباد	سرشتہ دار صدارت	.	۲	
۵۸	۲۹	۳۳	بیصبر	منشی بانکے	ای کان سنگھ	ایضاً	ایضاً	دیوان عام حاصل پانے ہین	دیوان عام حاصل وغیرہ پند کتب	۱۶۴	شاگرد غالب اور باقی خواجہ شاخرین نے معمعہ وہم شاگرد
۵۹	۳۰	۳۷	بیفکر	لالہ سروپ چند	.	کایتہ ناگر	گلادھی	آبجہانی	.	۱	شاگرد ہرنبس رای بانع
۶۰	۳۱	۳۷	بیغم	مہتاب رائے	.	.	ضلع بلند شہر	.	.	۲	
۶۱	۳۲	۳۷	.	بینی پرشاد	.	.	.	.	.	۳	
۶۲	۳۳	۳۷	بیہوش	منشی کرپا رام	.	کایتہ	لکھنو	۱۲۷۰ھ	.	۹	
۶۳	۱	۳۹	پروانہ	راجہ جوگندر سنگھ	راجہ بنی بہادر	کایتہ	لکھنو	آبجہانی	حباب دیوان	۸	دیوان نواب شجاع الدولہ والی اودھ شاگرد سرب سنگھ دیوانہ
۶۴	۲	۳۹	پروین	اسکندر رائے	پرشوتم داس	.	فرخ آباد	.	.	۱	
۶۵	۳	۳۹	پری	جھن لال	.	.	دھلے	.	.	۲	ریختی گو
۶۶	۴	۳۹	پریشان	سنولال	.	.	دھلے	آبجہانی	.	۲	شاگرد شاہ نصیر

نمبر شمار	نمبر صفحہ	نمبر شمار	نام	تخلص	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد ابیات	کیفیت
۶۷	۵	۳۸		پریشان	پرشاد آزاد پنڈت جوالا	کشمیری			-	۷	نام نہیں معلوم ہوا
۶۸	۶	۳۹	پورن	پورن سنگھ		کایتہ	دھلے	آبجہانی	-	۴	عالم علم سنسکرت بیدی بھی ہے
۶۹	۷	۳۹	پیر	مہاراج سنگھ		چوبے	متھرا	ایضاً	-	۳	
۷۰	۸	۳۹	پیارے	لالہ رادھے کمال			متھرا		-	۱	
۷۱	۹	۳۹	پھوٹ	برجی لال		کایتہ	پانی پت	دہلی میں ہیں	-	۱	اکثر شعر تستعلیق میں کہتے ہیں
۷۲	۱	۳۹	تاب	تناب رائے		برہمن کشمیری	دھلے	آبجہانی	-	۲	
۷۳	۲	۳۹	تاباں	پنڈت مہاراے			ایضاً	ایضاً	-	۲	ہمعصر و ہم مشاعرہ میر درد
۷۴	۳	۴۰	تاثیر	لالہ کنہیا لال	کیول کشن		فرخ آباد		-	۴	
۷۵	۴	۴۰	تجلی	للی جی				۱۲۱۵ھ	-	۴	شاگرد منشی نیڈو لال زار
۷۶	۵	۴۰	تحسین	لالہ بلدیو سہاے			متھرا		-	۱	
۷۷	۶	۴۰	تسلی	لالہ بھکارام	بخشی گوپال	کایتہ	اناوہ لکھنؤ	۱۲۱۰ھ	-	۵	نواب صف الدولہ والی لکھنؤ کے عہد میں ہے۔
۷۸	۷	۴۰	تسلیم	دیبی پرشاد	سادھوام				-	۳	
۷۹	۸	۴۰	تسکین	پنڈت گنگا داس		کشمیری			-	۱	
۸۰	۹	۴۰	تمنا	بخشی کنول شاد			لکھنؤ		-	۳	
۸۱	۱۰	۴۰	تمنا	منشی رام سہاے	پورن چند	کایتہ سکسینہ	لکھنؤ	مہتمم اجارہ سرشتہ تعلقہ لکھنؤ	مرتب ۵ دیوان	۱۴	
۸۲	۱۱	۴۱	تمیز	کالی رائے	دیوی پرشاد عرف بالک بطیع تماشے		فتح گڈھ		-	۲	
۸۳	۱۲	۴۱	تمکین	پنڈت تحامل		کشمیری			-	۱	
۸۴	۱	۴۲	ثابت	بخشی ادھکار پرشاد			لکھنؤ		-	۷	
۸۵	۲	۴۲	ثاقب	لالہ جاکی پرشاد					-	۱	
۸۶	۱	۴۲	جام	کنور سین			بندیلی صف			۱	
۸۷	۳	۴۲	جگناتھ	بکناتھ	بخشی پرشاد	کایتہ کرنا	لکھنؤ	وکیل عدالت	کرشن سا گر بال لیلا وغیرہ	۴	
۸۸	۳	۴۲	جنون	جندا پرشاد	کالکا پرشاد					۲	
۸۹	۴	۴۲	جنون	مائیدیال				ناظم سرشتہ انگلشیہ میرٹھ ہیں۔		۳	

نمبر عالم	نمبر ترتیب	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۹۰	۵	۴۲	جنون	منشی حسن رضا	.	.	سکندرآباد	.	.	۵	
۹۱	۶	۴۳	وجواہر	جواہر سنگھ	.	.	.	انجنانی	.	۱	شاگرد میاں جرات
۹۲	۷	۴۳	جودت	ہری رام	.	.	ٹنک	ایضاً	.	۱	شاہ عالم بادشاہ کے عہد میں تھے
۹۳	۸	۴۳	جودت	جیتالال	.	.	.	.	.	۱	
۹۴	۹	۴۳	جوشش	سریرام	شیوسہائے	.	.	محاسبہ عدالت	میر ہوشش	۲	
۹۵	۱۰	۴۳	جوشش	یادو سنگھ	دیوان سنگھ	کایتھ	حیدرآباد	.	.	.	
۹۶	۱۱	۴۳		جوگل کشور	دیوتن ہوبرلال	.	ہوپال	حی القایم	.	۱	
۹۷	۱۲	۴۳	جوہر	جوہرلال	.	.	.	.	.	۱	
۹۸	۱۳	۴۳	جوہر	پنڈت دینا ناتھ	پنڈت دیبی پرشاد	کشمیری	لکھنؤ	.	صاحب دیوان	۳	
۹۹	۱۴	۴۳	جوھر	مادھو رام	جواہر مل	ساہوکار	فتح آباد	.	.	۳	
۱۰۰	۱۵	۴۴	جوھر	سیوارام	.	کایتھ	سکینہ	رسیلے	.	۲	جوھر التراکیب
۱۰۱	۱۶	۴۴	جوھر	جواہر سنگھ	نجم الدولہ	سنگھ	ایضاً	لکھنؤ	قصائد واجد علی شاہ دیوان مثنویات وغیرہ کتب متعدد	۸۰	
۱۰۲	۱۷	۴۰	جوھری	جوالاپرشاد	.	.	ایضاً	رامپور	آنجہانی	.	۱
۱۰۳	۱۸	۴۰	جھمن	جھمن ماتھر	.	کایتھ	دھلے	ایضاً	.	۱	شاگرد میر درد
۱۰۴	۱۹	۴۰	جمیل	مولوی اسمٰعیل	ایضاً	ایضاً	الہ آباد	ایضاً	.	۱	
۱۰۵	۱	۴۰	جمن	بہاریلعل	گنگاپرشاد		سیتاپور	.	.	۱	
۱۰۶	۲	۴۰	چمن	نادعلی	.	کایتھ	سکینہ	لکھنؤ	حی القایم	الف لیلہ منظوم	۸
۱۰۷	۱	۴۰	حامد	گھنشیام لال	.	.	.	سنگھیر	.	.	۱
۱۰۸	۲	۴۰	حاضر	راوکشن	برج لال	کایتھ	سکسینہ	کانپور	محاسبہ عدالت	.	۲
۱۰۹	۳	۴۹	حریف	نتھی لال	.	.	.	لکھنؤ	.	.	برادر بینی پرشاد ظریف
۱۱۰	۴	۴۹	حسن	لالہ پرچند	.	کایتھ	سکسینہ	لکھنؤ	محلہ نوبتہ میں	.	
۱۱۱	۵	۴۹	حشمتی	لالہ تاراچند	.	.	.	منصف	رہتے تھے	۱	
۱۱۲	۶	۴۹	حضور	لالہ لکھند	.	کھتری	دھلے	آنجہانی	.	۱۱	شاگرد میر درد تھے
۱۱۳	۷	۴۹	حضور	سیتل داس	مونگیر	.	.	.	.	۲	

نمبر شمار	نمبر دفتر	نمبر حلقہ	تخلص	نام	ولایت	قومیت	سکونت	زمانہ	تحقیقات	تعداد نمبار	کیفیت
۱۱۴	۸	۴۹	حضور	نند کشور	.	کشمیری	لکھنؤ	.	.	۵	
۱۱۵	۹	۴۶	خوشم	منشی دیبی چند	منشی جوالا	کہتری	دھلے	محمد شاہ	حنگامہ	۲	بڑی عالم فاضل خوشنویس اور ماہر لاثانی تھے
۱۱۶	۱۰	۵۰	حیرت	پنڈت ایشوری پرشاد	.	کشمیری	لکھنؤ	ولیعہد کے	دیوان اودھ	۱	فن موسیقی میں مہارت رکھتے تھے
۱۱۷	۱۱	۵۰	حیرت	ذوقی رام	.	.	دھلے	سنہ ۱۲۱۳ھ	قضا کی	۱	
۱۱۸	۱۲	۵۰	حیف	سوقی لال	شب سنگھ	.	لکھنؤ	.	.	۱	شاگرد میر سوز
۱۱۹	۱	۵۱	خبیر	پنڈت تن لال	پنڈت دائن آپ	کشمیری	دھلے	حی القایم	.	۵	
۱۲۰	۲	۵۱	خرد	بالا پرشاد	.	کہتری	دھلے	.	.	۱	
۱۲۱	۳	۵۱	خرد	رام نرائن	.	کشمیری	.	.	.	۱	
۱۲۲	۴	۵۱	خفی	راجہ بابو	.	.	عظیم آباد	.	.	۲	
۱۲۳	۵	۵۱	خلق	سیاہ دوراے	.	.	حیدر آباد	.	.	۱	
۱۲۴	۶	۵۱	خورشید	پنڈت سورج پرشاد	آپ رام پنڈت	.	.	.	.	۱	
۱۲۵	۷	۵۱	خوشنما	دیوان گنیش اے	.	.	لکھنؤ	.	.	.	
۱۲۶	۸	۵۱	خورم	منشی ہرگوبند	.	.	متہرا	.	.	.	
۱۲۷	۹	۵۱	خوشتر	بشپر دیال	.	کایتہ	لکھنؤ	حی القایم	.	۲	
۱۲۸	۱۰	۵۱	خوشتر	منشی جگناتھ	.	کانتہ سری باست	لکھنؤ	آنجہانی سنہ ۱۲۷۹ھ	رامایں و بھاگوت و مثنوی جت گوپت	۷۰	
۱۲۹	۱۱	۵۳	خیالی	منشی ضیاء الدین	.	ایضاً	ایضاً	حی القایم	.	۴	
۱۳۰	۱	۵۳	داس	تلسی داس	.	.	ہندی مشہور	حی القایم	جنگنامہ سیوم و درس و تذکرہ نقشہ زندگی	۲	
۱۳۱	۲	۵۳	دانا	دھن لال	مہتاب اے	کایتہ	لکھنؤ	.	.	۲	
۱۳۲	۳	۵۴	دانا	سوبہا رام	.	.	کلکتہ	.	علاقہ ڈاکٹر بٹ	۱	
۱۳۳	۴	۵۴	دانش	منشی نند لال	.	کایتہ سکسینہ	لکھنؤ	.	.	۲	
۱۳۴	۵	۵۴	دایم	نظام الدولہ منشی الملک رای بہادر	سجا بر اے	ایضاً	ایضاً	سنہ ۱۹۱۰ء سن قضا کی	.	۰	

نمبر شمار	نمبر دیباچہ	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	اشعار انتخاب	کیفیت
۱۳۵	۶	۵۴	دریا	پنڈت دھن نارائن	منشی اچھے لال	کشمیری	لکھنؤ			۸	
۱۳۶	۷	۵۴	دریا	نند لال	-	-		محافظ دفتر راج کوٹ بہن	-	۱	
۱۳۷	۸	۵۴	دل	دلجی شاد	-	-	مرشد آباد	-	-	۱	
۱۳۸	۹	۵۴	دل	پرشاد	رای پنچم	کایتہ سکسینہ	لکھنؤ			۲	
۱۳۹	۱۰	۵۴	دلخوش	بہادر سنگھ	منشی راجہ خوشحال محمد شاہی	کہتری	دھلے			۱	
۱۴۰	۱۱	۵۴	دلسوز	برہمن	آتمارام	-	فرخ آباد			۱	
۱۴۱	۱۲	۵۵	دلگیر	چھنو لال		کایتہ سکسینہ	لکھنؤ			۳	یہ مرثیہ میں تو دلگیر تخلص کرتے ہیں اور غزل میں طرب اور
۱۴۲	۱۳	۵۵	دیوانہ	راجگرپ سنگھ عرف سرب سکھ		کایتہ	عظیم آباد		چار دیوان فارسی	۳	آخر عمر میں سامان ہو گئے تھے
۱۴۳	۱	۵۵	ذرہ	مرزا راجہ رام نارائن بہادر			دھلے			۱	
۱۴۴	۲	۵۵	ذرہ	لاکھو کنور لال		کایتہ	لکھنؤ			۵	
۱۴۵	۳	۵۵	ذرہ	تواری لال			کلکتہ			۱	
۱۴۶	۴	۵۵	ذرہ	لالہ رگھوناتھ پرشاد	لالہ رام نرائن		فرخ آباد			۱	
۱۴۷	۵	۵۵	ذکا	خوب چند		کایتہ ماتھر	دھلے			۵	
۱۴۸	۶	۵۶	ذکا	پنڈت رگھوناتھ	پنڈت دیارام	کشمیری				۱	
۱۴۹	۷	۵۶	ذکی	گنگا پرشاد	رائے لال	کایتہ سری واستو	جہانگیر آباد ضلع			۱	
۱۵۰	۸	۵۶	ذوقی	ذوقی رام			مراد آباد			۱	
۱۵۱	۱	۵۶	راجہ	مہاراجہ بلوان سنگھ	مہاراجہ جیت سنگھ	برہمن	اگرہ		دیوان	۱۸	
۱۵۲	۲	۵۶	راجہ	راجہ بہادر	مہاراجہ	کایتہ	عظیم آباد			۱	شاید نام آنکہا بہوانی سنگھ تھا
۱۵۳	۳	۵۹	راجہ	مہاراجہ دیکھی سنگھ بہادر رئیس بلرام پور	راجہ ارجن سنگھ بہادر	راجپوت بریار	بلرام پور	۱۲۸۳ھ میں انتقال ہو گیا	دیوان	۲۳	

نمبر شمار	نمبر ولف	نمبر جنس	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۱۵۴	۴	۶۲	راجہ	راجہ اجیت کشن	رگھوبر کشن	.	کلکتہ	.	-	۱	
۱۵۵	۵	۶۳	راجہ	.	.	.	.	.	.	۱	
۱۵۶	۶	۶۳	راحت	بھگوت رائے	وتیدیال	.	کاکوری ضلع لکھنو	.	زہر بہرام ظلمات	۱	
۱۵۷	۷	۶۳	راحت	پنڈت کشن لال	.	کشمیری	متہرا	آنجہانی	-	۱	
۱۵۸	۸	۶۳	راحت	رام دیال	.	کایتہ	پایہ سری لکھنو	.	.	.	
۱۵۹	۹	۶۳	راضی	دیوان جہانی پیارے لعل	.	.	نائک من آگرہ	وکیل ہیرت پور حافظ باشش ندیدشی راجپوتانہ	ذکار اصغی در ترجمہ نظم الفوائد سہیلی	.	
۱۶۰	۱۰	۶۴	راقم	نند رائن	.	.	دہلی	تخمیناً بجائیں برس سے دل ہی	دیوان	۵	
۱۶۱	۱۱	۶۴	رام نہاد	رام پرشاد	.	کایتہ	لکھنو	۱۲۱۵ھ پنج چہر برس قضائی	.	۴	
۱۶۲	۱۲	۶۴	رام چند	رام چند پروفیسر علم ریاضی	.	کایتہ	دہلے	قریب ۱۲۱۰ھ قضائی	تذکرۃ الکاملین عجائبات و مرکاز اعجاز قرآن و غیرہ	۲	
۱۶۳	۱۳	۶۵	رائے	شیو سہائے	.	بہاٹ	لکھنو	آنجہانی	.	۱	
۱۶۴	۱۴	۶۵	ربط	منشی برشاد	سوبن لال	کایتہ شاگرد	مرادآباد	حی القایم	.	۲۰	
۱۶۵	۱۵	۶۶	ربط	رائے بالا پرشاد	.	.	حیدرآباد دکن	ایضاً	.	۱	
۱۶۶	۱۶	۶۶	رحمت	پنڈت گنگا پرشاد	موتی لال	کشمیری	لکھنو	.	.	۴	
۱۶۷	۱۷	۶۶	رحمت	لالہ موہن لال	.	.	.	.	.	۴	
۱۶۸	۱۸	۶۶	رسا	منشی گوکل پرشاد	.	کایتہ	کانپور	حی القایم	خیر مجمع البحرین سیر الملوک حزن و عجائب البخار تاج و سکندر نامہ	۸	
۱۶۹	۱۹	۶۶	رسا	دستگیر علی بارپرشاد	چندی پرشاد	کایتہ	لکھنو	.	-	۱	
۱۷۰	۲۰	۶۶	رسوا	رای ہنومان سنگھ	بہادر لعل	کایتہ سکسینہ	لکھنو	آنجہانی	چند کت عربی و فارسی و ترکی	۱	
۱۷۱	۲۱	۶۷	رسوا	آفتاب رائے	.	جوہری	دہلی	ایضاً	.	۲	محمد شاہ بادشاہ کے عہد میں تھے
۱۷۲	۲۲	۶۷	رسوا	پنڈت نگار پرشاد	.	.	بھلے	.	.	۳	
۱۷۳	۲۳	۶۷	رشید	پنڈت کنج بہاری	گنیش پرشاد	کشمیری	فرخ آباد	.	.	۱	
۱۷۴	۲۴	۶۷	رحم	حکیم سکھانند	.	کایتہ	دہلی	آنجہانی	.	۱	طبیب بہت بڑی تھے

نمبر شمار	نمبر درجہ	نمبر حلقہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۱۷۵	۲۵	۶۷	رند	گنگا پرشاد	.	کشمیری	لکھنؤ	.	.	۶	شاگرد وجرات تھے
۱۷۶	۲۶	۶۷	رند	کریم نرائن	.	کہتری	لکھنؤ	آنجہانی	.	۲	طبیب بھی تھے
۱۷۷	۲۷	۶۷	رنگین	پورن لال	.	کایتہ سکسینہ	دھلے			۱	
۱۷۸	۲۸	۶۷	رنگین	رنگیلی لال	.	کایتہ سکسینہ	لکھنؤ	حی القایم	سنگارسن سے نظم	۱	
۱۷۹	۲۹	۶۸	رونق	لالہ رام سہای	حکیم منا لال	کایتہ	لکھنؤ	آنجہانی	.	۴	
۱۸۰	۳۰	۶۸	رونق	رگھوناتھ پرشاد	بہولی پرشاد	.	بریلی	ڈپٹی کلکٹر ہیں	.	۱	
۱۸۱	۳۱	۶۹	ریحان	دیا کرشن	.	کایتہ سری وستو	لکھنؤ	آنجہانی	دیوان باغ ریحان	۴۲	
۱۸۲	۳۲	۷۰	رئیس	بابو بنی مدھو	.	.	خیر آباد	.	.	.	
۱۸۳	۱	۷۰	زار	بابو لالہ درشن لال	لالہ شنکر لال	کایتہ سکسینہ	لکھنؤ	آنجہانی	تصنیفات کا نام معلوم نہ ہوا	۵	
۱۸۴	۲	۷۰	زار	نمبی خیلی لال	لالہ مہدی لال	کایتہ	لکھنؤ	آنجہانی	انشا گلزار افضا	۳	
۱۸۵	۳	۷۰	زاہد	برجموہن چاری	.	برہمن	دھلے	حی القایم	.	۵	
۱۸۶	۴	۷۱	زخمی	پرمانند جی	.	کایتہ سری وستو	کاکوری علاقہ لکھنؤ	۶ ایضاً	.	۳	
۱۸۷	۱	۷۱	ساقی	منشی کنہیا لال	منشی جوہر چند	کایتہ سری وستو	سکندر آباد	سہارنپور میں ہیں	.	۴	
۱۸۸	۲	۷۱	سالک	سالگرام	ویدیہ	کہتری	دھلے	موجود	.	۲	
۱۸۹	۳	۷۱	سایل	منشی مونا سنگھ	.	.	.	بلرام پور میں ہیں	.	.	
۱۹۰	۴	۷۱	سبز	بابو لکشمی نرائن	.	کایتہ سکسینہ	بھجرہ ضلع اودھ		.	۲	
۱۹۱	۵	۷۱	سچانند	منا لال	راجہ درگا پرشاد	.	لکھنؤ	.	.	۴	
۱۹۲	۶	۷۲	سحاب	کنور گوپال سنگھ	راجہ سالگرام	مہاجن	دھلے	وکیل ہلی ہیں	.	۲	
۱۹۳	۷	۷۲	سحر	انجو دھیا پرشاد	رام دیال	.	لکھنؤ	.	.	۴	
۱۹۴	۸	۷۲	سحر	منشی دیوی پرشاد	.	.	بدائون		رسالہ قافیہ	۱۰	
۱۹۵	۹	۷۲	سحر	دیبی پرشاد	.	.	.	ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع بلند شہر ہیں		۱۵	
۱۹۶	۱۰	۷۳	سجن	رام دیال	بدیم سکھ	.	لکھنؤ	آنجہانی	قصاید	۱۵	

نمبر شمار	نمبر سلسلہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	اشعار تعداد	کیفیت
۱۹۷	۱۱	سخنور	دیوان سنگھ	راجہ جسکیہ	کایتہ	دھلے	ایجادی	۰	۱	
۱۹۸	۱۲	سرشار	لالہ ملوکچند	۰	۰	لکھنؤ	۰	۰	۱	
۱۹۹	۱۳	سرشار	پنڈت رتن ناتھ	۰	کشمیری	لکھنؤ	لکھنؤ میں ہیں اور ۱۲۹۶ھ	خانہ آزاد	۰	
۲۰۰	۱۴	سرور	لالہ ٹیک رام	لالہ مکند رام کایتھ	۰	فرخ گڈہ	فرخ آباد میں ہیں	۰	۱	
۲۰۱	۱۵	سرور	۰	۰	کایتہ	۰	جی پور میں ہیں	۰	۰	نام نہیں معلوم ہوا
۲۰۲	۱۶	سعد	لالہ جوالا ناتھ	۰	کایتہ ماتھر	اجمیر	ناظم کیل ہے جیپور خاص اجمیر میں ہے نزد منشی ریحانہ			
۲۰۳	۱۷	سعید	لالہ کنور بہادر	لالہ گنگا پرشاد	۰	فرخ آباد	۰	۰	۱	
۲۰۴	۱۸	سلیم	مادھو سہائے لالہ	۰	۰	بھوپال	میں الصام	۰	۴	
۲۰۵	۱۹	ساجت	لالہ بخت بہادر	منشی بنی مہرمت	کایتہ	لکھنؤ	۰	۰	۵	
۲۰۶	۱	شاد	منشی سولال	دوقی رام	کایتہ	دھلی	پٹیالہ میں ہیں	۰	۱	
۲۰۷	۲	شاد	منشی کنہیالال	بیت رام	کایتہ سکسینہ	اجمیر	سنہ ۱۲۹۱ میں قضا کی	رسالہ علم عروض	۲	
۲۰۸	۳	شاد	منشی امرشاد	۰	۰	سہارنپور	۰	۰	۳	
۲۰۹	۴	شاد	منشی سورپرشاد	۰	۰	۰	۰	۰	۱	
۲۱۰	۵	شاد	۰	۰	برہمن	۰	۰	۰	۱	
۲۱۱	۶	شاد	منشی رام پرشاد	۰	۰	دھلی	۰	صاحب دیوان	۱	
۲۱۲	۷	شاد	راجی ہیکل پرشاد	۰	۰	حیدرآباد	۰	۰	۱	
۲۱۳	۸	شاد	منشی الہی بخش	چہر راجی جوانگیر	کایتہ سکسینہ	لکھنؤ	بلرامپور میں ہیں	۰	۲	
۲۱۴	۹	شاد	رنگین لال	۰	۰	کانپور	اپنی وطن میں ہیں	۰	۵	
۲۱۵	۱۰	شادان	منشی رون لال	۰	کایتہ کہری	بلگرام	۱۲۵۲ھ میں قضا کی	امیر نامہ و مثنوی	۴	
۲۱۶	۱۱	شادان	بساؤ لعل	۰	کایتہ	۰	۰	۰	۱	
۲۱۷	۱۲	شادان	حافظ عبدالصمد چندر لال	وارث لالہ دین	۰	رائی بریلی ضلع لکھنؤ	۰	۰	۲	دیوان و زر بسیار آباد کی تھی اور اب اولاد کی پوتے نرمندہ پرشاد دیوان ہیں
۲۱۸	۱۳	شادان	خوشوقت رائے	۰	۰	چاندور	۰	۰	۱	

نمبر عام	نمبر شمار	نمبر	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۲۱۹	۱۴	۷۷		نادیلعل	.	کایتہ ہاست سری	لکھنؤ	حال مین مقیم	.	.	
۲۲۰	۱۵	۷۷	شاعر	سہن لال	نجنی سکھانند	کایتہ سکسینہ	دہلی	حی القیام	نثر فارسی ہندی اردو فارسی ہندی مین	۳	علم فارسی سنسکرت انگریزی طبابت موسیقی اور طرح طرح کی دستکاریون مین شہرت رکھتے ہین ایک ساز بھی نیا ایجاد کیا ہے۔
۲۲۱	۱۶	۷۸	شاگرد	منشی طوطا رام	.	.	.	کوٹہ مین ہین	.	۱	
۲۲۲	۱۷	۷۸	شایان	پنڈت رام نرائن	رام نرائن	کشمیری	دہلی	متصف ہو یا ہیز	.	۱	
۲۲۳	۱۸	۷۸	شایان	منشی طوطا رام	منشی آتمارام	کایتہ ہاست سری	لکھنؤ	آبجہانی	طلسم شایان العمیل منظوم مہابھارت منظوم تاریخ شارح بیتال واسوخت وغیرہ	۷۸	
۲۲۴	۱۹	۸۰	شایق	لالہ فرخ چند	لالہ تیکارام	ایضاً	ایضاً	ایضاً	صاحب دیوان	۱۶	
۲۲۵	۲۰	۸۱	شایق	بہاگیرت لال	.	.	.	علیگڈھ مین ہیز	.	۳	
۲۲۶	۲۱	۸۱	شایق	شام لال	.	.	متہرا	.	.	۲	
۲۲۷	۲۲	۸۱	شریر	پنڈت موہن لال	.	کشمیری	لکھنؤ	.	.	۱	
۲۲۸	۲۳	۸۱	شریر	جوتی پرشاد	.	.	.	.	.	۱	
۲۲۹	۲۴	۸۱	شعلہ	منشی نوالعلل	.	کایتہ	حصار	.	.	۵	شاگرد حضرت بصیر
۲۳۰	۲۵	۸۱	شعلہ	امراتہہ	.	کشمیری	لکھنؤ	آبجہانی	.	۴	
۲۳۱	۲۶	۸۲	شفق	منشی لالتا پرشاد بچے لال	کایتہ سکسینہ	لکھنؤ	حی القیام	بہار شفق	۲۳		
۲۳۲	۲۷	۸۲	شفق	دولت رام	.	گجرات	دہلی	ایضاً	.	۳	
۲۳۳	۲۸	۸۳	شفق	تلسی رام	.	.	.	.	.	۳	شاگرد منشی کیول رام
۲۳۴	۲۹	۸۳	شفیق	منشی رام نرائن	.	.	کول	.	.	.	شاگرد بابو بینی سر مخلص
۲۳۵	۳۰	۸۳	شکر	لادھا کشن	.	.	مرادآباد	.	.	۱	
۲۳۶	۳۱	۸۳	شکر	پتم راے	.	.	.	.	.	.	
۲۳۷	۳۲	۸۳	شنگرفی	رام سروپ	.	برہمن قنوجیہ	اوناؤ ضلع اودھ	ایلچپور ملک برار مین ہین	تاریخ دکن مسمین بہ مخلص	۲	
۲۳۸	۳۳	۸۳	شگفتہ	بیرہ سنگھ	.	لوہار	.	.	.	۱	

نمبر شمار	نمبر فہرست	نمبر دفتر	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	اشعار تعداد	کیفیت
۲۳۹	۳۴	۸۴	شگفتہ	خیراتی لال	رائی چترام	کایتہ سکسینہ	لکھنو	اچھی وطن ہین ہین		۰	
۲۴۰	۳۵	۸۴	شمسی	سکھ دیو پرشاد	بنی لال		فرخ آباد			۲	
۲۴۱	۳۶	۸۴	شہیم	منشی رام پرشاد	برج لال	کایتہ بھٹناگر	اجمیر	۱۲۸۸ھ مین قضا کیے	واسوخت مسمط	۱۵	
۲۴۲	۳۷	۸۵	شمیم	منشی صاحب			بہوپال			۰	
۲۴۳	۳۸	۸۵	شنکر	دیا شنکر			دہلی			۳	
۲۴۴	۳۹	۸۵	شور	بابو مدن موہن لال			فرخ گڈہ			۲	
۲۴۵	۴۰	۸۵	شور	مدن لال		کایتہ سکسینہ	آگرہ	سکہ کمپنی مین ملازم ہین ہین		۱	
۲۴۶	۴۱	۸۵	شوق	بہوگی لال						۲	
۲۴۷	۴۲	۸۵	شوق	رمن لال						۲	موسیقی وستار نواز ہین یکتا ہے
۲۴۸	۴۳	۸۵	شوق	آدھار لال	رائی سنگھ	کایتہ سکسینہ	لکھنو			۵	
۲۴۹	۴۴	۸۵	شوق	انند بخش	رائی سنکر سہائے	کہتری	کنجپورہ ضلع کرنال			۱	
۲۵۰	۴۵	۸۵	شوق	جیون رام	منشی کے	کایتہ	ٹونک			۲	
۲۵۱	۴۶	۸۶	شیدا	کشن گوپال						۴	
۲۵۲	۴۷	۸۶	شیدا	گوپال کشن			سنہارہ			۵	
۲۵۳	۱	۸۶	صادق	پنڈت بیچو شاہ		کشمیری	بریلی			۱	
۲۵۴	۲	۸۶	صادق	دوارکا پرشاد	لالہ کنور بہادر		فرخ آباد			۱	
۲۵۵	۳	۸۶	صبا	کاشی مل			فیروزآباد		دیوان	۶	شاگرد مصحفی
۲۵۶	۴	۸۶	صبا	وزیر راجہ شنکر بہادر	مرزا راجہ نام ناہنکہ بہادر ورہ		دہلی			۳	
۲۵۷	۵	۸۶	صبر	امجد پرشاد	خیراتی لال	کایتہ	سکندرہ		دیوان	۵	
۲۵۸	۶	۸۶	صبر	سیتلا رام						۶	
۲۵۹	۷	۸۶	ضریر	گنگا پرشاد	دیوی سنگھ	برہمن	دہلی			۱	
۲۶۰			صفا	بنی لال		کایتہ سکسینہ	دہلی		دیوان	۱۵	شاعر ایرتعی میر درد کی ہمعصر ہے
			صفر	پنڈت دلیا رام	جوالا ناتھ	کشمیری	دہلی			۲	

نمبر شمار	نمبر شمار	سنہ پیدائش	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۲۶۳	۱۰	۸۸	نند داس	۰	ساوہ	دہلی	آبجہانی	۰	۱	بڑی حکیم ہنڈت اور ماہر علم موسیقی تھے
۲۶۳	۱	۸۸	لچھمن	سوہن لال	کایتہ	مراد آباد	حی القایم	۰	۳۱	ربط کے بھائی ہین
۲۶۴	۲	۸۸	خبط	ابھیمن	۰	۰	مراد آباد مین ہین	۰	۰	
۲۶۵	۳	۸۸	ضمیر	گنگا داس	۰	۰	آبجہانی	۰	۳	رمال بھی تھے
۲۶۶	۴	۸۹	ضمیر	بابا بھگت	۰	۰	سہرہشہ	۰	۴	
۲۶۷	۵	۸۹	ضمیر	نرہر داس بنڈت	پروہت کشمیری	دہلی		دیوان فارسی	۱	مرزا کاظم علی نکوباد محالہ ۔ سے ملاتا ہے
۲۶۸	۱	۸۹	طالب	لالا بچی رام	سریواستو	جلال آباد		۰	۵	
۲۶۹	۲	۸۹	طالب	کنہیا لال بنڈت	کشمیری	دہلی		۰	۶	
۲۷۰	۳	۹۰	طالع	لالا نند لال	۰	حیدر آباد		۰	۱	
۲۷۱	۴	۹۰	طاہر	بابا بھجارے	بھگن لال	ضلع متھرا		۰	۲	
۲۷۲	۵	۹۰	طاہر	رام شاہ	۰	کہتری	۰	۰	۲	
۲۷۳	۶	۹۰	طرب	گردھاری لال	۰	۰	امروہہ	۰	۲	
۲۷۴	۷	۹۰	طرب	نند لال	پنڈت جگن لال	کشمیری	مین پوری	۰	۱	
۲۷۵	۸	۹۰	طرب	توتیعل	۰	کہتری	دہلی	آبجہانی	۰	۱	شاگرد شاہ نصیر
۲۷۶	۹	۹۰	طرب	دھونکل لال	۰	۰	دہلی	آبجہانی	۰	۵	ایضاً برادر زادہ راجہ کنول نین
۲۷۷	۱۰	۹۰	طرب	جیون لال	۰	۰	۰	۰	۰	۰	شاگرد رشید سیخ
۲۷۸	۱۱	۹۰	طرز	لالہ گنیش لال	رائے رام دین	۰	لکھنؤ	حی القایم	۰	۴	
۲۷۹	۱۲	۹۱	طوطی	راجہ رنجیت سنگھ	۰	۰	بندر کپور تھلہ	۰	۰	۲	
۲۸۰	۱	۹۱	ظالم	ظالم شاہ	۰	برہمن	دہلی	آبجہانی	۰	۲	ملازم سرکار بیگم شمرو
۲۸۱	۲	۹۱	ظاہر	رام پرشاد	۰	کہتری	دہلی	۰	۰	۹	
۲۸۲	۳	۹۱	ظریف	بینی پرشاد	رون لال	۰	لکھنؤ	آبجہانی	دیوان	۲	شاگرد مصحفی
۲۸۳	۴	۹۱	ظہور	لالا بشنو سہائے	۰	۰	دہلی	۰	۰	۱	
۲۸۴	۵	۹۱	ظہیر	للتہ پرشاد	۰	کایتہ	دہلی	آبجہانی	۰	۱۳	قریب سنہ ۱۲۰۰ ہجری کی قضا کی

نمبر شمار	نمبر شمار	نمبر شمار	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۲۸۵	۱	۹۲	عابد	منشی دیوی دیال	.	کایتہ سکسینہ	قنوج	حی القایم	دیوان و عاید کرکے وغیرہ ۱۲ کتب اردو و فارسی	۳	
۲۸۶	۲	۹۳	عاجز	بخشی زین العابدین	.	کایتہ	قنوج	حی القایم	.	۲	برادر عابد
۲۸۷	۳	۹۳	عاجز	رای پارسنہ	.	ایضاً	لکھنؤ	ایضاً	.	۱	
۲۸۸	۴	۹۳	عاجز	رای پوکھند	جمبن لال	.	خیرآبادی		چند پوتھیان نظم	۱	
۲۸۹	۵	۹۳	عاجز	لالہ سیتارام	.	.	دھلی	.	.	۲	
۲۹۰	۶	۹۳	عاجز	زور آور سنگھ	.	کھتری	ایضاً	.	.	۲	انندرام مخلص کے پوتے ہیں
۲۹۱	۷	۹۳	عاجز	لالہ گردیال لال	.	کایتہ	دھلی	.	تاریخ غدر وغیرہ چند کتب	۲	
۲۹۲	۸	۹۴	عاشق	سبت لال	.	.	فیض آباد	.	.	۱	
۲۹۳	۹	۹۴	عاشق	پنڈت رام نرائن	رام نرائن	کشمیری	دھلی	.	.	۱	
۲۹۴	۱۰	۹۴	عاشق	منشی عجب	.	.	.	.	.	۱	
۲۹۵	۱۱	۹۴	عاشق	دیارام	پنڈت رودر چند	کشمیری	دھلی	.	.	۱	
۲۹۶	۱۲	۹۴	عاشق	سدا سکھ	.	.	.	آنجہانی	.	۱	
۲۹۷	۱۳	۹۴	عاشق	بانکی بہاری	.	.	.	فتح آباد میں ہیں	.	۱	
۲۹۸	۱۴	۹۴	عاشق	بخشی بھولا ناتھ	راجہ گوپی ناتھ	کشمیری	.	.	.	۲	
۲۹۹	۱۵	۹۴	عاشق	رام سکھ	.	کھتری	.	.	.	۱	شاگرد شاہ نصیر
۳۰۰	۱۶	۹۴	عاشق	برہمہ نند سوامی سرسوتی	.	سوامی	سیالکوٹ	.	.	۱	
۳۰۱	۱۷	۹۴	عاشق	تونگر سنگھ	.	.	فتح پور شیوا	.	.	.	
۳۰۲	۱۸	۹۴	عاشق	پنڈت کنہیالال	شادرداس	کشمیری	دھلی	میر منشی رسالت گردہ امیتھی ہیں	دیوان عاشق باغ عاشق بحر العروض بحر بغاوت ہند رسالہ غدر نامچات وغیرہ	۱۶	
۳۰۳	۱۹	۹۵	عاشق	مہاراجہ کلیان سنگھ	مہاراجہ شتاب سنگھ	کایتہ سکسینہ	عظیم آباد	ابجہانی	دیوان	۱	مہاراجہ شتاب سنگھ کے صاحبزادے عمر ۲۰ سال ہے
۳۰۴	۲۰	۱۰۳	عاشق	الہند مٹلال	کیسول کشن	کایتہ	جی پور میں ہیں		.	.	

نمبر عام	نمبر دفتر	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۳۰۵	۲۱	۱۰۳	عاصی	گنپت رائے	منشی ہرسوکھ رائے مترجم شاہنامہ	کایتھ ماتھر	دہلی	بعد عدم انتقال پدر	۰	۴	
۳۰۶	۲۲	۱۰۳	عاصی	لالہ سالگرام	۰	۰	۰	ناظر عدالت خفیفہ بجنور	۰	۱	
۳۰۷	۲۳	۱۰۳	عاصی	[illegible]	لالہ امیر چند	۰	اوگرپور	۰	۰	۱	
۳۰۸	۲۴	۱۰۳	عاصی	منشی مہتابرائے	۰	۰	لکھنؤ	ملازم مطبع اودھ اخبار	۰	۴	
۳۰۹	۲۵	۱۰۳	عاصی	منشی طوطا رام	۰	کایتھ سکسینہ	لکھنؤ	آنجہانی	۰	۱	استاد منشی ذیشان لال نثار
۳۱۰	۲۶	۱۰۴	عاقل	لالہ مکھن لال	۰	۰	الہ آباد	اہلمد کلکٹری ہمین	۰	۳۰	
۳۱۱	۲۷	۱۰۴	عبرت	دولت رام	رای ہرلال	کایتھ	دہلی	۱۲۵۶ھ قضائے عجر ہمین	۰	۴	
۳۱۲	۲۸	۱۰۴	عزیز	بہکھا یرلال	۰	۰	الہ آباد	۱۲۹۶ھ ہجری	۰	۷	شاگرد خواجہ سیر درد
۳۱۳	۲۹	۱۰۴	عزیز	شیلا پرشاد	۰	مہاجن	دہلی	۰	۰	۱	
۳۱۴	۳۰	۱۰۴	عزیز	مہاراج سنگھ	۰	کایتھ	دہلی	آنجہانی	۰	۷	انہون نے اپنے استاد شاہ نصیر کے کلام کو جمع کیا ہے۔
۳۱۵	۳۱	۱۰۴	عزیز	ویشی پرشاد	مکھن لال	۰	شاہجہانپور	فحکمہ ڈپٹی ہمین	۰	۱	
۳۱۶	۳۲	۱۰۴	عزیز	منشی کنور سین	نرہی لال	کایتھ	دہلی	۱۲۷۰ھ قضائے	حاشیہ گلستان	۱	
۳۱۷	۳۳	۱۰۵	عزیز	رام سہائے	۰	کایتھ سری واستو	لکھنؤ	۰	۰	۰	
۳۱۸	۳۴	۱۰۵	عزیز	منشی تلسی رام	۰	۰	سلطانپور	۱۲۸۰ھ ہجری	مثنوی مخزن عشق	۶	
۳۱۹	۳۵	۱۰۵	عشاق	۰	۰	۰	۰	زمانہ سابق	۰	۱	
۳۲۰	۳۶	۱۰۵	عشرت	بھوشا نگھ پرشاد	۰	برہمن قنوجیہ	میرٹھ	۱۹۶۰ء	۰	۱	
۳۲۱	۳۷	۱۰۵	عشق	بیج ناتھ لعل	جواالا پرشاد	کایتھ	ٹونک	حی القایم	۰	۲	
۳۲۲	۳۸	۱۰۵	عطارد	[illegible]	۰	۰	۰	۰	۰	۳	
۳۲۳	۳۹	۱۰۵	علم	منشی بہاری لال	لالہ ہاگر پرشاد	۰	الہ آباد	غازی پور ہمین	۰	۴	
۳۲۴	۴۰	۱۰۶	عمدہ	جتارام	۰	کشمیری	دہلی	۰	۰	۳	
۳۲۵	۴۱	۱۰۶	عندلیب	گوبند سنگھ	۰	۰	دہلی	کلکتہ ہمین	فقہ عندلیب	۱	
۳۲۶	۴۲	۱۰۶	عیاش	خیالی رام	۰	کایتھ	دہلی	۰	۰	۱	
۳۲۷	۴۳	۱۰۶	عیاش	[illegible]	۰	۰	۰	چھتسان بہار	۰	۱	

نمبر شمار	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۳۲۸	۴۴	عیش	جوالا پرشاد	کالکا پرشاد	۔	فرخ آباد	۔	۔	۳	
۳۲۹	۴۵	عیش	رای ہرگوپال	۔	کایتہ	دھلی	آنجہانی	۔	۳	بعد غدر ایک مسلمان عورت کے عشق میں مسلمان ہوکر مرگئی
۳۳۰	۴۶	عیش	ہیارلال	۔	۔	سہسپور	۔ ۔	۔	۶	
۳۳۱	۱	غافل	راجی سنگھ	۔	۔	۔	۔	۔ ۔	۱	حماد ثانی میں یکتا تھے
۳۳۲	۲	غافل	بہادر سنگھ	۔	۔	مراد آباد	آگرہ میں ہستی ہیں	دیوان و مثنوی ہر سوز و	۳	صاحب ایکسیر تھے بیان اسمل و مشکل دمیر غافل کے شاگرد تھے
۳۳۳	۳	غالب	خوشی رام	لیفٹی لال مالک الخیار جلوہ طور	دہلوی	ریواڑی	میرٹھ میں ہیں		۵	
۳۳۴	۴	غبار	کنہیا لال	منشی	۔	بلند شہر			۱	
۳۳۵	۵	غریب	لالہ تاج	۔	۔	۔	سنہ ۱۹۲۲	۔	۔	
۳۳۶	۶	غلام	راجہ گوپال	مرزا راجہ رام تاہنڈہ	۔	۔	آنجہانی	۔	۲	بصاحب مصر بیشاہ عالم بادشاہ کے ہے
۳۳۷	۷	غنا	رائے بہادر لالہ کنور سین	راجہ صاحب سکسینہ	کایتہ سکسینہ دہلوی	لکھنؤ	زندہ ہیں	۔	۱	
۳۳۸	۸	غنم	مہتاب سنگھ	۔	کایتہ	دہلی	لاہور میں سرے	۔	۴	
۳۳۹	۹	غلیمن	منشی نبی بخش	منشی نتھن لال	۔	۔	زندہ ہیں	۔	۱۰	
۳۴۰	۱۰	فارغ	سکندر سنگھ	۔	۔	دھلی	آنجہانی	۔	۲	اخیر عمر میں مسلمان ہوکر بریلی میں رہتے تھے
۳۴۱	۱۱	فارغ	منشی نہال	۔	۔	۔	دیسی انگریز ولایت پنشنال ہیں	۔	۴	
۳۴۲	۱۲	فایز	تلسی بخش سنگھ	دہرم داس	۔	دھلی	فوج آبادی میں ہیں	۔	۴	
۳۴۳	۱۳	فدا	پچھی رام	۔	۔	دھلی	آنجہانی	۔	۲	شاگرد سودا کے تھے
۳۴۴	۱۴	فدا	بہادر علی	۔	کشمیری	آگرہ	۱۲۵۵ھ ہجری	۔	۱	
۳۴۵	۱۵	فدوی	سکندر لال	۔	قتال	لاہور	آنجہانی	۔	۷	
۳۴۶	۱۶	فدوی	لالہ کشن رام	۔	۔	عظیم آباد پٹنہ		۔	۲	
۳۴۷	۱۷	فراقی	پریم کنور	جگلکشور راجہ بنیر	باذوق ہیں	دھلی		۔	۱	
۳۴۸	۱۸	فرح	پیر بیدل	کنہیا لال	چوبے	۔		۔	۱	
۳۴۹	۱۹	فرحت	بشن سہائے	مہابند پرشاد	کایتہ	دھلی		۔	۳	

بن راجہ لعل بخش بہادر

نمبر شمار	نمبر دفتر	نمبر تلفون	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	انتخاب تعداد	کیفیت
۳۵۰	۱۱	۱۰۹	فرحت	لالہ نینا مل			الہ آباد			۱	
۳۵۱	۱۲	۱۰۹	فرحت	کیدار ناتھ	بستی رام	پنڈت کشمیری	لکھنؤ			۳	
۳۵۲	۱۳	۱۰۹	فرحت	اندر پرشاد		پنڈت کشمیری				۵	
۳۵۳	۱۴	۱۱۰	فرحت	لالہ کشور چند			بہتہرا			۱	
۳۵۴	۱۵	۱۱۰	فرحت	شنکر دیال	منشی بودھ سنگھ	کایتھ سکسینہ	لکھنؤ	حی القایم	زمانہ بخوم آزاد وغیرہ چند کتب مذہ	۵۲	
۳۵۵	۱۶	۱۱۲	فرحت	دیبی پرشاد	ٹھاکر پرشاد	کشمیری	لکھنؤ			۳	
۳۵۶	۱۷	۱۱۲	فروغ	نند کشور لال		کایتھ سری واستو		بلرام پور میں		۴	
۳۵۷	۱۸	۱۱۳	فریاد	صاحبرائے	رائے سندر	کایتھ	لکھنؤ	انجمانی		۴	
۳۵۸	۱۹	۱۱۳	فصیح	پنڈت سکھن لال	بچے لال	کشمیری	فرخ آباد			۱	
۳۵۹	۲۰	۱۱۳	فصیح	بچو لال				بلرام پور میں ہیں			
۳۶۰	۲۱	۱۱۳	فضا	ننگے گوبند شاد			لکھنؤ	حی القایم	کلیات فضا جو دو حصوں پر مشتمل ہے اردو	۱۹	
۳۶۱	۲۲	۱۱۳	فقیر	ننگے گوپال شاد						۱	
۳۶۲	۲۳	۱۱۳	فقیر	منشی اندر من							
۳۶۳	۲۴	۱۱۳	فگار	پنڈت دی ناتھ		کشمیری		بلرام پور میں ۱۳۰۰ھ		۱۱	
۳۶۴	۲۵	۱۱۳	فہیم	نند لال	بدری پرشاد	ایضاً	لکھنؤ			۸	
۳۶۵	۲۶	۱۱۳	فیض	کرپا کشن		ایضاً	لکھنؤ			۱	
۳۶۶	۱	۱۱۳	قید	منشی رائی لال			لکھنؤ			۱	
۳۶۸	۲	۱۱۴	قدیم	لالہ جواہر لال			دھلے			۵	
۳۶۹	۳	۱۱۴	قیصر	گوری شنکر	من بھاون لال	کایتھ	دھلے	حی القایم		۱	
۳۷۰	۴	۱۱۴	قیصر	رائے بہادر کرشن چند مالک مطبع قیصر مطبع			لکھنؤ	ایضاً		۴	
۳۷۱	۱	۱۱۴	کامل	شاکر داس		کشمیری				۱	
۳۷۲	۲	۱۱۴	کامل	لالہ بنسی لال	سادھو رام					۶	
۳۷۳	۳	۱۱۴	کاشی	لالہ کاشی			الہ آباد میں ہیں			۲	

نمبر شمار	نمبر دفتر	نمبر	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	اشعار تخمیناً	کیفیت
۳۷۴	۴	۱۱۴	نشتہ	جگت نرائن	-	کشمیری	دہلی	لاہور میں سنہ	-	۵	
۳۷۵	۵	۱۱۴	کشن	بالکشن چند	-	-	کلکتہ	-	-	۱	
۳۷۶	۶	۱۱۵	کنور	راجہ اودے نرائن	راجہ جگت کشن	-	پٹنہ کلکتہ	موجود ہیں	دیوان	۲	
۳۷۷	۷	۱۱۵	کنور	جگدر پرشاد	راجہ بلوان سنگھ	برہمن	اکبر آباد	ایضاً	-	۱	
۳۷۸	۸	۱۱۵	کوکب	رای مکند	راجہ بخلعہ	-	حیدر آباد	-	-	۱	
۳۷۹	۱	۱۱۵	گرداب	رام چرن	-	-	-	-	-	۵	
۳۸۰	۲	۱۱۵	گلچین	منی لال بخند	-	کایتہ ماتھر	جودھ پور	ایجنانی	-	۵	
۳۸۱	۳	۱۱۶	گلزار	لالہ جگناتھ	-	-	-	-	-	۳	
۳۸۲	۴	۱۱۶	گلشن	گلشن رائے	-	-	حصار	-	-	۳	
۳۸۳	۵	۱۱۶	گلشن	رای مہرچ	نیو بعلی بخشے	کایتہ	لکھنؤ	-	-	۱	
۳۸۴	۶	۱۱۶	گنیش لال	گنیش لال	رام کشن	دھوسر	-	سنہ ۶۴ء	-	۱	
۳۸۵	۷	۱۱۶	گنیش لال	-	-	-	ایضاً	-	-	۴	
۳۸۶	۸	۱۱۶	گنگا	گنگا پرشاد	گنیش لال	کھتری	لاہور	-	-	۲	
۳۸۷	۹	۱۱۷	گوھر	پنڈت رتی ناتھ	-	کشمیری	-	-	-	۹	
۳۸۸	۱۰	۱۱۷	گوھر	نند کشور لال	-	کھتری	لکھنؤ	-	-	۳	
۳۸۹	۱۱	۱۱۷	گوھر یار	سید غلام	-	-	حیدر آباد	-	-	۱	
۳۹۰	۱	۱۱۷	لالہ	بھوانی پرشاد	-	-	دہلی	صاحب مطبع	-	۷	
۳۹۱	۲	۱۱۷	لالہ	بہاری لال	-	-	حیدر آباد	-	-	۱	
۳۹۲	۳	۱۱۷	لایق	لالہ رام پرشاد	-	-	متہرا	-	-	۱	
۳۹۳	۴	۱۱۷	لطیف	لالہ شیو سہائے	دیوی پرشاد	-	-	-	-	۱	
۳۹۴	۵	۱۱۷	لطیف	دولت سنگھ	-	کھتری	-	-	-	۱	
۳۹۵	۶	۱۱۸	لونی	مدن موہن لال	-	کایتہ سری واستو	-	-	ہردوار نامہ	۳	
۳۹۶	۷	۱۱۸	لیق	سید مرتضیٰ	-	-	-	کانپور میں ہیں	دیوان مثنوی	۸	
۳۹۷	۸	۱۱۹	لیق	رام سروپ	-	-	-	-	-	۲	

نمبر شمار	نمبر مجلس	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۳۹۸	۱	۱۱۸	مایل	لالہ لچھمن پرشاد		کایتھ	لکھنؤ			۶	
۳۹۹	۲	۱۱۸	مبتلا	لالہ چھتی سہای			اورمپور تاب گڑھ	الہ آباد میں ہیں		۲	
۴۰۰	۳	۱۱۸	مبتہج	لالہ لکھو کھند						۲۰	
۴۰۱	۴	۱۱۸	متہر	متہر اناتھ			ستھرا			۲	
۴۰۲	۵	۱۱۸	متھو	لالہ متھو لال			ستھرا			۲	
۴۰۳	۶	۱۱۸	مجذوب	گوری شنکر	خیراتی لال					۱	
۴۰۴	۷	۱۱۸	مجروح	منشی کنن چند		کشمیری	لکھنؤ			۱	
۴۰۵	۸	۱۱۹	مجروح	لالہ دوارکا پرشاد	بنجاد ولد چودھری		فرخ آباد			۱	
۴۰۶	۹	۱۱۹	محزون	لالہ شنکر لال	دولت لی		ایضاً			۲	
۴۰۷	۱۰	۱۱۹	محبوب	محبوب سنگھ	گلاب سنگھ	کھتری	دھلے	حی القیام		۱	
۴۰۸	۱۱	۱۱۹	محروم	لالہ انگدداس			فرخ آباد			۱	
۴۰۹	۱۲	۱۱۹	مخلص	انند رام		کھتری	دھلے	آبجہانی			محمد شاہ بادشاہ کی عہد میں بڑی امیر ہوگذری ہیں
۴۱۰	۱۳	۱۱۹	تخلص	بابو مہنی مصر							
۴۱۱	۱۴	۱۱۹	مدارالدین	مدارالدین			لکھنؤ		اندر سبھا	۳	
۴۱۲	۱۵	۱۱۹	مدہوش	منشی کنوجی	برج لال	کایتھ کلینہ	لکھنؤ	موجود ہیں	دیوان مسمی بہ بہارستان عشق	۳	
۴۱۳	۱۶	۱۱۹	مدہوش	پنڈت بھوانی داس	پنڈت بلاسنگھ	گوڑ برہمن	دھلی	ایضاً		۲	
۴۱۴	۱۷	۱۲۰	مدہوش	ابنی پرشاد					پوتھی گویی چند	۱	
۴۱۵	۱۸	۱۲۰	مردت	ماہو بخش	پنڈت رستم	پنڈت دکنی	لکھنؤ			۹	
۴۱۶	۱۹	۱۲۰	مریخ	جانکی پرشاد	جوگل کشور		فرخ آباد			۹	
۴۱۷	۲۰	۱۲۰	مست			کھتری	پنجاب گوجرانوالہ			۳	
۴۱۸	۲۱	۱۲۰	مسرت	عوض							
۴۱۹	۲۲	۱۲۰	مسرت	شنکر		کایتھ	دھلی			۱	
۴۲۰	۲۳	۱۲۰	مسرور	گوبند لال			حیدرآباد			۱	
۴۲۱	۲۴	۱۲۰	مشتاق	شاکر اوہ کیشو		راجپوت				۱	

نمبر شمار	نمبر صفحہ	نمبر سطر	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تحقیقات	تعداد اشعار	کیفیت
۴۲۲	۲۵	۱۲	مشتاق	منشی رام غلام		-	سیتھڑی	-		۲	
۴۲۳	۲۶	۱۲۱	مشتاق	لالہ بھاولال	دل سکھ رائے	-	فتحگڑھ	-	-	۲	-
۴۲۴	۲۷	۱۲۱	مشتاق	لالہ نہال لال	سن بھالا بن لال	-	دھلی	اکمل الاخبار		۳	
۴۲۵	۲۸	۱۲۱	مشتاق	لالہ نانال		کایتہ سکسینہ	سہسولی	بھٹالی		۵	نواب امیر خان والی ٹونک کے ملو تھے
۴۲۶	۲۹	۱۲۱	مشتاق	کلاب سنگھ		ٹھاکر	بسوارہ ضلع جودھ	ملازم مہاراجہ جین		۹	
۴۲۷	۳۰	۱۲۱	مشہور	پنڈت راد ہاکشن		کشمیری	دھلی			۳	
۴۲۸	۳۱	۱۲۱	مشہور			کایتہ	بریلی			۱	
۴۲۹	۳۲	۱۲۱	مشفق	راجہ جاوند سہائے						۲	
۴۳۰	۳۳	۱۲۱	مصاحب	پنڈت مہاجب رام			دھلی			۱	
۴۳۱	۳۴	۱۲۱	مضطر	درگا پرشاد		کایتہ سکسینہ	لکھنؤ			۱	
۴۳۲	۳۵	۱۲۱	مضطر	لالہ دیبی پرشاد			فرخ آباد			۱	
۴۳۳	۳۶	۱۲۲	مضطر	رام نرائن		کشمیری	دھلی			۱	
۴۳۴	۳۷	۱۲۲	مضطر	ہنسا لال		ایضاً	ایضاً			۱	
۴۳۵	۳۸	۱۲۲	مضطر				لکھنؤ			۳	
۴۳۶	۳۹	۱۲۲	معصوم							۳	
۴۳۷	۴۰	۱۲۲	مفتون			کشمیری	فرخ آباد			۴	
۴۳۸	۴۱	۱۲۳	مفتون				ایضاً			۱	
۴۳۹	۴۲	۱۲۳	مقبول				لکھنؤ		دیوان	۷	
۴۴۰	۴۳	۱۲۳	مقبول							۲	
۴۴۱	۴۴	۱۲۰	مقبول								
۴۴۲	۴۵	۱۲۳	ملک				کلکتہ			۱	
۴۴۳	۴۶	۱۲۱	منظر				لاہور			۶	
۴۴۴	۴۷	۱۲۳	منعمی				فرخ آباد			۴	

نمبر شمار	نمبر اندراج	نمبر شمار	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	اشعار تعداد	کیفیت
۴۴۵	۴۸	۱۲۳	منشی	عجائب رام			مرشد آباد	آنجہانی	-	۱	
۴۴۶	۴۹	۱۲۳	منشی	ہرچند		کایتہ ناگر	دھلی	ایضاً	دیوان و غیرہ	۱۸	
۴۴۷	۵۰	۱۲۴	منشی	بہاری لال شاد			بنارس	حال مقیم سرسوتی وارانسی	-	۴	
۴۴۸	۵۱	۱۲۴	منشی	کرن لال		کایتہ سکسینہ	الہ آباد	حی القیام	-	۳	
۴۴۹	۵۲	۱۲۴	منعم	موہن لال					-	۲	شاگرد شاہ نصیر
۴۵۰	۵۳	۱۲۴	منعم	کندن لال		کایتہ	دھلی		-	۱	
۴۵۱	۵۴	۱۲۴	موجد	منشی رشاد		کایتہ	لکھنؤ	۱۲۵۹ھ قضائے امین	-	۲	
۴۵۲	۵۵	۱۲۵	موجی	موجی رام	دیوان حیرت	کایتہ سری واستو	لکھنؤ	آنجہانی	اردو و فارسی دیوان	۹	
۴۵۳	۵۶	۱۲۵	موزون	مہاراجہ رام		کایتہ	غوطہ آباد	ایضاً	دیوان فارسی	۱	ناظم عظیم آباد رہتے تھے
۴۵۴	۵۷	۱۲۵	موزون	چرنجی لال		کایتہ	دھلی	آنجہانی		۱	
۴۵۵	۵۸	۱۲۶	سوہن	پنڈت موہن لال			دھلی		-	۱	
۴۵۶	۵۹	۱۲۶	مہاراج	راجہ بلاس رائے					-	۱	دیوان نواب رحمت خانکا رہتے
۴۵۷	۶۰	۱۲۶	مہجور	منشی تیج بہادر		کشمیری	دھلی	آنجہانی	-	۱۷	میر منشی اجنٹی راجپوتانہ
۴۵۸	۶۱	۱۲۶	مہجور	رائے لالہ مقصد			سرہند		-	-	
۴۵۹	۶۲	۱۲۶	مہجور	منشی جیون لال					-	۲	
۴۶۰	۶۳	۱۲۶	مہر	مہر چند			فرخ آباد		-	۱	
۴۶۱	۶۴	۱۲۶	میر تونسر	میر شاہ عزیز					-	۴	
۴۶۲	۱	۱۲۷	ناتوان	منشی نارائن		کھتری	دھلی	آنجہانی	فنِ بدیعی کا ترجمہ اور دو قطعہ تاریخ وفات کا ترجمہ	۶	
۴۶۳	۲	۱۲۷	نادان	منشی کاشی رشاد	دیوان لال جی	کایتہ سکسینہ	دھلی	لو الیا رہن	بحر جس میں بہار نے قطعہ تاریخ گل بہارستان نادان	۳	
۴۶۴	۳	۱۲۹	نادر	منشی نارائن	منشی نرائن	کھتری	دھلی	آنجہانی وطن بنارس	ترجمہ بحر اسرار شاہ وغیرہ	۱۲	
۴۶۵	۴	۱۲۹	نادر	گنگا سنگھ		-	لکھنؤ	ایضاً	-	۱	
۴۶۶	۵	۱۲۹	نادم	رام دیال	سیدی لال				-	-	برادر منشی مید دلال زار

نمبر شمار	نمبر دفتر	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	انشا تعداد	کیفیت
۴۶۰	۶	ناز	سنولال	.	کھتری	--	-	-	۲	
۴۶۸	۷	ناصح	چھاجوُرام		برہمن	بھوڈل	.	-	۱	
۴۶۹	۸	ناطق	جگناتھ	الادالجی	.	.	-	-	۱	
۴۷۰	۹	ناظم	پنڈت شیوناتھ	نانک چند	کشمیری	لکھنؤ	.	-	۵	
۴۷۱	۱۰	ناظم	دُرگا پرشاد	جھبوُ لال	.	شمس آباد	.	-	۱	
۴۷۲	۱۱	ناظم	کاشی پرشاد	بدری ناتھ	کشمیری	لکھنؤ		-	۱	
۴۷۳	۱۲	نالاں	دولارائے	برھمن لال	مہاجن	پوہانہ	دہلی میں ہیں	-	-	
۴۷۴	۱۳	نالاں	نولال	.	کھتری	دھلی	.	-	۱	
۴۷۵	۱۴	نامی	لالہ برھمن لال	.	کایتھ	دھلی	.	-	۱	
۴۷۶	۱۵	نامی	منشی بدری داس	نتھا مل چند	کھتری	دھلی	اپنی وطن میں ہیں	-	۲	
۴۷۷	۱۶	نثار	منشی سدا سکھ	منشی سیتل پرشاد	کایتھ	الہ آباد	انجمانی	دیوان اردو فارسی	۱۰	
۴۷۸	۱۷	نجات	شنکر سروپ	رام سروپ		اولی ضلع میں پوری	فتحگڈھ میں	-	۱	
۴۷۹	۱۸	نسبت	رگھناتھ پرشاد	.	.	شاہ آباد	.	-	۲	
۴۸۰	۱۹	نسیم	کیدارناتھ پرشاد	رامنا تھ پرشاد	(راجپوت)	.	دھلی	انجمانی	-	۳ ناظم دربار شاہی تھے
۴۸۱	۲۰	نسیم	ہنڈت رگھناتھ	مرزا راجہ		.		-	-	
۴۸۲	۲۱	نسیم	پنڈت دیانشنکر	گنگا پرشاد	کشمیری	لکھنؤ	انجمانی	مثنوی گلزار نسیم	۵۳	
۴۸۳	۲۲	نشاط	ایسر پرشاد	سندر داس	کایتھ	دھلی	انجمانی		۱۳	
۴۸۴	۲۳	نشاط	لالہ راجدیہا	پرشاد	ایسری	فرخ آباد	.	-	۱	
۴۸۵	۲۴	نشاط	.	.	.	حیدر آباد	انجمانی	-	۱	
۴۸۶	۲۵	نشاط	بالگوبند سکسینہ	.	.	.	.	-	۳	
۴۸۷	۲۶	نصرت	لالگوبند رائے	.	کایتھ	دھلی	انجمانی	-	۱	
۴۸۸	۲۷	نصیر	ارجن سنگھ	بدھ سنگھ			داروغہ توپخانہ راجہ سرمور میں	-	۱	
۴۸۹	۲۸	نظیر	پنڈت بسنت رائے	.	.	.	.	-	۱	
۴۹۰	۲۹	نہمت	منشی راجا پرشاد	.	کایتھ	لکھنؤ	حی القایم	-	-	منشی رام سہائے تنا کی بہائیوں میں ہیں

نمبر شمار	نمبر شمار	سنہ ولادت	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۴۹۱	۳۰	۱۳۴	بنسی دھر	لالہ پرچند	بسال	پوربھنگ	دہلی میں ہیں		۳	
۴۹۲	۳۱	۱۳۵	نہال	لالہ چندی سہائے راجہ لال		میرٹھ			۱	
۴۹۳	۳۲	۱۳۵	نہال چند			لاہور		گل بکاؤلی اردو	۴	
۴۹۴	۳۳	۱۳۵	نیاز	لالہ رام جگا	جگناتھ	بھگوت نگر			۱	
۴۹۵	۳۴	۱۳۵	نیسان	مانا پرشاد	پوربچند	کایتہ سکسینہ	لکھنو	حی القیام	نظم فارسی عجائب	۷
۴۹۶	۳۵	۱۳۵		نیرچند				محل و صنوبر نظم		۲
۴۹۷	۱	۱۳۵	واصف	لالہ لال سنگھ		میرٹھ				۱
۴۹۸	۲	۱۳۵	واصف	لال سنگھ	ٹھاکر		وڈکی میں ہیں			۵
۴۹۹	۳	۱۳۵	واصل	درگاپرشاد	گرگاپرشاد	کول	شمگلہ دمیں ہیں			۱
۵۰۰	۴	۱۳۶	وال			فیض آباد				۲
۵۰۱	۵	۱۳۶	وحدت	جمعیت رائے		کایتہ	میرٹھ			۱
۵۰۲	۶	۱۳۶	وحشی	بشمبر ناتھ		گوبلی ناتھ	دہلی			۱
۵۰۳	۷	۱۳۶	وحشی	لالہ بال لال		سنگل میں	کایتہ	دہلی	ملازم ریل میں		۱
۵۰۴	۸	۱۳۶	وحشی	پنڈت بشمبر ناتھ		تیغ بہادر	کشمیری	دہلی	سابنہر میں ہیں		۳
۵۰۵	۹	۱۳۶	وصف	بنسی دھر		سوبچند				۱
۵۰۶	۱۰	۱۳۶	وصفی	رامسہائے رام	دیبی پرشاد	کایتہ سکسینہ	لکھنو			۳
۵۰۷	۱۱	۱۳۶	وفا	راجہ نول رائے		کایتہ سکسینہ		انجمانی	دیوان	۲
۵۰۸	۱۲	۱۳۷	وفا	سنگ لال			الہ آباد			۲
۵۰۹	۱۳	۱۳۷	وقار	نجفے خان		کایتہ سکسینہ	لکھنو	حی القیام	چند کتب	۴۰
۵۱۰	۱۴	۱۳۷	وقار	راجکشن کار	ہرو دشن	کایتہ سری واستو	مراد آباد	ایضاً	دیوان	۲۵
۵۱۱	۱۵	۱۴۱	وہبی	منشی شیو پرشاد	سوبھارام	کایتہ سکسینہ	لکھنو	مینجر اودھ اخبار	کتابچہ دہی عقد مرغ و زنگ	۴۹۹
					واصفی					

نمبر شمار	نمبر فہرست	نمبر رجسٹر	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۵۱۳	۱۶	۱۴۱	ولی	ولی رام	.	کایتھ	دہلی	نصف آخر ۔	-	۲	
۵۱۴	۱	۱۴۴	برہمن	برہمن خورد	سبزہ رائے جوگی راج	.	دہلی	.	دیوان موجود ہے	۳۰	
۵۱۵	۲	۱۴۵	ہمت	لالہ اندر من	ستارام	.	بہالی	.	.	۱	
۵۱۶	۳	۱۴۵	ہمت	منشی دھرم	.	کایتھ سکسینہ	لکھنؤ	حی القیام	داسوخت	۹	
۵۱۷	۴	۱۴۵	ہنر	بابو دولی	.	.	الہ آباد	ایضاً	.	۳	
۵۱۸	۵	۱۴۵	ہندی	کنہیا لال	.	.	لاہور	ایضاً	گلزار ہندی ہندی قدیم یادگار ہندی جدید انشاء ہندی و بعض	۵	
۵۱۹	۶	۱۴۵	ہوس	سوبھا لال	.	.	میرٹھ	.	.	۵	
۵۲۰	۷	۱۴۶	ہوش	منشی لکشمی رام	.	.	.	.	دیوان	۳	
۵۲۱	۸	۱۴۶	ہوشیار	منشی کرپا رام	[illegible]	کایتھ سکسینہ	دہلی	چاندپور میں ہیں	قریب سے کتب	۲	
	۹	۱۴۶		ہیرا لال		.	میرٹھ	کورٹ میں جج		۳	
۵۲۲	۱	۱۴۶	یاد	لالہ نرائن رام	.	.	بہالی	شاہجہانپور میں ہیں	.	۱	
۵۲۳	۲	۱۴۶	یاس	منشی بدرے	[illegible]	.	.	.	.	۱	
۵۲۴	۳	۱۴۷	یقین	لالہ بوشکھ	-	.	دہلی	.	.	۲	

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بلبل شیراز پر اتراد اتنا گلستان
ہین بلا کی خوشبیان ہند بھی شیوا بیان
گو زبان فارسی شیرین مثال قند ہے
پر ہند ہی مین نمک ریزی ہے اوسمین کہان

شائقین سخن کو مژدہ ہو کہ یہہ **دوسرا حصہ تذکرۃ الشعرائے ہنود** کا اونکی خدمتمین پیش کیا جاتا ہی اور مؤلف کا مقصد اسکی تالیف سے سوائے بقائے نام ابنائے جنس کے اور کچھہ نہین ہے ہندؤنکی فارسی شاعری کا احوال تو **اوّل حصّہ** مین حوالۂ قلم ہو چکا ہے اور اس جلد مین اونکی اُردو شاعری کا بیان ہے اوّل اُردو شاعر ہندؤن مین منشی ولی رام ولی تخلص قوم کایتہہ ہوئے ہین یہہ حضرت شاہجہان بادشاہ کے عہد مین تھے اونکے بعد راے انند رام مخلص اور جہارا جہہ رام نرائن موزون نے اس شاعری کو کچھہ وسعت دی مگر جو ترقی اور سربزی اوسکی راے سربسکھہ دیوانہ اور کاکا جی پروانہ کی ذات سے ہوئی وہ بہت عجیب اور لاثانی تھی کیونکہ راے سربسکھہ دیوانے تو اپنی اوستادی سے اسکی اثر کو بذریعہ اپنے شاگردون کے کہ ازانجملہ ایک جعفر علی حسرت جیسا ن قلندر بخش جرأت کے اوستاد تھے دور دور پہونچایا اور کاکا جی پروانہ نے اپنی قدردانی اور فیاضی سے اوسکی مربّی گری کی پھر تو یہانتک نوبت پہونچی کہ اسکا جابجا رواج ہوگیا اور دلّی و لکھنؤ و بڑے بڑے مرکز اوسکے قرار پائے جہان بادشاہون کی سرپرستی اور صلہ بخشی سے بڑے بڑے اوستاد اہل زبان پیدا ہوئے جنکی سحر طرازی اور نکتہ پردازی سے اُردو کی شاعری نے وہ فروغ پایا کہ تمام ہندوستانمین اوسکا آفتاب اوج اقبال پر چمک رہا ہی اور گانؤن تک کے لوگ مثل فرزندون کے اوسکے جمال باکمال اور نور لایزال سے فیض پائے ہوئے ہین چنانچہ آج صرف ہندؤن مین بہت ایسے شاعر شیوا زبان موجود ہین کہ جنکی شاعری کو ہندو اور مسلمان دونو پسند کرتے ہین بھلا کون ایسا ہوگا جو تصویر

جوہر وجہت وقار اور دبدبہ وغیرہ کے دلکش اور دلپسند شعروں کو سنکر داد ندے گا ہم اس بیان کو زیادہ طول دینا نہین چاہتے ناظرین آگے چلکر خود دیکھ لینگے کیونکہ شک آنست کہ خود بوید نہ کہ عطار بگوید ہان آتنا ضرور ہے کہ مسلمانون کی بہ نسبت ہماری قوم مین عمدہ شاعرون کی تعداد کم ہے سبب اسکا یہ ہے کہ پچاس برس اوّل تو ہماری قوم کے لوگ معاش کی ضرورت سے اُردو کی بہ نسبت فارسی کو زیادہ پسند کرتے تھے اور اب انگریزی بہت پسند کرتے ہین پس اُردو کی شاعری جسقدر ان پچاس برسون مین ہم لوگون کے اندر مروج ہوئی گو کافی نہتی پر اسقدر تو ضرور تھی کہ پچاس برس اوّل جو مسلمانون کا خیال ہندؤن کی اُردو شاعری اور زبان دانی کی نسبت تھا وہ اوس سے بہت کچھ بدل گیا تھا یا تو ایک وہ دن تھا کہ آنند اللہ خان نے اپنی کتاب مین ہندؤن کے کلام کو خالی از فصاحت لکھا ایکدن ایسا آیا کہ مرزا غالب جیسے استاد مسلم الثبوت نے پنڈت دیا شنکر کی مثنوی گلزار نسیم کو بلاغت کہا اور نسیم کے بعد جو نامی ہندو شاعر ہوئے وہ فصیح بھی تھے اور بلیغ بھی۔

اس مجموعہ مین پانسو اکیس شاعرون کا کلام ہے گو قیاس چاہتا ہے کہ یہہ تعداد با عتبار کثرت اور لیاقت علم و فضل ہندؤن کے جو آج دیکھنے مین آتی ہے بہت کم ہے کیونکہ اس سے زیادہ تو اسوقت ہندو شاعر موجود ہون گے لیکن جب صرف اسقدر کی محنت تلاش اور شوار یابی پر خیال آتا ہے تو بے اختیار یہہ شعر زبان حال سے نکل جاتا ہے ؎ یون لاکھون ڈھونڈھا کوئی ڈھونڈھا ہم نے پر کوئی ٹکڑا ڈھونڈھا ہر شاعر کے خاندانی حالات اور اوسکی تصنیفات کی تحقیقات جہانتک ممکن تھا کی گئی اور پھر بھی جو باقی رہگئی وہ باقی ہے بشرط دریافت طبع ثانی مین شامل کردی جائیگی۔ اخیر مین ہم اون علم دوست محض خیر اور سراپا کرم اشخاص کے نام کہ جنہون نے اس نسخہ خود پیرا کی تالیف مین لاثانی اور بیش بہا مدد دی ہے بال شکوری لکھنے مین اوس دیباچہ کو اون کے ذکر خیر پر ختم کرتے ہین اور وہ نام نامی یہہ ہین — منشی درگا پرشاد صاحب نادر قوم کہتری سکنہ دہلی منشی کیول رام صاحب بیدار قوم کایتہہ مدرس مدرسہ چاندپور۔ منشی رائے جواہر سنگھ صاحب جوہر لکھنوی۔ منشی گوکل پرشاد صاحب رسا باشندہ کانپور۔ لالہ لال بہادر صاحب زخمی سکنہ کانپور۔ منشی اندرمن صاحب مراد آباد۔ ٹھاکر گلاب سنگھ صاحب مشتاق اور سیر نہر جمن۔ منشی شنکر دیال صاحب فرحت لکھنوی۔ منشی دیوکی نندن صاحب ہنر باشندہ آگرہ آباد۔ منشی لچھمی نرائن صاحب آذر سکنہ ٹونک۔ پنڈت بشیشر ناتھہ صاحب بصیر دہلوی۔ پنڈت جانکی ناتھہ صاحب ناظم محکمہ اپیل ریاست جودھپور۔

آخر تخلص لالہ رگھبر دیال باشندہ متہرا اور حال معلوم نہین یہہ شعر اونکا ہے۔

گلو نہ پہنچے ہے اونکو تو ڈھونڈتی ہے تو گلچین کے اگر تیری طرح گلشن مین گریبان ہوتا

آذر - تخلص لالہ بھیم زراین خلف لالہ ہرسکھ رائے قوم کائتھہ سکسینہ ٹونک راقم تذکرہ کے مرشتہ داران سے ہین اور انہون نے اصلاح مولوی سعید احمد سعد تخلص سے لی ہے اور کبھی کبھی بندہ کو بھی اپنا کلام دکھلاتا ہے

شور و فوغا ہی شعر و سخن مین بہت
ہاے ملا قت دل پر نالہ و شیون مین
جا و گر کر مجھے زنگو فو جنجر سے
مجھی چاہے لذت سر زنش مین

زلف پیچا نکالتا ہے مجھ سے واجب ہے
ایک ہی تار گریبان مین گر دیر نہین

تیری تیغ ابرو کی ایما سے ظالم
موی میخان نوجوان کیسے

محبت مین عشرت ہندو مسلمان کا خیال
عشق مین رہتا نہین ہے وا ہا کا خیال

نامۂ شوق ایک فسانہ ہے
سرش اڑ جائے گا کبوتر کا

کیا کرون تصویر کہ کچھ کرتی ہے عنچہ
مین تو ہون شرمندۂ تیغ خندۂ گلہا کا

کہین شیشہ خانہ بنیاد گر دون
کہ اشکون سے طوفان اٹھا چاہتا ہے

کہ اودھی نظر نہین آتی
کچھ عدم کی خبر نہین آتی

آذر - تخلص پنڈت جوالا پرشاد برجاشی ولد منشی پنڈت بشن چندابن کشچند بن چنتا من خلف تمارام قوم برہمن کشمیری سنہ ۱۹۲۰ مین بکٹیہ ابھی ہوے عرصہ تک متھرا کے کوتوال اور تحصیلدار رہے تھے اور پھر دنیا کو چھوڑ کر خطۂ اپک بیج مین گوشہ پکڑ بیٹھے تھے - کہتے ہین کہ اونکو حبس نفس اور مشاغل تصفیۂ قلب سے روشنضمیری حاصل ہوگئی تھی چنانچہ اونہون نے اپنے مرنیکی ساعت اور تاریخ پہلے ہی بتادی تھی وہ شاعر ہی تھے اور اردو فارسی مین شعر کہتے تھے فارسی کلام تو اونکا تذکرہ معیار الشعرای ہنود مین درج ہوچکا ہی اور اردو یہ ہے

رباعی

دنیا مین غم عبودیت سے چھوٹے
عقبیٰ مین حساب مصیبت سے چھوٹے
ہر چار طرف کی شکنے دہم و خیال
ہم عشرت مین فکر عشرت سے چھوٹے

آرام - تخلص کہن لال قوم کائتھہ باشندۂ دہلی ایک مرد زکی ہین اور بلہ شعرا دلی کے افکار نادر سے ہی -

ہدیہ بھیجتے ہی کہتے ہو نہ تو یار سے مل
اوسکو سمجھاؤ ذرا یہ کہ نہ بیجا سے مل

آرام - تخلص بریم ناتھہ رائے کہتری باشندۂ دہلی تیراندازی مین خوشنویسی مین اچھا دخل رکھتے تھے اور صاحب دیوان گزرے ہین یہ بھی شعرا دلی کے

خون کا فوارہ اچھلتا ہی رہا
دل کا فوارہ اچھلتا ہی رہا

آزار - تخلص رام سنگھ باشندۂ دہلی جو بعد تحصیل علم اندھے ہوگئے تھے مگر فن شعر مین بڑی مہارت تھی چنانچہ یہ شعرا دلی کے اونکی روشن سوادی علم شعر پر دال ہے -

اذہن پایہ تری طرز تکلم اور ہے
ملوحیک اور ہے ضیغ تبسم اور ہے

آزار - تخلص لالہ جوالا پرشاد فرخ آبادی جاں سکنہ متھرا -

منفعل کیسے بیٹھے ہو کیا کر رہے ہے
اجی کیا جام مے خانہ خراب ہی

آسان - تخلص لالہ سیوک رام باشندۂ آگرہ آبادی استعداد شاعرون سے تھی مگر کلام اونکا سوا اس شعر کے اور کوئی کلام اونکا نہین پایا

مرنیکے بعد یہ حشر ہوا کہ نہین جو میرا مزار مین
محلو تو کچھ خبر نہین کسکا یہ تھا مزار

آشفتہ - تخلص گلاب سنگھہ کہتری شاہجہان آبادی عین عالم شباب اور ایام نوخاستگی مین خنجر عشق کے شہید ہوے آخر اسی مرض لاعلاج مین اپنا سر کاٹ کر مر گئے مرزا قادر بخش صابر تخلص شاہزادہ دہلی اپنی کتاب گلستان سخن مین لکھتے ہین کہ اونکی مرگ کو پچیس برس گزرے مگر اب تک لون پر وہ صدمہ تازہ ہے یہ چند شعر

اونکے جو ہم ہو بچے تھے بیچ تذکرہ کیے گئے جن سے اونکی عاشق مزاجی اور نازک خیالی عیان ہے ۔

پوچھتے کیا ہو کہ شب آشفتہ کیونکر گذری	اور میں باقی رہا تھا بندہ مرکر گیا	جان دی شوق نے دیر سے شب آکے کیا	آدمی تھا آخر خوش صدا ڈھاکہ کا گیا
ہو جدائی میں بسر شوخ جنی کی شب تنگ	سن ہی لی اک نے اک نہ سر گیا	بچتا نہیں ہے جو کہ ہے بیمار عشق کا	یار بے ہو کیونکے پہنچے زار عشق کا
تیرا شکوہ کبھو لب پر نہ آیا	پر مجکو رحم لے کا فر نہ آیا	گو دعا کی لیکے ہو خدا کا تو چلا	کیا نبی گی گر کبھی بدگمان جاتا رہا
ہائے غیر سے کہنا سکا کہ کس کر شتاب	مجکو مت چھیڑ کہ میں آشفتہ یہاں آجا ہوں	بالکل ہی اوسکے کہلا یا ہے زار عشق	کنظر نہ اپنی دیدہ گریاں کو کیا کہوں
زلفوں سے بھی ہے بڑھ کیا رخ نے دلپہ جو	کاوجہ ہی ہو تی ہے مسلمانو کیا کہوں	ایک سکی دیکھنے نے کر دیا عالم کو قتل	یہ تیرا ابرو ہے یا عید الضحی کا چاند ہے
دیکھا سر بالیں بر اوسکے تو بولا	کہ تو بھی بے سر و پا کسقدر ہے	دم کا مہمان ہے اور آشفتہ	بیخبر مجکو کچھ خبر بھی ہے

آشفتہ ۔ تخلص پنڈت امرناتھ کشمیری شاگرد تنویر ایک مرد نوجوان وجیہ خوش فکر ہیں عذر سے پہلے دہلی میں رہتے تھے اب لاہور میں کسی علاقہ پر ممتاز ہیں کلام الکابت پاکیزہ اور پر مضمون ہے اور سنا گیا کہ انہوں نے بہت کچھ کہا ہے مگر ہمکو جتنے اشعار اونکے ایک تذکرہ سے ملے وہ سب یہاں لکھے جاتے ہیں ۔

غیر ممکن ہے کہ ہو دور سے آشفتہ دل	حلقۂ دام بلا حلقۂ زلف یار کا	نزع میں دیدار جانا کفار میسر ہو گیا	اپنا منا مجکو چندے کے بدار ہو گیا
کونسی روز رلایا نہ غم یار نے ہائے	کون سے روز مری چشم پہ طوفان نہوا	تن پہ جب پنجہ وحشت نے پھاڑا اپنا	تو دیا دشت جنوں نے مجھے دامان بنا
اندنون تم جو ہو آشفتہ پریشان خاطر	کسنے ہوش کیے کہو ہو مرے دل نے اتنا	بجلی میں ہی اوسکی ہنسی ہی شرارت	اور بر بوتہ ہے مرے دیدۂ گریاں کا
آشفتہ بزم یار میں ساقی بنا ہے غیر	کیونکر چھوں کرتی ہو گی مجکو شراب	کی ہو گی اوسنے بادہ کشی تم غیر تین	تلخی ہی جو میری دہان تمام رہا
یا د آگئی دمینبش ابرو تو کیا کہوں	رکھلی گلا پہ رہ گئے اختیار تیغ	بہجد و خاک پر شہیدوں کے	پہنچکے کیوں نہ وحش خواب کے پہل
دہان نہیں میں نیض تحکم کا ہے طبیب	جی حشر تک کبھی ہو دوا سوا	میرا بھی اس نحیف کو آہستہ کہو کی	زلفونکی طرح دل ہی ہنسے کچھ نہیں
خنکی باعث خلکی نظروں سے گری	وہ کچھ بھی ہم نہ آئے دہ سامنین	دیکھکر ہو گا اوس آفت جانکو کیا حال	جبکے دیکھی ہی بیتاب ہوا جاتا ہے
آنکھا بٹھا خاوند کی شب جانان کنپہ	بلائی کشش غم سے مرد کی تمنا کو	دلمین آشفتہ ہے تو کا خیال	لب پہ باتین ہین پارسائی کی

آگہ ۔ پنڈت جوالا ناتھ خلف دتا رام برہمن فارسی بھی کہتے ہین اور کلکتہ مین رہتے ہین ۔

جان جاتی ہی پہ پیا ہون پڑا	دیکھتے کیا ہو تماشا کیا ہے	تیرا دیدار میسر ہووے	اس سوا اور تمنا کیا ہے

اثر ۔ پنڈت نرنجن ناتھ لکھنوی اور حال معلوم ہوا یہ شعر اونکے ہاتھ آئے تھے سو درج کیے گئے ۔

گر رقم وصف قد موزون میسر ہو گیا	طرائف اشعار مین یا صنوبر ہو گیا	ہم اثر محروم قسمت کے سبب سے رہگئے	اوس پری کا وصل عنقا و مگر میسر ہو گیا

آخر ۔ تخلص منشی شیام سندر متوطن لکھنو شاگرد منشی دیا کرشن صاحب ریحان ۔

شاطر ہے قضا کھیلتی	کالی گن سی بہن یار کے گیسو	یار کی تعریف کہو کیا جن	سنبل باغ جنان سے بھی ہے بہتر گیسو

اثر تخلص منشی سیتل پرشاد نامی شعرائے لکھنو سے تھے اونہون نے سیر بھاگوت کو باہرین اسکندکا اردو منظوم ترجمہ کیا ہے

اول سی آخر تک ایک ہی قافیہ مین کتاب ختم ہے اور پر لطف یہ ہے کہ لطف شاعری ہاتھ سے نہین جانے پایا یہہ چند شعر اوسکے دیباچہ سے منتخب ہین ۔

اوس ذات کی کیا کوئی کرے وصف بیانی — جسکا کہ نہین وہم و تصور کی رسائی
سر رکھنے تمام اسکا رکھا ہی ہمین رہا — سر رکھنے تمام اسکا رکھا ہی ہمین رہا
کرتی ہین مقاما تمین یہی طرفہ لطافت — سنکر ہی کوئی کوئی مقر ہے بخدائی
ہر ٹھیک ہی نعوذ ذات ہی اوسکی — ہر ٹھیک ہی نعوذ ذات ہی اوسکی
گر وہ بھی پتھر تو وہی نکلیگا باقی — جب قدر کا کی رقم خرچ مین آئی
اوسکی صفت جہر کل بیچ نہ گائی — اوسکی صفت جہر کل بیچ نہ گائی

احقر ۔ تخلص بلدیو پرشاد ولد رہا سکھ رائے فرخ آبادی اور حال سکونت ہنوا یہہ شعر اونکا ہے ۔

فراق یار مین اس درجہ ضعف و ناتوانی ہے — کہ اب تو سخت مشکل ہے بدن کو کروٹ دینا
اگر آئینہ دکھلاتا تو دہن کا بھی پتا ملتا — کیا ثابت کمر کو اوس صنم نے باندھ کر چھوٹا

اسد ۔ تخلص گردھاری لعل بن رام دیال کایتہ کہری سری بستب ساکن ہرہٹہ ضلع آگرہ حال ملازم محکمۂ کلکٹری لکھنؤ اُنہون نے سنہ ۱۹۲۱ء مین نظم ترجمہ کیا ہے اور منظومہ فرخ نام رکھا ہے یہہ چند شعر اون کے اوس سے منتخب کئی جاتی ہین جسے اونکی نازک خیالی و شیرین بیانی ثابت ہے ۔

کہ رہتا تھا سدا امان ایک سمن — برنگ گل جہان سے پاکدامن — گلستان قناعت کا تھا وہ گل — بہار گلشن صبر و توکل
زبس تھا بیسر و برگی کا سامان — چنار آسا تھا خالی ہاتھ ہر آن — سراپا شکل سوزان تھا وہ عریان — تعلق سے جہان کی پاکدامان
بہا تک پیرہن سے تھا سبکبار — اگر کہتا تھا فقط ایک تار زنار

اشعار در صفت چشمہ

گوارا مثل آب زندگانی — کہ شکر شرم سی ہو جسکے پانی — غبار راہ سے دھویا بدن کو — دوتا راتون سے خاکی پیرہن کو

ارمان ۔ تخلص راجہ جنکی جی متر نبیرہ راجہ ہتیمبر متر شاگرد حافظ اکرام احمد ضیغم حوالی شہر کلکتہ مین بمقام سونتری رہتے ہین اونہون نے ایک تذکرہ بھی اردو کے شاعرون کا بنایا ہے یہہ دو شعر اونکے ہین ۔

کام اپنا نہ کبھی بیچ میری جان نکلا — تن سے جان نکلی مگر دل کا ارمان نکلا — رات بھر ہا کیا کرتا ہون گریون کو — پوچھتے کیا ہین حقیقت مری فریاد کی آج

اظہر ۔ منشی جگناتھ خلف منشی گردھاری لعل شاگرد منشی جواہر سنگھ صاحب جوہر تخلص پہلے چھاؤنی چکوتہ مین بعہدۂ سب اوورسیر ملازم تھے بعد سررشتہ تعلیم چرچ مشن اسکول لکھنؤ مین ملازم ہوکر وہین امتحان منشی لاہور یونیورسٹی کالج کا پاس کیا اور آپ بھی لاہور مین ہی مقیم ہین اور شعر خوب کہتے ہین ۔

میرے سینہ مین ہوا امیدواران کیطرح — سر بسودائے سر زلف حسینان کیطرح — درس حسن شجلان نے دیا کیا دیوانہ عشق — شاہدان طبع کو تعلیم نسوان کیطرح
نطق سے میرے ہے طبع معنہ عاشق مزاج — شوخیان مضمون ہیں نازنینان کیطرح — جذبہ شوق سے پیدا کرے ہے زور کاغذ
چاکی مرے دلدار کی کینونکر ہو قیم — اور مضمون سے اوڑا جاتا ہی اظہر کاغذ — اور بانم حسن کی کرو ق گر شیرین ہی

افق ۔ تخلص منشی دوارکا پرشاد لکھنوی خلف منشی پورن چند مالک مطبع واخبار تمنائی نوجوان خوش فکر

اور عالی طبیعت ہین علم انگریزی و فارسی مین طاق اور طرز سخن مین شیخ ناسخ اور خواجہ وزیر کے پیرو شاگرد منشی شنکر دیال فرحت ۔

بہار شاعد چاک ہی لف پشا ہین — عجب ہے جا ہی گل پھولی ہی گلشن ہی ہین — نہین ہے خضر و شوق سکندر ہم جانا ہین — لگا ہین گھڑی الطاف اسنداد ہو ہین
آنسو چشم ترمین کر چشم ترمی ہین — در غلطان صدف ہین ہے صدف در غلطان ہین — یم شک و ہین دو تا ہی دم دیدہ — ندا خضر و دو نوح کی کشتی ملو ہین
وصل حاصل سوا ہے ہوس ان ہاتی — دفتر عشق بتا نکی ہی یہ اصلی ہی — لکھی ہے بجا ہی جو صفحہ جانان — نظر آتی فق ہین وہی صاف دلو ہین
کچھ غم نہ سینہ سنگ کی چڑیا کو تھا مگر — پہولو نکا ہا راو بچہ گیا گلدام ہو گیا — نہین سعود بتا نظر زیارہ ہین — نباتو خرد سا کن مطلع آرد جانا نکا
جب زبان چاہے ہین زخم کے موضع — تیغ سے انگ لیا کرتے ہین — واہی قسمت ہمو صدقہ ہے بینائی پر ہم — خط و ہلا لیکن آئینہ سی تقدیر کا
آہنی حلقہ کو چھوڑا پیر گردش کن — نہ لیا بوسہ تیغ ابرو — خال مرکز دو ئے پرکار نکہین ہو گئین — ہم کہین قوم پہ چڑھا کرتی ہین
چشم اجل سے دو چند ان لطف نظا — باغ کی آب ہوا ہی صحت بخشی کر — کسکے نرگس کی بیمار انکہین ہو گئین
منزل اول کی چلنی ہی تہکا مین ناتوان — خاک زاہد سوا گر تبکے دانہ ہین — مول لیسر ہم زماد کلی پر بچا نیکے لیے
پری فرق سر ضرور لئے نظر — جو پہنچی شاہ کو تکلیف تکلف ہمان سے — سنای آہ صدائے شکست دندان سے
اگر کرد نگہی گر چشم ناوجانان سے — دوس بت کا فری گر یو جا کر نیکی پر نو — پہول سکے دہان سے پہل خنجر فولاد سے

انگار ۔ تخلص منشی انند سروپ شیکشا جلسہ رائے پردوین کشن آنریری مجسٹریٹ مراد آباد ان کا یہ قطعہ تاریخ دیوان وقار مطبوعہ سنہ ۱۲۹۱ ہجری مین درج ہے ۔

اکبر ۔ تخلص رام دین قوم گجراتی ابن بھگوان دین آدمی ذی لیاقت ہین مگر مولد اور مسکن اونکا معلوم نہوا مندرجہ ذیل تاریخ ہائے جنگ روم و روس اور کی تصنیفات سے ہین ۔

ترکون نے جب سے دست تنگ روس سے — ہیڈ سہ بنی ہے جہان دل بخار دیا — ائی صدا یہ غیب سے اکبر بر سجال — ہوا نتقام قہر کا قوم جہاد پر
۱۲ ۹۴

ایضاً صفحہ ۴ انجمن اخبار ۲۸ ستمبر اور مفرح القلوب ۲ دسمبر ۱۸۷۷ع کی

دیکھتی ہین آج ہی اخبار دنین — روسیون نے روم کو غارت کیا — قتل کیے مرد مسلمان تمام — عورتون سی کرتے ہین اونکی زنا
لکھتے ہوئے حال کی آتی ہی شرم — ظلم ہین اسلام پہ یہہ برملا — روح جہانے نہ کہا بہر سال — خاتمۂ روم پر ہوے ہیگا
۱۹۲۲

ایضاً

لوکا نگرس سے صلح کے مطلب عیان ہوئے — سب بادشاہ روے زمین داہنے ہوئے — اقلیم روم ٹکڑے ہوئے حصہ ہو گئے — سلطان ہند سب سے سوا کار ان ہوئے
باقی تمام آیا تہ انتظام ہند — اجا بشاہ ہند مترکنان ہوئے — بے خوشی سی اہل جہان واہ واہ ہوا — سلطان سطیع قیصر ہندوستان ہوئے

جنگ شبکا تاریخ ۲۷ ستمبر سنہ ۱۸۷۷ عیسوی

جمعہ کی جہادی مین ہوکر کی جنگ — نظر روم کو آیا روز سیاہ
فلک نے بہری مین سال شکست — کہا ہو گیا کار ترک اب تباہ
۹۲ ۱۲

تاریخ گریخت غازی احمد مختار پاشا

جو بہاگا احمد مختار پاشا غازی رومی ملا یا نے کہا یہ احمد مختار غازی بہت بہاگا

الفت - تخلص مسکل سین قوم کایتہ سکنہ عظیم آباد جنہون نے دہلی مین آکر جرأت سے اصلاح لی تہی اور اونکے اس شعر سے مترشح ہوتا ہے کہ اچھی طبیعت رکھتے تھے -

ہر قدم پر ہاتھ ملتے عندلیب سو باز مین	کیونکہ گھر جانے لگے شام سحر دو چار کے

الفتی - راجہ پیارے لال عظیم آبادی ولد راے سکہن جی عظیم آباد کے مشہور صوبہ دار راجہ رام نراین موزون تخلص کے وارث ہین اور رئیس اعظم اوس ناحیہ کے ہین فارسی بہی کہتے ہین اور اردو مین بہی داد سخن دیتے ہین چنانچہ چھ شعر اونکا اونکی کلام کی صفائی کا عمدہ نمونہ ہے -

خاکساری سے مثال نقش پا	جسجگہ بیٹھے وہین کے ہو رہے

امانت تخلص لالہ امانت راے جو محلہ دریبہ داقع دہلی مین رہتے تہے اور حال اونکا معلوم نہوا شاید یہہ وہی منشی راے ہون کہ جنہون نے رامایں اور بھاگوت کا فارسی منظوم ترجمہ کیا ہے -

آشیانہ پہانہ لاؤ زمانہ تو بیچو	مت کہو خبر ہماری نی خبر تو بہیجو

امیر - تخلص جو الاشکر ولد گنگادت قوم کایتہ سکسینہ باشندہ بریلی ایک ذی استعداد اور نیک نفس آدمی ہین انکی تصنیفات سے مین نے کتھاست زراین مسمّی بہ دافع عذاب دیکہی ہے جو ۱۸۱۲ء مین چہپی ہے کتھا واقعی دلچسپ اور قابل دیکہنے کے ہے اوسکی نظم بہت سلیس اور شیرین ہے چنانچہ یہہ چند شعر بطور نمونہ اسمین سے بیان درج کیے جاتے ہین

زبان پر ست نارایں کا ہی نام	کہ جس سے جان کو تن مین آرام	اوسی کی ہر طرف جلوہ گری ہے	کہین ظہر کہین وہ مشتری ہے
جمال اوسکا تماشا رو برو ہے	چمن مین گل ہی گل مین رنگ و بو ہے	جدا ہے سب سے لیکن ہر ایک جا	وہی سی دور ہے کیتا ہے یکتا
	بیان کیا کر سکے یہہ پیکر خاک	بجز اسکے کہ ہے وہ ایزد پاک	

اندرمن - متخلص باسم خود زبدۂ متحققان نود کہن قدوۂ موحدان فخر من منشی اندرمن جو آجہ علم و فضل مین اپنے وقت کے یکتا ہین اور جنکی علمیت و فضیلت کا شہرہ تمام ہندوستان مین پہیلا ہوا ہے یہہ قوم سے مہاجن ہین اور مراد آباد کو اونکی سکونت سے شرف حاصل ہے اونکو جسقدر عبور مذہبی علوم اور کتب شاستر مین ہے اوسیقدر مسلمانون اور انگریزون کے علم دین مین بہی ہے اونہون نے مباحثہ مذہبی مین بڑی شہرت اور ناموری پائی ہے اور تا بتک مندرجہ ذیل کتب اردو اور فارسی مین تصنیف کر چکے ہین -

۱ - تحفۃ الاسلام - بجواب کتاب تحفۃ الہند مولوی عبید اللہ صاحب
۲ - ابطال التخاصین - بجواب ازالۃ الاوہام اعجاز محمدی - ۳ - حملہ ہند - ۴ - صولت ہند -
۵ - صمصام ہند - ۶ - عماد ہند - ۷ - صوارم ہند - ۸ - باد شمال اسلام بجواب خلعت الہنود
۹ - اصول دین احمد - بجواب اصول دین ہنود - ۱۰ - اندر بجیر - بجواب سوط الجبار مولوی محمد علیہ صاحب

ان کتابون کی عبارت بہت صاف شیرین عام فہم اور دلنشین ہے اونکے مطالعہ سے ہر ایک ہندو اپنے اور مسلمانون کی مذہب کی حقیقت اور ماہیت سے واقف ہونیکا فائدہ اوٹھا سکتا ہے علاوہ اسکے بہت کچھ عمدہ ذکر اونکے خوارق عادات کا بھی سننے مین آیا ہے اور اونکا دم فی زمانا ہندوستان مین مغتنمات سے ہے اونکی تصنیفات نے بہت سے کم علم اور مذہب سے ناواقف ہندو و نکو مسلمان اور کرستان ہونے سے محفوظ رکھا ہے سوائے کتب مباحثہ مذہبکے اور کوئی تصنیف اونکی ہمارے دیکھنے مین نہین آئی اور نہ کوئی کلام نظم مثنوی غزل وشعر وغیرہ سے معاینہ اور سموع ہوا لہذا یہہ چند شعر اونکے جو خاکساری کی صفت مین مین کتاب اصول دین احمد سے بضرورت یادگار منتخب ہوکر بیان درج کیے گئے۔

جہ شب خاک رہ پر تا مہین — سمجھتے خاک ہی کو کیمیا ہین — جو ہین یہ خاکسا حضرت پاک — سوئی ہوا سطح آلودہ خاک
جو ہوے خاک بیز کوی دلدار — اوی ہے خاک سے ہر دم سروکار — جسے زر خاک سے حاصل ہوا ہے — بلی خاک اوسکے حق مین کیمیا ہین
تو جاکر بنارایون سے پوچہہ خود سر — کہ ہی خاک اوسکو سونے کے برابر — نہ ہرگز خاکسار اوں ہے ہو بدظن — کہ ہوے خاک سے آیینہ روشن
نہ اصلا خاک پر کر طعن بیباک — کہ دنیا اول اوآخر مین ہی خاک — بیاعث خاک کے ہی باغ وبستان — بدولت خاک کے ہی کاخ وایوان
عیان ہو خاک سے لعل مرخشان — ہو ظاہر خاک سے یاقوت رمان — زگل خاک سے آتا ہے بیرون — دیا ہی خاک ہی مین گنج قارون
سیر خاک ہوے ہین خزاین — اسے مین دفن رہتے ہین دفاین — ہوا ہے مدسیو لنکا جا کے افسر — رکھا ہی جسنے اپنا خاک بر سر
بظاہر دیکھیے اے حق فراموش — کہ دریا کیا ہی خاک سے جوش — طفیل خاک ہے رویدگی سب — بدولت اسکی ہین چشمے لبالب
تو خود بہی خاک ہے اے خاکسار — غرور اتنا نہ مشت خاک پر کر — غرض ہے خاک ہی سب خرد کل — سجدہ ہر ہے اسی سے بی تامل

النور ۔ تخلص پنڈت تیجنرائن متھ لکھنوی ولد کیشونارائن متھ شاگرد آغا حسین مرزا عشق ومعصوم طوبی ۔

مجہہ پر جو گزرتی ہی رشک ہے ہاتہہ — خود حال آیینہ ہے کوی کیا خبر کرے — کیسن شرم سی گہبرا کے ہر وصاحب — شوق سے گہر چلا جایو کچہہ بات ہے
ذرہ نمونی یاد نے یہہ کیا ناتوان مجھے — تار نفس بہی ہے تو بر گران مجھے — نسبت ازل سی عاشق ومشوق کی ہی — وہ بیدین ہو کے تو کیا بیزبان مجھے
سے شکل تار مین ہم ہیر دو بین — کب ہوتی ہین نالہ آہ فغان مجھے — یاد قافلہ سی کہلی چشم رو بین — سر ہوی ہے گرد پس کارروان مجھے

اویاس ۔ تخلص منشی جہنولال ریختی گو سکنہ دہلی کچہ کلام انکا مستی رنگا بر شاد صاحب نادر نے بہیجا تہا از انجلہ یہہ چند شعر اس تذکرہ کے لیے منتخب ہوے ۔

ادا بش تیری چال کو پہچان گئے مین — عضب مین بہرا بیٹہا تہا اوچین بجبین تہا
اور آپ گہر مین بند ہوا آیا تو مین تہا — پر میرا دہیان اوسکو نہ سمجہا تہا

اہل ۔ تخلص جانکی بی بی صاحبہ پردہ نشینان شہر اگرہ آباد سے ہین اور شاید کہ قوم کی کائتہہ ہون اور شہرہ صحت اس حال کے ہم اسبات کا ہی فخر کر سکتے ہین کہ شاعرہ عورتین ہماری قوم مین ہی موجود ہین ۔ دو تین غزلین انکی ہمکو ایک عنایت فرما کی معرفت پہنچی ہین اور طرز کلام سے واضح ہے کہ بی بی صاحبہ ممدوحہ بڑی خوش فکر اور صاحب ذہن سلیم ہین اور اون کو اس فن مین خوب مشق ہے ۔

تو فی تو رہا کر ہی دیا لطف وادا سے — ہم جان سے جائین ہی تو اب تیری بلا سے

ملتا ہے وہ مضمون ہمیں برسوں سے | رہتا ہے جو بندش فکر شعرا سے | اُس گل کا نہ لائے کبھی صنعا میں بہار
کعبہ کو طرف نشہ میں کس طرح سے جاؤں | دشوار سہلنا ہے مجھے نعرۂ تا سے | آتا ہے نظر ہاتھ میں شیشہ مئے ناب
لایا جو شب ہجر میں اے اہل زباں یاد | تاثیر ہم آغوش ہوئی آہ دعا سے | ہارا ہی جہان میں آپنے آنکھوں کی سزا سے
شانے جب اوپھا ہی تری زلف دوتا سے | ڈرتا ہے ہمارا دل صد چاک بلا سے | خواہش ہے اگر دیں تو تنہی ہی خدا سے
لیکر کہاں چلے کو کری محکو نہ بدنام | آتا ہے فقط خوف ترے وزد حنا سے | یہ ہوش کجھے ایسے سوئے ساقی صلا سے
سچ پوچھئے تو خاک در یار ہے محکو | آرام ہے بڑھکر کہیں نعمت کدہ سے

بانع - تخلص - لالہ ہرے ہرنس رائے قوم کایتھہ ساکن گلاوٹھی ضلع بلند شہر وکیل عدالت منصفی فارسی میں اچھی استعداد رکھتے تھے دو برس ہوئے کہ گزر گئے یہ شعر اون کا ہے کہ گلاب سنگھ مشتاق نے بھیجا تھا سو یہاں درج ہوا

کیوں نہیں کرتی ہو خارج غیر سے بولا وہ شوخ ؛؛ | نام بانع کا مری فہرست میں داخل نہیں ؛

برج لال - تخلص باسم خود دلچسپل کا پنڈت کوئی صاحب ہیں جنکا ایک قصیدہ منشی الیسری پرشاد سرشتہ دار عدالت ضلع کانپور کی مدح میں دیکھا گیا اوس سے یہ دو شعر منتخب ہوئے -

تو اسم علم و ہنر کا ہے اوسکے ایک بلند | نہیں ہے طائر فہم و خرد کا دسترس گزند | ہزار شکر بدرگاہ حقتعالی ہے | اگر فضل اپنے سے اوسکو کیا سرشار

برق - تخلص - نالہ سیوہاری ساکن میرٹھہ وکیل عدالت منصفی شاگرد غلام محی الدین عشق و مبتلا - اب عمر اون کی ساٹھہ سے زیادہ ہے -

اُسکی چوٹی پہ ہاتھہ کیوں ڈالا | برق نادان کو مار کھانے دو

بسمل تخلص - پنڈت موتی لال - اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر دیر مینشی نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ملک پنجاب باشندہ دہلی - رونق افروز لاہور ہیں - قوم کشمیری انگریزی زبان کی فاضل اور فارسی میں بھی اچھی ماہر ہیں اور شعر بھی موزونی طبع سے خوب موزون کرتے ہیں - چنانچہ یہ شعر اون کا ہے - اور یہ صاحب اس زمانہ کے نام برآوردہ اور لایق قابل تشخص ہیں

گھر پر آئے ہی تری پاس سے جاتا ہوں | بس ادہر آتا ہوں میں اور ادہر جاتا ہوں

بسمل تخلص - پنڈت سندر لال آبجہانی سرشتہ دار پریمٹ کا پسر ولد بخشی ٹیکا رام برہمن کشمیری باشندہ لکھنؤ شاگرد شیخ امام بخش ناسخ -

یہ نہیں ناقوس ہی طفل برہمن ہاتھہ | کر رہا ہے مرغول اپنا یہ شیون ہاتھہ

بسمل تخلص - نام نامعلوم - یہ دو شعر ان حضرت کے گل و صنوبر کے اردو ترجمہ مصنفہ ہم چشمے گزرے ہیں

یہ نہ جانو کہ مرے آنکھہ سے آنسو ٹپکا | اشک عشق لگا سب سے کہ لوہو ٹپکا | پکے پھوڑی کی طرح جب دل مجروح

برہمن تخلص - نام نامعلوم حضرت کے کل و صنوبر کے اردو ترجمہ مصنفہ ہم چشمے گزرے ہیں

یہ نہ جانو کہ مرے آنکھہ سے آنسو ٹپکا | اشک عشق لگا سب سے کہ لوہو ٹپکا | پکے پھوڑی کی طرح جب دل مجروح

پریان - تخلص - پنڈت گینشی لعل اور حال معلوم نہوا اور یہ دو شعر اون کے ہیں -

غیر کی ہو نہ تمنا ہو ہر چونسہ کر | ہاتھ میں ہم آہو ہو ہر چونسہ کر | میں ہو پریان چشم نم آہو ہر چونسہ کر

بشاش - تخلص - اضعف العباد دیبی پرشاد مولف تذکرہ ہذا - ہرچند کہ شاعر نہین مگر شاعرون کا نام لیوا ہے اور کبھی کبھی اردو فارسی کی بھی تک بندی کر لیتا ہے اس لئے دوستون کے اصرار سے لاچار ہو کر کچھ حال اور کلام اپنا بھی یادگاری کے واسطے لکھتا ہے - یہ مسکین قوم سے کایتھ سکسینہ ہے وطن بزرگون کا بھوپال ہے مگر دولت سے اجمیر مین آب و دانہ کے تقاضے سے قیام ہے بندیکے دادا کے پردادا منشی نرسنگھ داس ریاست بھوپال کے معزز ملازم تھے اون کے صاحبزادے منشی عالم چند بہت لائق اور عالم ہوئے اونکے صاحبزادے منشی گھاسی رام علمیت اور خوشنویسی مین اپنا جواب نہین رکھتے تھے چند کتابین اون کی لکھی ہوئی بخط نستعلیق و شفیعہ و شکستہ وغیرہ بندہ کے پاس موجود ہین اور اون سے اون کا کمال فن خطاطی مین ظاہر ہے وسوقت چھاپہ نہین تھا اور قلمی کتابون کی بہت قدر تھی اس سبب سے آپکی خوشنویسی سے بخوبی آمدنی ہو جاتی تھی اور آپ بلا کسبی نوکری چاکری کے خوش گذران تھے مگر بعد وفات آپ کے جوالا کشن چند دادا راقم کے خورد سال رہ گئے اور ریاست والون نے رشتہ دارون کی چغلخوری سے کئی بار گھر لوٹ لیا اس سبب سے دادا صاحب اور اون کے والدہ ماجدہ کی اوقات تنگی اور تکلیف سے بسر ہونے لگی نواب امیر خان جو لید کو رئیس ٹونک اور بڑے نامی شخص ہندوستان مین ہوئے اوسوقت مالوہ مین نخبت آزمائی کرتے پھرتے تھے اور اوس عرصہ مین وہ بھوپال مین تھے چونکہ دادا صاحب کی شادی اون کے بخشی دولت رائے کے صاحبزادی سے ہوگئی تھی اس لئے اسد فدوہ دادا صاحب کو واسطے تعلیم و تربیت کے اپنے ساتھ لے گئے اور جنابہ دادی صاحبہ خورد و کلان بھوپال مین ہی رہین - کچھ عرصہ بعد ناگپور کے راجہ نے بہت سی فوج لاکر بھوپال کو گھیر لیا اور یہہ گھیرہ بہت دنون تک سختی کے ساتھ لگا رہا جس سے شہر مین غلہ کی قلت یہان تک ہوئی کہ سیر بھر چانول پانچ روپیہ کو آتے تھے اور غریب لوگ بھوکون کے مارے مرتے تھے اور جنکو موقع ملتا تھا وہ شہر سے نکل بھی بھاگتے تھے آخر اسیطرح ایکدن بندہ کی دادی صاحبون کو بھی بے سروسامان جان لیکر نکل جانا پڑا اوسوقت وہ گھر اور جو مال اس مین تھا اپنے رشتہ دارون کو سونپ آئی تھین سو وہ اون کے ہی قبضہ مین رہا مگر افسوس یہ ہے کہ اون حضرات نے کتب دستخطی جناب دادا صاحب گھاسی رام جی جو دو صندوقون مین بند تھین بیچ بیچ کر زیور بنوالیا دادا صاحب کے پاس جو دو چار کتابین رہین وہ وہی تھین جو اونکے خسر اونکے پڑھانے کے لئے لے آئے تھے خیر و نو دادی صاحب بھوپال چھوڑ کر شہر سرونج علاقہ مالوہ مین جو اب شامل ریاست ٹونک ہے آ رہین اور وہان اٹھارہ برس تک اتفاق سکونت کا رہا اور دادا صاحب کشن چند جی نواب امیر خان کے چلتے پھرتے لشکرون مین بفراغت اپنا اور اپنے متعلقون کا گزارہ کرتے رہے مگر بعد جنگ پنڈارہ جو

سرکار انگریز بہادر نے تمام غارت گرون اور مرہٹہ سردارون کو ایک جگہہ بٹہا دیا اور ملک مین ہر جگہہ امن امان ہوگیا تب جناب ممدوح کو البتہ ایک گونہ عزلت لاحق ہوئی کیونکہ وہ زیادہ تر پڑہے لکہے نہین تہے اور اون کا شوق اور رجحان طبیعت اوس زمانے کے تقاضے اور منشا کے بموجب زیادہ تر سپاہگری کی طرف تہا اور اوسی عہد لیعنے جنگ پنڈاڑہ کے قریب سمت ۱۸۷۵ مین میرے والد بزرگوار منشی نہن لال صاحب کی ولادت شہر سرونج مین ہوئی اور چند سال بعد اسکے جناب دادا صاحب اپنے قبائل کو لیکر ٹونک مین کہ جہان نواب امیر خان مرحوم نے سکونت اختیار کی تہی اپنے خسر بخشی دولت رائے کے پاس چلے آئے اور وہان جناب والد ماجد نے ظل تربیت اپنے نانا صاحب کے علم کی تحصیل اور کسب کمال کیا اور بعد وفات نواب صاحب مغفور اور بخشی صاحب ممدوح کے جو ۱۲۵۵ ہجری مین واقع ہوئی صاحبزادہ عبدالکریم خانصاحب خلف اصغر نواب صاحب مرحوم کی سرکار مین عہدہ منشی گری و پیشکاری کا مداران مین نوکر ہوگئے اور عرصہ چند سال تک جناب صاحبزادہ ممدوح کے ہمراہ واسطے پیروی مقدمہ تقسیم ریاست کے جو جناب ممدوح نے اپنے بھائے نواب وزیرالدولہ بہادر مبرور کے اوپر سرکار انگریزی مین دائر کر رکہا تہا ہوپال گوالیار دہلی آگرہ متھرا اور اجمیر وغیرہ پہرتے رہے اور آخر بعد الفصال مقدمہ جب صاحبزادہ صاحب بہادر مغفور نے اجمیر مین رہنا اختیار کیا تو والد موصوف نے بہی وہین مکان بناکر تمام متعلقان خانہ کو سمت ۱۹۶۱ مین ٹونک سے وہان بلوا لیا سمت ۱۹۶۱ کی ماہ سودی ۱۵ کو راقم آثم کی ولادت مقام جے پور مین اپنے نانا حکیم شنکر لال جی کے گہر ہوئی جو ایک بڑے نیک دل اور فقیر دوست آدمی تہے دادا صاحب کشن چند سمت ۱۹۰۵ کے بیساکہ مین راقم آثم کو اجمیر مین لے آئے اور سب سے پہلے اونہون نے ہی راقم کی تعلیم تربیت مین بدل توجہ فرمائی چنانچہ الف بی تے پڑہانے کے بعد دادا صاحب گہاسی رام جی کے ماہتہ کا لکہا کریما پڑہایا بعدہ جناب والد بزرگوار نے اپنی اوقات گرامی کو راقم کے نوشتخواند مین صرف کیا سمت ۱۹۱۲ مین راقم کے نانا صاحب نے راقم کو اپنے پاس جے پور مین بلایا اوسوقت راقم گلستان پڑہتا تہا جناب ممدوح کو بخوبی پڑہا لکہا سکتے تہے لیکن بنظر تبرک اپنے استاد زادون کے پاس لیگئے اور سپرد کر آئے چنانچہ راقم نے عرصہ قریب ڈیڑہ سال تک وہان مولوی امان اللہ و حفیظ اللہ وغیرہ سے جو بڑے مہربان و ذی علم اشخاص تہے تحصیل علم کیا اس عرصہ مین جناب نانا صاحب کا انتقال ماہ کاتک سمت ۱۹۱۴ مین ہوگیا اور ماہ بیساکہ سمت ۱۹۱۵ مین جناب قبلہ گاہی صاحب جے پور تشریف لیجاکر راقم کو اپنی ہمراہ اجمیر مین لے آئے اوسوقت جناب دادا صاحب بیمار تہے اور اون کی بیماری طول پکڑتی جاتی تہی یہان تک کہ کوئی دوا کارگر نہ ہوئی آخر ماہ کاتک مین وہ بہی جان بحق ہوئے۔ عمر آپ کی ساٹہہ برس سے کچہہ اوپر تہی

اور عجیب متین اور بزرگوار شخص تھے راقم کو اون کے الطاف و مکارم بندگانہ اب تک بخوبی یاد ہیں اور یہ جو کچھ غنڈہ بُدہ راقم کو حاصل ہے اونہیں کی برکت سے ہے الحاصل راقم پندرہ سولہ برس کی عمر تک گھر ہی جناب والد بزرگوار سے لکھنا پڑھنا سیکھا اور بعد اسکے کچھ صورت ناخن بندی کی صاحبزادہ عبدالکریم خاں صاحب مغفور کی سرکار میں ہوگئی اور سمت ۱۹۲۱ میں کسیقدر اضافہ بھی ہوا اور سرکار ممدوح مثل والد ماجد کے راقم سے بھی خوشنود اور رضامند رہتے تھے اور اون کے صاحبزادے محمد خانصاحب اور حامد خان صاحب اور محمد سعید خان صاحب بھی بچپن سے راقم کا لحاظ اور خیال رکھتے تھے اور ان تینوں لایق صاحبزادوں کو نواب وزیرالدولہ بہادر رئیس ٹونک بہت پسند کرتے تھے اور مثل اپنے حقیقی صاحبزادوں کے اپنے پاس رکھتے تھے اور کوئی ٹونک میں نہیں کہتے پاتا تھا کہ یہ حضور کے بھتیجے ہیں اور بعد انتقال نواب صاحب ممدوح کے جو سمت ۱۹۲۶ میں ہوا اون کے جانشین نواب محمد علی خان بہادر بھی ان صاحبزادوں کی بہت خاطر کرتے تھے سمت ۱۹۲۸ میں صاحبزادہ محمد خان صاحب ٹونک سے اجمیر میں آئے اور راقم کو اپنے ساتھ لیگئے شعر کی طرف راقم کو شوق تو پہلے ہی تھا لیکن یہاں آکر بسبب فرمایش آقا زادہ ماں اسکی طرح پر غزلیں کہنا اور مشاعروں میں جانا پڑا چنانچہ یہ اتفاق پہلے پہل صاحبزادہ احمد علیخان صاحب رونق تخلص کے مشاعرہ میں ہوا طرح یہ تھی کچھ ہی میں آتی نہیں کیا کیجے اسپر جو غزل راقم نے صاحبزادہ ممدوح کے اصرار سے لکھی تھی اوسکے چند شعر حاضرین جلسہ کو بہت پسند آئے اور یہ باعث حوصلہ کا آئندہ کے لئے ہوا۔ صاحبزادہ صاحب نے تو تخلص حرکتی تجویز کیا تھا مگر والد ماجد نے بشاش رکھا راقم نے تبرک سمجھکر دونوں تخلص بحال رہنے دئے۔ سمت ۱۹۲۶ میں صاحبزادے عبدالکریم خان صاحب تیس برس بعد حسب الطلب نواب ابراہیم علی خان صاحب بہادر رئیس حال ٹونک کی جو سمت ۱۹۲۴ میں بعد معزولی اپنے والد نواب محمد علی خان صاحب بہادر کے مسند نشین ہوئے تھے اپنے خاندان سے ملنے کے لئے ٹونک میں تشریف لائے اور ڈیڑھ مہینے بعد قضاء الٰہی سے ہیضہ میں مبتلا ہوکر جان بحق ہوئے اس واقعہ سے چند عرصہ بعد جو اونکے صاحبزادوں میں تقسیم ترکہ وغیرہ سے باہم صفائی ہوئی تو والد ماجد کو تو انگشتری دیدی اور راقم کو صاحبزادہ حامد خان صاحب نے اپنی طرف لے لیا چنانچہ سمت ۱۹۳۴ تک راقم اونکے سرکار میں رہا مگر چونکہ وہاں ریاست کیطرف سے بنظر تعصب مذہب جو لوازم دین اسلام سے ہے ہندوؤں کی اوپر سخت سخت قیدیں لگی ہوئی تھیں جیسے مندر نہ بنانے پائیں اور پرانے مندروں کی مرمت نہ کرسکیں وغیرہ وغیرہ اور اسکے سوائے مسلمان لوگ بزعم حکومت عموماً ہندوؤں سے سختی کے ساتھ پیش آیا کرتے تھے اس لئے راقم کو ہمیشہ وہاں کے رہنے سے دل میں کراہیت رہا کرتی تھی کیونکہ اس آزادی اور

روشناسی کے زمانہ مین کوئی نہ خود کسیکی غلامی مین رہنا چاہتا ہے اور نہ اپنی قوم کا رہنا گوارا کرتا ہے اور اسی خیال سے بعض اوقات مجبوراً اون قیدون کے اوٹھا دینے کی کوشش ہی در پردہ زبانی گفتگو اور دربار مین عرض معروض کرانے وغیرہ سے کیجاتی تھی اور یہہ ہی باعث بدظنی رئیس کا ہوا تھا کہ ۱۹۳۵ء کے شروع مین دفعتاً راقم کی نسبت حکم ہوا کہ یہان سے چلے جاؤ راقم کو بھی یہہ ہی منظور تھا اسلئے بلا عذر و تامل وہان کا روزگار چھوڑکر اور اپنے آقا صاحبزادہ حامد خان صاحب سے نیکنامی کی چٹھی لیکر اجمیر مین چلا آیا بعد آنے راقم کے راقم کی تمام کوششین مشکور ہوگئین اور رئیس نے حالات زمانہ سے اندیشہ ناک ہوکر ہندؤن کو شرعی قیدون سے آزاد کردیا - دیکھو اودھ اخبار مطبوعہ ۵ مارچ ۱۹۳۷ء - یہان صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر نائب ریاست ٹونک کے فرزند ارجمند صاحبزادہ عبد العلیم جونو سے صاحبزادہ عبد الکریم خان صاحب مرحوم کے ہین میو کالج مین بضرورت تعلیم انگریزی رہتے تھے اور انکے اتالیق منشی رام چندر کو ایک محرر حساب دان کی ضرورت تھی اسوجہہ سے بوجہ تعلق سابقہ کے وہان میرا روزگار ہوگیا لیکن سال بھر کے اندر ہی تنخواہ بقدر ثلث تخفیف ہوکر بہت سا وعدہ وعید آئندہ ترقی و پرورش کے لئے ہوا وہان تنخواہ گو پہلے ہی قلیل تھی مگر راقم اس خیال سے کہ ایک مدت تک جناب والدین کی خدمت سے مہجور رہا اور اب جو یہ سعادت حاصل ہے تو بمقدار قلیل پر قناعت کرنا چاہئے تاکہ تلافی مافات ہو بچفا و کفا گزرا وقات کرتا رہا پر اب جو یہان تک نوبت پہونچی تو ناچار باہر جانے اور روزگار تلاش کرنے کی ضرورت ہوئی لیکن اوسی عرصہ مین میرے چھوٹے بھائی بابو بہاری لال کے ذریعہ سے بمعارف پنڈت نرائن سہائے جی و ماہو پرشاد جی کہ یہ دونو بڑے بامروت اور باوضع آدمی ہین ریاست جودھپور مین صورت روزگار کی ہوگئی چنانچہ ابتک کہ چار برس ہوئے راقم یہان محکمہ اپیل مین نائب سررشتہ دار ہے اور سب لوگ بفضل الٰہی راقم سے خوش ہین - اور اب تک مندرجہ ذیل کتب تصنیفات راقم سے مطبع و مشتہر ہوچکی ہین -

۱- لطائف ہندی- پٹیالہ مین چھپی-

۲- افسانہ خرد افروز یعنے قصۂ بہرام و بہرور- مطبع مفید عام آگرہ مین چھپی اور کئی سو جلدین اسکی سرکاری اسکولون اور کتب خانہ جات مین لی گئی ہین-

۳- تاریخ میواڑ ترجمہ راج پرشستی- مطبع منشی نولکشور لکھنؤ مین چھپی-

۴- رسالہ چہل جواب تاریخی ایضاً ایضاً

۵- کارنامہ نوآئین یعنے قوم موئد المومنین ہ ر مکرر

بنگلہ سنسکرت ادب - اسکے صلہ تالیف مین سو روپے گورنمنٹ ممالک مغربی سے انعام ملا اور مطبع نولکشور لکھنؤ مین چھپی ہوئی ہے -
۷ - خواب راجستان - مطبع نول کشور مین چھپی -
۸ - سوانح عمری نوشیروان بادشاہ - مطبع خیر خواہ عالم دہلی مین چھپا -
۹ - جواہر التعبیر ترجمہ سنسکرت سپن چنتامنی " " "
۱۰ - نفائس التواریخ - حالات حکمار سلف مین - " "
۱۱ - تاریخ تزک ہند " " "
۱۲ - تعلیم النساء - اسکے صلہ تالیف مین بھی گورنمنٹ ممالک مغربی سے سو روپیہ ملا تھا - مطبع مذکورہ بالا مین چھپی ہے

مندرجہ ذیل کتابین تیار ہین مگر ابھی چھپی نہین

۱ - تواریخ مارواڑ - اسکے صلہ تالیف مین تین سو روپیہ گورنمنٹ ممالک مغربی سے عطا ہوا ہے
۲ - عجائب التواریخ - واقعات عالم بقید سنین ہبوط آدم -
۳ - احکام نوشیروانی - ترجمہ توقیعات کسریٰ -
۴ - معیار الشعرائے ہنود - ہندو شاعرون کی فارسی کلام کا تذکرہ -
۵ - ناری نورتن - عورتون کے پڑھانے کی ہندی کتاب -
۶ - مضامین دلنشین - متعلق ترقی و بہبود قوم کایتھ -
۷ - مصائب زندگی - سوانح عمری راجہ کرن باگھیلا والی گجرات ہمعصر علاء الدین خلجی -
۸ - حل لغات حقائق الموجودات -

مندرجہ ذیل کتب ناتمام ہین

۱ - خلاصہ مہابھارت ۲ - ترجمہ مہابھارت ۳ - سنین ہجری - تاریخ عام اہل اسلام بقید سنہ ہجری سنہ ۱ ہجری سے اسوقت تک ۴ - سنین عیسوی - یورپ و چین کی تواریخ سنہ ۱ ع سے اسوقت تک - ۵ - سنین ہندو ہندوستان کی تواریخ سنت آبکرم اسوقت تک - ۶ تواریخ جے پور ۷ تواریخ ریاست سروہی ۸ تواریخ ٹونک - ۹ - تواریخ ریاست اودے پور - ۱۰ تواریخ ریاست الور - ۱۱ - تواریخ ریاست ایڈر ۱۲ تواریخ ریاست بوندی ۱۳ تواریخ ریاست کوٹہ - ۱۴ تواریخ جھالاواڑ ۱۵ - تواریخ شہر تونور - ۱۶ - تواریخ بیکانیر ۱۷ - تواریخ جیسلمیر ۱۸ - تواریخ مفصل مارواڑ - ۱۹ - تواریخ ریاست بانسواڑہ - ۲۰ - تواریخ ڈونگرپور - ۲۱ - تواریخ دیولیہ پرتاب گڈہ ۲۲ - تواریخ اجمیر - ۲۳ - تواریخ ریاست کشن گڈہ ۲۴ - تواریخ راجپوتان متفرق جوابات رئیس نہین ہین -

۲۵- ترجمہ نظم راج نیت یعنے کلیلہ دمنہ ۲۶- لطائف الظرفا منتخب از کتب تواریخ ۲۷- ہدایت الحکمت منتخب از کتب تواریخ ۲۸- حکایت عدل و انصاف منتخب از کتب تواریخ- ۲۹- تاریخہائے عجیبہ انتخاب از کتب تواریخ ۳۰- تذکرۃ الصنائع- منتخب از کتب تواریخ ۳۱- بعضے از اشعار اساتذہ- منتخب از کتب تواریخ-

دیوان راقم کا مرتب نہین ویسے ہی مسودات متفرق پڑے ہین اور وہنین مین سے یہہ چند اشعار منتخب کرکے درج کرتا ہون ناظرین سے امید ہے کہ سہو و خطا کو معاف فرماوین-

عید بھی ہوا ماہے ہمبر مین ہون
آکے ولے ہمکیا آہ کدورکا غبار

ہے صنم شان خدا شان ہے تیر ہی پیدا
دلپہ روشن ہے سواد ہنر و علم و لے

حال دل کہنا ہو رو رو کے نہ آوے نکلے
قتل عام اب ترکو چہ مین ہوا کرتا ہے

ہمکو معلوم ہے جاتا ہے جہان چھپ کر
میرے مانند نہین کوئے جہان مین بیگھر

جوش وحشت مین جو جاتا ہون صحرا کی
کون ہے ایسا یہ جسے جان نثار و نہین

نہ تہا ہمین گر سر کے آنکھ کا حیران ہے
تمہارے دید کو ہر یک ہمہ تن چشم ایجان ہے

ہر روز ہے وہ ظالم عہد و خدان ہے
زمین عرش علیے اور چرخ مین کہتے ہے گردونکی

سلا کہتے ہے کیا ہندو نے مصر کنعان کو
جسے کہتے ہین روز حشر و مہر عالم مین

جو دیکھو چشم معنے سے تو ہے مہمان سرا لبتان
ہون مین کب نکالا دل آنے چاکو ہوے

دیا کاغذ یا جو اُس شوخ پر ہی نے اگی لفت

کہان تا چون زدیجے ڈہونڈتا گر ہر کشور
کی خطا آپکی ابرد کو جو خنجر لکہا

مین اُنہین دیکہون ہون آئینہ حیرانی مین
تحار الیشہے کیون ہار ہے اندوہ

شمع سان آنسو ہی کیون عشقبازی مین ہوا
مین ہون فاکر تا ہون گریار جفا کرتا ہے

بجز وہی کسی کے پردہ کہ یکسر وہ نشین
فتنہ و شر سے جو اوس شوخ کو ہی سلطا

کیا ہمین دیدار مرے پردہ کی جگہہ
اُنہا کر آپ انہ صحبت یاران دانا سے

جو تیرے مصحف رخ پر لکہا خط ریحان سے
چمن مین بیہا تی ہے می اور غرغوان ہے

دہن غنچہ ہی نرگس چشم ہی خط ریحان ہے
خیال لعل و خال تو مین ہمیشہ کو ہی رکہتا ہون

مین تیر مین بچہول کا رہتا ہے خواکثر
ترے گیسو بچان کا جو رہتا ہے سودا

سادہ پیتے انتو کی قلم ہوتے او گلتا ہے
حسین تو ایک ہے اہی سمن بر عالم مین

کب سونیکے تہے خانہ زنبور پر کیا کیا

کہیلتا عشق مین کام کی جو سر
قتل چاہو تو کرو قابل خنجر ہون

اوسکی حیرانی پہ کہہ اور ہی شیشہ مین ہون
آبگی کیا باغبان کی سواری

سر نہ کٹوائے کہین جا مکار آندولن
جسکا جو کام ہے وہ اپنا کیا کرتا ہے

خاطر لیس مرا بتو لیسا کرتا ہے
اس لیے عطر ہی فتنہ کا ملا کرتا ہے

جا کبھی اس طرف و منظر کن کیجے
سدا لہاتی ہے میر خرچ خضر مودلتا ہے

پڑا جاتا ہون اک حرف پہ کیسا قرآن
جگہ اجاڑ ایسے مین تو سب لگا سامان ہے

تر انظا کیا کام ہے ای شکل تابان ہے
لیل آہ مین ہی چون ہی گو ہے اور پیدا ہے

تو از بعد مرگ پہلا قبر پہ ہے بچان ہے
یہ کاغذ نخن ہے تصور ایسا

کوئی سمر و قد تہا کوئی نارسیان ہے
شب مین ہے

بہا آنی دہی جوش خیز ابھی اور سیاہی
جو کوئی وہاں آہ تک پہر نہیں آیا

ہر چشم معلق بر دہانت ہر خندان کے
وہ پنجے منزل مقصود کو طاقت جو ہو سچا

خدا تو فیق دے عشق حضے کی حریص ہو کر
چشم جام شراب ہین دونون

گو نہین مین تری سوا ہی مین
کچہ تو کر مجہکو قتل کر یا خوش

آتش ہے بحر حریق اب تو
دل جہا سخت مین ویسے ہے پہر جہا یان

تیرے ملک حسن مین ہے آمد شاد و شباب
کیسے ہو اوسکے قدردونون کے ہمزبان رون

دو چراغ حسن ہین فانوس محرم نہان
وہن کر نا زریغل ناں رو یار دیجہے

دیکہکر اوسکے قدر و زور کے اندر جہا یان
کو ر حسن جہانی کی ہین دیدہ باجو

کیا خوشی اسے لیکے کو یا خدا چشل
غیرت ماہ آسیکا نہین کچہ ہے آخر تن

ترے قد بالا کا مانند ہا جو مضمون
فرنگی کا ہے عشق اب دلمین اپنے

مسیحا کب دل دوا چاہتا ہے
کئی دن سے رقبی ہے جو بیکلی سی

شفق ہوئی یار کیسے غصب کے سی ہوئی
نہین ہے نام کو بھی خون بہا اسشک ہو

پہر اور جو مین ہے یہ نزاکت تو نہین
ہجوم آہ و افغان صور کا ہر تا ہے نم آ

نہین ہے مہر و شی سے سوا خواہان کسی کے ہم
سبد غنچہ نی توڑا اور گل نی جامہ اپنا

کہین ہے کیون جنت مین بنت مرحدانے
یہ جو چشم پر آب ہین دونون

ہم نے دیکہا جو آنکہ آنکہ کو
وصل مین فکر ہے جدائی کا

دیر مین بر ہمن حرم مین شیخ
کہ ہے جسکے میرے دلکے اندر جہا یان

ہے ہونے سے کمر کی تیر سینہ کا ادہا
یہ نزاکت یہ لطافت یہ بہا اور سمین کہان

ہے کم تیرا جو بحر حسن تو گرداب نا ف
قبہ الماس یا خوت کی ہین یہ کلیس

سر اوٹہاتی ہین کیون وقت ہر تن عکر حرم
جب ہی کیسے جا تیری جوش حسن

رنگ میلا و نکا ہا ہی کیسے نیم
ہے غرور حسن سے آج عرش پر دماغ

لکہا ہے جو تیر کمر کی صفت مین
دل سوختہ کو ہے اب پیر ہی لو

ہوس شاعری کی کہی عاشقی کے
مگر آسمان بھی ہے آتش کا عاشق

ہی ہے دولت تیرا ہنسی ہے بگ سو سن
جو ہر فرا تہ کیے نہ آنکی خبر ہو کچہ

جلا یا مگس آنکہ ہی مل مہر ہو کچہ
کیا ہر گل کو ہا کر گلستان مین سر ساد

وہی ہست و ہی تا ملک گریبان ہے
زمین کو ہی جانان بھی کیا باغ آن ہے

وہان یا ہی کوئی مگر اسرار ہان ہے
بہلا آپ ان کا کون رہبر یا یہ عمان ہے

کہ عشق ظاہر مین تو زیان و ہی ہے
انسے عالم خراب ہین دونون

جان و دل ہر کاب ہین دونون
یہ تو کار ثواب ہین دونون

جگر و دل کباب ہین دونون
کیا کرینگی خرجہا یہہ ہمہ جہا یان

اوٹہتی ہو تعظیم کو اوسکی مقرر جہا یان
ایسے موقع کی نہین ہین اوسکے دلبر جہا یان

کب ہین یہ اسے ستمگر انگیا اندر جہا یان
اوسنے مارا ہے مجہے اپنی دکہا کر جہا یان

مانگتے ہین حصے اب سر و صنوبر جہا یان
تاج پہر کیسے سر کہین اپنے پہر جہا یان

ہو لکر کیون ہوگین جامہ با تیر جہا یان
کیا ہوا گر تنے لگہین ہے ہے ہر جہا یان

مرا بول بالا ہوا چاہتا ہے
یہ کعبہ کلیسا ہوا چاہتا ہے

ترے لب سے قاتل شفا چاہتا ہے
نہ معلوم کیا گل کہلا چاہتا ہے

کہ جس سے گیا رنگ زر ان کا یکسر
ترا حسن چہرہ فروغ اور ہے

کرے قتل تو مجکو لوگیا تیری کردن
گرا ن ہے سایہ گل اوسپر گی نا زنین تن

ہنین نگاہ محبت سے کم نہ ہونے ہجران سے
محبت تو میرے آگی روح خوان کہان کیسا ہے

ترے جانے سے اگر وہ پیکر بزم بتان ہے
کہ او شمع پر کیو آجکل شمل گلت ان ہے

بحر غم کے حباب ہین دونون
نرگس نیم خواب ہین دونون

وصل و فرقت عذاب ہین دونون
تیرے پیچہے خراب ہین دونون

راتدن بہر مین آنکہون مین جہا یان
وہان ہی عنقا کر یان آی بیکر جہا یان

نا ہے کرتی ہین کیون تشبیہ اکر جہا یان
اور مین مثل حبا اوسمین شنا ور جہا یان

ٹہنیان رکہی ہین کب نے اوپر جہا یان
کیا اٹہا لینگی زمین تو اپنے سر پر جہا یان

ہو گیا انکے اندر وہ اکہر جہا یان
حور کی بہی ہین نہین یہ نا ہی ریز جہا یان

پاؤن رکہین یہ پہلا کیونکر مرمین پر
وہ مضمون عنقا ہوا چاہتا ہے

یہ آہ شت شعلہ ہوا چاہتا ہے
حریق ابو کیا کیا ہوا چاہتا ہے

نہین تو مرا کیون ہوا چاہتا ہے
نگاہ شوخ چنچل نہ ہے ہر دل شعلہ افگن پر

تو پہر کیا کیا اودے جا ہے اپنی شمع رخ روشن
ہمین گر خونکا دعوے ہے تو موسی کے کرو

یہ حرف تجا کب پڑہے اوس گلشن پر

ہمیں دو بجز اسکے ہاتھ سے اٹھنا اسے اپنے
کہ لاکھوں ہی ہیں جن بیگانہ مثل گل پیرہن

پس مرن ہو اسی عشق سے یہ سر دل میرا
نہیں آتا کوئی پروانہ میری شمع مزار

علاج ہجر بتاؤ تو خدا کے لئے
ہمیں تو موت ہی ملتی نہیں دوا کے لئے

تیری جفا کے مزے کیا کہوں کہ دل نے میرے
دہان زخم سے بوسے تیری ادا کے لئے

تیری رعنائی کا جو سایہ پڑا ہے یارب
ای گل اوس جا گل عنادل خیابان اوگے

عشق میں کہتے ہے دو گل تو پس مرن ہی
خاک مدفن سے میری سر خرو افغان اوگے

دیکھے نباد شب جو سراپائے یار کے
نقشے بگڑ بگڑ گئے صبر و قرار کے

دیگر

دیگر

یار ساقی جو بنا بگڑے بس مایوس کے
نشہ میں بگڑے مزے خوب ہی لوٹے ہمنے

تم بگڑنے میں میری تقدیر ہو
اور نہ بننے میں میری تدبیر ہو

کون کہتا ہے کہ ہے تقدیر کو شر
شر طرح ہے تقدیر گر تدبیر ہو

دیگر

او نگے بے دیکھے نہیں ہستی طبیعت میری
اب تو خوبوں کی محبت ہوئی عادت میری

بے اثر اشک کے آہ نے تاثیر نہ کی
مفت برباد ہوئی ہائے یہ دولت میری

زلف بگڑی جو ہوا سے تو گئے اپنے حواس
اتنے ہی پر ہوئی برباد جمعیت میری

ایک دامن ہی کیا رات کو ہو بیٹھے پاش پاش
آگے کیا کیا نہ دکھائیگی یہ وحشت میری

بر آنہ جانے تو لقوی آب کیا جانے
نہ پی ہو جینے وہ قدر شراب کیا جانے

دکھائیں آپنے تن تن کے چھاتیاں اوسکو
وگرنہ اتنا اوبھرنا حباب کیا جانے

نہ آیا خواب میں تو جسکے اوسکا خواب ہی کیا
نہ سویا ساتھ تو جسکے وہ خواب کیا جانے

حریق سوز جگر بیمزہ ہے عشق بغیر
جلا نہ جسکا ہو دل وہ کباب کیا جانے

ماہ کو دیکھکے وہ ماہ لقا یاد آیا
چاند کیا آیا کہ خنجر لے جلا یاد آیا

دیگر

دیگر

کبھی نہ سجدہ کیا یاد گمان میں میرے ساتھ
قیام اوسکے کیا بنے جب کو شروع کیا

انہاں کی دانہ ای سبحہ مین نا رہتی ہین
اگر دیر و حرم مین شیخ و برہمن اصل ہمن ہے

دیگر

دیکھکر اوس کے کو کلرگا پہ بنی حریق
ایک نہ وہ تہا ایمان وہی مسلمان ہوگیا

دیگر

چرخ نے خاک مین ہمون کے ملایا ہے بہت
کیا عجب خاک سے گر سنبل ریحان اوگے

دیگر

مرے ہین ہجر مین دلدار کے
تشنہ لب ہین شربت دیدار کے

لیکے بوسہ جو چکے پستان پر
پہول تو رات و پہل ہی ہاتہہ آیا

رات جو بوسے مزے خوب ہی لوٹے ہمنے
تازہ گلشن کے مزے خوب سے لوٹے ہمنے

دیگر

بے اثر عاشق کی ہے مستی خراب
عشق ہو تو آہ مین تاثیر ہو

کعبہ مین عشاق کی زیارت کو شیخ
بت نہو تو یار کے تصویر ہو

مرنے پر بہی دیکہون نہ ہو حسرت میری
ہائے کس ناز سے ٹہکراتے ہین تربت میری

جیکے مجہ رہ مار کے تیرے تو ہے دور
جینے مرنے مین برابر ہی قسمت میری

ایک ہی بات کا پورا نہین ملتا ہے جواب
اوسکی لکنت سے بڑہی اور بہی وقت میری

آدمی کیا کہ فرشتون کو بہی شک آتا ہے
جب وہ کیا ناز سے ٹہکراتے ہین تربت میری

دیگر

نقل مین جیکے نہو ایک چاند سا شوخ
وہ لطف سیر شب ماہتاب کیا جانے

جسے نصیب نہو لذت وصال صنم
بہلا وہ لذت عہد شباب کیا جانے

صنم سے انکو نہین ہوتا ہے حال کا یان
زبان بے کے سوال و جواب کیا جانے

دیگر

شب کو محفل مین جو وہ شوخ پری آیا
خواب سے فتنہ اوٹہا حشر کا دن یاد آیا

سیر ہو کر دیکہنے پائے نہ روئے یار ہم
جلکے لائے نہ تاب گرمی دیدار ہم

حساب بوسہ نہ آیا کبہی دست اوس سے
او دہرہ ہو لا وہین پہر شروع کیا

دانستہ چھیڑ کرتے ہیں لطف دوتا ہے — آفت کو مول لیتے ہیں کا ہی بلا ہے ہم
پکڑا گیا تو ہاتھ ہی ہیں اوس لگا کے — یہہ ہتھکنڈی ہی ہی سکیں گے دزد حنا ہے ہم
منعہ میں گر لگے گا نہ تو شربت وصال — مرجائینگے طبیب تو تیری دوا ہے ہم
پکڑا یہہ شب کو وہ کہ میری جان پہ بنی — ہائے ستانا کے بت بیوفا ہے ہم
کیوں اپنے شوق کرتے ہیں دل تنگی حریف — یہہ بت جو کہتے تم نہیں در تے خدا ہے ہم
ہر رنم میں ہے، ذکر تیری جلوہ گر کیا — لیتا نہیں انام کوئی حور پری کا
لکھتا ہوں جو میں وصف تری جلوہ گری کا — ہے خامہ کی زفاں میں انداز پری کا
رہتا ہے شب و روز حسینوں کا تصور — پہلو میں میرے دل ہی کہ شیشہ ہے پری کا
کیا ہو گی صبا نامہ بری تجھسے ہماری — جب حوف نہیں گلگی تجھے پردہ دری کا
کب ذرہ کہ نہ ہو تجا دریا تیرے صبا — تونے اوسے کیوں میری مئی خوار کی
تیرے چہرے پہ یہ وہ صاف کے انکھ نکے — تجھکو خوبی میں جو جانتے وہ جذبات دیکھا

دیگر

جسنے دیکھا ہے زخم بسمل کا — ناہہ وہ چوستا ہے قاتل کا
خط کہان ہے یہہ دفتر تقدیر — آیت ابروان قاتل کا
خاکساری ہے لبکہ اپنا شعار — عطر ہی گر ملین تو ہو گل کا

دیگر

کب ہیں موتی زلف میں دلدار کے — مار زلفیں ہیں یہہ دندان مار کے
قتل کرتے ہو جہان جاتے ہو تم — کیا چلن سیکھے ہو یہہ تلوار کے
بوی گل ہے نازکی سے اوکو بار — ہار گل پہنکین نہ کیوں وہ ہار کے
کب گل لالہ میں یہ داغ اتل — زخم ہیں بلبل تیری منقار کے
اعجاز آپ دیکھی اگر بکو عطا کرتے — تو صاحب دیکھتے انکھوں ہی ہیں یہ ماجرا کرتے
جسنے دیکھا ہے پری پیکر تجھے مفتون ہوا — جب تو مجنوں ایک تھا اب لشکر مجنون ہوا
سوز رشک شمع سے ہر شب گداز اسکا ہیں دیکھکر — ماہ پنہان ہو گیا مہر فروشان دیکھکر
باغبین جوش دے اپنے تجھی تجھکو خوبان دیکھکر — ہوش بلبل کے اوڑے تجھکو غزلخوان دیکھکر
ہو نکہ پتے ہیں خیال زلف میں اسطرح ہم — جیسے اڑتا ہے کوئی خواب پریشان دیکھکر

نکہت سے گل کے ناک میں ہے تجھ بغیر دم — اور دلمیں ہر ہر میں خواہی نخواہی ہے ہم
آفت ہی تجھ پہ ہائیگی یہہ بے نیازیان — حیف اوا بنی چاہیں گے ای بت خدا ہے ہم
لاتی نہیں ہے اب جو تیری زلف کی نسیم — لڑتے ہیں بات بات پہ باد صبا سے ہم
آواز دل دھڑکنے کی کیا کم ہے دوستو — عادی ہو چونکنے کے ہوا نالگ دے ہم

دیگر

چلنے کا سلیقہ تہا کہان لگ دری کا — یہہ طرز ادا یہا اوسی لگ دھی کا
خوبوں نے ستایا ہے یہہ کچہ نامہ بر تو کو — لیتا نہیں انام کوئی نامہ بری کا
بازار کی مانند زمانہ ہے اور اوسمیں — انسان کی عمر جیسے تماشا گذری کا

دیگر

میرے ہر درد کے جیسے کو ہر سان دیکھا — میرے ہر خواب نے یوسف کو پریشان دیکھا
اسکے تغیر یہ ہی تہی کہ ہوے صیقل قتل — رات کو خواب میں جو خنجر ان دیکھا
ہے جو روشن سواد منزل کا — پردہ اوٹتا ہے اوسکے محمل کا
کیا جلایا ہے مجکو ہجر کی شب — شمع تہی یا کہ داغ تہا دل کا
سانہنے اوس کے آئے جو حور — پردہ گہل جائے حق باطل کا
شمع روتی تہی تو ٹمتی تہے ہم — تیرے بن تہا یہہ حال محفل کا
مر رہے ہیں ہجر میں دلدار کے — تشنہ لب ہیں شربت دیدار کے
مار لکہا جسنے زلف یار کو — بس نکال اوسنے اوسکو مار کے
بلبلیاں لطف میں گلزار کے — بھول بہرتے میں زبانے یار کے
بعد مدت اوسنے بلوایا تو ہائے — پانو ہوے طاقت رفتار کے

اوسنی مسیحا ہی مجہ بیمار مرون میں آب — مری جیسے سخنوران مکین ہوئے
سوز ہجر فیل اپنا مالہ موزون ہوا — کیا قیامت آہ پر تاثیر کا مضمون ہوا
بخت منکر آج زبر دست کا جیسے زور ہا — وہ ہی سکندر ہوا اور وہ اخلاطون ہوا
دیکھکے موکو ہی تیغ اوسکی عریان دیکھکر — ہے عجب صید برگ پہولا برق خشان دیکھکر
باغبان اوجہی ہی کیوں ہمیں ہائے جانگی — شل رنگ بو چلے جائینگے بستان دیکھکر
خط و خال زلف کا کل تیرے گرد دیکھکر — مار موے ضعیف میں آئے انجوان دیکھکر

جان حضت ہوگئی جب محفل آرائی ہوئے
گل ہوئی ہر شمع ہر صبح جبان دیکھکر

قبا پہنے جو تو جھکر گریبان آستین دامن
تو میرے حق میں ہیں خنجر گریبان آستین دامن

دیگر

دیگر

گر یہ میرے آتش غیرت ہی بجھا دے
جلتے ہیں اغیار بھی دنے کے آگے

وہ دن ہو کہ پھر قاتل بیرحم کو دیکھوں
پھر تیغ کا بوسہ لوں لب زخم جگر سے

ہے وصل ہی محرومی جاوید کا پیغام
خط اوسنے جو لکھا ہے سیم بر سے

ہزاروں مر گئے اس آرزو میں
اگر تجھکو کوئی قاتل نہ پایا

خانہ زنبور ہے اپنا بھی گھر
جب ہوا آباد غارت ہو گیا

پر غفا جو لے تو کہوں مضمون کر
چشم غفا جو لے تو دہن اوسکا سوجھے

یوسے مانگے تو کیا اوسنے دہن کے بدلے
ہاں کس پر وہ قرار میں انکار کیا

یا جب میں میرے انکھوں کی ایجان آتی ہے
بیکھ چیتا جنت دل بکلو کہا جاتا ہے

شب وصل آنی ہی رخصت لگی تم مانگنے ہمسے
نہ جانا تھا یہ شر ہوگا تمہارے خیر مقدم سے

دلمین ہی لو نہ شمع رخون کے وصال کی
کعبہ میں روشنی ہے بتون کے جمال کی

تشبیہ اس سے دیتے ہیں ابرو یار کو
ابتو کمان خوب چیز نہی ہے ہلال کی

رخ ہے تمہارا بدر کا بجلی کی ہے کمر
اور یا فلک کہکشان کے ہی ابرو ہلال کی

تیری کمر میں وہم وگمان کو نہیں ہے دخل
وصف ہمن ہیں جا نہ کچھ تیرے قال کی

دیگر

پھر صفت ہی یوسف کو نہ کہی وہ عزیز
گر زلیخا کو دکھا دیں ہاتھ کی تصویر ہم

عشق میں جو ان کو ہی ہو جاتے ہے حاصل کمال
عشق کی دولت ہوئی شیوا زبان بلبل

عاشقون پر خار کہا کر یا بگا کیا کوئی گل
باغبان دیران کر تو آشیان بلبل

دیگر

تمہارے قد کو ہوئی سرو دیکھکر رسوا
تمہارے رنگ کو دیکھا تو ہے آتش میں گل

پسند جب سے ہوا اوسکو ناز ہونون کا
ہوے ہین اوسکے خلاف شقہ گو شمیز گل

دیگر

دیگر

ہے خون غم دل سی اپنا سارا پیرہن گلگوں
اور اشکون سے ہین پر گم گر گریبان آستین دامن

گل رنگ سنج سر تیری پیرہن ہین غم تہ میں
شبنم کہان ہے یہ عرق انفعال ہے

یہ ہی ہے غیرت کہ سر محفل اغیار
وہ دیکھہ مجھے لیتے ہین دزدیدہ نظر سے

بیجرم کیا تونے ہمین کشتہ تیغ تیر
آخر ہہ ملا پہل تیری انکھ کے شر سے

چوزگ نے کیا شق تم نے تیرے ہکو
غمزے سے اشارہ سے تغافل سے نظر سے

دیگر

گل اوسیدم مین ہو شمل چراغ محفل
ہای جب غم جگر سے میری سر کی تبی

دیگر

پر سر جاب لکھتا ہے جواب خط وصل
اسکے یہ سنے ہین کہ شب نہ ملا ہوگا

ناصاحنع کر عشق بتان سے مجھکو
میرے سینہ یہ ہی پہ سل تیرے سینہ پہ نہین

جب کہ کاہا کے مضمون رقم ہو جاتا ہے
خط مسطر کو راہ عدم دکھلاتی ہے

دیگر

کرے ہے شق یہ وقت سحر اسمان
آتش لگی ہوی ہی تمہارے جلال کی

موی میان یار کا عقدہ نہین کہلا
ہر خیبھے کہان نکالی ہے بال کی

زلف سیہ کو چھوتے ہی اذیر ہو گیا
نہایت ہوی ہے مجھہ خیطا بال کی

سنتا نہین ہے کوئی ہی طلی کی ایجرین
عالم مون ہمہ ہے تیرے تو ل چال کی

ہوگی اعمالون کے جب ہکو سزا روز جزا
تب کرینگے پیش اپنا نامہ تقدیر ہم

دیگر

باغبان بگڑی ہے کیون ہنی بگاڑا دیکھا
اسی مین کچھ دیر سننے کو بیان عندلیب

قد ہے جبکو سخن کی جانتے ہین وہ تو
روی گل سی ہی ہے رنگین غزلخوان عندلیب

عجب عالم مستی ہے آج گلشن مین
کہین ہے جوش مین بلبل کہین ہے جوش مین گل

سر شاخ بار میں وہ شوخ لد رشوخ ہوا
کہ جیسے فصل مین ہتا ہے اور جوش مین گل

وطن مین پا ہی عزت کہین ہی مل کمال
عزیز ہوتا ہے دوکان گلفروش مین گل

تیری ابرو کا جو دلمین دہان ہی بیت
اسکا کہان ہے ہمارا نماز سو ہے بیت

تم ہی کہلاؤ چڑھا کر اپنے آبرو کی کمان ۔ ہم جگاتا ماہ نو یہ دیکھتا ہے بہت ۔ کاٹ دو اپنا خ رشن کہکر اوسکی آج ۔ شمع کو جلوہ گری پر اپنے دعوا ہے بہت
شمع پروانہ ہے بہر محفل مین تیرا کھانا تک ۔ دیکھ ان باتون مین تیرا سر کٹایا ہے بہت ۔ تیرے چشم مست کا عالم مین چرچا ہے بہت ۔ اودھان تنگا کا ہر جا چرچا ہے بہت

یہہ چند شعر ایک قصیدہ شبیب سے ہین

دم مسیحی کی باد صبا مین ہے تاثیر ۔ کہ تندرست ہوی آج نرگس بیمار ۔ جو آج سر پہ ہزار کے زرد ہے دستار ۔ زنگا ہے زنگ سے لالہ کی امن کہسار
بسائی ہی گل شبو نے عطر مین شب بھر ۔ فشار دے کے نکالی ہی گل سے عطر بہار ۔ نسیم صبح نے کھولا ہے طبلۂ عطار
کہان ہے غنچہ سر بستہ شاخ مین پر صبا ۔ ہزار طرح کی خصرتا دراک غنچہ گل ۔ ہزار رنگ کی عمرتا دراک غنچہ گل ۔ ہزار طرح کی خصرتا دراک گنجہ گل
ہزار وضع کی شوخی اور ایک گل کھلا ۔ ہزار پھول مین بلبل کے زلف کا ہے تار ۔ گل سمن پہ بتصدق ہے عالم مہتاب ۔ سپیدہ صبح کا شبو کے پھول پر ہے نثار

مطلع دیگر

مین وہ مصیبتون مین شیوانیان کہ بلبل ۔ اوڑا یا ہے سر اطرز سخن ہزارون بار ۔ بجا ہے مجھے ہزار بل دے گر ہزار ۔ کہ شاخ خامہ سے چھڑتے ہین سیر پھول ہزار
شگفتگی ہے طبیعت مین اسقدر پیدا ۔ شگفتہ نکلے ہین مضمون شگفتہ تر اشعار ۔ جہان مین سحر بیانی کی داد دون ہنسے ۔ تو داد اپنی کو لب کھولی صورت دیوار
ہلال عید کو کہلو نا جو مین کلیدار ۔ تو کہو ہے تفل در رزق در روزہ دار ۔ لکھون جو سلسلہ زلف شکبو کا شعر ۔ مجال ہے کہ ندے پہرہ بوی مشکتار
میری غزل سے دل پر الم کا غنچہ ہو وا ۔ میری قصیدہ سے دست کرم ہو گوہر بار ۔ زمین طبع میری ایک باغ ہے گل چین ۔ ہے چرخ فکر میرا ایک ابر گوہر بار
سمند طبع کو اپنی کرون مین جب جولان ۔ جلو مین دوڑے ہین فارس کے فارسی مضمار

بلدیو لال مرحوم بن منشی کنوری لال مغفور بن منشی جزب چند ذکا صاحب تذکرہ عیار الشعرا زبان فارسی اور عربی مین مہارت رکھتے تھے اور طب سے واقف تھے قوم کایتہ ساکنہ دہلی مگر افسوس کہ جہانے نیچہ مین عذر کے بعد بعمر جوان انتقال کر گئے شعر بھی کہتے تھے مگر بکونہ تخلص معلوم ہوا اور نہ کوی شعر ملا صرف اسقدر حال منشی درگا پرشاد صاحب نا درنے لکھا تھا سو بطریق یادگار درج کیا

بلیغ تخلص منشی جوالا پرشاد شاگرد نسیم دہلوی۔

کسے کہتے ہین تعوذ کسکو انتظار کہتے ہین ۔	اوڈیدیوی ہو یہ ساتو کہ عجب سر خصتے	میرا کہدین ہے ظلمت شبہا تنہائی ۔	فروغ رندگانی ہے بغیر انسان کی صحبت
	کہون کیا مین کہ ذکر بوی گل سے سرگرانی ہے	یہہ ادنی اوس کی خاکا ظرز کہتا ہے	

بصیر تخلص پنڈت بشیشر ناتھ ولد بشمبر ناتھ قوم کشمیری سکنہ دہلی جواب سا نہر علاقہ مارواڑ مین بتقریب سفر وارد مین شاگرد مرزا یوسف علی خان عزیز تلمیذ مرزا اسد اللہ خان غالب۔

نہین کا کل کشادہ پر پریشان ہے ۔	پرستان کو نہ اوڑھا کر اوسنے پر بکھیرا ہے ۔	قیامت کا کری پا خدا جانے جوانی مین ۔	ابھی سے دھنگ اوس کے زلف سے رہا ہے
سنتے ہین ناز حیت کیلوں کے ہاتھ سے ہے ۔	سو پنا تعدد ہے ہی ناز و ادا کے ہاتھ ہے ۔	ابر و کہان کعبہ مسلمان پر مین ناز ۔	کالی کی دہان مین ہے چین ہند نام ہے
کیونکر دہان تلک ہو رسائی نگاہ کی ۔	کچھ دن سے ملک عشق پہ ہوا انتظام ہے ۔	کا کل نہین ہے مصحف رخسار پر بصیر ۔	طغرا کیا یہہ لکھا ہے قدرت نے لام الف
	کیون ہو عاشق جی نوش کو دیکھے طلب ۔	ساغر جمی پہ قرعہ اور گر کدان عالم ہے ۔	

بندرابن تخلص بسم خود معروف سرکار بہادر قوم کہتری دیوانی آگرہ انسپکٹر ڈاکخانجات اور یہ شعر و شاعری کے علاوہ فقری کا مذاق بھی رکھتے تھے اور بلکہ ایک طریقہ اپنے طور پر چلایا جو بندرابنی بیتہ کہلاتا ہے میری اونسے ملاقات نہین ہی مگر خط و کتابت ہی تھی

سبڑی بہائی رادھا سوامی اصل نام منشی شیودیال سنگھ صاحب سے تو آگرہ میں ملا ہوں یہ بھی بڑے مرتاض ہے اور ایک پنتھ انہوں نے بھی چلایا ہے انکی والد منشی دلوالی سنگھ اور دادا دیوان مولچند اپنے عہد کے معتبر لوگوں سے تھے۔ کتاب بہار بندر ابن انکی تصنیف ہے اور اوسمیں انکا ہندی فارسے اُردو کلام بہت کچھ درج ہے از انجملہ یہ چند شعر منتخب ہوئے۔

کیجیو صبر یہ نہیں بات یہ گھبرانے کی | اب ضرورت ہے بڑی قلب کو سمجھانے کی | تلخی صبر کو زنہار نہ کڑوا سمجھو | جب کہ انجام شیریں ہے پھل کھانے کی

بنسی دھر ولد لاسیری پرشاد قوم کایتہ بہت نگر سکنہ اجمیر یہ بادمنشی شنکر لعل عتاب تخلص نگر تخلص انکا یاد ہنیں رہا صرف ایک شعر یاد تھا سو یہاں لکھا گیا۔

ظلم ہو سو کہکر کا سا ساہی کو یہ جا کر | اگر لکھو نہیں کچھ احوال اپنے سنو بچرا نکا

بہادر تخلص راجہ بنی بہادر قوم کایتہ باشندہ لکھنو مختار اور مدار المہام سرکار نواب وزیر شجاع الدولہ بہادر صوبہ دار اودھ کے تھے تواریخ سیر المتاخرین میں لکھا ہے کہ راجہ بنی بہادر مرجع جمیع ملازمان وزیر و مختار اصل و عمدہ معاملات او بود و جراتے داشت کہ شل او در آن وقت در رفیق پروری و شرفا نوازی کسے نبود و در معاملہ رسی و سیاق فہمی و سرانجام امور و شمار و مقدمات مالی و ملکی ید طولی داشت سنہ ۱۱۷۲ ہجری میں نواب وزیر شاہ عالم بادشاہ کو لیکر بندیل کھنڈ سر کرنے کو گیا راجہ بنی بہادر کو اوسنی پیشتر سے ہی بھیجدیا تھا راجہ نے بنارس کے رئیس بلونت سنگھ کو بھی اپنے کفالت سے ساتھ لیا تھا جو بڑا عیار جرار اور نہایت مالدار راجہ تھا اور کبھی شجاع الدولہ اور اوسکے باپ صفدر جنگ کی پاس حاضر نہوا تھا اسعرصہ میں بنگالہ کا صوبہ دار میر محمد قاسم انگریزوں سے لڑائی ہار کر بندیلکھنڈ میں بادشاہ و وزیر کے پاس بطلب و دایا اور بعد اختتام مہم بندیلکھنڈ کے بادشاہ اور وزیر محمد قاسم کے ساتھ روانہ ہوئی بکسر میں انگریزوں اور مغلوں کی لڑائی ہوی مقابلہ کے وقت راجہ بلونت سنگھ اور راجہ بنی بہادر اور ناگا گورکھا لوں نے بہت کوشش اور بہادری کی لیکن انگریزی سپاہیوں کے باڑھ سے کچھ پیش نہ چلی چنانچہ بادشاہ اور وزیر شکست کھاکر واپس آئے مگر وزیر نے دوبارہ جمان کر سکے انگریزی فوج سے لڑای کی اور پھر شکست کھائی اور بھاگ کر روہیلوں کے ملک میں چلا گیا اس لڑای میں راجہ بنی سنگھ بہادر بہت سے رفیق کام آئی اور اونہوں نے اپنے ملک میں رہکر جب دیکھا کہ بادشاہ وزیر کو چھوڑ کر انگریزوں سے ملگیا اور راجہ بلونت سنگھ اپنے ملک میں جا بیٹھا تو ناچار انگریزوں کی موافقت مصلحت سمجھی اور بروقت ملاقات اپنے آقا کی سفارش کی اونہوں نے کہا کہ بشرط حوالہ کرانے شجاع الدولہ کی اور میر محمد قاسم کے وزیر سے صلح کرنا منظور ہے راجہ نے جواب دیا کہ شمرو کی پاس تو ایک جرار فوج اور جنگی توپخانہ ہے اوسکے پکڑنے میں بہت کشت و خون ہوگا لیکن محمد قاسم کو حوالہ کردونگا محمد قاسم یہ سنکر فوراً راجہ کے قبضہ سے نکلگیا اور راجہ نے سارا حال وزیر کو لکھا مگر وزیر نے جواب دیا کہ ہم یہاں لڑائی کی تیاری کر رہے ہیں اور تم وہاں رہکر انگریزوں سے سازش کرو تاکہ دونو صوبہ اپنے قبضہ میں رہیں تب راجہ نے راجہ شتاب رای کو لکھا کہ وزیر نے وہ شرطیں جو انگریزوں نے مقرر کی ہیں منظور فرمائیں اور لڑائی کا ارادہ کیا ہے مگر میں اس لڑائی کا نتیجہ بہتر نہیں دیکھتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ انگریزوں کے سایہ میں رہوں سو تم اسبارہ میں سعی فرماویں۔ راجہ شتاب رای اوسوقت انگریزوں کے رفیق تھے ممنون اونکے ہوے وہ راجہ بنی بہادر کے تئیں اونہوں نے راجہ موصوف کا کام کرنا عین سعادت سمجھکر انواع انگریزی کے جرنل برگڈیر سیجر گرنگ سے کہ جسکے ساتھ وہ بہت خوب سعی تحریک و گفتگو کی

جسپر صاحب ممدوح نے اونہین کی صلاح سے ایک خط لکھکر راجہ بنی بہادر کو بڑی عزت اور بزرگی کے ساتھہ بلایا اور ملاقات کے بعد صوبہ اودہ کا کل اختیار اونکو دیدیا اور اونہون نے بھی اپنے رسای اور حسن خدمت سے طرفین کو راضی رکھا مگر صاحب کہتا تھا کہ تم اپنے قبایل کو بلاکر صوبہ عظیم آباد مین کہو تو ہم تمکو کل نیابت صوبہ اودہ اور الہ آباد کی دیدین مگر وہ عدم اتفاق کے سبب سے قبایل کے بلوانے مین تامل کرتے تھے اسعرصہ مین یہ خبر مشہور ہوی کہ نواب وزیر بہارجہ ملکر کو اپنے مدد پر لاکر انگریزون سے لڑنے آتا ہے راجہ کو پاس نمک اوسکے پاس جانے کا ارادہ ہوا اور وہ جیسے ہو سکا لکھنؤ جاکر حاضر ہوا اور قبایل کے نواب سے جانے تب انگریزون نے دونو صوبہ کی نیابت راجہ شتاب رای کو دیدے۔

کوڑہ کی نواح مین پہر انگریزون اور شجاع الدولہ کے درمیان جنگ ہوئی اور پہر انگریز غالب ہوی مرہٹون کے سوار انگریزی قواعد ان پلٹنون کی بندوقون سے ہار کر بھاگ گئی وزیر پہر روہیلون کے ملک مین آیا اور راو نے احمد خان بنگش کی صلاح سے راجہ شتاب رای کی معرفت انگریزون کے ساتھہ صلح کی اور راجہ شتاب رای نے اس موقع پر راجہ بنی بہادر کی رقابت کا لحاظ کرکے نواب کے عزت کا پورا خیال رکھا اور اوسکا ملک واپس اوسکو انگریزون سے دلادیا راجہ بنی بہادر کی بی بی بہت نیکبخت اور فیاض تھین چنانچہ اونکی فیض سے اکثر غریب غربا پرورش پاتے تھے اور جو محتاج اونکی پاس اپنے حاجت لیکر آتا تھا وہ ہرگز محروم اور نامراد نہین جاتا تھا راجہ جیونت سنگھ جو کاکا جی پروانہ کے نام سے یہی مشہور تھے راجہ بنی بہادر کے بیٹے تھے۔ راجہ بنی بہادر شاعر بھی تھے اور اونکا کلام بہت فصیح اور شیرین ہے مگر ہمکو سوای ایک شعر کے کچھ اور دستیاب نہین ہوا اور اسی سے اونکی خوش فکری اور شیرازہ بانی ظاہر ہے

ساری کی گئی نکی آرزو نہ گئی ہمارے جامہ کہنہ سی پھٹے پر نہ گئی

بہادر تخلص مالوران بہادر سنگھ خلف بابو فتح بہادر سنگھ شاگرد میرزا حاتم علی مہر مقیم اکبرآباد ایک خوش فکر شاعر ہین اور یہہ شعر اون کے اونکی لیاقت سخن پر گواہ ہین۔

ہم مرتے ہین مرغ بسمل سے	پہل یہ پایا ہے تیغ قاتل سے	ایک دم بھی جدا نہین ہوتا	کیا محبت ہے درد کو دل سے
	ای بہادر نچھور تو نہ سیدان	نہ اوہی لاگس کرے قاتل سے	

بہادر تخلص لالہ راج بہادر مدرس اردو اسکول بلرام پور اور شاگرد میر آقا حسن تخلص نامی انکا ایک تاریخی قطعہ رسالہ گلشن فیض مصنفہ نند کشور لال جزو مین درج ہے۔

بہادر تخلص لال بہادر خلف ناکمچند مرحوم انکا ایک قطعہ تاریخ مثنوی مخزن حکمت مصنفہ منشی چھگو مل ثاقب مطبوعہ ۱۲۸۳ھ مین درج ہے اور کلام دیکھنے مین نہین آیا۔

بہادر تخلص منشی ایک چند قوم کہتری شاہجہان آبادی مصنف لغات بہار عجم معاصر اور ہم شاعرہ خان آرزو کے تھے ہندون مین کیا مسلمانون بھی کوی مثل انکی محقق اور زبان دان فارسی کا نہین ہوا ہے آجتک بڑے بڑے عالم اور فاضل اونکی تصنیفات کو دیکھکر کان پکڑتے ہین کتاب بہار عجم مین جو فارسی اصطلاحات کے علم مین لاجواب واقع ہوی ہے اور رسالہ جواہر الحروف اور ابطال ضرورت نوادر المصادر بہار بوستان اونکی تصنیفات سے ہین بہار عجم جواب متعارف اور مستداول ہے اونکا ثانی سوداہ ہی کہ جس سے تمام اگلے سودات مسودہ ہو گئے یہ عجائب نسخہ ۱۲۸۳ھ مین تھتام کو پہونچا ہے اور اندرمن نام ایک شخص نے اوسکا خطبہ لکھا ہے

جسکے بعد ایک مختصر سا دیباچہ مصنف کیطرف سے ہے یہہ کتاب اس علم مین بہت مستند شمار کیجاتی ہے اوسمین الفاظ کے معنے ہی نہین لکھے ہین بلکہ اونکی استعمال کا طریق بھی بتایا ہے اور ہر موقع اور محل پر وہ وہ نادر اور لطیف اشعار استادون کے لکھے ہین کہ اگر کوئی صرف اون شعرون کو ہی یاد کرلی تو بیل ہزار دستان اور عندلیب شیرازبان ہوجاے یہہ بزرگوار علاوہ فارسی کے اردو زبان مین بھی شاعر تھی چنانچہ یہ شعر اونکی اوسوقت کی شیرین کلامی کے بہت اچھا نمونہ ہین ۔

وہی ایک ریسمان ہے جسکو ہم تار کہتے ہین	انہین تسبیح کا رشتہ کہین زنار کہتے ہین	اگر جلوہ نہین ہے کفر کا اسلام مین ظاہر	سلیمانی کمسٹ کو دیکھ کیون زنار کہتے ہین

بہار تخلص لالہ کالکا پرشاد لالہ بہاری لال فرخ آبادی شاگرد صفدر ۔ یہہ شعراون کا ہے ۔

وہ میرے گھر آئین تو کہون حال دل اپنا	تقدیر نے نکلے کوئی صورت اگر ایسے	رکھدیگا قلم ہاتھ سے چین جبین کے مانی	ہرگز نہ کھینچی گی کبھی تیلی کمر ایسے

بہجت تخلص منشی تہمن لال قوم کایتہ سکنہ الہ آباد راقم تذکرہ ہذا ۔ ولادت آپ کی شہر سرونج ضلع مالوہ علاقہ ریاست ٹونک مین مئی بہادون بدی ۱۸۶۳ء کو واقع ہوی اور تحصیل علم اور کسب کمال شہر ٹونک مین بظل تربیت اپنے نانا بخشی دولت رام کے کیا اور ۱۲۸۰ھ یعنے ۱۸۹۰ کے بعد نواب محمد امیر خان والی ریاست کے صاحبزادہ حافظ عبدالکریم خانصاحب کے سرکار مین بعہدہ مقصدی گری و پیشکاری کارپردازان سرکار ممدوح ملازم ہوئے اور ۱۳۱۴ھ مطابق ۱۹۲۶ تک کاروبار متعلقہ اپنا اس دیانت اور خوش اسلوبی سے انجام دیتے رہے کہ علاوہ آقائے نامدار ایک ایک آدمی اوس سرکار کا خوشنود اور ثنا خواں رہا مگر سنہ مذکور مین بعد وفات صاحبزادہ صاحب ممدوح کے جو فرزندان جناب مغفرانمآب نے پنشن مقرر کردی تو درگاہ خواجہ معین الدین چشتی کے متولیون میر حفیظ علی اور میر وزیر علی نے بنظر شہرہ حسن لیاقت کارگزاری و دیانتداری اپنے اپنکو درگاہ خواجہ موصوف مین بعہدہ نائب متولی رکھلیا چنانچہ اتنک کہ عصہ قریب چودہ پندرہ سال کے ہوتا ہے آپ درگاہ موصوفہ مین اپنے تعلق کام کرتے ہین اور وہان کے تمام چھوٹے بڑے آدمی بھی آپکے اخلاق و خوارق عادات سے خوش ہین اور مزید برآن تمام شہر اجمیر مین کہ جہان عصہ قریب چالیس برس سے قیام ہے آپ کی بہت کچھ نیکنامی حسن معاشرت وغیرہ کی ہے اور آپکے علم و ہنر سے وہان کے اکثر لوگون کو فیض پہونچا ہے اور پہونچتا ہے کیونکہ آپنے اپنے وقت کا بہت سا حصہ طالبعلمون کی افادت کے لئے وقف کر رکھا ہے اوسوقت جو شخص چاہے وہ کتاب لیکر آجاے اور سبق پڑہ جاے امیر غریب کوی ہو کسی سے انکار نہین ہے میری یاد مین بہت لوگ آپ لکھنا پڑہنا کے متعلق اپنے مدعا کو پہونچ گئے ہین کسی نے علم پڑہا ہے کسی نے خط کی اصلاح لی ہے کسی نے حساب سیکھا ہے کسی نے مسودے لکھے ہین کسی نے شعر و کہلائے ہین کوئی ہندی پڑہا ہے کوئی میزان منشعب کا سبق لیگیا ہے کسی نے عروض قافیہ دیکھا ہے اور یہ چشمہ فیض فضل الہی سے آجتک جاری ہے اسطرح سے خط اور عرضے وغیرہ جو لکھانے کو آوے اوسکو مفت لکھدیتے ہین اور پڑہانے لکھانے مین کبھی کسی سے کچھ نہین لیتے پہلے تو سنک اور سیاہ و رسن نامی وغیرہ بھی مفت لوگون کو لکھدیا کرتے تھے مگر جب سے دو ایکدفعہ اس عرصہ مین گواہی کے لئے عدالتون مین جانا پڑا لوگون قسم کے کاغذون کا لکھنا چھوڑ دیا ہے ۔ مزاج مین حد سے زیادہ مسکنت اور ظرافت و شوخی سے بالکل استغنا اور بے پرواہی ہے ہمیشہ قوت حلال کے کوشش رہی ہے کبھی ناجایز طور پر نہ کچھ کسی سے لیا اور نہ اوسکا خیال کیا صاحبزادہ عبدالکریم خانصاحب

کی سرکار میں قریب بیس برس سے زیادہ عرصہ تک کارپردازی کی اور وہ سرکار ہمیشہ قرضدار اور زیر بار رہا کرتے تھے جس سے اکثر لوگوں نے فایدہ اوٹھایا اور قرضخواہوں سے مل ملکر خیانت کی لیکن آپنے اپنی دیانت اور ایمانداری سے کبھی ایک کوڑی ادھر سے اودھر نہیں کی حالانکہ خود بھی ہمیشہ قرضدار رہے اور سرکار سے بھی قرار واقعی قدر و منزلت اوس دیانت داری کی نہیں ہوئی اور جو تھوڑی سے پنشن عمر بھر کی محنت خیرخواہی اور جانفشانی کے صلہ میں ہوئی تھی اب وہ بھی نہیں ہے یہ حال ہندوستانی سرکاروں کا ہے جو کسی زمانہ میں بیستون تک اپنے رفیقوں کی پرورش کرنے والی مشہور تھیں علاوہ دیانت کے آپ کی راست گوئی بھی مشہور ہے چنانچہ ایکدفعہ صاحبزادہ عبدالکریم خانصاحب بہادر کے اوپر قرضداری زیادہ ہوگئی تھی اور قرضداروں کو کامداروں کی قول وقسل کا کچھ اعتبار نہیں رہا تھا تب یہہ ٹھہری کہ انکو سرکار کے روبرو بلچلیں اور وہاں تسلی کرادیں صاحبزادہ محمد خانصاحب کہتے تھے کہ جب یہہ لوگ سرکار کے روبرو آئے تو سرکار نے فرمایا کہ کامدار تمسے کہتے ہیں عنقریب تمہاری قرضہ بیسیل ہوجائیگی سو تم خاطر جمع رکھو اور انہوں نے عرض کی کہ سرکار کا کامدار تو بہت دنوں سے یون ہی کہتے ہیں ہاں جو لالہ نتھن لال جی کہدیں کہ اتنے دنوں میں تمہارے روپیہ کی بیسیل ہوجائیگی تو پھر سکو کچھ عذر نہیں ہے تب سرکار نے کہا اچھا جاوہم لالہ جی سے تمہاری تسلی کرآوینگی اور پھر لالہ جی کو بلاکر کہا کہ تم انہوں سے کہدو کہ اتنے عرصہ میں تمہاری ادائیگی کے صورت ہوجائیگی بیسر لالہ جی نے کچھ دیر تامل کرکے کہا کہ یہ بات کسی اور سے کہلا دیجئے اور مجھے معاف رکھئے کیونکہ اتنے مدت میں انکی بیسبل ہوجانا مجھے ممکن معلوم نہیں ہوتی ہے فقط ایسی ہی ایک یہہ ہمن مسمی گنیش رام کے تین ہزار روپیہ صاحبزادہ صاحب مدوح کے خسر میان محمد منور خان کے اوپر قرض آتے تھے اور ہمین صاحبزادہ صاحب نے کیوقت اوس سے دینے کا اقرار کرلیا تھا وہ اجمیر میں آیا اور برسون تک اوس سے اقرار بیسبل قرضہ کا ہوتا رہا آخر اوسنے کامداروں سے کہا کہ اگر ابھی روپیہ کی صورت نہیں ہے تو مجھکو تمسک کا ہی کاغذ شتام پر لکھدیجئے کامداران نے سرکار سے عرض کی تو فرمایا کہ جب اوسکے روپیہ دینے کرانے میں تو تمسک لکھدینے میں کیا ہرج ہے لکھدو چنانچہ اونہوں نے اگلے ساری تمسکیان محمد منور خان کے لیکر ایک نیا تمسک تین ہزار روپیہ کا کاغذ شتام پر لکھدیا چند روز بعد وہ شخص بھی مرگیا اور ادھر سرکار میں محمد شجاعت خان نام کر ایک صاحب کامدار ہوئے یہہ بڑی قانونی تھے انہوں نے اوس تمسک پر اعتراض کیا اور کہا کہ وہ خارج المیعاد قرضہ کا ہے اور برہمن مذکور کے وارثون کو اوسمین کچھ وصول نہ دیا اور تین برس کے قریب تک لیت ولعل کرتے رہے جب میعاد گزرنے لگی تو برہمن مذکور کے دامادنے بہت چاہا کہ ہمڑا بہت جوڑ واسطے حفظ میعاد کے بجائے اوسکو کافی سمجھے مگر جب کچھ بس نہ دیکھا تو ناچار محکمہ صاحب اسسٹنٹ کمشنر میں بصیغہ دیوانی نالش کردی کامدار صاحب اسکو عین اپنے منشا کے موافق سمجھکر قانونی دلایل سے جواب دینے کو مستعد ہوئے اور تمادی ایام کے عذرون کو بڑی طمطراق سے لکھوایا اوسوقت سرکار سے کہا کہ اگر آپ تمسک بابت آئے تو آپ ہی کہدیجئے کہ یہ قرضہ ہے اور تمسک بلا مرضی ہماری کامداروں نے ناجایز طور پر لکھدیا ہے اوسوقت سرکار نے فرمایا کہ پہلے نتھن لال سے ہی تو پوچھو کہ وہ ہی ایسا کہدینگے یا نہیں کیونکہ تمسک انکی ہاتھہ کا لکھا ہوا ہے اسپر جب آپسے گفتگو ہوی تو آپنے صاف کہدیا کہ ہم جھوٹ نہیں بولینگے تمسک ہمنے سرکار کے حکم سے لکھا ہے اور قرضہ البتہ پورا نہ اور میان محمد منور خان کے ذمہ کا ہے لیکن سرکار نے اوسکا دینا خود قبول کرلیا تھا اور آپکو کوئی عذر

عدالت مین پیش نہ جای گا بہتر ہے جو آپ مدعی کو راضی کرلین اگر کامدار صاحب تو جواب دینے کو گئے مگر جب صاحب بہادر نے تمسک دکھلا کر پوچھا کہ مہر اور دستخط نواب صاحب کے ہین یا نہین تو کچھ جواب نہین بن آیا اور معہ خریطہ دگری کرا کر واپس آئی اور نواب صاحب کے نام سوای ہین کرایا کیونکہ بروقت حکم اخیر صاحب بہادر نے کہا کہ یہہ نواب صاحب کو رنیا نہین تہا کہ اسطرح تمسک لکھکر دیجاے اوسوقت آپ کی سچائی کی سراہنا سے لیکر ادنی نوکر تک ہر ایک نے تعریف کی۔ اسیطرح حسین بخش نام ایک شخص اودسی سرکار مین ملازم تہا بعد موقوفی وہ جب ہمین بدفرگار کی تلاش کو جانے لگا تو آپ سے کہہ گیا کہ ایک مہاجن مین میری تین سو روپیہ امانت ہین وہ آپ لے لینا اوس مہاجن نے وہ روپیہ تہوڑے تہوڑے کرکے دو تین برس مین دئے اور آپ کی صرف مین آگئے پانچ سات برس بعد جب وہ شخص آیا تو اوسکو تین سو روپیہ کا سودی تمسک اوسکے رضامندی سے بعد ادا منافع ماوجب کے لکھدیا وہ پہر چلا گیا اور اسطرح اوس سے کئی دفعہ تبادلہ تمسکات اور تجدید قرضہ کا اتفاق پڑا اخیر مین ایکدفعہ اوس شخص نے اپنے کل تمسکات ایک شخص کو دکہلا کر اونہین آپ کے ایک تمسک کے قانونی میعاد گذر چکی ہے شخص مذکور نے اوسکو دیکہکر کہا کہ یہ روپیہ تمہارے ڈوب گئے کیونکہ تین برس سے زیادہ عرصہ اسکے تحریر کو ہوگیا اور پہر کچھہ وصول ہی نہین ہوا ہے اب اسکی کہین ساعت ہوگی مگر حسین بخش نے اسکی کچھہ پروانہ کی کہا جس شخص کا یہ تمسک ہے اوس سے مجھکو ایسی امید ہرگز نہین ہے اسپر اوس شخص کو بڑا تعجب ہوا اور اودسی اوسکی بات کا یقین نکیا لیکن کچھہ عرصہ بعد جب اودسی تمسک جدید اوسکو لیجاکر دکہایا اور کہا کہ اسقدر مجھکو وصول بہی ہوچکا ہے تو اوسوقت اوس شخص کے تعجب کا کچھہ انتہا نہی کیونکہ آپنے بلا لحاظ تادی ایام تمسک بدل دیا تہا اور اوسکا سود بہی چکا دیا تہا۔ اور بعد غدر جب کہ سرکار انگریزی نے اپنی رعایا پر انکم ٹیکس جاری کیا تہا اور اوس شخص کو کہ جسکے آمدنے دو سو روپیہ سالانہ سے کم ہی مستثنی کرکے واسطے تخمینہ آمدنے اور انتفاع سالانہ ہر شخص کے پنچ مقرر کردئے تہے اور وہ پنچ روزگار پیشہ لوگون پر یا عتبار تنخواہ کی اور اہل حرفہ پر اونکی آمدنی کی تخمینہ پر ٹیکس لگاتے تہے تب آپنے باوصف اسکی کہ تنخواہ مقررہ سال بہر مین دو سو روپیہ سے کم ہی حق التحریر کی رقم شمل دستوری وغیرہ کو جو کبہی کبہی ملتی ہی تنخواہ کے ساتہہ جمع کرکے اوسکا تخمینہ کیا تو اوسکو قابل اداہی محصول سرکار کے دیکہکر فورا اپنا نام نقشہ مین لکہوا دیا اکثر لوگون نے کہا کہ حق التحریر کے آمدنی اول تو چندان ظاہر نہین اور دوسرے ایسی ہی کہ کبہی آئے اور کبہی نہین آئی اوسکو ماہانہ ایک رقم فرض کرکے تنخواہ مین جوڑ دینا اور اوسپر محصول دینا نقصان سے خالی نہین اور لوگون نے تو اپنے ظاہرہ آمدنی کو بہی حتی الامکان چہپایا ہے اور آپ ایسی آمدنی خود ظاہر کرتے ہو۔ مگر آپنے بنظر دیانت داری کچھہ خیال نہ کیا اور چند سال تک بخوشی خاطر ٹیکس دیتے رہے۔ علاوہ اسکے آپ کا چال چلن ایسا عام پسند اور مرنج و مرنجان ہے کہ تمام ہندو مسلمان آپسے خوش ہین اور سب آپکا لحاظ اور ادب کرتے ہین مرض طمع یا کسی قسم کی بے اطمینانی آپکے نفس مین نہین ہے صبر و توکل قناعت اور شادمانی آپکا وطیرہ ہے آپکی کسی بات مین کذب اور ریا کا اثر تک نہین ہے ظاہر و باطن صفای کا جلوہ نظر آتا ہے کبہی کوئی بات ایسے نہین کرتے کہ جسسے کسیکا دل دکہے اور کوئی جو کچھہ سوال کرتا ہے تو حتی الوسع اوسکو مایوس نہین جانے دیتے صلاح ہر ایک کو ہمیشہ نیک دیتے ہین اور ہر ایک کو نہین کہتے آپ کی ان عمدہ عادتون کا اثر مسلمانون تک پر پڑا ہوا ہے چنانچہ حکیم محمد خان صاحب خلف صاحبزادہ عبدالکریم خانصاحب مرحوم کہا کرتے ہین کہ لالہ جی مین تمام اوصاف نیک موجود ہین۔ ایک یہہ ہی نہین ہے

کہ وہ مسلمان نہیں اگر مسلمان ہوتے ہیں اونہیں کا مُرید ہوتا سو آپ کو اِس عمر سے ہرچند کہ مسلمانوں کی صحبت رہی اور مسلمانوں سے بہت زیادہ تر واقفیت پیدا کرنے کا کام پڑا مگر عقاید میں ذرا فرق نہیں آیا تیسرے پہر اور سویرے مشینوں میں بیکار وہ کثر ہے کہ صبح سے ۱۱ گیارہ بجے تک تو طالبعلموں کو پڑھایا کرتے ہیں اور پہر اشنان کرکے پوجا میں بیٹھ جاتے ہیں جب شو بھگوان کی پوجا اور وشنو سہسر نام کے پاٹ سے فارغ ہوتے ہیں تو درگاہ کی کچہری میں اپنے نوکری پر چلے جاتے ہیں اور شام کے قریب وہاں سے آکر کھانا کھاتے ہیں شام کو مندر میں درشن کرنے کو تشریف لیجاتے ہیں اگر کہیں کہتا ہوتی ہے بعد درشن جاکر کہا سنتے ہیں گیا پرسن کا برت رکھتے ہیں گوشت شراب اور دوسری ممنوعات سے مطلق پرہیز ہے مزاج میں بالکل سادگی ہے دنیا کی طرف بہت کم خیال لیکن امور عاقبت کا زیادہ تر دھیان رکھتے ہیں اور ہمیشہ خوش شاش رہتے ہیں نہ کسی بات کا افسوس ہے اور نہ کسی چیز کی ہوس ہے سرگن اوپاسنا کا عقیدہ ہے سرگن بھگوان کا اشٹ ہے ہر وقت اونہیں کی یاد دلیں اور اونہیں کا نام زبان پر ہے بلکہ ایک کتاب بھی اونہیں کی حمد و ثنا میں بطور مناجات کے تصنیف کی ہے جو بنام قصاید پرفواید مطبع منشی نولکشور صاحب میں چھپ کر مشتہر ہوگئی ہے اور اسی مذہبی ترقی اور تزکیہ باطنے سے آپکے زبان میں بھی کچھ اثر ہے کہ جس سے جو بات کہتے ہیں وہ اکثر ہو جاتی ہے گو تھوڑا بہت علم نجوم میں بھی دخل ہے لیکن عمر بھر کے راست گوئی راستبازی اور پرہیزگاری ہی تو اپنا کچھ اثر رکھتے ہے اجمیر میں چند شخص ایسے موجود ہیں کہ وہ اسبات کی تصدیق کر سکتے ہیں ازانجملہ ایک محمود سلامت ہے وہ کہتا ہے کہ جب مجکو کوئی تکلیف ہوتی ہے اور میں نے لالہ نتھن لال جی سے پوچھا ہے اور اونہوں نے کوئی مدت بتادی ہے تو اوسکے بعد ضرور مجھکو راحت ہوگئی ہے یہ تو میرے سامنے کا ذکر ہے کہ ایکدن ۱۸۸۹ء میں سلامت مذکور نے آپ کی پاس آکر کہا کہ بہت دنوں سے بیکار ہوں اور اب قرضہ بھی نہیں ملتا تو آپ نے گرہ گوجر کا حساب کرکے کہا کہ ستائیسوں دن تم کہیں نوکر ہو جاؤگی سو ایسا ہی ہوا کہ عرضیہ دینے ایک مہینے کے بعد میں ایکدن میو کالج کو جاتا تھا راستہ میں ایک کوٹھی بنتی ہوئی دیکھے اوسمیں سے محمود نے پکار کر کہا کہ کنور صاحب سلام اور جب اوس سے پوچھا تو کہا جیسا کہ لالہ جی نے فرمایا تھا ستائیسوں روز میرا یہاں پندرہ روپیہ مہینا ہوگیا ہے اور اب میں خوش ہوں مجھے اوسکی خوش اعتقادی اور اوسکے بموجب اوسکے عین وقت پر متمتع ہونے سے بڑا تعجب ہوا۔ آپکے مزاج میں زندہ دلی اور حاضر جوابی بھی موجود ہے ایکدفعہ صاحبزادہ عبدالکریم خانصاحب نے اپنے اول کا مار کو تو دوم اور دوم کو اول کر دیا تھا جب یہ ذکر حکیم نظام علی نے جو اجمیر کے نامی رئیسوں میں سے تھے سنا اور آپ سے بروقت ملاقات پوچھا کہ کیا آپکے یہاں کا مدار تغیر تبدل ہوگئے تو آپنے فرمایا نہیں مقدم موخر ہوگئے ہیں۔

صاحبزادہ عبدالکریم خانصاحب مرحوم کے پاس میاں اسد علی جو اجمیر کے پیرزادوں میں سے ہیں اکثر اوقات کے وقت اکثر ستار بجایا کرتے تھے ایکرات کہیں سرکار ممدوح کی طبیعت حاضر نہیں تھی یا راقم میاں اسد علی نے ہی خراب طور پر ستار بجایا غرض اوسوقت مزاج مقدس اپنا بیمزہ ہوا کہ صبح تک اوسکا اثر باقی تھا اور دوسری رات جب دربار ہوا تو والد ماجد بھی حاضر تھے سرکار نے وہی رات کی ستار کا ذکر چھیڑا اور فرمایا کہ کل رات تو میاں اسد علی نے

محبوب سے شعار کیا کہ نہ نے سمجھ میں آتی تھی اور فرمان اور رسم کا کچھ پتہ تھا اور پردے ایسی خوب خوب ٹپائے تھے کہ اونسے نہ سردن کی کچھ سوجھ بوجھ پڑتی تھی اور نہ رانگنی کی کچھ گت معلوم ہوتی تھی غرض دیر تک اوس ستار سے ماجرا کو اس ادا سے بیان فرماتے رہے کہ جس سے طبیعت کی گہبرہٹ اور بیزگی عیان تھی تب الدا ماجد نے عرض کیا کہ صاحب ستار کیا بستار رہتا سرکار بہت ہنسی اونکی طبیعت خوش ہوگئی اور فرمایا کہ ہاں بیشک بستار ہی تھا۔

آپ کو شعر کا شوق قدیم سے رہا ہے اور جبسے جب کبھی کوئی طرح لاکر دی اوسپر غزل کہدی ہے اکثر مشاعروں میں جانیکا اتفاق ہوا آپ کے صاف اور رامپنے شعر ہر مشاعرہ میں پسند ہوئے ہیں ایک مشاعرہ میں جو سرکار مرحوم کے گھر پر ہوا تھا میں بھی تھا اور اجمیر کے تمام شاعر اور ذی شعور آدمی اسمیں موجود تھے اور طرح تھی ترا بیمار نیم جاں جو سینہ لالہ لیکر اوس میں میں سب شاعروں نے اچھے اچھے شعر نکالے تھے لیکن آپ کا ایک شعر سب سے بڑھکر رہا اور وہ اوس مشاعرہ کے تمام شعروں میں چوٹی کا شعر تھا اوسکے نقل مولوی الٰہی بخش مارش تک نے لی اور جو عارش مزاج ہے وہ تو ایک ہی دفعہ کے سننے سے لوٹ پوٹ ہوگئے دیر تک اس شعر پر وجد ہوتا رہا اور خوب خوب نعرے خوشی اور آفرین کے بلند ہوئے کہ جنسے تمام کمرہ گونج گیا اور وہ کیفیت حاضرین کو یقیناً کچھ نہ کچھ اب تک یاد ہوگی اور شعر مذکور یہ ہے۔

کیا کہیں شیفتہ میں نے دل و دیں تجھ پہ نثار	کون و ملت میں ترے نام کیا لیکر	سرکار مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ لالہ نہن لال کو کیسی ہی مشکل طرح کیوں نہ دو مگر وہ بی تامل غزل کہہ لاتے ہیں۔

سیف الدین خان سیف تخلص اور فیض محمد خان فیض اور شیخ حیات اللہ سکنہ اجمیر و لالہ موہن چند وغیرہ نے آپسے اصلاح سخن کی ہے اور رشتہ داری بھی سبکی ہے۔ ایکدفعہ شنگرہ سے ایک پیرزادہ آپکے صرف اس قطعہ کے سننے سے مشتاق ملاقات ہوکر اجمیر میں ملنے کو آئے تھے

ایک صورت بھی نہیں دیکھتی ہیں سیماب	شیخ جی وعظ تمہارا نہ پسند آتا ہے	ہم ازل ہی سے ہیں تو بت کے طالب	بخدا اسلئے بت خانہ پسند آتا ہے

صاحبزادہ احمد خان آفی تخلص سرکار مرحوم کے بھائی تھے آپ کے اشعار کو بہت پسند کرتے تھے اور نواب زین الدولہ بہادر والی ٹونک جب آپ کی تحریر دیکھتے تعریف فرماتے کہ بہائی صاحب کو مشق خوب خط اور خوش تحریر ملائی اور شرح اس فقرہ کے یہ ہی کہ نواب زین الدولہ بہادر اور صاحبزادہ عبدالکریم خان صاحب بہائی تھی مگر صاحبزادہ صاحب بسبب ایک نسل باہمی کے اجمیر میں رہتے تھے اور اونکو اکثر اوقات نواب صاحب ممدوح کو عرضیاں بھیجنے کا اتفاق ہوتا تھا اور وہ آپ لکھتے تھے اسیطرح اجمیر سپرنٹنڈنٹ کرنیل چارلس ڈکسن صاحب بہادر بھی آپ کی خوشخطی اور تحریر کو بہت پسند کرتے تھے اجمیر میں آپ کی خوش نویسی اور خوشخطی اور علمی لیاقت مشہور ہے دیوان آپ کا بسبب عدم توجہی کے ابتک مرتب نہیں ہوا مگر بندہ نے کچھ کچھ جمع کیا ہے اور اوسمیں سے یہ چند شعر یہاں بعد اجازت درج کئے جاتے ہیں۔

اوٹھ گیا وہ جو بار خاطر تھا	لے ہوا اب تو دل ترا ہلکا	کس سر اپنا شگفتہ کے باندھوں	کہ بار تھا یہ بھی تن سے گر ہلکا

عشق نہان میں ضایع ہوتی عقل اگر ہے ہوتی ضایع
زہر ہے ہے اگرچہ مثل نبات

ملا دم عشق کی موقوف بالکل
لحظہ دل ایک کے دریا میں سیر

دختر تاک کہ مستانگی بہت
شمال ماہ کی کیونکر نہ غم گہٹا ہی مجھے

حلقہ در گوش چاند و تاری ہیں
ہم تو اس گل کی نزاکت سے ہیں

ایک پہ دشمن کا ہوں طالب
پہلے کے دو ہوں جو گر کسی پر نظر اوسے

دیگر

باندھی ہی ہی ظلم پہ عورت نہ خوکر
کیا کہیں شیفتہ ہیں پردہ نشینوں کی ہم
دل تو ہوت جائیو ہر گز صف مژگان کی طرف
ستمگر وہ ہے برا ہے معاملہ ابتو
رات نہ آنی ہی سیر زیر کاکل کی اکھوں
ہے رنگ و لب پہ ہے زیادہ چشم تر
ہم زار طالب دیدار ہجت ہیں بلا
مارہی ڈالا تھا گو چشم فسوں گر نے مجھے
آنا ہے جگہ ہی وہ تنگ قبر جس میں
چشم و لب شیفتہ جب سے ہوی ہم نظر
ہرگز اس خنجر مژگاں کو نہ لگا
ارکھوں میں انکھوں نہ ای تک اوسکے

ہے یہ غلط کہ میں ہی کہ آدمی کا کہ میں
کون و لت میں ہے نام کسی کا لیکر
یعنے ہر دم لئے رہتا ہے یہ شکر تلوار
یقین ہے کہ ہے اوسکی کرسی صفای تیغ
اوہ ہے بڑی ہی صبر تنگ جام سبو اگا لگ
پردہ میں کیے عشق کو کیونکر چھپای دل
کسطرح ہووے بنا یکجو بہ گو کل کا کل
پر اوسوقت جلا یا اب اجر فے ہیں
ڈالی ہی چاک ہر گل عشرت سے پیرہن
بڑی ہیں یہ کرامای میں جیتے ہیں مرتے
بھکو رسوا کری گی ڈرتا ہوں
صنم کے دل کی کدورت اگر بہا دی تو

چھپاؤں کیونکر اوس پردہ نشین کی عشق پنہاں کو
عفیفت میں ہوں ایسی اوس سے ایک کس کو دوں جا بکو

میں ہوں بیمار اوس شکر لب کا
کر ہے خراب لگا دی جو کوئی خرابی اوسکو
ہم موتوں سے ہی ملا کرتے ہیں
اونک تہتی نہیں یار و ترکے
کام ہے نند پسر سے بہجت
تجھے ہی خواہیں دیکھیں ہیں آنکھ شاہد
یہ طفلانہ بازی لب و چشم
آج بزم شراب کرتا ہوں
شوخ کو بیحجاب کرتا ہوں
یہ تمہارے نہیں سخن وضع میں ہیں ازبکی
ہے قتل عام کوچہ میں اوس فتنہ گر کے آج
بندہ ہیں بت کی پر ستا کہ مرید ہم
دوش پر کہکر چلا کیتا ہی تیر تلوار
کیا خوشنما ہی بادہ غنی سرکے ہر اہا فا
کہتے کیا ہی بدگمان تجھکو میری طرف سے
اس فصل گل میں کیا ہیں ہی ہجر ای دل
دیکھو گلش عنبر بیز و پیچ اوسکا کل کا کل

صنعف گاں سے جو ہم لطف بہت کہتے ہیں
ہی سر نگوں ہم ای جب سے ہو گیا پیر
سیلا کیونکر کبوتر آی ہیا کوئی جانان سے
اوس لب چشم کے تصدد میں
کسی پہ لطف کیجو خندہ شادی تو

فغاں کو سوز دل کو رنگ رخ کو چشم گریاں کو
نگہ کو ناز کو ابرو کو لب کو رخ کو مژگاں کو

میں ہوں بیمار اوس شکر لب کا
دیجو تاں بھیجے دو شیرین
کہڑی ہی دختر زر پی حجاب قبل از
سیر دیدار خدا کرتے ہیں
ہیٹ سمیط ہم کیا کرتے ہیں
اور مخلوق کو کیا کرتے ہیں
گلوں کا چاک گریباں تجھ کو دیکھے تیز
وسل جلابی تو بس ماری ہیں
شوخ کو بیحجاب کرتا ہوں
عمر بھر شب قدم سخ اوسیاں آنکھیں تیز
دید کو اوسکی فلکتے ہیں نیلیں آنکھیں تیز
کوئی تر پے ہاہے کسی تن سے پہنے تیز
مذہب ہمارا عشق ہی اور کچھ خبر نہیں
بھلو دل ای سری کھیں ہی گہ تلوار
دیکھا نہ ہنے ایسا کوئی ملک دگے سبز
مجھے ہی ہی اجکل شوخ جو تو الگ الگ
دست جنوں سے چاک ہے سارے قبای دل
صاف نکلے ایکدم میں مژہ سبل کے بیل

تیرا ثانی نہیں کوئی جہان میں تجھ سے کمتر ہے
جو بولا وصل کی شب اپکی ہر تقصیر بخشونگا
تو کہ جس رنگ کو اور اوس سے ہر رنگ کو ہے
خوبی ہے ہر ایک لعل کیجا ہے یہ مرد ہو
قلق کو یاس کو اوسکو حسرت کو ارمان کو
ہوا ہوں اپنے تئیں عاشق تو دیکھا چاہیے کب تک
سو ہم عشقباز کی عادت ہے پہلی آخر

دیگر

اوٹھا یا عشق سا بار گران کو
عجب ہمت ہے جسم ناتوان کو
جو دیکھا نازنیں سی گلشن معطر
کھولا گل نے اپنے عطر دان کو
تلاش دلبر جاتا ہے یا ہی چشم
نہ روک اس قاصد اشک روان کو
بیٹھی ہیں ہاں دریہ بتوں کے ہم اور دل دیوانے دو
کوئی خدا لگتی نہیں کہتا ان کو اذن آنے دو
رنج پر اوسکی دونوں طرف سے خط جو آیا کہتے ہیں
نوکر عشق کے دو ہوئی سب آتے ہیں پروانے دو
آنکھوں کی جانب جو گیا دل اب کیا اولٹا پھرتا ہے۔
وہ مست ازل سے تنہا پھر اوسکو ملی میخانے دو
مجنوں تنہا پہلے اب میں ہوں نامی اس جنگل میں پار و
پوچھو جاکر مہر اور مہ سے ہیں یہ شخص پرانے دو
کالکل کے مشکین پھندوں سے اور بچون سے گیسو کے
کب جھوٹے ہے بیعت پھر نادان ہے وہ ہیں مستانے دو

دیگر

چشم ترلب پر فغان آہ دل گرگوئی ہو
عشق ہے پر تجھ سے نیرنگ نکا خبر کوئی ہو
خوار پھرتا ہے سدا حسین ہر کوئی ہو
ہے مجازی عشق میں جان و دل و دین کا خطر
بیچ ڈالا اپنا یہ جب سر طفیلی ہو
بیچت ایسے راہ چل حسین خبر کوئی ہو
نام پوچھا میرا غیر سے جو اوسنے بتایا ہو
ناتوانی سی میری شکل نہ پہچانی ہو
اوسکی زبان نکلیں حسین کر اقتضا ہو
ماہ رو عرش بین پر نہ سمجھ تارو نکو
ہمتین چشم ہے گردن تیری نظارو نکو
دربائی میں نظر شوخ کی کیا عاقل ہے
دیکھی کب کہ کری لشکر گران شوخون
رات دن رہتا ہی بادہ ہوی سیارو نکو
دیتے ہیں کام ہی الواقع میں ہمارو نکو
نام اوسکا گہنہ آمر زمانہ ہی بیچت
کھیلن ہو چشم کرم سے گنہگارو نکو
اور میں مصحف رویوں کے خریدار ہیں
کوئی یار و دل عشاق کے سپیارو نکو
دیکھو وہ شوخ اگر بادہ احمر مکو
پر ہو ارزدی ساغر کو تر مکو
تیغ قاتل نے کیا دم میں سبکدوش ہمیں
ورنہ کہ بار گران تن تنہا پر مکو
خون رگ رگ سے رواں ہے جو غم مرگ ہمارا
اوسکی ہر اوک ہوی کیا کہیں نشتر مکو
ہجر میں شعلہ رخون کے کہوں کیا میں بھڑا
گل و مل دونو ہوی صورت اخگر مکو

دیگر

پہلے پانو میں میری اشک روان آیا ہے
رکھیو دو تو میری آنکھ پر اے ماہ تمام
اوسکی کوچہ میں سر پڑا ہے یہ
غمگسارے کا نان مرا ہے یہ
ہو گیا تصویر سا حیران مگر نہ ہوا ہے
ماہ رو کی کھینچکر تصویر لیے ہاتھ سے
جان آئی ہے لبون پر شاید
اب جو یہ دیدہ تر ٹھیرا ہے

کوئی ہو مسئلہ موہوم دیان کا مضمون
کوئی ملتا ہیں ایسا تو سخنور مکو
اوسکے کوچہ میں پڑے رہتے ہیں دن رات تمام
کہیں ہو کے سے لگا جاوے دہو مکو مکو
ہم کہان دام کہان اور کہان کا قفس
کھینچ اس قید میں لایا ہے مقدر مکو
استقدر ضعف سے لاغر میں ہو انہون بیچت
پہرتا ہے آبلہ پانے سر بر مکو
قیامت ہاتھ کچھ میری نادم ہو ہیت
ڈالا جو شب کو میں نے کسی کمر پہ ہاتھ
یک گھٹا دیہ چھا گئے غمکے
تیری بدلی ہوی نظر کو دیکھکر
شاید آوے گا دل ہی پیچھے سے
قافلہ اشک کا چلا ہے یہہ
دل سے کہدو کہ جو چلا ہے تو چل
ساتھ اشکون کے سفر ٹھیرا ہے
محبت میں تو نکی صاف ہے جانکا خطرا
کہیں ہیں ہے اس میں فکر سر پھرے

نہیں معلوم کسنے بدگمان مجھسے کیا اوسکو — بلاتا تھا بھی آتا تھا اکثر میری گلی میں — مثال غنچہ دہانوں دہی ان لب کی

کر دیا ہم خیال زلف نے تقشہ میرا — ہار دا کیسکس پیچ سی اوسکو کھا جائے — اگر سین ہوں کے بزم میں جاہی سکتی — بھگو فضل تنہ کا ہاں آہستہ چاہئے

خاک ڈالوں ہوں میں بحث شاعری پر — دی خدا نے ہے زبان منکے تو اندر چھوٹے

دیگر

ای جو زیب نہیں دنیا ہی یہ بول بڑا

بحث تخلص کہن لال اور حال معلوم نہیں اور نہ کوئی کلام اونکا ملا۔

بہرت تخلص لالہ بہرت لال ساکن متہرا۔

اگر یاد خدا میں صرف بقیہ وقت کرتا — زمانہ میں بہرت لال انبا حاصل عالم کرتا

بیتاب تخلص لالہ سنکر لعل ولد لالہ سری پرشاد قوم کایتہ بہت ناگر سکنہ سکندرآباد ضلع بلند شہر جو ایک معقول عرش فکر اور باوضع شخص شاعران اجمیر سے ہیں اور مدت سے شعر کہتے ہیں پہلے محکمہ منصفی اجمیر کے سررشتہ دار رہی بعدہ پولس میں کچھ عرصہ تک ملازم رہے اب وکالت کرتے ہیں اور اونکی ہوئی بنائی منشی اجودھیا پرشاد جو نامی تعلیم یافتگان اسکول اجمیر سے ہیں عہدہ اکثر اسسٹنٹ کمشنری سے مشرف

انپا شیدا تو ہی خود حور میں ہوگا — آئینہ جب تیری چہرہ کے مقابل ہوگا — جو نظر تجھ پے ای حور شمائل ہوگا

نشہ تو کب مزہ سی کہنا منظور — ایکہ جسکو سمجھتے ہو میرا دل ہوگا — دو قدم اوسکو اوٹھانا کئی منزل ہوگا

سند محرم کے جو دن رات کسی پی میں — حسرتیں دلمیں بھری ہیں میرے بیتابی کی — سنگدل تختہ تابوت ترا سل ہوگا

سند ہمیں کسے عاشق کا مگر دل ہوگا — ہم کہے دیتے ہیں بیتاب تو کہہ یاد رہے — عشق کر کے بچا تو سونہ حاصل ہوگا

خمسہ غزل خواجہ وزیر

لرکپن سے تعشق تھا ہمارا شغلہ دکھا — تماشا دلکو بھاتا تھا ہمیشہ مزے لیلکا — مزہ کا عشق چھٹے ہی نہا ایک تیر شمائل کا

نیا یا کرتے ہیں ناوک فگن تو وہ میرے دل کا

محبت ہے جو پوچھو تو ادھی جانیں ہیں تجھ پر — ملے باہم رہی گاڑھی کے ہر بات میں ہر صحبت — کسنے نے بچہ کہا بچے نے دی دونو ہاتھ تالی سے

جہانگیر میں جب تک دن تو اوٹھا ہا تھ قاتل کا

بیتاب تخلص سیوک رام باقی حال معلوم نہیں یہ دو شعر اونکی دستیاب ہوئے تھے سو لکھے گئے۔

محبت کی یہی گر یہ ہے تو میں ہی نہیں روتا — کہ خوبان جہاں میں کہہ دیں ہم اوسکو مرتے ہیں — ادھر لڑکا ادھر مضطر ہے کر جلایا

بیتاب تخلص کشن نرائن قوم کہتری سکنہ بنارس جو راجہ بنیالی کے کسی عزیز کی سرکار میں ملازم صاحب اعتبار رہتے ہیں۔

بکھری ہائے نہیں ہے یوں ہی یہ شاخ گل — جیسے آبی میں ہو نقشہ کر کے شتاب کا — مردم آبی کو بچہ خطرہ نہیں بحر اتنا

بیجان تخلص شیو سنگھ دہلی میں ایک رئیس تھے اور شعر گوئی کا قرعہ ہی ڈالتے تھے یہ شعر اونکا ہے

آسمان گر بنیگے لون کی ڈلی ہو کر — جب کہیں ہم تمہارے میں اتر ہوویگا

بیخود تخلص نبیرہ بیدل سے ایک صاحب صفحہ پرواز تھے اور یہ شعر اونکا ہے۔

می گلگوں کو چشم کم سے تو مت دیکھا کہ اے زاہد — بنا یا ہے یہ اعجاز مغاں نے آب آتش کا

بیچو دمنشی بگت نرائن خلیق بلدۂ متھن لال قوم کایتہ بیت ناگر باشندہ سکندرآباد ضلع بلند شہر حال سررشتہ دار محکمۂ دیہی کشتری اجمیر کہ آدمی ذکی اور ذہین ہین اور کبھی کبھی ایک آدہ شعر بھی موزون کر لیتے ہین

شب مہتاب مین گھر ہو مہیا بادہ ہو ساقی ہو — بغل مین ماہرو ہو تو یہی ای اللہ جی چاہے — اگر انکی سوا لو سہ بجا نقل اگر ہووے — جلین اس تک سے اغیار بے پاپی ہووے

بیصبر تخلص منشی بالمکند ولد رائے کانہ سنگھ کایتہ بیت ناگر سکندرآباد ضلع بلند شہر اب عمر قریب ستر برس کے ہے پندرہ برس کی سن سے انتک شعر کہتے ہین فارسی اور اردو مین مرزا غالب کے شاگرد ہین صاحب دیوان اور تصنیفات متعددہ جنکی تفصیل تذکرہ معیار الشعرائے ہنود مین کہ جہان فارسی کلام انکا درج ہوا ہے قلم بند ہو چکے ہے ۷ برس کی عمر سے ۳۰ برس تک مناصب اردوگی و منشی گری وغیرہ سرکار انگریزی پر مامور رہکر اب پنشن دار ہین اور نوکر چاکر سوائے علم رسمی فارسی عربی اور کچھ سنسکرت کے جملہ فن شاعری و علم الٰہی و تاریخ و جغرافیہ و نجوم و منطق و مذاہب سے خیلے واقف ہین و مذہب خدا پرستی موحدانہ رکھتے ہین اور ذوق مومن غالب لقتہ اور شیفتہ وغیرہ شعرائے نامی کے ہمعصر اور ہم شاعرہ ہین راقم تذکرہ سے بھی خط و کتابت ہے اور مندرجہ ذیل کلام خود انکا اس تذکرہ کے لئے بھیجا ہوا ہے اور حق یہ ہے کہ ہماری قوم مین غنیمت ہین اور قابل افتخار۔

دیوان عام سے

جبکہ بسم اللہ وصف عارض جانان ہوا — سطح خورشید ہدایا مطلع دیوان ہوا — مارنے پتھر سے اپنی سر کو صندل ہی لگا — آہ اپنا دردسر درد سر ہراں ہوا

یہ موی حیرت نہ آیا تو مو این آئی مین — تجھکو آسان شکل در شکل مجھکو آسان ہوا — گہر ہوا ویران جب اپنا گھر ہوا در یتیم — مین نہ ہوا مین ہوا اسیر گھر ہمان ہوا

تنگ سن مین اپنی وحشت کر کہ صحبت ہے یہی — تنگ یہان تک آگیا صحرا کہ خود زندان ہوا — اب ہی جی بے صبر دیکھو صاحب دیوان ہوا

دیگر

رشتہ گر گل ہو نہ جینا کے نہین مین — دم سینہ بلبل کا سیکور فو ہوگا — شل مردم دیدہ سرمہ در گلو ہوگا

اتشی مین کب ہوگا حسن خاکی کا سا — گل ہین شمع کی کونکر گل کا رنگ و بو ہوگا — ایکدن تیرا خنجر اور میرا گلو ہوگا

دیگر

بنیاز سر و جراغان بلوط و نخ اسی عشق — بس اب تو مجھکو سراپا نہال تو نی کیا — تو نہوگا مین ہونگا مین نہونگا تو ہوگا

قدم کو باندھ دیگا ہاتھا بہر عمرہ گناہ — کچھ اور دیلمین عبث اختال تو نی کیا — تمام کر دیا مہ کو کمال تو نی کیا

کیسکے کر کے دلا وصف لب لعل اپنی — زبان کو میری جون شمع سل تو نی کیا — گہٹا کی مد کو کافر ہلال تو نی کیا

نہ آیا وہ تو مین آی تو مر گیا بیصبر — نہ کسی سی جو کار محال تو نی کیا — شب فراق کو روز وصال تو نی کیا

مرتبہ افتادگی سی اپنا برتر ہو گیا — ابر نیسان سی گرا جو قطرہ گوہر ہو گیا — اگر تیرا خیال بھی مجھے ہی خیال تو نی کیا

خاک سی مین ذبیر خاک اکر برابر ہو گیا — سیلو ابتر تھی وہ اب مین اوسکا بستر ہو گیا

اوسکو خط اپنا ہوا شوق مین پر ہو گیا — مفتدہ نامہ پر اپنا کبوتر ہو گیا

دیگر

خال رخ اوسکا سیہ تجھکو لگا اختر ہو گیا — نقطہ واحد نہا کثرت کا دفتر ہو گیا

بہا خاک اب مین بیض عشق لاغر ہو گیا — اپنا تن بستر پہ مکس تار بستر ہو گیا

نیکی نیکون ہی کا ہی جزا نکی انعام — دانو خون اپنا بتر ی خنجر کا جوہر ہو گیا

مرکی ہی ہتی ہیں تشنہ خوں کے جو نیچا
کر سکا ہر گز نہ عودی جگر کی ہی فتح ل
کھینچ لایا سینہ سے میری ڈی ٹمن کو تنگ

خنجر قاتل گیا جب ٹوٹ نشتر ہو گیا
لگتی ہی پر پیری دو گرنی خنجر ہو گیا
یہ تو رگ کا ہون ہار سیا دلا ور ہو گیا

اشعار متفرقات۔

چا بہایا مجھ در دازہ پر دیکھے صبر
بہار آئی غزال نے مل خروش کیا
کہا نا پڑا جو غم رنج دل کے فراق کا
ملا نہ ہین آسے کام ای نا توانی خوب
نا لگتے ہین خدا سی آپ کو سب
سر ہمارا خاک در اوس مسجع عالم کا
کہا ہین اور دیتی ہین اذکو دعا
گر ہوئی سر سے سبکدوشی تو اب
خود اذکی چشم جاد گر ہے بہار
بجز خوں جا ہی ہی کچھ ہین دل لگیر
گر ہے گنہ قتل کا کر نا ول

فتنہ بہلا نا قیامت ہی او ٹہا نا ایسا
بدن ہین خون نے مرا ہی ہین نے فی ذوق
الفت کے درد مند کو گلقند ہو گیا
یکر نے میری تر بت کی خاک جا ہی خوب
میری الستہ ہین دعا ہین آپ
پا تو رکہی ہی ہماری ای جہان بالے
روز اک دشنام کے نوکر ہین ہم
زیر بار منت خنجر ہین ہم
تڑ پا ہے اذکا اولٹا او پنہ جا دو
عمر کی کشتی دا ن ہے و نا ر شمشیر کے
قتل گنہ گار کیا چا ہئے

اشعار دیوان خاص سے

جب پا ہی سینہ ہین فوق خر ہین ہیں
دہین ہا ہین گو نگلجا تا ہے ہچکی صاف
کیسی کی دل جلی آہی نظر آفتاب خوب
خودی کی وجہ سے خود ہی ہو گئی
زین سے چیر کی قدر اوسکے صدقے ہوئی
رتبہ یوسف و زلیخا کیا
دل اپنا قابو ہی زلف دو تا ہین
صبا کیا یہ خطا کی کہ زلف اوسکی
بنایا یوسف جا نکو عزیز مصر ہین

نظر ہین چشم زخم دلکا ناخن عید آیا
سینہ سوزان ہین آتے جلتا ہی پر تیر تکا
پر دا تیرا ہین سبب دید ہو گیا
جیسے ہم ہو ہو تے ہی ہو گئی گم جیکے
ہوی جبر و شادی نے اسے لطف عام پایا
وہ کنیز او سکی وہ غلام اوسکا
الہی تو نے مجھے کس بلا مین مبتلا کیا
نش ہین زلہ زلہ خطا مین ہو ا دیا
بقا کی نقد کو جیب فنا مین ہو ا دیا

کرتے کرتے ذکر اوسکے معصف خیار کا
یہ راخون کر نیکو جب تا تین قاتل ہو گیا
کیا عدا وت تجہ کو ہی تیر بسر سے
نہ گیا مر کے بہی نظر وین بہا نا اپنا
مسنون بہی کبھو اس خم ستم کا
زخم جگر کا شکر خند ہو گیا
زندگی ہی یک مرض مر نا سیحا ہو گیا
بیکار ہی ہر یک ہی تن تر اب
گر ی نظر سی مہ مہر بان تیرے گئے
گر تیری وصف شرہ کے دل سنی و جا ہر ف
سر اہی دیدین اگر فرمائین آپ
پیش لب و بجد چا یز ہو گیا آفاق مین
دل سی کلو را ہی عکس ایک کا ہو ایک
ہے اور اپنی کہی دیکھ جو پیکر رو بر و
چا ہین بیدا د ضد سے کس سے ہم تصفیہ
سر دیوان پر گر حرف توحید آیا
قصد قتل اوسکو ہوا جب ایک ضلع کا
آدمی کی کشتی ہی بیصبر کس سخی عی
گئی چلتی ہی چلتی عمر بیری عی قیامت
ہو ا تا کا سر خرو ید ذبح عشق جب تا یا
نا مور کیون ہو کلام اوسکا
تقو ر پیری نے اگر قوی مین دیا
دوا ہی تو نہ کر ا دینے سی خا ہو
ستم طلب مجھ دیکھا تو فرط ہر سے
نہ کر ا جبکو چشم بلبل سے

خود دیکھ دیکھکر کلام اصلاح ہو گیا
طا یر رنگ حنا کو تیر شہیر ہو گیا
اگر چہا یا شب تیرہ خاک خلعت ہو گیا
گورنے مردم دیدہ مجھ جا نا اپنا
یا حضرت خنجر ہے ہیرو سا تیرے دم کا
ہے جا ئی خندہ ہکو نمک قند ہو گیا
مر گیا تیر امریض عشق اچہا ہو گیا
ہما را عنصر چا رم ہی جا ہے آب شراب
گر ی ہی گنجنے کی جو ہر جسے فرد فرد
تیر پر پہیچے تیرا او سنان پر حرف
اسپہ مرتے ہین کہ فرمائین آپ
ز کر ہو یا محو آپ ہو تے اونہا کا طا یع
دیکھہ لو آینہ رکہکر رو بر و ے آینہ
بیچ سے دو گر ی اوسنی کر دی تصویر
جو خدا اپنا ہی وہان کا ذرہ نکا را ہے
تو سب اپنا سخن تفسیر قرآن مجید آیا
خشک دم او خون پانی ہو گیا تیر کا
پیر ہو نا طفل کا آنا ہی جوی شر کا
نہ تو نی ایکدم آرام ای تیغ دو دیا
تو مثل سایہ ہمیشہ آب کر یز قدم پایا
کہ دہن ہی برا نی نام اوسکا
سحر نے تفرقہ ہمارا مین دیا
میر ے طبیب نے شہاد ہا مین دیا
فدا ئے اوسکی دل پر جا ہین دیا
لگی کو سر پر نہ گلعذار چڑہا

۴ حضرت خنجر کا ہیرو سا تیرے دم کا ہے جا ئی خندہ ہکو نمک قند ہو گیا

جسے وہ چاہی کی کرتی ہے کہ اگر ہوں میں
مدتے رونے لگا میں عاشق کی حالت گریا

ہیں مضمحل جو نیچا ہنا کہ سے بھیجے
بعد مردن گور کے موہنہ میں تو ڈالا گیا

ہیگیا ہلاز دیکھا آئینہ میں اپنی دیدہ
اسکی خود انگہز کا جادو سے بیہوش ہوا

جان ہی روتے روتے کہو بیٹھا
جان کو میں پر دنکی بیٹھا

خط نہ یوسیر اوسنی جلایا ہوگا
خندہ کا خط آتش خوہ بہایا ہوگا

چھپے کیا دیکھا کیا تیرا احسان مجھپر
غیر پھر تیر چلایا ہا میرے ان لگا

لگ گئی جس غزلے دیکھکر فصاد کو توڑے
نکلا آہ نی جیچی پیشہ خوں نہ نکلا

آج پھر جیسے پھر جا ملاقات کی بات
در نہ کہدیگا سبھی سے میں کل کی کی

اوس صنم کی جلوہ گر کعبہ میں گر تصویر
تم تو کیا ہو شیخ جی کا فر ہمارا پیر ہو

تم نہ بولی تو نہ بولا کوئی تیسے صیر
اب کہا جاتے ہو کچھ تو سنا چاہتے ہو

محو ایسے اسکی یاد میں ہیں لگی آنکھ
گر آمی خود ہی تو نہ دیکھیں آنکھ

اوس لب پہ صفت چشم ہو کس طرح کہے
اعجاز اسکی زلف سحر آفرین کے ہاتھ

بصیر تو ہے ہو تو بہر دو ایک آہ ہی
خاک آسمان کو کر کی ہا دو زمین کے ہاتھ

تیرا دیوانہ جو کہیچے ہوئے زنجیر ہرے
تو زمین کیوں نہ بزمگ خاک پیر ہرے

شب ہجر میں جدائی میں تم ہو ہو بصیر
قبر پر میرے سفید دم تعمیر ہرے

یاد جب مجھکو یاد آتا ہے
گریہ بے اختیار آتا ہے

لیے شاید خط قتل دل دیوانہ آتا ہے
الہی خیر کیجو بیک بے تا بانہ آتا ہے

قدر کچھ اوس نے نہ جانی میرے
حیف میں اور ہمہ دانی میرے

آگیا سنتے ہی دشنام عرق
آبرو ہو گئی پانے میرے

اشک تر کی در فشانی ہو گئی
آبرو نے ابر پانی ہو گئے

کہیلتا ہوں جان پر اگو نکی ساتھ
نذر طفلی نوجوانے ہو گئے

حضر مجھکو راہ پاس مرگ میں
میرے عمر جاودانی ہو گئے

مے نے بخشے مجھکو عمر جاودان
آتش آب زندگانی ہو گئے

ہنس نہ بصیر کا شن کر مرگ
یاد راوسکے بدگمانی ہو گئے

سر پر دہ میں اوسکی پکی ہم راز نہاں پہنچے
جہاں کوئی بھی پہنچا نہیں ہے وہاں پہنچے

دانہ شبنم سی برگ گل پہ جہاں پڑ گیا
اسکے رو پہ عرق نے دیدہ خار اوسکو جو

جسم لاغر کا جو میرے اوسنے تنکا پڑ گیا
مدتوں میں میرے دن نالہ شبگیر ہرے

اوس ہی کا طور کیا تیر پر ہی بنا پڑ گیا
خورشید کے چھپتے ہی ستارے نکل آئے

میں نے دیکھا ہے آپ کو مٹتا
جس میں موسم گل کرتی تھی سنا تا

خاک نے ہی میری کشتہ نہ کہا ہوگا
دلا تو مٹا کوئی دن تو رو ہی لیا ہوگا

بصیر مٹ اور ہو موہنہ اوسنی کہو دن نکلا
بچکے سے ہے گرانی میرے

اسقدر ہی تجھکو اپنی ناتوانی پر گھمنڈ
اور بہرہ وہ زبانی میرے

تہا بہت اسکو بھی اپنی سخت جانی پر گھمنڈ
دو دل کی مہربانی ہو گئی

چکے بیٹھے ہیں ہستی ہوا ہو جانے ہے
نوجوانی می پرانے ہو گئے

دیکھنے کا بہانہ تو دیکھو
بات چو ہونے نہ جانی ہو گئے

سو خیال ہیں ہر گھڑی تیرے مگن کے ساتھ
جان ہوائی جسم فانی ہو گئے

پیدا ہوا ہے تشنہ ہماری جبیں کے ساتھ
ملتا ہیں میں کہو کہاں ہم کہاں پہنچے

چشم بدور اپنی فن میں طاق ہے
پس ایسی ہی جاتی ہیں گر ہنستے ہنستے

تیغ ابرو شہرہ آفاق ہے

صبانے جو اوکو سحر گدگدایا — گئے لوٹ گلہای تر ہنستے ہنستے
سوز جگر یہ اپنا نہیں خوبجو ضرور — یہ آگ تو کسیکے لگائی ہوی ہے
دست جنون سے باقی ہی کہ آستین تو — سر آب اشک کی جلای ہوی سی ہے
چھوٹے جفا سمجھکے جفا جو مجھے آوے — یہ بات تو کسیکی جتای ہوی سی ہے
توبا سا قد چہرہ یاسا تن بھیگی مانگ — بھولے سے صورت انگبہ بجای ہوی ہے
شب شدت ذرسے ہم جو ہم آغوش ہوگئے — ویسے ہی نہیں آئی کہ بیہوش ہوگئے
کمر نہیں ہے تو ذکر اوسکا موقوف — دہن نہیں ہے تو پھر ہمیں گفتگو کیا ہے
گر اختیار ہے معشوق کا تو عشق سے — نہیں جو میں تیری دیکھ کے تو کیا ہے
طبیعت آئی مزہ پر جو بات بنکی اب — تو ہنسکے بولے کہ اب تیری آرزو کیا ہے
نہیں ہے صبر تو بیصبر سے تلاش عبث — جو چیز کہو گئی اوسکی جستجو کیا ہے
سنکے ذکر چشم دیوانہ ہوا — حیف افسون مجھکو افسانہ ہوا
مشکل تسکت آب ہی ممکن ہو کسطرح — تار سر شک دیدہ گریان کا ٹوٹنا
آہ نے دل سی جب چاک کیا — لا کہ گہر جلا کے خاک کیا
در کنشت پہ کعبہ سی آکے بیٹھے ہیں — او ہیں گئے کیسے کہ تو آن او ہاں کے بیٹھے ہیں
مریض غم کو تیری کیہ ہر نوزندگانی — یہ جی رہا ہے تجھکے بیٹھے ہیں

بیصبر کے اشعار متفرق تذکرون سی

تاک میں اپنی لگا ہے محتسب — وقت نزع ہے جب یار نہ ہوا
ہر تلے ہیں یا بدیدہ ستاری بوقت صبح — پیری میں کیا عجب ہیں دندان کا ٹوٹنا
کعبہ دلمیں و نما ہیں آپ — بخدا بت نہیں خدا ہیں آپ
او ہاں نہ پہر خدا کہ وای سگ یار — ہزار منت دربان او ہاں کے بیٹھے ہیں
سیہ چرخ چہارم پہ جا کے بیٹھے ہیں

مخمس بزبان بہاکہا بطور اشٹ پدی مسمی بہ رام بان بر غزل فارسی امیر خسرو دہلوی رحمہ اللہ

مورت چہ جیلی من لبسی سندر سلونی سانوری — لوچن بسال اور کہور بہال اُرن کے مال ات سہ ہری
ماتھے لٹ کاندہے لٹ جنا کے تت مکھہ بالہری — اے چہرۂ زیبای تو رشک بتان آذری

ہر چند وصفت میکنم در حسن لمزان بالاتری

سانول ہران مانو مدن کو مل چون بن بن چری — مکھہ پہ لٹ لٹکن کی تک مکھہ سکھہ سے چھکرت اتری
نینون مین چہل سینون مین بل چنچل چل چھب جیتری — تو از پری چابکتری و ز برگ گل نازک تری

و ز ہر چہ گویم بہتری حقا عجائب دلبری

نو کھنڈ ساتون دیپ مین بہرت بہرا لے جنم — دُہونڈہا اودے سے استون ہر جگ مین کا اوتم کرم
ترچھے سنہس دیکھے کمور بانکے سنہس دس کم سے کم — آفاق را گر دیدہ ام ہرگز نہ دیدہ ام

بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیز دیگری

چنچل چترسنلی کمر کیون کر نہ من بس جائے تو
چتون چپل بہرکٹی کُسل کینو نکر نہ جیکو بہائے تو
انجر کہے گہیرے رہے گاری سیہے دو یہ کہائے تو
عالم ہمہ یغمائے تو خلق جہان شیدائے تو

وان نرگس رعنائے تو آور د رسم دلبری

ہونٹون پہ لال ات اوپک کیسر کا ماتھے پہ تلک
ہنسنے مین دانتون کی چمک کانو نمین کنڈل کی دمک
صورت سلونی سانوری بکھری کیولن پہ الک
تا نقش می بندد فلک کس نہ دادہ این نمک

حوری ندانم یا ملک فرزند آدم یا پری

بالک بہی دیکھے اور ترن اُجل برن چنچل چتر
موہن منوہر من ہرن من منوہ متواری کمور
دیکھے انو کہے سُراسُر دیہر دیہر سرت کر دہیان ہر
ہرگز نیاید در نظر صورت زرویت خوب تر

شمسی ندانم یا قمر یا زہرہ و یا مشتری

مورت وہ تیری دہیان سی ہوجیکے من مین گد گدی
جیسن دن سی ہی گہشت گہشت بسن ہوی ہے میری گہدے
رہتی ہی لندن جت چڑہی ہوتی نہین چین پل جڑی
من توشدم تو من شدی من تن شدم توجان شدے

تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگرے

ہے کرشن ہی جیو دا ندن ہے نند سُت اب کردیا
جب لون ہی میری دم مین دم چولون سے مجھکو متا دیا
ہون ایک تو پر سانگے مین پیصیر مین اور دوسرا
خسرو غریب ست و گدا افتادہ در شہر شما

باشد کہ از بہر خدا سوئے غریبان بنگرے

بیفکر تخلص لالہ من موہن سروپ چرنشتہ دار ادر شاگرد لالہ ہری ہرنس سای بانی کے تہے

کیون بیٹھے ہو بیفکر سے ہرنین
بدبیر مین ہی دوبت ہے پیر ہمارے

بیغم تخلص منشی مہتاب رای برادر زادہ منشی رام آدمین اسسٹنٹ مال تو مین محال ٹونکا ریگنہ وضلع پرتاب گڈہ آدد ہ

خاکین عاشق کیا تا ثیر دی اللہ نے
گو رکا ہر تل تہی عشق جان کیا پھر
بال سنبل خم زلف سمن سرد بر شمشاد گل
گلشن حسن صنم ہی باغ و بہار حسن کا

یعنی پرشاد اور حال معلوم نہین یہہ دو شعر اونکی حضرت نادر نے کتاب مجموعہ سخن کے جلد اول سے لکھکر بھیجے تہے۔

سکندر آیا جہان پناہ تاب گور
صدا یہ کال مین ہمچو فغان آب سے
کہ اب نکھیے گام دبسن سے پیش
بیابانکی ہوگی مساحت بہ چرخ نیلوفری

بیہوش تخلص منشی گوردیال باشندہ لکھنو مختار عدالت خود ہارے اور حال معلوم نہین ہوا۔

دردہجر یار مین از بسکہ لاغر ہوگئی
دست پا عاشق کے آخر تار بستر ہوگئے
دیکھکر مجکو جو وہ جانبہ یار ہوگئے
رونے روتے دیدہ عاشق مین عرقی نہین
اسقدر رو کہی ہین تیسیلی کہ گنگا ہوگئے
ہنس کے فرمانے وہ چپ ہی لگ گئے ہی بر نہین
یا الٰہی آہ کوئی یار کس سے پوچھے
خضر جو ایک راہ بتا تا اب ہی اوجھل ہوگئے
خامشی اہل ستم کو تکتی دیکھکر
سب صبر تو نکو تمنے بیہوش کیا دیا

قد بتاں کی لکھی صفت ہنسنے نظم میں	قلم دہ آہاں کا زہیں ہی ملا دیا	یکدن وہ دن دکھا یگا جب آپ جھانکیں	ہوگی نصیب جنت پیر مغاں ہمیں
	ہر ہر جبین کا حسن ہے تشنہ جمال حر	فردوس سے لطیف ہے ہستان آپ کا	

پروانہ تخلص صاحب جیوت سنگھ عرف کاکا جی ابن راجہ بنی بہادر قوم کایتہ اعاظم اکبر نواب شجاع الدولہ بہادر دہلی اودھ سی ایک جوان خرم و شگفتہ خوش تمثال و پری جمال تھے اور عہد اردو زبان میں صاحب دیوان گزرے ہیں اکثر محقق لوگ اونکو سرب سنگھ دیوانہ کے شاگردوں میں سے خیال کرتے ہیں اور جو بعض میر حسن اور مصحفی کا شاگرد لکھتے ہیں اسپر اعتبار نہیں اردو کی شاعری کو حضرت پروانہ نے اپنے عہد میں خوب ترقی دی وہ بھی اپنے استاد سرب سنگھ دیوانہ کے بڑے حامی اور مربی اس زبان کے تھے اور فارسی کی شعر گوئی میں بھی بڑا ملکہ رکھتے تھے چنانچہ ایک دفعہ شیخ علی حزین اصفہانی کی ملاقات کو گئے شیخ نے نازک دماغی سے کہلا بھیجا کہ مصرعہ درین بزم رتبت بیگانہ را کاکا جی نے فوراً جواب دیا مصرعہ کہ پروانگی داد پروانہ را حزین اس لطیفہ فی البدیہہ کے سننے سے بہت محظوظ اور مسرور ہوا اور ملاکر نہایت تعظیم و تکریم کی مندرجہ ذیل اشعار پروانہ کے روشن بیانی سے ہیں۔

نسیم آہ نے شاید کسیکے کی تاثیر	شگفتگی سے تیری غنچہ دہان ہے	جو گر ذی عاشق جراحی نہ شمیر گردنے	نہ نکلے خون دل اجوان بیکر تصویر گردنے
سدا اے جام می تر نہ چشم مست تیرے	صراحی ہی خجل ہے آستی تصویر گردنے	کیا جاتا ہدم کہ آہ دیکھکے ہم تو	ہر چند سنبھالے رہی دل کو غش آیا
آئینہ سان ہے جمال جوہر کو رنگ غم	اس مدعی کہ عیب ہنر دو نوا ہیں	کہتے ہی عندلیب چمن میں یہ رنگ کے	اپنی بنی ن ہم رہن دن ہمارے
صادق نہ سمجھا یکو محبت میں کا دلے	جو صبح خط چاک گریباں نہیں ہے	میں ہوں وہ محجوب سے مجبور کہ کاہے ہو	وہ پیر ہی تو وہ تحکم غم رکا ہو ہو

سروش لالہ اگدر ای مخلص بہتری داس ستوطن فرخ آباد۔

تمنا دشمن ہو تو یہاں ہی فرخ	وہ تو کشی جو اگے لب جو کرین		

پری تخلص جہیں رنجی گو باشندہ دہلی شاگرد مرزا رحیم الدین حیا۔ یہ دو شعر اونکے ہیں۔

ابکی مرد دے ہیں غنا باز دیوفا	لگے تماش ہیں خدا جانے کیا ہوئے	دنکو ہی آنا تھا تجھے ماہ صیام میں	در گور مرد دے میری نذر قضا ہوئے

پریشان تخلص سنولال شاگرد شاہ نصیر اور حال معلوم نہیں۔

خوبانکی ادا کوئی کہاں تک نازسی خاں ہے	سہرات پہ چھکی ہی ہر فرخ پہ گانی تا	ہم ہن نواد ہہ جاوہ غیر ایں نواد ہہ	یہ وضع فی جہاں کیا تم نے نکالی ہے

پریشان تخلص پنڈت ولد پنڈت چوالا پرشاد آذر کشمیری نام نہیں معلوم ہوا۔

میں وہ نہیں ہن کہ مجکو رتبہ ہو کچھ نہ	ستا کے ساری مصیبت ستا گا کہا کیا	یہہ ہمنی ماہا وہاں ہن یہاں ہر یاں	بہت میں ہی اگر شیخ جا یگا کہا کیا
ہوں نسخ میں لیکن یہ کہاں ہوں میں	ای روح ہر جا خبر آتی ہی کیسی	رہا مت تعشق اپنی تو کو ایک گل سے	بہت ایسے مختصا زد مدتوں ہنسے ہی ہن تو کا
جہاں ہے رات دن بستا فیض عام ہیر کا	کبھی ہیر ہی کر ہاں ساقی ایک چلہ کا	زمانہ خود بخود مفتوں ہے ہر عفو صفا کا	تمہارے جسم کا تلا گر تلا ہی جادو کا
	کیا تھا مدت عشق میں بستی پر ہنے	ظل میں کہتا تھا بوں کہ تا کجے بدے	

پوربان تخلص پوربی نگر قوم کایتہ ساکن قدیم شہر دہلی شاگرد حضرت بیدار خان رنگین علم سنسکرت اور طبابت سندھے مین مہارت کامل رکھتے ہین مگر بسبب بیدراجی کے بیدار آدمیون کی طرف کم التفات کرتے تھے اور ریختہ و تخمیس کیا کبھی نہین لیتے تھے شراب کی صحبت سے بالکل اجتناب تھا حالانکہ کایتہ تھے فارسی مین بھی بسیقدر اونکو ضروری دستگاہ تھی مگر شعر زبان ریختہ مین کہتے تھے اور گو اونکی زبان بہت شستہ وصاف نہ تھی لیکن بعض شعر سے طرز مضمون بندی عیان ہے اور یہ شعر اونکی تذکرہ گلستان سخن سے یہان لکھے جاتے ہین۔

ہم نام رہای سی بیزار ہین ہی ہم	دل چاہ رہا ہے ہین جب سے ترا اپنا	تم پر تو وہ ابر وسن لیہ چلا بھی	چھوڑا ہی نگہ ظالم تو بھی کہی تیرا اپنا
اس سار مین تو ہی ہے ترا ہی ہے یارا لو	سامان سفر کہی تیار فقیر اپنا	پہنچو ہم کا کل ہت جائیو دل شکو	اس سار مین تو چلکر ہوے دغل شکو

پیر تخلص مہاراج سنگھ برہمن سکنہ قدیم شہر اوایل مین جوان تخلص کرتے تھے اور باوجودیکہ ذات کے چوبے تھے جو پڑھوری مین مشہور ہین مگر رات دن مین ایک فقرہ سے زیادہ کہا نا نہین کہاتے تھے اور وہ بھی لقمہ چند کے سوائے طبیعت کو گوارا نہ تھے اور تمکین کہانون کے علاوہ اور سب قسم کے اطعمہ سے احتراز رہتا تھا خط بہت درست لکھتے تھے اور جلد لکھنے مین بہت تیز تھے وطن مین کبھی کبھی اور دہلی مین اکثر رہا کرتے تھے مندرجہ ذیل شعر اونکی صاحب تذکرہ گلستان سخن نے لکھے ہین وہ یہان نقل ہوتے ہین

رات کاٹی ہی تیر اشغلہ اس تلف	اس سے کیا تجکو کہ ہے حال شہان میرا	ہین وہ خاکستہ افسردہ کہ جون صبح	داغ خورشید ہے یک لخت سویدا میرا
	تیر پر فریاد دیون کے ابھی تو ہر گز جا	تیرا کب پیچھا چھنا اس غ کی ہن گیر	

پیاری تخلص لالہ راد ہے لال سکنہ شہرا۔

لگا جب ہیان پیار کا تو تالف غیب کہتا ہے	بجے آہ رسا کے کون اپارہ نما ہوتا

پھور۔ تربھون لال قوم کایتہ پانی پتی کبھی کبھی متخلص کے شعر موزون کرتے ہین اور جب ابھی شعر کہتے ہین تو صغیر تخلص لاتے ہین۔ یہہ ایک شعران حضرت کا نادر صاحب نے لکھا تھا سو یہان درج ہوا۔

کتے کی کھال پہن کے چوری کی پھور	پھر تا ہی اٹھ لئی بت کچھ تمام رات

تاب تخلص شتاب رای برہمن کشمیری باشندہ دہلی ایک شاعر شیرین سخن تھی اور علم شعر مین بالغ فن چنانچہ اشعار ذیل سی ظاہر ہے

خوبیوے میشہ سی تمہارے اگر الیسی	تو کا بکو بنی مری ہی قسمت کر الیسی	یا نگ نکو نا صحہ نادان مجھے سمجھا	یا چل کے دکھا دے دہن ایسا کمر ایسی

تاباں تخلص پنڈت مہتاب رای بارہ برس کی عمر تھی کہ انہون نے میر درد کے شاعرہ مین اگر غزل پڑہی جسکا مطلع یہ ہے

شعلہ بھڑکا دہا ہے سر سے دامن تک	آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے		

اوسوقت وہ گلے مین پھنسی پہنے ہوئے تھے ایک شاعر نے طنز کی راہ سے کہا کہ پنڈت صاحب کوی شعر آپ نے اپنی طوق گلو کی شان مین بھی کہا ہے جواب دیا کہ نہین مگر اب کہتا ہون اور دو تین لمحہ کی بعد یہ مطلع پڑہا ان شاعر

سنکر بول اوٹھے کہ خدا تمہارا حافظ رہے | امیری عشق کو منظور ہے میر کرکیا میر

تاثیر تخلص لالہ کنہیا لال ولد کیول کشن بانشندہ فرخ آباد شاگرد رشید اسمعیل حسین میر

تیری گلی میں پہنچ سکے ایکبار یا تہہ | شاخ خزان رسیدہ ہیں تنکا گلعذار یا تہہ | خنجر سی دل کی سنکڑوں نکر ہو کر رہے | میرا کلیجہ ہو گیا اسی گلعذار یا تہہ
کہجا ادسکی پہنچہ میری سامنے رقیب | اللہ خشک ہو صفت پشت خار یا تہہ | تا تو کہو ناچ میں جو کرا و ہو تا ہے | دریا جی حسن بانکا بڑہے جا رہا تہہ

تجلی تخلص لالہ جی شاگرد منشی مہیندر لال نثار

مختار ہی وہ چاہے مجھے دیکھے نہ دیکھے | آنکھہ اپنی تو ادس سے نہ مچھ لگی ہے | نرگس ادس کے تو نظر کر گیو | سنبل باغ جہان سے ہی ہیں بہتر
جان بچی کہ نہیں ہیں وہ بلا کے کاتل | جھونا مشاطہ ذرا خوب سہکر گیو | بانکے لونکی نوازش ہی رہے ہے تہہ تاب | سہو اگر کیلئے تو ہیں حسن کے زیور گیو

تحسین تخلص لالہ بلدیو سہائے ساکن متہرا

تڑپتی ہجر میں کیوں نا دل صدحم خورد ہو کے | جو آغوش تصور میں میرے وہ نہ ہوتا

قتلی لالہ سیکارام ولد بختی گوپال اسی برادر خورد بختی ہولانا تہہ جو نواب زیر الملک اصف الدولہ کے بخشی تہی اور اردو میں غلام ہمدانی مصحفی کے اور فارسی میں مرزا فاخر تکلیں کے شاگرد تہے وطن اونکا اٹاوہ تہا اور یہ خود لکھنو میں پیدا ہوئے تہے

دیکھی سان جو اس مہ کی انکہار کا | ہو جا عشق جگر رگ ابر بہار کا | انکہیں سخر تلک سری در سکی تیر | کیا پوچہتی ہو حال شب انتظار کا
گودل میں خاہش پر سہات کو نا دان | کہہ بیٹہو بات عاشق دلگیر کے مونہہ پر | اب بہی اس نیم جان میں کچہ ہے | فایدہ امتحان میں کچہ ہے
کیا منہ جو پھر کوئی تیر تیرے منہ پر | یہ ہم ہی گلا رکہہ یا شمشیر کے منہ پر

تسلیم تخلص دیبی پرشاد بن ہادہو رام شاگرد اسمعیل حسین میر

بیمار محبت کو شفا ہو نہیں سکتی | اچہا یہ مرض ہی کہ دوا ہو نہیں سکتے | دنیا دی کرا فایدہ ہنگام مصیبت | کچہ آہ ضعیفی میں عصا ہو نہیں سکتی
تیر نگہہ یار سی کیوں دل کو بچای | تسلیم سے ہرگز یہ خطا ہو نہیں سکتی

تسکین تخلص پنڈت گنگا داس کشمیری

عقل خرد و فطانت ادر صبر و شکیبائی | جب سانسے وہ آیا ہم سب یہ لٹا بیٹہے

ممتا تخلص منشی کیول پرشاد ساکنہ لکھنو

ہیں ہے کوئی ما ہو ہمیں مانند ما غمخوار اپنا | چمن اپنا نہ گل اپنا نہ سرو بستان اپنا | رہائی مرغ دلکی ہو گئی گو دام کہسو تک | نہ ہو نچا پر دیس تک طایر وہم گمان اپنا
کہے دیتا ہی چلتے تک ممتا تیرا سایہ ہو نچی | پر آگا جگہ ہی گوشہ میں مع ابر و کمان اپنا

ممتا تخلص منشی رام سہای ساکن لکھنو محلہ نو بستہ قوم کایتہ شکسیتہ خلعت منشی پور چند مالک مطبع و اخبار تمنای علم فارسی و انگریزی ہیں صاحب استعداد ہیں اور شائستہ ہو سے سررشتہ تعلیم اودہ کے صدر دفتر میں ملازم اور کئے سال سی اخبار سررشتہ تعلیم کے مہتمم و منتظم ہیں آدمی بہت با اخلاق اور صاحب جوہر معلوم ہوتے ہیں اونکی تحریر سے جو بہری نام آئے ہے طرز خوشخوئی و

دنا مجوعی عیان ہے انکی بہاہی منشی دوار کا پرشاد افق اور منشی ماتا پرشاد وفا نہیان ہی بڑے ذی شعور شاعر اور طبیعت دار آدمی ہین گویا این خانہ تمام آفتاب کے مثل اس خاندان پر صادق آتی ہے یہہ حضرت تنہا اتنک مندرجہ ذیل کتب تصنیف فرما چکے ہین اور دیوان مرتب ہو رہا ہے ۱- رام رسس پنجم ادھیائی ۲ گیتا ماہاتم ۳ رسوم التعلیمات ۴ تقدیری کرشمہ (۵) مثنوی سنبلستان حیرت ۶ احسین مہاراجہ جگ بہادر وزیر نیپال کی وفات اور انکی رانیون کے ستی ہونے کا احوال درج ہے اور اس کتاب کے حسن تالیف کا صلہ سرکار نیپال سے مل ہی چکا ہے ۷- گلگشت باغ لکھنو حضور پرنس آف ویلز و لیعہد جا بہ ملکہ معظمہ کے حال مین ۔

۷ نظم دلپذیر اردو اسکا صلہ مہاراجہ صاحب بلرام پور نے دیا تہا ۸ مثنوی گلزار فرنگ قصہ عاشقانہ ۹ نافع صحبت ۱۰ یادگار ریاست الور ۱۱ یادگار ریاست بہوپال ۱۲ گلدستہ کشمیر ۱۳ چمنستان میسور ۱۴ گلدستہ تمنا ۱۵ احسن التواریخ نثر اردو احسین اودہ کے تاریخ ہے ۱۶ اشکار نامہ احمد جنگ ۱۷ گلدستہ باغ نشاط ۱۸- فضل التواریخ اودہ کے حالات مین ۱۹- اشرف التواریخ ۲۰ رام لیلا نظم اردو ۲۱ گلزار فرنگ ۲۲ رام لیلا ۲۳ بشن لیلا در اشعار متنایہ ہین ۔

بتون سے ہم دل لگا چکے ہین سب اونکی سختی اوٹھا چکے ہین	ہم آپ خود کو مٹا چکے ہین کہ سب سے بیخبر ہو گئے ہین
خمار دیرینہ جوش پر ہے پلا دے مے ساقیا کدہر ہے	ہمارے بہی کچھہ تجھے خبر ہے کہ ہم بہی محفل مین آچکے ہین
وہ جان جان ہین تو ہم ہین جہان وہ شاہ خوبان ہم اونپہ قربان	اگر لئے ہین وہ تیغ بران تو ہم بہی گردن جہکا چکے ہین
عجیب دنیا کا حال دیکہا کمال ہے کو زوال دیکہا	اونہین کو اب پر ملال دیکہا جو لطف راحت اوٹھا چکے ہین
جو عشقبازی مین ہم ہین کیتا وہ حسن مین فرد ہین تنہا	اونہون نے ہمکو ہی آزمایا ہم اونکو ہی آزما چکے ہین

ظہور صبح سے سب کا رخانہ کر دیا ابتر	فروغ شمع کا پروانہ کا ارباب محفل کا	فنا کے بعد رہتا ہے فنا ذکر خیر اکثر	سخندان کا سخن کا شعر کا ہتا دکا کا
سر بہ چرہ شانہ پنہ گر پہونچی بکر پہونچی	پانون چہوٹے چلے اب رسی اور کر گہوٹے	کہولکر دیکہو وہ میری لہد پر گیسو	چادر گل کی عوض ننگی لحد پر گیسو
سانپ تہے بہاگ گیا بیٹی ہین رگ گیسو	خوب پوشیدہ کئے تنے دکہا گیسو	صبح خراسی ہی تہی رشب غافل مین	ننگے ہین شب جو ہر سیمبر گیسو
ہی عیان ناچیز خاک و آتش آب و ہوا	سینکڑون مطلب نکلتے ہین جو ہون بہ جانب ایک	پھر ہی کیونکر ہو سکے صرصر ہر اسد وار	طالب بیخبر تہی آپ کی سرکار ایک
	زیر پیشانی ہی سر پر اور وہ بیتابی قضا	عرش کے سایہ مین ہین وہ طاق و منقا	

تمیز منشی کالے رائے ولد دیبی پرشاد وغیرہ باشندہ فتح گڈہ ۔

اچہے وہ ہین جو ہر سخن ہنری ظاہر آجو	شمع فصاحت طالب گورو کنول کی ہے	اوگلی سی جب بشارہ کیا بول نہباد	گنجی ہمارے ہاتہہ مین فضل ہین کی ہے

تمکین تخلص پنڈت بخت مل کشمیری شاگرد پنڈت لچہمی رام فدا ۔

	مشتاق قدم بوسی ہے خار بیابان	لاتی ہی لالہ تیری شوریدہ سری کو	

ثابت تخلص منشی رادھکا پرشاد شاگرد نواب عاشور علیخان متوطن قدیم شہر لکھنو۔

پہانسی ہیں دام میں بندیں میں سگر گیسو	جان لینے کو بلا میں تیرے کافر گیسو	دیکھیں کب یہ صف احیا دے مجھ سے نکلے	رسن فتنی تو کئی ہاتھ ہیں ہر کر گیسو
عنبر تر کی نہ کیوں بحر سی پیدا ہو	تنے دھوئے ہیں دم غسل معنبر گیسو	اور چلا یار حسینوں میں پری صورت	طایر حسن کو گویا ہوا شہپر گیسو
خاک اڑائی ہی کہو کسکی عزا دار ہیں	گرد اکو دو جہیں ای میری دلبر گیسو	کسکو سودے بنا کے بتاؤ تو سہی	ای مضم آج سودے میں ہیں کیسر گیسو
	شاہ خوبی کی ہی سر تاج تری صورت شکل	اوسپہ طرہ ہی میری یار تیرا سر گیسو	

ثاقب تخلص لالہ جانکی پرشاد۔

آبرو چاہے تو کیجیے قناعت حاصل	لب جو ہو بند صدف کا تو گہر پیدا ہو	

جام تخلص کنور سین سکنہ بڈھولی علاقہ دہلی انکو شرف الدین سرور نے اپنے شاگردوں سے لکھا ہے۔

چرخ ہی یار کے گھوڑی پہ گو موج سوار	نہ دعوا کرسکے گلگوں سے تری ہمعنانیکا	

جگنا تہہ تخلص باسیم خود قوم کایتہ کرن ولد لچھمن پرشاد وکیل عدالت ہزاری باغ متوطن قصبہ تکاری ضلع گیا ایک لایق شخص ہیں اور ایک مثنوی بدیع مسمی بہ کرشن ساگر بال لیلا چترگوپت بہنا ولی۔ کرشن ساگر بال لیلا چترگوپت بہنا ولی۔ کہتا ستہ این نظم اردو۔ دو علیحدہ علیحدہ یہ دونو میری دیکھنے میں آئیں جو ست نراین بھگوان کا اشٹ رکھتے ہیں اونکو اسکا پڑھنا بہت ضروری ہے اور یہ چند شعر اوسمے نقل ہوئے ہیں

ہمہ سے ست نارائن کو ایدل	مراد دل ہو جس سے سبکے حاصل	بنظاہر گرچہ نہاں لیکن ہی ہر جا	اوسی ہی یہ موجودات پیدا
فلک ہے ارض ہے شمس و قمر ہے	پرے ہی دیو ہے جن و بشر ہے	ہم و سبزہ شجر رونق دہندہ	پیندہ ہیں چرندہ ہیں درندہ

جنون تخلص چندر پرشاد ولد کالکا پرشاد باشندہ لکھنو شاگرد نواب عاشور علی خان۔

سا ایسے ہی کرتے ہیں جادو بیان	جان پر کھیل گئے دیکھکے ہندو یفین	وصف ہیں صورت شاہزادی تمہاری	خود بنا دیتی ہیں معصوم نکا ہلو یفین
ر سہی انکی خدا یہ دل شاد بجائے	اضی عقرب خونخوار ہیں ابرو یفین	اسی جنون قتل کو تیری ہی لئے منقتل ہیں	بن گئی ہیں رسن و تیغ و ابرو یفین

جنون تخلص بابو بیال خلف منشی نوندہ رائے نائب سرشتہ دار کلکٹری میرٹھ شاگرد شیخ محمد عبد الصمد فوق۔

ین جوش کی ہوا سقدر کا	پھر گیا مجھسے دل ستمگر کا	بوسہ لب خیال میں جو لیا	اور گیا رنگ دی دلبر کا
	کس صفائی سے ذبح کرتا ہے	دیکھیں جوہر تمہارے خنجر کا	

جنون تخلص منشی کشن سہای باشندہ سکندرہ راؤ شاگرد منیم سکنہ علیگڈھ۔

سونا کیا جو کوئی پہ دلبر تمام رات	لوٹا کیا بزمے مہ انور تمام رات	پہلو میں میرے بیٹھکے وہ جام دیکے	کیا جانے کہلی ہے ہوای بہار کی
لب تشنہ ان سبی لیدہ سے تیری ظہیر	گھر کا محل کا بیلم کا لب بکا یہ محل سے	اوٹھا شیشہ می کیا ہوا کیا ہوا بس بس	گھٹا اٹھی ہے ساقی ابر یسکیا تو ہوں ہے
	گلون کا سراہ اٹھا ہی آہ سبی تکے کیسکے میں	چل ای سرو رواں تیرے ہے شاید انتظار ہی	

جوہر تخلص جواہر سنگھ شاگرد بیان جرأت یہ حضرت اوجاگر طوائف پر عاشق تھے۔

جلوے سے تیرے ہی یوں ساجہان اوجاگر	خورشید سی ہو جیسے یہ سمان اوجاگر

جوت تخلص ہری ام مرشد آبادی شاہ عالم بادشاہ کی عہد میں نواب علاء الدولہ کے سرکار میں توسل رکھتے تھے اور وطن اونکا گنگ صوبہ اوڑیسہ تھا۔

واعظ کی بات دل ہی نہیں کرتے کارگر	پتھر کی جوت شیشہ دل ہی نہیں کارگر

جوت تخلص لالہ نیالال تلمیذ سید احمد نکہت۔

جب طلب کرتا ہوں تو سینکڑے بہانے کرتا ہے	تمکو سودا ہے اجی جوت تقدیر ہو گیا

جوش تخلص لالہ سریام خلف لالہ شیوسہائے برق فتحار عدالت فوجداری میرٹھ یہ شعراء کی حضرت مشتاق کی دیوبند ہی پہونچی تھے

اوسکے کوچہ میں مجھکو جانے دو	جوش دل ذرا بجھانے دو
زلف ناگن کو کاٹ کھانے دو	جوش مارینگی تا تہہ لاکھوں میں

جوش تخلص بابو کلیان سنگھ قوم کایتہ بہٹ ناگر خلف لالہ دیوان سنگھ بیرہ لالہ نوندہ رای باشندہ سکندر آباد ضلع بلند شہر ایک نوجوان علم انگریزی اور فارسی سے ماہر مولد مناشہر اجمیر اور حال میونی سیبل کلرک شہر بیاور عرف نیا نگر میں انہوں نے فارسی میری والد سے پڑھے ہے اور اب سنا ہے کہ شعر بھی کہتے ہیں مگر میری دیکھنے میں نہیں آئے

جوگل کشور خلف دیوان ترہوں لال متوطن بلدہ بھوپال منشی نگین نولیں اور شاعر نازکخیال ہیں اور خوشنویسی میں صاحب کمال یہ دو شعراء کی تذکرہ فرح بخش شعرائے بھوپال سے لکھے گئے اور ایک فارسی شعر بھی اونکا بطور نمونہ کے بیان لکھا جاتا ہے جو اول جلد میں لکھنے سے رہگیا تھا اور ان شعروں سے معلوم ہوتا ہے کہ منشی صاحب دونوں زبانوں میں خوب گویا ہیں۔

اشعار اردو

وہ دلبر جی مرا ہم خانہ ہوا ہے	فردوس میں آج یہ کاشانہ ہوا ہے	کچھ ہیں نام خدا پر وہ سیم و زر ہیں	خاک کو می بار کیا اکسیر سے بہتر ہیں
		اور بکا کل شید شانۂ عاج	یا درخشید برق در شب داج

شعر فارسی

جوہر تخلص جوہر لعل شاگرد غلام عباس

جب کہ خنجر سیاں نے قتل کا ما ہر کیا	سینکڑوں نکلے کسی تن سے جدا سر ہو گیا

جوہر تخلص پنڈت دینا ناتھ ولد پنڈت دیبی پرشاد عرف مالہای باشندہ لکھنو صاحب دیوان شاگرد داغ حسن امانت

قتل کرا دو قاتل بے پیر اپنے ہاتھ سے	غیر کو دیتا ہی کیوں شمشیر اپنی ہاتھ سے	زلف چھو کر اور مت بکاؤ کی قیمت کم کرے
	جھٹکے ہے قسمت میں تقدیر اپنی ہاتھ سے	پائی دلین بگڑی زنجیر اپنی ہاتھ سے
		بن نہیں پڑتی کوئی تدبیر اپنی ہاتھ سے

جوہر تخلص مادھو رام ساہوکار ولد جواہر مل مرزخ آبادی شاگرد میر۔

نیند آنکھوں میں نہیں ہے کہاں رات بھر	اسکے نصیب تنہی جگائی کدھر رہا	جب تک نگاہ آپ کی وقت سحر رہے
	ہر دم جائی نہ بحث شب وصال	

باہر نہیں ہیں جگر سی ای جان آ گئے	دل ہی نثار جان ہے قربان آ گئے

جوہر تخلص سیوا رام قوم کائتہ سکنہ بریلی بڑے فصیح اور بلیغ شاعر ہو گزرے ہیں اور علم نجوم میں ایک نہایت عمدہ قصیدہ جوہر الترکیب نام لکھا ہے کہ مثل اوسکے اجتک دیکھنے میں نہیں آیا ہے اور اوسکو طالبان علم مروج نجوم بڑی رغبت سی حفظ کرتے ہیں ۔ یہ دو شعر فارسی اونکی اوسی کتاب کے میں جو یہاں بطور نمونہ کے لکھے جاتے ہیں مأول جدہیں سبھوسی رہگئی تھے ۔

بعد حمد و نعت و مدح ظل سبحان الٰہ	خوان نو جوہر ین قصیدہ جوہر الترکیب نام	باہمہ تحقیق بہر مبتدی و منتہی	منتظم کردم اصول نجوم فارسی کلام

جوہر تخلص رای جواہر سنگھ ہندو مہین نامی شاعر اور کائیتوں میں فخر خاندان ہیں اور آج مثل اونکی شاعر منشی اور نکتہ پرداز اشخاص بہت کم ہندوستان میں ہیں اونکی کہنہ مشقی روز نئے نئے مضمون ایجاد کرتے ہی اور اونکی شاگردوں سی وقتاً فوقتاً علم سخن اور فن شعر کو ترقی ہوتی جاتی ہے اگرچہ ہم مختصر ذکر اون کا تذکرہ معیار الشعراء ہنود میں لکھ چکے ہیں مگر مزید حالات اونکی سوانح عمری کے جو بعد کو معلوم ہوی بخوشی یہاں درج کرتے ہیں اور وہ یہہ ہیں کہ جوہر لکھنوی قوم کائتہ سکینہ دہلوی الاصل ہیں جد اعلی انکے راجہ پورنچند ہمراہ امجد و سلاطین اودہ سلطنت دہلی کی طرف سی ملک اودھ کی تسخیر اور انتظام کو آئی رای ہماری لعل صاحب اور انکی اور رای بختاور سنگھ صاحب انکی والد ماجد کا مولد بیت السلطنت لکھنو ہے راجہ صاحب رام دہلوی انکے دادا کے بڑے بھائی اور راجا بہادر سنگھ انکے چچا معتمد و منتظم املاک دریاست اودہ واقع دہلی کے رہے اور املاک کثیر اون کے نامی بزرگوں کی لکھنو میں محلہ پورن ٹولہ کے نام سے مشہور تھے جو بعد عذر ۱۸۵۸ء میں حکام انگریز نے اس اندیشہ سے گرو دی کہ پھر باغی کہیں اسمیں متحصن ہوں ان کے دادا کے ایک مجھلے بھائی رائے نند لال صاحب صفا تخلص بڑے عالم فاضل عربی و فارسی کے اور شاعر اردو و فارسی کے منجملہ اساتذہ تھے یہہ شعر مشہور عام ہے ۔ چرخ کو کب یہ سلیقہ ہی نی آزاریہ ۔ کوئی معشوق ہی اس پردہ زنگاری میں ۔ اور یہ رای صاحب مہاراجہ جہاد لال بہادر جنرل افواج و وزیر جنگ نواب صفدر الدولہ بہادر والی اودھ کے داماد تھے حضرت جوہر انکی سن شعور سے اپنے دادا اور نیز اپنے حقیقی ماموں راجہ بلبھی بہادر جنرل و بخشی الممالک فوج شاہی کے ساتھ حکام اودھ کے دربار میں جاتے اور جرنیلی و بخشی گری میں ملازم شاہی ہو کر بعز و امتیاز کام کرتے تھے اوسی زمانہ سے اونکو شاعری کا شوق پیدا ہوا اور اپنے والد ماجد اور چچاؤں سی کہ سب عالم علم عربی فارسی اور ترکی وغیرہ کے تھے ہر زبان کی تحقیق کا بھی ذوق بہم پہونچا ابتدا شوق شعر اردو کی ناسخ سے کی دو ایک غزل دکھانے کی نوبت آئی تھی کہ ناسخ نے فضا کے جو ملک الشعرائے متاخرین اردو لکھنو میں گذرے ہیں اونکی بعد جدی صحبت شوق غزل اردو کی خواجہ وزیر وزیر تخلص سی رہے جو عمدہ اور فضل شاعر ناسخ کے شاگردوں سی تھے اور اول دیوان فارسی کا ملا ناطق کرمانی کے مشورہ سے کہ جو بہترین شعرائے زبان ایران سی وارد لکھنو ہوئے تھے مرتب کیا

ہمیشہ منجملہ شعرائے اعظم تمام شاعرہای اساتذہ زبان خارسی داؤدمین شریک شامل وہم سخن رہے بعد انتقال
راجہ بعلجی بہادر جنرل وبختمی الممالک اودہ کے جب کہ راجہ الفت رای بہادر الفت تخلص بجای پدر جنرل وبختمی
ہوئے جوہر بہ مساعت برادرانہ ان پدر بزرگ سی جدا ہوکر دفتر دیوانی شاہی مین کہ انکے جدی بزرگون کا موروثی
دفتر تہا اور اوسوقت بسلسلہ رشتہ داری انکے بزرگون کے مشیر الدولہ موید الملک مہاراج اودہراج بالکرشن بہادر
جسارت جنگ کے پا نیام تہا بجاے والد بزرگوار اپنے کے مقرر ہوئے فخر الدولہ منشی الملوک راجہ تن سنگہ بہادر شیار
جنگ خمی تخلص نامی فاضل متجر میر منشی سلطنت اودہ جنکا دیوان زخمی چہپا ہوا موجود اور شرح گل کشتی فارسی اور
بہت رسالی ریاضی وغیرہ مین مشہور ہین وہ بہی ان جوہر صاحب کی مامون تہے اور رای بالک رام جنکا توپخانہ
مالک گنج مشہور ہے مامون انکی والدہ کے تہے اور راجہ بہگوان داس صوبہ دار کشہر یعنے ملک بیلکہنڈ نانا
انکی والدہ کے تہے اور نواب افتخار الدولہ افضل الملک مہاراجہ میوارام بہادر صلابت جنگ دیوان اودہ ہم رتبہ
وشیر اعظم بہی انکے غیر قریب اور راج راج راج اودہراج پیشوا برہمان راجہ مراد سنگہ بہادر منشی ومتہمم بیت الضرب
سکہ شاہی انکے خالہ زاد بہائی تہے غرض یہ مختصر ذکر انکے جدی اور مادری بزرگون کا ہوا اور اس سے معلوم ہوتا ہے
کہ یہ حضرت کسقدر رعایخاندان اور حسب ونسب مین والا دودمان ہین یہ جب ۱۲۷۴ھ مین انقلاب سلطنت
لکہنو کا بعہد واجد علیشاہ بادشاہ ہوا جوہر نے بہ حکم شاہی بہ ترتیب کاغذات مال انتظام سرکار انگریزی کا
کرایا اور مہاراجہ بالکرشن نے انکا موروثی دفتر انکے سپرد کردیا ۱۲۷۵ھ مین عذر ہوا ۱۲۷۶ھ مین پہر از سر نو
کاغذات مال درست کئے اور محکمہ اسپشل کمشنری سے انتظام سرکار انگریزی کا کرایا بعدہ بحکمہ چیف کمشنری ملک
اودہ منتظم دفتر واہلکار پشی وصاحب مستظہر ہے بعد تخفیف دفتر فارسی صدر تحصیلدار موہن لعل گنج وملیح
آباد وصدر لکہنو چند سال تک ہے اور بعدہ اسسٹنٹ کمشنرون کے امتحان مین بہی کامیاب ہوکر اختیارات خود مختار
حاصل کئی اب کمال عنایت وجوہر شناسی ہز ہائی نس موی ایر بیل سر مہاراجہ جگدیش سنگہ صاحب بہادر کے سی
ایس آئی والی بلرام پور وتلسی پور وخرد وغیرہ راجہ تخلص صاحب دیوان سی انکے منشی اور مصاحب ہین اور منشے
رای تارا چند صاحب خلف اکبر جوہر مصاحب ومنشی انگریزی سر مہاراجہ صاحب بہادر موصوف کے بشرف
وامتیاز تمام ہین اور انکی مجلے بیٹی منشی البیلے پرشاد کے واسطے بہی کہ بہت اچہی خطاط اور طبیعت دارین دہات
رعایتی عنایت ہین اور انکی علاوہ اور فرزندون پر بہی رعایت کامل ہے اور منشی لالہ چند صاحب انہی کی دولت
اور اقبال انکی بہی چہپی ہوئی مشہور ہے انکے بہائی کے حسر تہے اور منشی دولت رای شوق مخاطب راجہ بہندر پرشاد جو تارا
راجہ کندن لال اور پہندن لال سی شاہ اودہ کے میر منشی تہے اور واجد علیشاہ کے ہمراہ کلکتہ کو گئے اور منشی
طوطا رام شاعر صاحب دیوان مشہور ومعروف انکے سمدہی ہین کہ انکی خلف اکبر رائے تارا چند جی کے شادی انکی

خاندان مین ہوی ہے اور منشی رام سہائی رونق منشی سیندو لال زار جو نامی شعرا ہی حال ہی مین اور حضرت میان دلگیر مرثیہ گویون کے پیر خود جوہر صاحب کے خسرالی رشتہ دارون ہی مین خطاب ائی انکا آبای ہے اور پہر مجد آباد شاہ ہی ہی پایا تہا اور اب تک مندرجہ ذیل کتب تصنیفات حضرت جوہر ہی چھپ کر شہرہ ہو چکی ہین دیوان اول اردو موسوم تاریخی مخزن فصاحت چہاپہ لکھنو مطبع منشی نول کشور صاحب مالک اودہ اخبار دیوان فارسی موسوم تاریخی مطلع خورشید چہاپہ لکھنو مطبع منشی نول کشور صاحب مالک اودہ اخبار دیوان سیوم اردو و فارسی موسوم تاریخی ارمغان ہندوستان چہاپہ پنجاب مطبع رفاہ عام سیالکوٹ دیوان چہارم اردو موسوم تاریخی نخلستان دلچسپ چہاپہ پنجاب مطبع رفاہ عام سیالکوٹ دیوان پنجم اردو موسوم تاریخی تہذیب الاخلاق و تہذیب مطلق چہاپہ بلرام پور۔ مثنوی ہاے قیافہ و نجوم و جوہر افلاک و جوہر ادراک وغیرہ مجم کثیر چہاپہ مطبع انجمن اودہ وغیرہ مثنوی ہائے شاہ نامہ و شکار نامہ مہاراجہ صاحب و شاہزادہ ایدہ شہزادہ سرجنگ بہادر غیال و شکار غیلان چہاپہ بلرام پور دستور المکتوبات شرح اداب القاب و تعلیم نصایح کار آمد دستور الملفات چند جلد اور مجلد یکصد کتاب چہاپہ مطبع

اور تاریخ ولادت جوہر ۱۲۴۰ ہجری مطابق ۱۸۲۵ ہی اور یہ شعر اسبارہ مین خود انہون نے بطور معما کے نظم کیا ہے

وجود جوہر آمد ای نکو فال ز پیغمبر نخستین چاردہ سال اعداد حروف پیغمبر ۱۲۴۰ اس سی چودہ سال پیشتر ۱۲۲۶ ہجری ہوے

اشعار جوہر

ہین ہے رکہتا ہون یون ہی جانان کی	جسطرح رکہتے ہین مصحف کو مسلمان کی	آبدار اور نکہر کر ہوئے گیسوی سیاہ	ہو گئے تر بال بنی ہین گیسوان سیہ
کون ناصح ہی جو دیتی نہین تو گہ صلا	ہین سخن گو تو کریں شیخ ہی گفتا نکین	روبرو اکی کیا یوسف مصر کی سیاہ	سر بازار بیچا تہا ہین خریدار انکین
دیکہی پہر وہ لڑی اوس دم دوانی نگاہ	کیا عجب ایکی برس پہر ہوں بازار انکین	شرم سی گہر ہین بہہ گئے ہین موتی نکلے	کہین پیدا کہین دشت و دیوار انکین
آپ سی اپنا مدار ابہی نہین ہو سکتا	کیسی علمی ہو کہ جب تک پیر ہمارا نکین	لحی جو تصور ہین ہے آئی جو نظر	محو نظارہ کی کرو ہین یا رانکین
یک پری ہی جب تہ دون جار انکین ہین	آہ آہ انور نے کو تیار انکین ہو گئین	نشہ کے دور دن کیفیت کہانی دیکہے	تم ہوئی ہوش تو ہشیار انکین ہو گئین
جفت ابرو ہی تہا طرح غزل	تم ہی ہو یار تو یار انکین ہو گئین	وظیفہ ہی کی ہی تجاج کب رش ضمیر	جنیم دل جب تک گمین ہین بیکار انکین ہو گئین
جام خالی ہو گئی سر شار انکین ہو گئین	زندگی تام کی ایار انکین ہو گئین	نشہ کے عالم مین کیفیت کا دیکہا انقلاب	جام خالی ہو گئی سر شار انکین ہو گئین
آیہ ابرو کے رہتی ہی تلاوت آن	اب تو ای جوہر تری ہی دیندار انکین ہو گئین	ہو رزق کو ہ مین تو وہ دی کے چیرا تہا	کہتا ہی نی کو میر اخلاق ہزار ہا تہا
انفعال نیتا مین کب ہوا ہے فکر	سودا نہ سیہ کے مین کری کیا شمار ہا تہا	کیا کاسہ حباب سی ہا تہا آیا موج کو	پہیلا کسیکی آگے نہ تو بار بار ہا تہا
فرمایا سر فراز تو ہو جا و بیحجاب	جبکو نہ سینہ پر سی میرا بار بار ہا تہا	یا رب ہوا کی رقص گرہ گیر ہا تہا	شیرینی خ پاؤن مین ہو نہ زنجیر ہا تہا
دنیا دہ اسر مہ نگاہ کر غصب کیا	سنون کو کوئی دیتا ہے شمشیر ہا تہا	رنگ شفا کی گرمی سی پنجہ مین آبلے	ملتا ہی جب حنا جب پی پیر ہا تہا
تیری ہاتہون شہادت تیر کی کشی کی ہا تہا	وہ ہر کنا میری سینہ کا پہر کنا تیری بازو کا	جب جا ہین کہین نہ دلین تنہا ہی تنہا	جہرمان ہین انگلیان تو شاہری ہتیلیان

سایہ بھی انکا سرخ ہی مانند برگ گل — انکا رنگ استعداد ہیں تہا کے تیلیان — جوہر کا دل تپہ ہو پروانہ کو سوجھ — شعلیں ہیں تہہ شعلہ تہا کے تیلیان

فرقت میں شعلۂ خیز ہو ایسا ایاغ دل — موی سیاہ سر پہ ہیں دو چراغ دل — جمکا ہی الفت رنگیں میں داغ دل — روشن ہوا ہی وغن گل سی چراغ دل

کہولا یہاں کے ہمنے نہ مستی میں ازل — کہتے ہیں غلط اسکو نہ ہملکا ایاغ دل — فصل گل آی داغ کہیں پہر سے ہو ہے

تو زدہ جسم ہی گیسوی عنبر سیاہ — اگیا جسم کا سر پہ سمٹ کر سیاہ — تن یہ شعلہ ہی کہ ہو نور کا ہر سیاہ

فیض بہلا اوسیطرح جہانیں اوسکا — گہر میں جس رنگ شجر اور ہو ہر سایہ — شکل سمش و قمر اوسکا ہی نور رسایہ

بزم سایہ لگے کرنے وہ روشن اتنے — گہر سی آتا نہ تہا جسکا کبھی ہر سایہ — چلتے ہیں خاک سی اپیادہ و ہاکر سایہ

گرمیاں اوسکی ہیں جو ہر ہے تو کیا ہو عجب — برق کیطرح سی اوہ جاتی ہے کر سایہ — دہنڈ ہستا تہا ہی گرمی سی تو ہیا سایہ

ہوی خونریز عالم جایہ مینا و کل افگن کے — نہیں ہی وحشہ سو فرسی کم لیس جکن کے

نظارہ جہانگہ کو اپنی نظر بازی کا کرتے — بنی ہو چشم بد دور آج بتی چشم دور بنکے — بیچہ ہی چاندنی عکس عنبر بار دار کے

صفحہ گرکتابیں ہے کہ دیکھ اوس شوخ جانی — قواعد کو ہی سنگیں چرہا ہی فرع لندکے — ہنڈہ نہیں یہ پان نہیں یہ نہیں نیز

ہیں ہو ہاتہ نہ یہ کہیں اوکس نصیب — یہ بیشکر یہ آم نہیں کیلہ ہی نہیں — کیوڑا یہ موتا نہیں یہ کیلگی نہیں

تر کیہیں یہ مژہ کی نہ یہ نعمت تیز — زیور نہیں یہ فصح ہیں نازکی نہیں تیز — کہانیکا کیا مزا ہی جہاں کہ کوئی نہیں

جنمی بہشت کی ہی ہی سرزمین ہیں — ہندوستان سے جا کیسی ہر کوئی نہیں تیز — اس سرزمین سے چرخ کو ہی ہمسری نہیں

دانت ہیں ہنڈے کر چین یہ زمان زخم کو — خندہ دندان نمایاں ہے زخم دامن تیز — یاد آتی ہی خدا کی جب گرہ کھولتے

اپنی کو چہ سی جو تم نکلے تو یہ حیرت ہوے — آفتاب آیا ہے کیونکر سایہ دیوار میں — موتیونکی بیل ہی کہیا زخم دامنداز میں

مرد جری بحکم خدا لازوال ہے — شہباز ہے حرام کبوتر حلال ہے — ارزے شرع خون کبوتر حلال ہے

کس گل اندام فی پای یہ عطر گیسو — سنبل باغ جہاں سے ہی ہیں سر گیسو — روئے نہیں وہ ہیں پایال تو سر گیسو

باندہکر لام ہوے صاحب لشکر گیسو — کیون نہ ملک دل عاشق کو کریں سر گیسو — سیر کو نکلے ہو چوٹے ہو منہ پر گیسو

حضر کیطرح ہیں چشمہ ظلمت نظر آے — یاد آئین جو تمہارے لب کوثر گیسو — دونوں شانونپہ عجب شان سے ہیں بکھر گیسو

رخ کی آئینہ پہ لہراے ہیں ای مخزن حسن — ہیں بگرمار طلسمات سکندر گیسو — بل جو کرتے ہیں بہت کسکے ہیں بل پر گیسو

اس ادا سی مجھی جنت کا مزا دیتے ہیں — ہو نہ تو پر اکی ہیں موج لب کوثر گیسو — خوب بہاتے ہیں گی کسکر گیسو

دیکہکر آئینہ وہ پوچہتی ہیں مجھسے ہو — سیہ بتا دو کہ بنی کیسے ہیں خوشتر گیسو — نتیجہ زاہد و اچہا نہیں کفران نعمت کا

حنا ہی ہاتہ نہ رنگین ہو نہ رنگین ہیں گلونپہ — انہا ہاتہنے پرہ برلا خون شہیدان کا — گزر کہن نہیں ای شیخ پر جنت میں انکا

پر بگی اوسکی حقیقت جو ہوا وصل نجی — جزو دی کل ہو گیا قطرہ دریا ہو گیا — ہر جا بد پر گمان ہے بارہ فات کا

جوہر اوسہا نے خوب کلاوشر اوسکے لطف — ہی قوم کا یتوں کچہ مزا کائنات کا — عیان ہے سب پہ جوہر جو ہر تیغ ہند کا

دریا کا شور قطرہ کو ہرگز نہ بین	منصور کی شکست تماشا ہوئی وہ دار کا	فرقت میں جاتا ہوں کہ بر کو بر مل	پیغام کو لشکر تو کہاں جا نور نہ جاتا
چشم دشمن میں تیری خال نظر آتا ہے	تیرے اہوں نے کیا ناف آہو پیدا	رہ نہ جائیں مجھ کی چال میں ہرن آہو پیدا	تیری خوشی ہی کر نکلے دم آہو پیدا
بوسہ چشم پر لب کو دکھا کر یہ کہا	منع ہی صید جو کعبہ میں ہوا آہو پیدا	وہ جوانی کی مری برکمسن میں کہاں	غنچہ صبتک کہ ہو گل نہ ہو خوشبو پیدا

چوتھی تخلص جیالا پرشاد قوم کایتہ ساکنہ بلند شہر ہیں ملازم ریلی

		پس فقیری کیا کہیں کانگ جاتا	نہ ہندمان بیر ہیں ہش جان ترا کس سنگ

پانچمں تخلص جین نانہ قوم کایتہ ساکن دہلی شاگرد میر وحید ایک شخص تازہ فکر کہن مشق ہے اور حال معلوم نہیں۔

	دل جو سینہ میں عشق کی آنچ سے جل گیا	بیکے کہنچتے ہی میرا دم نکل گیا	

چھٹی تخلص قوم کایتہ سکنہ آلہ آباد محافظ دفتر کلکٹری بنارس خلف منشی موتی لال میر منشی زرید شی بدیل کہنڈا انکا ایک قصیدہ انکے بیٹے دیو کی نندن ہر تخلص نے بھیجا تہا اوسمین سی یہ شعر منتخب ہوا۔

	ہوئی کیسے کیسے جوانمرد پیدا	بنا ہی زمین پر کہاں کیسی کیسے	

ساتمں تخلص بہاری لال ولد گنگا پرشاد شاگرد مقصود عالم سررشتہ دار عدالت ستنا پور۔

	رہی بعد فنا بر باد می جسم لاغر کے	نشان ام کا ہے نہ زیر سہان ناتا	

آٹھمں تخلص شادی لال کایتہ سکسینہ لکھنوی برادر زادہ حقیقی منشی رام سہائے رونق استاد فارسی اردو کے ہیں اونکا یہ مطلع عشق ابے جان طوائف میں مشہور زبان زد عام ہے۔

	سر نام صنم نام خدا ہے	الہی جان کا رتبہ بڑہے	

قصہ الف لیلہ کی ڈہائی سو راتین انہوں نے بہی نظم کی ہیں اور یہ نظم بنام جلد چہارم الف لیلہ نو مظہم ۱۸۶۵ء میں چہپی ہے یہ چند شعر ساقی نامہ کے اوس سی لیکے جاتے ہیں کلام انکا بہی بہت صاف سلیس اور شیریں ہے۔

کدہر ہی ساقی بیکس کدہر ہے	طبیعت کچہ ہمارے جوش پر ہی	بہت جلدی صراحی بہر کی لا	کہ تا ہو نظم تر الف لیلا
خوشی سی تیرے ساقی ہی میں کام	مذیتا دو سرا وی ایک ہی جام	ہوس نے میرا مجکو ہی گہیرا	بہرای ساقی ہو نہیں مشتاق تیرا
ہزار دو مکو بلائے سینکڑوں جام	رکہہ ایسے دو میں ہکو نہ ناکام	جہاں کا ساغر کا کہلاتا ساقی	ہمین بہر جوش میں لاتا ہے ساقی
	ارادی لطف کی رکہتا ہنین گر	طبیعت کیوں ہے مایل بہر ہنسی	

نمامں تخلص گہمنڈی لال باشندہ منگیر ضلع بہار شاگرد حافظ ضیغم۔

	نا شوق رقم کرنا ہوں اوسکو صبا	کیوں دو دو دل مشتاق کو بوسہ دیجائے	

حاضر تخلص راو اکشن خلف منشی بیج لعل مرحوم قوم کایتہ سری باستو کانپور کے برگنہ نواب گنج میں رہتے ہیں اور مختاری عدالت وجدارے ضلع مذکر کی کرتے ہیں ایک غزل اونہوں نے اپنی منشی راج بہادر زخمی کے خط میں بہیجی تہی اوسمیں سے یہ چند شعر درج کیے جاتے ہیں

عیش کرتے ہیں وہ اب غیر کے گہر میں کہاں	فرق آیا میری آہ کے اثر میں کہاں	نام کو بہی کسی اوسکا نہ نامہ لایا	جستجو ہم نے کی تیری مگر میں کیا کیا

دلگیر تخلص جینولال کایتہ لکھنوی شاگرد نوازش حسین خان نوازش اپنا مذہب چھوڑکر مسلمان ہوئے بیشتر مرثیہ کہتے تھے چنانچہ مرثیہ گویان کے پیرتصور کئے جاتے ہین اور غزل مین طرب تخلص کرتے تھے چونکہ اونکا تخلص دلگیر مشہور ہے اسلئے یہ اشعار اونکی دلگیر تخلص کے تحت مین ہی لکھے گئے۔

معطر اوسکی نہانے سے بسکہ آب ہوا | حباب بحر پہ ہر یک شیشہ گلاب ہوا | باتین تیری سنا کرین اور دیکھین ہم | وہ عاجی ہی نہیں یہ صفا ہے چشم
آئی طرب زیادہ جو خوش چشم باغمیز | نرگس کے تئیں کہو تو ہی فاختہ چشم

دیوانہ تخلص ای عرف بنگہ ہمیشر زادہ مہاراجہ مہاراین موزون مشاہیر شعرای اردو اور فارسی سے ہین فن شعر سے خوب باہر تھے اکثر میل اونکی طبیعت کا فارسی کیطرف تھا چنانچہ چار دیوان فارسی اونسے یادگار مین رہیختہ کے شعر بھی کبھی کبھی موزون کرتے تھے پورے کے اکثر شاعرون نے شعر کہنا اونسے سیکھا تھے جعفر علی حسرت اور میر حمید علی خزان اونکی عمدہ شاگردون مین سے تھے۔

جان پر آنبی ہدم میری خاطر سے | بات کچھ بن نہین آتی ہی اب الٹا پھر | دل ہی کی تیری تیغ کی گی شہ نہ لگا جی
دل سے اتر پڑی ہی ادا وضع بسمل کی طرح | یا کہ سیکھی مرغ بسمل نے تری کیطرح | تم کا کب جگر ہو جو زہرہ نگاہ جائے

ذرہ تخلص مرزا راجہ رام ماتھہ بہادر نظارت بادشاہی دہلی کے پنشکار تھے

تیری کوچہ مین رو رو شب پڑا بہرا ہی ذرہ | سچا ہے ایسی دیوانہ کے مطلب کو روا کرنا

ذرہ تخلص لالہ شنکر لال قوم کایتہ باشندہ لکھنو شاگرد میر علی اوسط رشک

مہدی سی نگاہی مین تمکے جین کے ہاتہ | پہونچی ہین ہمسی کے گل نار دسکے ہاتہ | قامت ہے سرو لالہ ہے رخ نرگس انکین ہین
اس سبز خط نے تیری غریب الوطن کیا | یہ خط مین لکھکے بہیجین گے اہل وطن کے ہاتہ | کیونکر نہ نوچی ہو جہانگیر یوسفی ہے
ذرہ مصطفے علی ہون جہین | ای ذرہ معرفت ہی نہین تجھکو ہاتہ | آتے ہین نزع مین دہن اوسکے ہاتہ

ذرہ تخلص منشی انواری لال باشندہ کلکتہ۔

دلدار کی خاطر سے دل زار ہی چھوڑا | الفت مین ہمسی کی گلزار ہی چھوڑا

ذرہ تخلص لالہ جوالا پرشاد خلف لالہ رام نراین وکیل ضلع فرخ آباد

یہ عالم ہوگیا سوز جگر سے | نکلتی آگ ہے دیوار و در سے

ذکا تخلص خوب چند قوم کایتہ ماہر دہلی شاگرد وشاہ نصیر کے تھے اور انہون نے ایک تذکرہ ریختہ کے شاعرون کا بھی لکھا ہے جسکا نام عیار الشعرا ہے اور یہ صاحب اس فن مین بڑے استاد اور شاعر شیرین سخن تھے اور اب انکے پوتے مہابیر سہاے ریست یکانیر کی طرف سے اجمیر مارواڑ مین وکیل پنچایت ہین اونکی شعر تحت مین لکھے گئے ہین۔

آیا جبکہ چلی سر پہ ذکا تیغ کہاں	ناتہ سے چوکھی فوج ہوئی ہے تو آرام کہاں	ہلی ہی سر پہ لدا دیکھئے کیا ہو	لہاں کہاں ان چلی تلوار دیکھئی کیا ہو
نقش پا خالق نگینی نے بنایا ہمکو	جبکی قد موں سے لگی روشنی پایا ہمکو	شرم سے ہوگئی پانی پانی قصہ چوڑ	مرجع دریا ہی سے پیدا ہوئی نیچر کو دیکھ
	ہماری خاک سی گذرا جا باندھکر دامن	کچھ اپنی جو ہیں وہ شاید غبار کہتا ہے	

ذکا تخلص پنڈت سریکرشن خلف پنڈت دیارام کشمیری امین عدالت دیوانی فرخ آباد۔

نہایت سخت جان ہیں نہایت سخت جان ہیں	نہ ٹوٹے خنجر بران کہیں یہ محکو خطرہ ہے

ذکی تخلص سنبھی گنگا پرشاد رئیس مہابن ضلع متہرا ایک شاعر نگین بیان ہیں مگر کوئی غزل یا شعر اونکا دستیاب نہوا

ذوقی تخلص ذوقی رام عطر فروش مراد آباد میں تھے کہتے ہیں کہ ایام ہولی میں بنجاروں کی مانند کوچہ و بازار میں شعر پڑہتے تھے اور یہ شعر اونکا ہے

ملنے سی تصویر میں کچھ کم نہ پایا	گرد ہنوا اوسکی تصویر سے اوس میں ہوا

راجہ تخلص مہاراجہ بلوان سنگہ بہادر خلف مہاراجہ جیت سنگہ بہادر والی بنارس جو اگرہ میں رہتے تھے اور ہندی و اردو زبان میں شعر کہتے تھے یہ قوم سے تر کر ما برہمن تھے انکی مورث اعلی راجہ منارام گنگا پور کے زمیندار تھے اونکو محمد شاہ بادشاہ دہلی نے بروقت اختلال سلطنت دہلی اور بدنتظامی صوبہ بنارس واسطے بندوبست امن و امان ملک و مال اوس ضلع کے منتخب کرکے شاہی سند تین سرکار دن بنارس جونپور اور غازی پور کی اس شرط سے بخشے تھے کہ تیرہ لاکھ روپیہ بطور مالگذاری خزانہ دہلی میں داخل کیا کریں راجہ منارام نے اس عطیہ شاہی ہی بطور حاکم مالا ستقلال بنارس میں بیٹھکر بڑی شان و شوکت کے ساتھ آٹھہ برس تک حکمرانی کی اونکی مرنے پر اونکی بیٹے راجہ بلونت سنگہ بادشاہ کی منظوری سے ۱۷۳۲ء میں اپنے باپ کے جانشین ہوئی انہون نے اپنے الوالعزمی سے باپ کی مالکانہ حکومت کی نسبت آسا اور بہی زیادہ کیا کہ اپنے نام کا سکہ چلایا جس سے اوس علاقہ میں اونکا اقتدار بخوبی جم گیا لیکن بادشاہ نے وہ سکہ بند کردیا تب بجائے اوسکے ایک دوسرا سکہ بادشاہ کے نام کا بنارس کے لئے جاری ہوا اور اوسکی ٹکسال نگرانی انہین کے اختیار میں رہی چونکہ انکی زمانہ میں سلطنت دہلی روز بروز ضعیف ہوتی گئی تہی اسلئے اونکو اپنی ریاست بڑہانے کا موقع ملتا گیا مگر جو خراج مقررہ تہا وہ سال السال محمد شاہ بادشاہ کی زندگی تک جیکا خاتمہ ۱۷۴۸ء میں ہوا خزانہ شاہی میں داخل کرتے رہی بعد انتقال بادشاہ موصوف کے جو خرابیان پڑین اور اودہ و الہ آباد کے صوبے نواب سعادت خانکے تعلق ہوئے تب بنارس کا علاقہ بہی جو شامل صوبہ الہ آباد کا تہا اوسکے متعلق ہوگیا اور راجہ بلونت سنگہ ایک عرصہ تک اوس سے علیحدہ رہی بعد جب اوسکی اور اوسکی باپ راجہ بنی بہادر نے اونکا اطمینان کردیا تو اوسکے شامل رہی اور بعد انتقال نواب سعادت خان کے ۱۷۶۳ء میں جب شاہ عالم اور شجاع الدولہ نے بنگالہ پر حملہ کیا تو یہ بہی اونکی ہمراہ گئے بعد جنگ بکسر ہمراہ شاہ عالم بادشاہ کے انگریزون کے فوج میں آئی اور اونکی زمینداری ۱۷۶۵ء میں اودہ سی گورنمنٹ انگریزی کو منتقل ہوئی لیکن یہ کارروائی بابد یمنٹ ولایت نے منظور نہ کی اور ۱۷۶۶ء میں اونکا علاقہ پہر اودہ کو واپس کیا گیا اور نواب شجاع الدولہ سے شرطی گئے

حسین و نازک اندام و خوش اطوار — برنگ لالہ و گل تازہ رخسار — ہوئی اُن کے چار فرزند — کہ تھے درخت سعادت کے وہ بلند

کہون اُنکی زردی شاستر نام — یکے ماہر دویم تشکیندہی عام — سوم شہور شاجین و تاتار — سری مایست فرزند خوش اطوار

چہارم نام بہت ناگر ہے شہور — ہواجت گوپت کی آنکو بحضور — سوسرما کی جو تھی دخت سلام — ہوئی تاہہ اوس سے فرزند کو نام

سبہون مین پہلے سورج دیو کا نام — کہ جسکا نام عالم مین عیان ہے — اشٹ دگوڑ مین بعد اوسکے شہور — چہارم مین کرن یا چہرہ پر نور

دگر ہے مانشت ایہانہ ظاہر — خردمند عقیل و پاک و طاہر — دگر ہے کارشٹ عالم آرا — پسر ششم انگم ہے اشکارا

ہوی جب یہ سبون فرزند شہیار — دیا جیت گوپت نے تب انکو نام — جو دیکہا ماسعادت جب کو خواہ — سرمد و قص ہی سب کا کیا یاہ

ہوی جب وہ جوان و لائق کار — لگے بر مہاکا کرنے روز و بار — پسر جیت گوپت کے بر مہانے خوشتر — جو دیکہے صاحب عقل و ہنر

کیا تجویز یار اے گرامے — کہ ہے بس دہر مین بے بہنطای — انہین ہمچون بسوی رہ سکون — لکہین تا یہ سیاہہ روزنامون

لکہین سب خلق کی خوبی در شتے — بائین خوش دنیکو سرشتی — کیا چار دفتر اُنکو معین

کیا مغرب مین ماہر کو مقرر — کئے ہمراہ دو چہوٹے برادر — اشٹ اہل ہی سورج دیج ہی نانے — کہ تہے دو نو سعادت کے نشانی

جنوب و غرب کے ماہین کا کام — دیا سکینہ کو شہور ہی عام — کرن اور رگوڑ ذی فہم و خرد ور — ہوی ساہتہ اُنکی یہ دو نو برادر

سری مایست کو بہیجا سو شرق — کرے تا نظم ملک شرق کی ندرق — انگم کلشت کے ماہو شیاری — کیا ہمراہ بہر پیش کاری

جو فہم و عقل بہت ناگر تہی ذات — اوسی بہیجا سو ملک شمالی — مرادر بالشٹ ایہانہ خوشتر — ہوی وہ پیشدستی مین مقرر

غرض یون بارہون فرزند دانا — ہوئی اقصاے عالم مین روانہ — کیا احوال عالم سب قلمبند — ہوئی مال و زر و حشمت سے خورسند

کیا وہ نظم رسوخ خلق و عالم — ہوئی خوش دہر کے شاہان اعظم — زمین کوہ و قاف و دشت و دریا — سبہون کا عرض و طول ناپا

خیالی تخلص منشی خیالی رام لکہنوی بڑی شاعر بر گو ہین قوم کایتہ سری مایست۔

دامن صبح کو یہی دست جنون ثابت ہے — چاک کرنا ہے میری گریبان کیطرح — ناخن بالی ہی ہم تقویہ دی سکتی نہین — کب ہلال عید ہے ابرو کے جانا کیطرح

طایر وہمین ہے از صبحت مکانا جانا ہی — بائین کرتے دیکہیہ یہ طوطی بولتا کیطرح — شکبارے باغ عالم مین کہان ہے لاسکا — بل عیش کرتا ہی سبزہ زار پر بنجیکیطرح

داس تخلص شنکر داس مدرس مدرسہ پنڈی بہتیان ضلع گورکہپور انار ملک پنجاب ایک فی استعداد شخص ہین بندہ سے تحریری ملاقات ہی اونہون نے چند کتابین بہی تصنیف کی ہین از انجملہ ایک چہوٹی سی مثنوی نقشہ زندگی اور دوسری کل زار مغربی یعنے تاریخ جنگ روم و روس مین نے بہی دیکہے ہین اور چند غزلین بہی اونہون نے میرے پاس بہیجی تہین از انجملہ یہ چند شعر لکہے گئے ہین۔

جہرے ہاتہ تابان ہے لیس ہین کالیان — آہو کیطرح انکہین ہین موہنی لیان — ساقی بلا دی جام می لعل ہاتہ سے — مطرب کہو گا ہی بجا وہ تا لیان

دانا تخلص روشن لال ولد مہتاب اہی واہ کیا نورانے نسل ہی قوم کایتہ پیشہ لکہنو شاگرد نواب عاشور علی خان۔

اُنہی ہین جو لطف اگر ہو گیر یا تہہ مین — سودائیو لیٹ لو زنجیر یا تہہ مین — کسر جو رستی پہ ہی صیاد کا مزاج — کہینچے اگر کمان تو ہو تیر یا تہہ مین

دلنا تخلص سوہارام علاقہ دار کمپنی انگریزی بیشتر فارسی کہتے ہیں باشندہ کلکتہ۔

	راتوں کی سیر جسنے کی فریاد سی یاد	آج لیکا ہے وہ اطلس میں شام ہی	

دانش منشی نکندلال برادر زادہ درای پور نخید عاجز تخلص کایہ سکسینہ لکھنو۔

لعل نوشی پر سی جب سے جامی شوخ نے	چھپ گئی ظلمات میں سب آبحیوان کی طرح	خم سر انشے قاتل تیغ بران کی طرح	تیر ارمان نہ جائے میری ارمان کی طرح

دایم تخلص قیام الدولہ نجمی الملک ای بہتر چند بہادر کایہ سکسینہ کہری خلف منشی محمد ای جو اپنے عہد کے بڑی نامی گرامی اور چند فیض شخص تھی اونکا انتقال سنہ ۱۹۱۰ ہین بمقام کاشی جی بیکنٹھ باشی ہوی انکا کیقدر ذکر خیر منشی دیومی مال عابد تخلص کے ذکر مین بھی لکھا گیا ہے جو اونکی پوتے ہوتے ہین مگر کوی کلام انکا ہمکو نہین ملا۔

دریا تخلص پنڈت رتن ناتھ خلف پنڈت امرتا تھہ شعلہ واہ باپ بیٹون نے کیا دعنصر آبی اور انشی سنکر کرلی ہیر قوم برہمن کشمیری باشندہ لکھنو دیوان سبحان علیخان کبوہ شاگرد میر اوسط علی اشک اور بعضی مولانا ناظر بلگرامی کے شاگرد لکھتے ہین۔

نادیدی ہین قریب لگا کر دو نین	نظر اکہین نہ جا ہی یہ شمع نظر کی لو	دریا دلون سے دور نے ہین دل تنفسی	تہرای کیون نہ پانی ہین شمع قمر کی لو
ذروان خم پانی خیر اکہین کیون عیش	کم ہو یگی نہ آتش داغ جگر کی لو	ہے روشنی شمع کو شعلہ زرا نہین	اندہا ہی وہ جو پا ہے کوی چشم تر کی لو
کہینچو جو آہ دلو تو ہنڈی ہی ان دنون	دریا کی آگے پانی ہے نار سقر کی لو	آرزو دلمین بہی ہی سنی ہی پیاس کے	میری سنی مین گر خاک ہے میخانہ نکے
گل چینی مین بہت ہے دیت کہنچو	کیجے چلکے فدا سیر گلستانون کی	ای میر سے عقد کشا عقدہ کشای کیجے	تا رجان مین گر ہین گرہین گریبان کے

دریا تخلص نندلال محافظ دفتر محکمہ حساب راج کوٹہ۔

	ساتہ دہ سے جنازہ میری تا دفن	ای اجل ہم تیرے آنے کو بہی اچہا سمجہے	

دل تخلص دیہی پرشاد باشندہ مرشد آباد اور حال معلوم نہوا۔

	امید وصل اوس سے عبث تو کہی دل	جس سے کہ رسم نامہ پیغام بہی نہو	

دل تخلص منشی دوارکا پرشاد برادر منشی رام سہای تمنا خلف رای پور نخید کایتہ سکسینہ لکھنو اہی آپ صاحبزادی ہین نوعمر ہین مگر بہت لیاقت اچہی ہے۔

عاشق ہی بہانہ سا تانے سے تم ای مرے	رشتہ الفت کو توڑو عہد و پیمان کب ہوا	ساتہ غیرون کی نباہا جگہری مع جو ترا	بہت گیا دریا دل عاشق کی دانا کیجے

دلخوش تخلص بہادر سنگہ کہتری بیرہ اجہ خوشحال سنگہ عرف خوشحال سای جو محمد شاہ بادشاہ کی عہد مین بڑے امیر اور صاحب مرتبہ تہے

ہون تیری ہجر مین جون دیدۂ گریان ہو چشم پوشی نکر آپنے گہنہ گاری دل

دلسوز تخلص بہی نراین خلف آتمارام باشندہ فرخ آباد۔

	دیکہتا گر جوش خط خال کا میری انکہون مین آ	آبنے کشتی کی لئے گرد اوس کے لنگر مانگتا	

جیز تخلص پنڈت رتن لال خلف الصدق پنڈت نرائن داس ضمیر ملک الشعرائے دہلی اردو فارسی دونو کلام انکے اچھے ہین۔

دل ضبط سے ہے اوسکی جدائی میں بیخبر	شاید کہ غم غلط ہو غزلخوان پھر کریں	وہ گل جو ہو کے سایہ ہمیشہ چمن میں تھا
طفل دل اگر نہ پڑی اسکو دھر لاتم	جانکاہی یہ اجاڑ نخلستان سا	خود سایہ پدر کا مجھے

حرد تخلص بالا پرشاد قوم کیتری ساکن دہلی مرد خوش اخلاق نیک مزاج استعداد فارسی مین اچھی اور امثال سی ممتاز خط نستعلیق نہایت درست اور عمدہ لکھتے ہین ہر چند طبیعت موزون ہے لیکن جب ارستہ مزاجی سی فرصت ہوتی ہے تو شعر کیطرف توجہ کرتے ہین اور جو شعر کہتے ہین لکھتے ہین اور کبھی نہین لکھتے یہ احوال اونکا تذکرہ گلستان سخن مین لکھا تھا وہی ہمنے یہان نقل کر دیا اور اوسکے سوا اونکے کچھ معلوم نہین اور یہ شعر بھی اونکا اوسی تذکرہ سے لکھا گیا ہے۔

یہ ہی بہتر اور وہ ہی گلبرگ تراشی جو ہے	کیا ہی نسبت لعل کو اوسکی لب خوشرنگ سے

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY HYDERABAD-1

حزد تخلص رام نارائن پنڈت کشمیری شاگرد حافظ غلام دستگیر ہین۔

تم آپ سی نہین جانے جہان گھر بھر	یہ جبکے جذبۂ دل کامل ہے کیا کہی

خفی تخلص راجا بلوعظیم آبادی بہت نامی اور مشہور شخص ہو گزرے ہین۔

ہے خاک اڑنے بس تنگ آ نرم سے جلد آ	اگر صحبت ہو گی رنگ انجمن ہو گا	دیکھہ سبزہ کو چمن مین بادہ آشامی اوسکی حال

خلق رائے جادو رائے حیدرآبادی شاگرد فیض

غم نشین کے کمر راشبر کا	ہے بعینہ کہو بری فرہاد کے

خورشید تخلص پنڈت سورج پرشاد خلف پنڈت ہنومان رام حال تو آپکا معلوم نہین ہوا مگر تخلص مقرر کرنے مین اون کے بڑی طباعی معلوم ہوتی ہے۔

پھولو نہ بلبلو چمن بے ثبات پر	عنچون کے چوچکے ہے وہ کوس رحلت	

خوش تخلص دیوان گنیش رائے باشندہ لکھنو انکی ایک تاریخ نظم فارسی مین مدامین فرحت مطبوعہ ۱۸۶۶ء کے خاتمہ پر درج ہے اور اوس سے اونکی خوش کلامی ظاہر ہے مگر ہمکو کوئی اردو کلام اونکا نہین ملا

خورم تخلص منشی ہرگوبند سکھہ متہرا۔

خوشتر تخلص شمبھو دیال باشندہ لکھنو قوم کایتہ بڑے یہانی جگناتہ اہلمد کے شاگرد منشی جواہر سنگھ جوہر بڑے با مذاق آدمی ہین اور صیغہ انجنیری سرکار مین بعہدہ اوسیر ملازم۔ یہہ دو شعر اونکی حضرت جوہر کے پیچھے ہین

کم سفاد ہوندہ ہنر اوس قوم کے بنیاد ہیں	ناچ جو شیطان کو شامل حال ہیں تو ہو	یا کہ بھوپن ہو یا کہ نفس ہو یہ فساد ہو	یہ فعل ہے ناتاہے فرقہ شیطان کو

خوشتر تخلص منشی جگناتہ ولد منا لال قوم کایتہ سری باشندہ لکھنو شاگرد شیوا زمان اور شریر بن بیان ہے رامائن بھاگوت اور مثنوی حیرت کتب اونکی تصنیفات سے اس زمانہ مین بہت کچھہ مشہور اور معروف ہین اور انہون نے یہ تینون کتابین اردو نظم مین قابل تعریف لکھی ہین افسوس ہے کہ یہ صاحب زندہ نہین ۱۲۷۴ ہجری مین انتقال کر گئے یہ تینون

کتابین سینے دیکھی ہین اور انمین سے کچھ کچھ اشعار بطور انتخاب لکھے جاتے ہین۔
اشعار دیباچہ رامائن سے جو ۱۲۶۵ ہجری مین بعہد واجد علی شاہ بادشاہ لکھنو تصنیف ہوئے۔

خدایا نامہ کو نام آوری دے	قلم کو جلوہ بال پری دے	ریاض حمد مین تا حسب اندار	عنادل کی طرح ہو نغمہ پرداز
مضامین ثنا مین تر زبان ہو	سرنگ اپنی سیان دفشان ہو	دہن غنچہ زبان گلبرگ تر ہے	یہ آب شکر کا تیرے تر ہے
گہر افشان جو یون میرا قلم ہے	سحاب لطف کا تیری کرم ہے	زبان سنجی ہے تو نی عنبر افشان	رہے تا شکر مین تیرے غزلخوان
عطا کی چشم مانند ستارہ	کرے تا نور قدرت کا نظارہ	دی گوش اندر لطف و کرامت	سنے تا نغمہ عشق و محبت
رہی مانند سوسن دہ زبان لال	کرے بی شکر حق جو اور کچھ قال	رہی گل صفت وہ چشم بیمار	جو دیکھے غیر اوسکے سیر گلزار
رہی وہ گوش مثل گوش بلبل	سنے جو نغمہ ہائی لغس پرور	فزون ہو شکر سی ہر گونہ نعمت	عبادت سے تیری حاصل ہی عزت

اشعار مناجات

خدایا بادشاہے بے نیازا	خلایق پرور اعاجز نوازا	تو ہی ہے بادشاہ جن و آدم	تو ہی فرمانروائی جملہ عالم
ترے خوان کرم سے پیل تا مور	ہر یک آسودہ ہے بے محنت و زور	صفا کیشان عارف چہرہ پرنور	سیہ کاران کافر سینہ پرزور
سخن سنجان عاقل حسب حلم	جہالت پیشگان نادان بے علم	یکجہ صومعہ پیران ہشیار	میان میکدہ مستان سرشار
جو انمردان ظالم مردم آزار	کہن پیران لاغر سخت ناچار	سبھونکو تو عطا کرتا ہی روزی	بصد لطف و سخاو دلفروزی

اشعار حمد کتاب بہاگوت منظوم خوشتر مصنفہ ۱۲۱۶ھ

گل افشان حمد باری مین قلم ہے	بیاض نامہ گلزار ارم ہے	بہار نامہ شکر فیض حق ہے	برنگ لالہ رنگین ہر ورق ہے
بیان شکر مین رہے نے خامہ خاموش	سواد صفحہ مین ہی نکہت مشک	شکر کا شکر ریزان مین اثر ہے	نے خامہ برنگ نیشکر ہے
عجب ہے دولت شکر آلہے	کہ جسکے فیض سے ہو بادشاہی	بندگی شکر سے ہی ملک نے	جگہہ دی فرق پہ اپنی خاک نے
کیا شکر خدا جو دل ہی منظور	بلا خورشید دہ کو ہلہ نور	بشر کو طاعت خالق روا ہے	کہ خالق خالق ارض و سما ہے

مثنوی چیر گیت سی جگا بدم بوہتی نام ہے

بتی خوش صوت صبح دل افروز	دکہایا نور نے جلوہ روز	کہے گلشن مین گلہائی عنبر	روان ہر سو نسیم روح پرور
عنادل نغمہ پرور ہر چمن مین	بہار تازہ ہر سرو و سمن مین	جو دیکہا حاجت گویت نے نیک فرجام	مے گلرنگ سے مملو کیا جام
جو ستین وہ دونو محبوب یکتا	دل الگن جو لبر و دلدار دلکش	خوشی ہی عین وقت باد خوشتر	لیا دونون کو برمین بار بار
مئی عشرت ہی دونون کو میسر	کیا اوس ساقی مہوش نے سرشار	گرائے جرعہ مے عزت در	کیا شیشہ تہے ساغر کئے پر
رہا عشرت ہی شب بہر حجلہ آرا	سحر کی شغل مے مین آشکارا	ہوئین دونو جل سے دو گہر نیا	برنگ نخلہای تازہ پر بار
غرض گزری حل کے جب سعادت	خوشی ہی باپ دونو ہوئی شاد	دی بارہ خدا نے اوکو فزونتر	ہمایون طالع و اقبال پیوند

حریف تخلص شنی لال باشندہ لکھنو برادر زینی پرشاد ظریف آنجہانی۔

حسن تخلص لالہ پورنچند کایتہ ساکن لکھنو محلہ نوبستہ شاگرد منشی خیراتی لال شگفتہ اردو کے بھی شاعر تھے

حشمتی لالہ ماتا دین عظیم آبادی منصف مظفر پور شاگرد وزیر علی عرف بیتاب شعر فارسی کہتے ہیں۔

	دیکھیں کسی حسن جو رتو پسیلگا دل تو	جنت میں بھی نہیں ہے یہ آرام ہمیں دل	

حضور تخلص لالہ بالمکند قوم کہتری دہلوی میر درد کے شاگرد تھے اور علم عربی میں خوب بہرہ رکھتے تھے۔

نہ یاد ان کو جنبش ہاتو نکو طاقت	جو اوہ نہ کھینچو میں اہ دلبر ہاتھ	سر راہ بیٹھے صدا ہی یہ اپنی	کہ اللہ یاد رہی بے بس و ہاتھ
یاں تجھ میں نہیں ہی آن باقی	واں اب یہی ہی متحان باقی	جفا کو ہم وفا سمجھے ستم کو ہم کرم سمجھے	اودد ہر کجا دلبر ستمگر ہی
ہی پردہ دار مہر حیا سحاب لف	مت کہنچہ ابرو سے اہتو تو قلب لف	آفت بلا و فتنہ و مار سیاہ دار	دیکھیں عاشق ہے کیا حطاب
جلتا ہی کس طالمین پہنیا حضور آہ	دل چاک چشم خشک ہی ہر خراب لف	شہر ہی نبض دل کی سہا انگشت کی تلے	سیاب رہی ہر انگشت کی تلے
انگلی کہی لبون پہ دیہ ہا ہی کچھ کہو	ہے آب خضر جیکے سر انگشت کے تلے	اعجاز ہی کہ مٹھی میں کر دیا	آیا ہیں قلم انگشت کی تلے
	مرگان سے بل تہ خط یار اے حضور	مٹ جائیگی حروف تر انگشت کے تلے	

حضور تخلص ایمی نند لال ولد منشی گوبند سہائے دیپی کلکٹر بندوبست ضلع میرٹھ شاگرد بنواری لال شعلہ

کب تک دیکھے ہیں ہاں دشمن کے لاف سے	ہم کاٹ لیں زبان کو تم کر گھاف سے	یہ حیلہ ایسے میرے دیکھیے مرگ دیکھیے	ٹھہر کر سی جاوے تو اشارے سے مر گئے
حضور تخلص بندت سر یکرشن لکھنوی۔			
بعد فنا پڑی ہیں کوچے آسمان کے	ہتو دیسی دی زمین اگر آسمان مجھے	سنتے ہی حال ارے تم جو سو گئے	کیا آپ نے بنایا کوئی قصہ خواب مجھے
نگاہ دیکھی پاس سے اپنی اودھائی	اتنا سا بک کہتے کہ گذرا گراں مجھے	دھونڈھا کہاں کہاں نہ ملا یار کا پتہ	چلتا ہوں بھی جو کوئی لامکان مجھے
	دنیا کو فی جاوے گا فانا ہی کہیں خلق	رہنی دی ایکدن تجھے لینی میہان مجھے	

حشم تخلص منشی دیپ چند قوم کہتری ولد منشی سیج لال سکنہ دہلی اپنے عہد میں علامہ ہو گزری ہیں مرزا قادر بخش صابر تخلص شاہزادہ دہلی اپنے تذکرہ گلستان سخن میں لکھتے ہیں کہ ذیب چند مرد معمر اور سنجیدہ تھے خط نستعلیق اور شکستہ خوب لکھتے تھی فارسی میں استعداد کامل تھی نثر طرازی کا طرز نہایت دلچسپ تھا۔ امیر خسرو کی طرز کے پیرو تھی محسنات بدیعی خصوصاً اشتقاق اور مراعات النظیر کی طرف اتفاق اس مرتبہ تھا کہ بسا اوقات سلسلہ مضمون کا بہہ سے جاتا رہتا تھا خزائن الفتوح کو جو امیر خسرو کا سکہ سخنوری اور متانت عبارت میں دست آویز منشیان چابک قلم ہے خلاصہ کر کے اونکے معانی کو شرتین میں لکھا حق یہ ہی کہ خوب لکھا کہیں کہیں مراعات نقطی کے قید نے اس نثر کو بھی حلیہ معانی سے معرا کر دیا لیکن باایہمہ خوبی اوس نثر کے دایرہ بیان سے خارج ہی مگر مذاق شعر سے بہرہ کم رکھتے تھے اسواسطے زمین شعر میں کبھی گذر نہ کیا عمر اخیر میں خرافت اور کبر سن کے تقاضا سے یہ فکر بھی دامنگیر ہوا از بسکہ نظم میں مہارت نہ تھی اسلئے جو کہ انشا پردازی کی قدرت سے آگاہ نہ تھی وہ اشعار سنکر نا معتقد ہو جاتے تھے اور زبان طنز کو دراز کرتے غالباً

شعر گوئی کی طرف توجہ کرنا اختلال حواس کا نتیجہ تھا اور اسی تخلص کا اختیار کرنا بھی اسی پر دال ہے بیس برس کے قریب ہوئی کہ قضا کی — ایک دوسری تذکرہ مین لکھا ہے کہ وہ ابن مقابہ کے لکھے ہوئی چھوٹون خط کو خوب لکھتے تھے اور علم اشاپردازی مین اوستادی کا علم رکھتے تھے خزینۃ الفتوح اور بیاض ازاد انکی تصنیفات سے ہے فقط میری دلی دوست منشی درگا پرشاد صاحب نادر تخلص نے دہلی سی جو بہت سے ہندوستانیون کا احوال اور کلام تلاش کرکے بھیجا ہے اوسمین ان حضرت کی نسبت یہ فقرات درج مین یہ شعر گوئی اونکا بڑھاپے کا خبط تھا اور اسی سی اونہون نے اپنے نام کو بٹہ لگا لیا ورنہ ناثر بے بدل اور ایسے زبردست تھے کہ آج کل مثل اونکی کوئی نہین ہے تیک چند صاحب بہادر عجم کے شاگرد جو اندرمن تھے وہ انکی اوستادی کا ایک فقرہ کا ذکر ہے کہ آپ نواب جہجر کے سرکار مین نوکر ہوئے اور نواب کی طرف سے صاحب رزیڈنٹ کو خط لکھا یہان منشی سلطان سنگھ تھے منہری ہتی جنکے متبنے اور نواسی منشی وزیر سنگھ فیاضی مین دور دور نام کرکے ابھی سات آٹھ برس پہلے مرے ہین وہ اس خط کا ایک فقرہ بھی نہین سمجھ سکے گو لیاقت منشی گری کی اونکو بھی اچھی تھی صاحب نے فرمایا کہ منشی اسکو کیون نہین سناتے یہ کاغذ کس منشی کا لکھا ہوا ہے سلطان سنگھ نے ہاتھ جوڑکر عرض کی کہ حضور جس منشی نے اسکو لکھا ہے مین اوسکے آگے طفل مکتب ہون اور اوسکی مدقق عبارت کو نہین سمجھ سکتا حکم ہوا کہ نواب کو لکھو کہ آیندہ ایسے منشی سے خط لکھایا کرو کہ جسکی عبارت عام فہم ہو اسپر یہ منشی صاحب معزول ہوکر گھر آبیٹھے اور اونکے یہ بھی روایت مشہور ہے کہ جب دہلی مین فارسی دفتر تھا تو کسی تہانہ پر محرر مقرر ہوکر گئے وہان ایک خفیف سے خانہ جنگی ہوئی جسکے رپوٹ لکھنے مین اونہون نے خونکے ندیان بہائین مگر جب صاحب نے زخمی کو دیکھا تو وہان سوائے ایک چوٹ لکڑی کے اور کیا دہرا تھا اسپر یہ وہان سے بھی موقوف کئے گئے وہی مثل ہوئی کہ ای روشنی طبع تو بر من بلا شدی انکی بیٹے دہرم چند نامی تھے — اونکو انتقال کئے ہوئی اتنک قریب پچاس برسکے گزری مین یہ دو شعر اونکی جوندکردن مین درج تھے یہان لکھے گئے —

جبکہ آنیکی خبر ہمنی سنی دلدار کی	بھر گئی کانونمین لو اوس لفظ عنبر بار کے
ای طبیب بیخبر تو دوا سو جا کیا	جھٹ گئین نبضین یہان اتنا علاج ہی کیا

حیرت تخلص بندت اجودہیا پرشاد کشمیری لکھنوی قلندر بخش جرات کی شاگردون مین سے تھے اونکی تصنیفات سی ایک مختصر سا دیوان اور کئی مثنویان ہین فن موسیقی مین مسلم اور شیرازہ ازی مین قلم تھے اونہون نے بیشتر لکھنو مین اور کسیقدر دہلی مین گذران کی ۱۲۳۳ ہجری مین کہ اوسوقت صرف ۳۵ برس کی عمر تھی عالم فانی کو چھوڑا یہ شعر اون کا تذکرہ گلستان سخن سے لکھا جاتا ہے

ہنگ نقش یا اوسکی گلی سی اوٹھہ نہین سکتا	ہوا مفتون جہان خوب اپنی ناتوانی کا
حیرت تخلص فوقی مرادم باشندہ دہلی خوشباش فرخ آباد	ہنگ آبادی ای ہی کیا زنگانی ہے
حیف تخلص متی لال ولد شیو سنگھ شاگرد میر سوز لکھنو مین تھے	گلشن دہر مین کھلکر وہ بھلا مرجھا بھی گئے

کہ راجہ بنارس کو بصورت ادای مالگذاری اوسکے علاقہ پر قابض رکھی ۱۷۷۵ء مین راجہ بلونت سنگھ کے وفات پانے
نواب نے چاہا کہ علاقہ ضبط کرے مگر سرکار انگریزی نے مداخلت کرکے زبردستی راجہ چیت سنگھ ولد راجہ بلونت سنگھ کو مسند نشین
کرایا ۱۷۷۸ء مین یہ زمینداری ہمیشہ کی واسطے بنام گورنمنٹ انگریزی مستقل ہوئی اور ۱۷۷۶ء مین راجہ کو ازروی سند
اختیار ملکی مال اور جاری کرنے مکسال کا بشرط ادا کرنے ۲۲ لاکھ ۲۶ ہزار اکیسواسی روپیہ مالگذاری کی دیا گیا ۱۷۸۱ء
مین لارڈ ہسٹنگ صاحب گورنر جنرل نے راجہ کے اوپر بہت سا بار ڈالا کہ اول تو پانچ لاکھ سالانہ تین برس تک واسطے خرچ تین
پلٹن کے جبراً راجہ سی لئے گئے اور پھر یہ بھی حکم ہوا کہ راجہ اپنی سوار سرکاری کام کے واسطے دیا کرے ان باتون سے راجہ چیت سنگھ
ناراض ہوکر ادای مالگذاری مین تساہل کرنے لگے اور یہ بھی ظاہر ہوا کہ وہ شمان سرکار انگریزی سی ملگئے ہین تب ۱۷۸۱ء
مین اونکو محل مین نظر بند کردیا گیا اسپر فساد ہوکر سرکاری گارد قتل ہوا اور راجہ بھاگ کر فوج جمع کی اور کئے دفعہ سرکار سی مقابلہ
کیا مگر ہر بار شکست کھای اور آخر سندیلے کے پاس جاکر پناہ لی سرکار نے اونکا علاقہ ضبط کرکے اونکی بھتیجے مہیپ نارائن کو بشرط ادا
چالیس لاکھ روپیہ مالگذاری بلا اختیار دیوانی فوجداری اور مکسال کے دیدیا وہ ۱۷۹۵ء مین فوت ہوئی اور اونکی فرزند
اولاد نرائن اونکی جگہ بیٹھے ۱۸۳۵ء مین اونکا بھی انتقال اور ریاست اونکی بھتیجے اور متبنی مہاراجہ ایسری پرشاد نرائن
کو ملی چنانچہ وہ ریئس بنکیا نام بنارس ہین۔

اور راجہ چیت سنگھ جو سندیلہ کے پاس پناہ گزین ہوئے تھے ۱۸۱۰ء مین وہین مرگئے اونکی بیٹے مہاراجہ بلوان سنگھ
سرکار انگریزی کی منظوری سے اگرہ مین آبسے اور اونکی لئے ایک معقول پنشن بنارس سے مقرر ہوگئی اور وہ بطور رایک
رئیس اعظم کے اگرہ مین رہتے تھے اور وہان کے لوگون کو اونسے بڑا فیض پہونچتا تھا اور شاعری کا شوق بھی اونکو اگرہ مین
وہانکے متجب اور نامی شاعرون مثل سید گدا علی اسیر اور مرزا حاتم علی بیگ وغیرہ سے پیدا ہوا اور اونہین سے اونہون نے
مشورہ شعر کا لیا ہے دیوان اونکا چھپ گیا ہے اور چند ہندی کتابین مثل چھتر چندکا وغیرہ بھی اونکی تصنیف سی مشہور
اور مقبول عام ہوگئے ہین افسوس ہے کہ اب یہ راجہ صاحب زندہ نہین اور اونکی انتقال کو عرصہ قریب دس سال کے ہوا
اونکی صاحبزادی اگرہ مین اونکی جانشین ہین ہمنے یہ چند شعر اونکی اپنے تذکرہ کے لئے منتخب کئے ہین۔

تو ہی وہ گل کہ نام تیرا باغ دہر مین	دو دو پہر وظیفہ مرے سحر ہوا	مرنے کا تو کچھ غم نہین غم ہے جو یہ ہے	مہمان ہے دو دن کی ہمارا کوئی دم
اقلیم سخن مین رہتے تھے راجہ	افسوس ہی غالب ہے مگین پر ہمارے	کچھ مرادگی جو بوسے حلاوت لب پر	جان دم مرگ سستی کی ساعت ہے
ہاکس ہنسی کرین ہین پر کیا سوال	رہتی ہے ماہ پہر مہر قناعت ہمارے	اوسنی عیسی سے اشارہ کیا ہے یہ خونکا	نارسی کہ لے جو انگشت شہادت ہے
غمزہ وعشوہ وناز وادا دیکھا سنا	شوخی انکو نہین ہے ظاہر ہے فطرت ہمارے	رنگ حنا کی نہین ہم بھر ماتھہ مین ہے	پنجہ مہر سے رنگ مرا ماتھہ مین ہے
حلقہ چشم ہی حلقہ زنا ماتھہ مین ہے	تار کا چلا ہے یا نظر ماتھہ پہ ہمارے	پنجہ مہر مین ہے صورت مہتاب کلف	غرہ کا ماتھہ پہ ہے فرق مرا ماتھہ مین ہے
اجو ہین مراحل مین میری آہ عجز	لب عیسی کی طرح تیر اثر ماتھہ مین ہے	دست شاطون نے لغو نکو بنایا اس	فتح پیدا کف رستم کا اثر ماتھہ مین ہے

۱۲ دسمبر ۱۸۳۹ء کو ہوا جان نے بلوغت سادہ ۱۲ سال ۱۲ ماہ ۱۲ دن کی عمر مین

راجہ گم عقل سخن فہمی ہو جو کہلاؤں میں | ہیں حیط دست کہ وہ بھی کمر باندھے ہیں | مٹ گئی نقل نقش پا دیں | پس گئے چال پہ جانا کیسی
کیا جانے کہاں قافلہ ہستی ان ہے | یاران عدم کی نہیں آتی خبر مجھ | رہ گئے رہ دی ملک عدم دیر ہوئی جن کو | بھلا کاہے جاوے مہتاب راجہ ہاتھرسی

قبر میں بھی دوستوں کو دشمنی مجھسے رہی | پیر اگھڑ ڈھانے کو نقش بوریا آتی رہی ۔

راجہ تخلص راجہ بہادر خلف مہاراجہ شتاب سنگھ ناظم صوبہ عظیم آباد۔

یہ رحم دل ہمارے دیہم ملک ہو پہنچے | ہم اون ملک نہ ہو پہنچے وہ ہم نہ ہو پہنچے

راجہ تخلص مہاراجہ دگبجے سنگھ بہادر والی ریاست بلرام پور و تلسی پور وغیرہ علاقہ ملک اودھ جو داد دہش اور قدر دانی علم و ہنر میں مغتنمات روزگار سے تھے بعد تباہی سلطنت اودھ کے لکھنؤ کے اکثر عمائد اور ذی ریاست اشخاص اونکی سرکار سی پرورش پاتے تھی اور سرکار دولتمدار انگریزی کیطرف سے بھی خاطر خواہ قدر اور عزت اونکی خیر خواہی زمانہ غدر وغیرہ کی ہوئی تھی خطاب سی الیس آئی) بھی عنایت ہوا تھا اور دربار شاہنشاہی دہلی میں بھی باعزاز خاص اضافہ القاب سلامی وغیرہ سی بخشا گیا تھا آپ انجمن تعلقداران اودھ کے سیر مجلس تھے امور زمینداری اور حالات ملکی میں حکام سرکاری کو آپ سے عمدہ اور مفید مشورہ ملا کرتا تھا آپ کو شکار کا از حد شوق تھا ہمیشہ اپنے علاقہ کے جنگلات میں جو سرحد نیپال سے ملحق ہیں شکار کو جایا کرتے تھے اور اپنے مہمان انگریزوں کو بھی ساتھ لیجا کر شکار کھلایا کرتے تھے آپ کی محیط الشان نہ بازی اور قدر اندازی کی تعریف بڑے بڑے شکار دوست اور گل چلے انگریزوں نے کی ہے اخیر صدمہ جو آپ کو پہونچا اور جس سے تندرستی میں خلل آکر باعث مرض موت ہوا وہ شکار ہی کا طفیل تھا۔ آپ قوم سے راجپوت تھے آپ کا خاندان جوار کے نام سے مشہور ہے پہلے علاقہ چانپانیر ضلع گجرات میں آپکے بزرگوں کی ریاست تھی وہاں سے راجہ برہا شای جو مہاراجہ سیگھ دیو کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے نقل مکان کر کے دلی میں چلی آئے تھے تاج الدین غوری نے ۱۲۲۶ء میں اونکو پھر اجہ علاقہ اودھ میں ایک قطعہ ارض جو جنگل اور مفسدوں سے بھرا پڑا تھا آباد کرنے کے لئے عطا فرمایا جہاں اونہوں نے بعد قلع قمع جنگل اور باغیوں کے کیونہ نام ایک شہر آباد کیا اور ایک پائیدار ریاست کی بنا ڈالی اوسوقت سے لیکر اب تک اتنے رئیس اونکی خاندان میں ہوئے ہیں (۱) راجہ برہا سے ۱۳۲۵ء (۲) راجہ اجلدیو ۱۳۶۲ء (۳) راجہ دیپرسای ۱۳۷۸ء (۴) راجہ رام سای ۱۴۰۱ء (۵) راجہ بشن سہای ۱۴۴۵ء (۶) راجہ گنگا سنگھ ۱۴۶۱ء (۷) راجہ مادھو سنگھ ۱۴۹۶ء (۸) راجہ کلیان سنگھ۔ (۹) راجہ بلرام سای برادر راجہ کلیان سنگھ بانی بلرام پور (۱۰) راجہ پران چند ولد راجہ بلرام سای ۱۵۰۰ء (۱۱) راجہ تیج سہای ۱۵۰۳ء (۱۲) راجہ ہرنس سنگھ ۱۵۳۵ء (۱۳) راجہ چھتر سنگھ ۱۵۷۰ء بکرم (۱۴) راجہ نراین سنگھ ۱۵۷۲ء (۱۵) راجہ پرتھی پال سنگھ ۱۵۹۲ء (۱۶) راجہ نول سنگھ متبنی ۱۶۳۸ء راجہ پرتھی پال سنگھ (۱۷) راجہ اجیت سنگھ ۱۶۷۲ء (۱۸) راجہ جی نراین سنگھ ۱۶۸۵ء (۱۹) مہاراجہ دگ بجے سنگھ ۱۹۰۳ء

برادر راجہ جی نرائن سنگھ — مسند نشینی کے وقت مہاراجہ کے عمر اٹھارہ برس کی تھی دو برس بعد ۱۸۱۱ء میں انہوں نے سنا کہ اودے نرائن کا تعلقدار راجہ محمد خان بلرام پور کے اوپر لشکر کشی کی فکر میں ہے یہ پہلی ہی اوسکی اوپر جا چڑھے اور اوترولہ فتح کر کے چند جلد قرآن شریف و کتب مقدسہ اہل اسلام بطور نوٹ سکے لے آئے ۱۸۱۴ء میں لشکر سہای ناظم نے باوجود ادای مالگذاری مہاراجہ سے ناحق لڑائی ٹھانی اور شکست کھائی ۱۸۱۹ء میں راجہ درشن سنگھ شاہ اودہ کیطرف سے ناظم ہوئی اونکو مہاراجہ سے عداوت تھی چنانچہ کچھ عرصہ بعد مہاراجہ تو شادی کرنے کو بانسے کیطرف گئے اور راجہ درشن سنگھ نے اونکی نائب گجاد سنگھ سے کہ جسکو وہ ناظم کی اطاعت اور فرمان پہنچنے کا حکم دیگئے تھے خواہ مخواہ بلرام پور خالی کرالیا مہاراج یہ خبر سنکر بانسے سے نیپال کو چلے گئے کمانڈر ییم بہادر جنرل کنور رانا جی بہادر حقیقے مہاراجہ شیر بہادر نے بہت خاطر کی اور بسبب ناموافقت آب ہوا نیپال کے مہاراجہ کو سرحد بلرام پور پر موضع اوترہوا میں رہنے کی اجازت دی اور بحالی علاقہ میں سعی کرنے کا وعدہ کیا راجہ درشن سنگھ نے جو مہاراجہ کا سر حد پر آنا سنا تو اونکو حاکیر اگر مہاراجہ نے اوسوقت ایسی بہادری خود داری میں کہلائی کہ راجہ کو ناکام بہا گنا پڑا نیپال کے رزیڈنٹ نے یہہ ماجرا شاہ اودہ کو لکھہ بھیجا شاہ نے راجہ درشن سنگھ کو معزول کر کے قید کر دیا اور مہاراجہ پھر اپنے علاقہ پر قابض ہو گئے ۱۸۲۵ء میں تلسی پور کے راجہ دگراج سنگھ کو اوسکی بیٹے دگ نرائن سنگھ نے نکال دیا وہ لکھنو میں حاضر ہوا واجد علی شاہ بادشاہ اودہ اور صاحب رزیڈنٹ کا حکم مہاراجہ کو اوسکی مدد کا پہونچا اور اونہوں نے اپنی فوج لیجا کر دگ نرائن سنگھ کو نکالا اور دگراج سنگھ کو بیٹھا کر اپنا حق مقررہ سابقہ معہ ایک گانو کے اوس سے لیا ۱۲۶۳ فصلی میں امراد علی خان راجہ اوترولہ نے راجہ دیبی بخش سنگھ تعلقدار گونڈہ کے بہکانے سے علاقہ بلرام پور میں فساد کر کے مہاراجہ سے شکست کھائی اسی سنہ کی ماگھہ مہینے میں ملک اودہ خالصہ سرکار ہوا مسٹر جارلس جان ونیگلنڈ صاحب بہرائچ کے کمشنر ہو کر آئی مہاراجہ نے اونکی خدمت میں حاضر ہو کر علاقہ بلرام پور کی قبولیت داخل کی صاحب نے اونکی حسن خدمت سے خوش ہو کی ایک توپ ہمراہ کر دی جو دن میں تین وقت سر ہو اکرے ۱۲۶۴ فصلے کی بھیڑ میں عذر ہوا مہاراجہ حسب الطلب پانچو آدمی لیکر صاحب کمشنر بہادر کے پاس پہنچی بعدہ صاحب فوج لانے کے لئے کلکتہ کو گئے اور مہاراجہ قلعہ پٹوان میں رہی بدمعاش مفسدوں نے کئی دفعہ اوس قلعہ کو گھیر اگر مہاراجہ کا کچھ نہ کر سکے ۱۲۶۶ء میں عذر دور ہوا ۱۲۶۷ء میں سرکاری فوج گونڈہ میں آئی مہاراجہ افسروں کے پاس گئے علاقہ تلسی پور جو بسبب بغاوت راجہ دگ نرائن سنگھ و عدم حاضری رانی راجہ مذکور باوجود اجرای اشتہار متضمن ضبط تھا سو علاقہ مانگی سرکاری انعام میں ملا اور ۱۸۵۹ء کے دربار گورنری میں بمقام لکھنو مہاراجہ کو اول نمبر کی کرسی پر شست توپ سات ہزار کا خلعت اور مہاراجہ بہادر کا خطاب معہ سند مانگی و تلسی پور کے اور ہر دو اختیارات دیوانی کلکٹری فوجداری کے عطا ہوا۔ اوسوقت سے مہاراجہ کی نیکنامی تمام ہندوستان میں پھیلی اور وجہ کلکٹری مانگی

اون سے انتظام ملک و مال مین ہوی اخبارون مین لکھے گئے زیادہ کہانتک لکھون کہ اس مختصر مین گنجایش نہین
مہاراجہ کو باوجود کثرت اشغال ملک و مال کے شعرگوی کا بھی مشغلہ رہتا ہتا اور اس فن کے بہت شایق و قدردان تھے
۱۸۷۱ع مین جو مین نے اس تذکرہ کا اشتہار دیا تہا وہ نظر انور سے بھی گذرا اور سیدم منشی جواہر سنگھ صاحب جے پور
حکم ہوا کہ وہ اپنے آپ کا دیوان معہ چند دیگر نسخجات کی جو آپکے سرپرستی اور مربی گری سے مطبع خاص مین طبع
ہوئے تھے میرے پاس بھیجدی اونکی شکرانہ مین مین نے بھی اپنے چند کتابین نذر کین از انجلہ رسالہ خواب حیوان
بہت پسند آیا اور اوسکی تقریظ بھی تحریر فرمائی جبکا سودہ منشی صاحب موصوف کی وساطت سے معہ نذر نقد بطور صلہ
کے بھونچا استدعا عنایت اور کرم بخشی جو مجھہ دور افتادہ کے حال پر ہوی یہ محض خالص فیاضی اور سچی سخاوت تھی ورنہ
مین کیا استحقاق رکھتا تہا اگر پیشکشی کتب کے وجہ قرار دیجائی تو مین نے بہت رئیسون کو بسطرح سے کتابین بھیجدین ہین مگر
جواب تک ٹلا صلہ تو درکنار رہا فی الجملہ مہاراجہ صاحب کا دم اس زمانہ مین بہت غنیمت تہا مگر افسوس کہ ہم لوگونکی
بدقسمتی سے سالگذشتہ مین اونکا انتقال ہوگیا جبکا افسوس اتنک بہت سی انگریزون اور ہندوستانیون کو ہے
بیشک کوئی نہ تہا اس سبب سے جنابہ مہارانی صاحبہ مالک ریاست ہون وہ بھی فضل آپہے بہت سخی اور فیاض ہین
چنانچہ اخبارون مین اکثر اونکی سخاوت اور نیکنامی کی خبرین چھپا کرتی ہین مہاراجہ مرحوم کا دیوان ہمنے اول سے
آخر تک دیکھا بے غایہ ریب بہت اچھا دلکش اور دلکشا کلام ہے زبان کیا شیرین پائی ہتی کہ قند و نبات مین بھی
وہ مزا نہین جو اونکی ادنی ادنی روزمرہ کی باتون مین ہے چنانچہ یہہ چند شعر جو تذکرہ کے لئے منتخب ہوکر یہان

درج کئے گئے ہمارے دعوی کے گواہ ہوسکتے ہین		اشعار متفرقات	
نام ترا جبکہ طغرای سرعنوان ہوا	مرتبہ میں عرش سے عالی سر دیوان ہوا	تیری کتابی کا ہی صانع ایدی کہیں ہے	چار عنصر سے مرکب قالب انسان ہوا
تیری صورت دیکھنے کیلئے کوہ گیا موج	میری صورت دیکھنے کو حیران بہت تر گیا	وہ ہم نفس ہے شغل جی کہاں ہا	رہا جہان مین جسنے تنکا میاں ہا
مدام اپنے بغل مین وہ آفتاب ہا	ہماری دو مین دو شراب ہا	نہ جانین کہ کچھ وصل مین ہے لذت	ہمین لحاظ رہا یار کو حجاب رہا
گئے وہ دن جو حسینونکو پیار کرتے تھے	نہ ولولے رہے اپنے نہ وہ شباب رہا	خواب مخمل جن گل اندامونکو دشوار تہا	موت نے تربت مین اونکو خاک برابر کردیا
اوپر سے پیکر دکہا کر غمزہ و زنان نیا	وا من نظارہ تو نے تمہیں سیر کردیا	نور نہ رہا گیا جو ہی ہم ہوئین تل سے	الہدرے دماغ عرو سی بہار کا
نور کر دین سے بار بار مرے جا بار نے	ابتو وہ نام خمار تک سیر ہو گیا	لو سارکہ عاشق ہم ہی ہین لگے گا	ہمعصیران چین کہنا تمہارا ہو گیا
غم کیلئے شیشے کہلے ہر یکدیکا دکہلا	منجملہ ہر یہ مضمون خط ساغر کہلا	گیا صحبت مین جسنے مقدمے	مزاج اصلاح پر آیا نہ اسکا
شکم آفت جان کوئی تہا	بہت و ہندوا تہا بہت ہندوا پیدا	کیا کرت ہی فقط ایکبار گیسوی نے	دوسرا پیدا ہوا درد کم ہونے لگا
جو کیا چہرہ دیا ہے انکو ہم نظارہ دیکھ	شعاع مہری رو سے بنفشہ تیری چین کا	دہان تنگ کا بوسہ مانگا ہنسکے	کیا کیا نہ خفا یا یہ تقاضا کرکے
کبھی قیمتی نگہ سے پہ اپنی نہین قیمت	ریجہ ہی دو یہ ہمارے نگہی پاس جانکا	پیدا کہین ان بن بتون مین دلبری شان	بکدم تمان کو تنگ سر قند کردیا

تیرے فروغ حسن سے ہی رشک ماہ
ایسی صباہی کسی عارضکا ہے پرتو
بات دشمن نے کوئی جا دوٹہا کہی ہے تو
قصد عشق فرہاد تو راجہ نے سنا
اللہ غنی حسن پہ کسدرجہ ہی مغرور
راجہ بہلائے دز خیالکا کیا قصور
آگے اوس شوخ کی گلا کاٹا
کبھی عشق میں عاشق سے کیجے ناجوگر
بات کرنیکا غرور حسن کچھ مانع نہ تہا
ایک مصرعہ غنی یاد دوسرے مصرعے ربط
ہوں گریبان یا گر کہنے تیرے شیدے
اہی مصور خدا ہی تجھ غمزہ ہی تجھے
ہوا نہ خاتمہ جاناں سوا ایک ہے مرد ان
کیا نہ صدیوں بنگلو گا عشق ایسی راجہ
حسن سے عشق ہو جسکو وہ نہ کیا
نہ کہیں ایسا ہی ہو دوست مقدر حسن ہمارا
آب آئینہ سے نہ پیاس بجھے
عشق میں تیرے ہوا ہی ای صنم
عاشقو پر جو ادا ہے جو ہو جسکا منظور
اگر تیرا رنج رنگین عجب وسان ہوں نہ دیکھیں
کیا قدر تیں ملینگے محبوب کے وصلکے شب
ہم جو باسکی گہر کے جانی شب تاریکیں
رنجہ تم دلکو میری دیتی ہو یہ تو کہو
اوسکو معلوم ہو کہنا دل جام شراب
نام شہور ہوا رشک مسیحا جسکا

لکہر ہی کو نہ جا بے دہ چند کر دیا
ہاتھمیں ہوتے ہیں گل جاک گریباں بیدا
حسنکا گر ہیر تفضل ہو گیا
تنکو ای حضرت دل عشق میں کاں کہ
دہاتہا ہے تو زمین پر نہیں کہتا
دل اپنا اپنی ہاتہہ سی خود دیکھے کوئی
جو ہوا یار کے حضور ہوا
کچہ زر الا سی جلن ہے طرحدار دیکا
جب کہی حال فراق دلکچہ مذکور ہوا
کاغذ ابری نی کاغذ میری تصویر کا
ہو ورق ہی پشت آئینہ میرے تصویر کا
ہزار انسانا کہون کر دل نواز ہو جی پیدا
کسی مانع کری یہ جو درد سر پیدا
شکر قدرت حق صاحب ایمان کیا
نہیں ہے ہتاہی دل دنیا غم کا ہو کر
نام ہے سن نو اہل جوہر کا
ایک ہے بکا فرد و دیندار کا
ناز معشوق کری جی جی نگر پیدا
خوش آی ہر جو ش گل کو بلبل
میں بیحجاب ہونگا بے نقاب ہونگا
شعلہ دل آگی شل شل ہو گیا
ہم نے کس ناز و نعم سے پالا ہو گا
ہے برسون جو کوئی سو جام شراب
پر ہیں فکر علاج

بطن مادر سے کیسی آتی ہیں ہاں بلا
نکتہ عشق میں مجنو کو نہی آتی ہے
عشق کے فن میں ہے جسقدر تو وہ باتوں
ہم سمجھے دیکھے لگا کہ کیفیت عدم
اہل دل دیوانہ کہا یہ کہی فی
ریہ کو آب بجر کے زمزم نے کہو تیا
کہ کس محبوب کو مد نظر ہے شہنائی کا
کہونگا میں جو پہر کچہ طبع لگا گر ان ہوگا
خوش زیبا ہی کہا کہنا ہے شیدا کا
فیس طفلی سے سعادتمند ہے ذرا تہا
سنگ دل جو شد سر زیر زمین فون ہوا
سہر مثل ہی ہار کے کانٹے نام ہے تیرا
چہپ ہو رہا جو شیخ اب مت ہے نہیں تقریر کا
مثال سرو یہ ہوتا ہی ہے مشکل پیدا
آینہ میں یہ کیہو منہ بار بار اپنا
خط جبیں ہیں کہ حکم ہو ابد طالع کا
عالم زیب حسن سے اوس نوجوان کا
امی تو اوس سے ہاتہہ آیا کیا
تجکے کی خون میں گل کو بخار ہوگا
تہرے آتش مزاجی میں پتلا خاک کا
اگر آیا ہے باقی مزاجی تند گانکا
لب چپ رہیگا دہ جو حاضر جواب ہوگا
دو گہڑی ہم کر تیرے جنگلیں منگل ہو جا
فصل گل ہے نہ ہو کہ طلب جام شراب
محتسب پی بھی لے ساتہہ کے کباب کر

بڑھ چلیں جیسے گوہر اندر حبت
پہنچیں کب تیرے ہی قد کو یار درجت

رسیگی جو آرزو تیری دل جانی تک
ستانگی مجھے یہ پیراں سالی ہے

میں بوسونکی دس بتاؤں گا
مجھے لیتے ہو تم حساب عیب

حسن نے معزور اوسکو کر دیا
رہتی ہی کسدن کلاہ یار کج

آجکل اوسکو بھی اپنی مستو تیر ناز ہے
جاکے نرگسکو دکھاؤ نرگس مستانہ آج

کیا تلون ہی مزاج یار میں
شام کو اقرار تو انکار صبح

بندہ کے اشک مسلسل کی لڑی ہی تھی خجل
مثل ناسور ہے کیا دیدہ تر میں سرخاب

لیکن نہیں ہے تو سن جو ہوا ن لیند
ان پہ چلے وہ چال کہ جو جہان لیند

مہماں ہے ہو وہ کام جو ہو میزبان لیند
دلکو بیمار ہے میں بت مہربان لیند

لیلے عرب میں میں تیس مبارک رہی تجھے
ای یار آفتاب ہے تجھے کہاں بلند

ہمدم اب رکے قاتل ہمہ جو یا ہی احبہ
کھچکے مانند کمان کرتے ہی تلوار گھمند

خاکپہ میں تجھے ہم اوبت پر فن کاغذ
کاغذ باد بنا دیتی میں دشمن کاغذ

قلب ماہیت نہ کیونکر ظالم سرکش ہو
دیکھلو نیرنگی رہتی ہی زبان بالا ہی میں

دل بیچینی کہ ہی میں تیر گہ کی آہ پر
ارزاں ہے مول آج ہو ایک نگاہ پر

ہی عاشقونکی خوں سے اسکو مناسبت
وزمانہ میں اسلیے رنگ حنائی ناز

ہر دم میں قتل نرغ عروس قضا تنے
یوں ہے رہیں ہے گیلش کے خار سبز

یار کب کہی خطر ترغ رنگین نہ ہو سفید
خود لاوہ میں سدا رہتے ہیں بلوار شوخ

کسطرح ہم نہوں اوس آرے دمخور جسکے
ناصحو نکو ہی میرے محرم کیا غرض

حداد سے جم جم ہی ہشکے یہ کہا
ہاں مارکی ہی بردے تھا رکا لحاظ

میں دیکھ نہیں میں بلوار کا لحاظ
بلبلونکو اہی گلو سمجھو نہیں جرات

رشتنی ہی عاشقونکی دم ہی باغ در میں
لکھ گیا وصاف میں کیا صاف صاف

دیکھلو رحم سلاطین سفک سر کند
کرتے ہیں ملکی ہے دیدہ ستم خار دان ایک

ابر و چشم و لب و لف خم چار و ایک
کہلتا ہے انیا ہی رو زیر انجمن میں گل

پامال آج وہ ہی جو گل تک نہال تھے
کیا سمجھکے آئی آدم عالم ایجاد میں

ناگوار طبع عاشقے جو تلخی مرگ کے
تم ابھی ای جان من مجنوں ہو

صغر سن میں ہنو ہو تو نہ ہار
ساری آئینہ پہ للہ دیتا سکندر ناسہ

ذوالقرنین جو زمانے میں بطلمی ہوتا
یوسف چلکے پوچھے تعبیر خواب کے

بے یار کیا جان ہو تقریر خواب کے
تیرے کیوں نہ بہلا زاغ کماں دار ہے

حسب غزل مرزا محمد طباطبائی

صدقے فصل بہار آیا وہ گلزار میں
میرے کو نکلا نہ گھر ہی کوچہ و بازار میں

او بے گلے تاب جیکے یہ بنجی جو تو نے بیدرد
کیا ہی ابھی ہی نکالیں ہے ہجر یار میں

سمرے نکرا اٹھی درین بن گئے دیوار میں

دل جو ہی دم جیالیں جلوہ رخسار مین | پرتو کے خاصیتین ہین آہ آثار مین | یہ صفا ہوتے نہین سلک دشہوار مین | شبنم و کہلا یا رکے فراق یار مین
آنکھ بے موتی پروے اکنو دکے تار مین

ابر نیسان ہے یہان مژہ گان ہزار مین | فرق کیونکر ہو ہمین اور موتی کے ہار مین | یہ نیارشتہ نا سلک دشہوار مین | عین جم ابر پوشن ہن ہر فراق یار مین
آنکھ بے موتی پروے تار جیم زار مین

جمنہ غزل میر وزیر علی صبا

کوئی بند و نہین جلوہ ای پاک کے | کہدے جا کے یا سرا سر خاک کے | معرکے دیکھہ دہنی اس غمناک کے | ہوے ہین ظلم ہفت افلاک کے
استخوان من ایک شت خاک کے

بھیجے نامے مجھہ گریبان چاک کے | راستے طے کر کے ہفت افلاک کے | کیا بیان ہون دہنی خط ناک کے | جابجا جلوے ہین حسن پاک کے
نور کے پتلے ہین پتلے خاک کے

جلوہ افزا نور ہے رخسار کا | رخ کا ہمسر مطلع انوار کا | ہو مقابل منہ ہے کیا گلزار کا | پھوٹ نکلا رنگ جسم یار کا
پھول بوٹی بنگئے پوشاک کے

پوچھہ لو راجہ سے ساری اے صبا | جو کہ ہی حالت ہماری ای صبا | پڑ گئی ہی آہ و زاری ای صبا | ہین گ ابر بہاری ای صبا
دونو ے اپنے دیدہ نمناک کے

راجہ تخلص راجہ راجکشن خلف راجہ بن کشن رئیس کلکتہ صاحب دیوان شاگرد مرزا جان طپش —

گر شب کو نہ تم پاس مری آؤ گے صاحب | تو مجکو سحر تک نہ یہان پاؤ گے صاحب

راجہ تخلص ایک شخص کا ہے جسکا حال معلوم نہین ہوا —

مہر و مجھے شب کو آپنے یہان دھوم سے نام ہے | بہتر ہزار صبح ہی یہ اپنی شام ہے

راحت تخلص بہگونت رای ولد دیدیال باشندہ کاکوری ضلع لکھنو شاگرد امانت متنوی زہرہ بہرام اور بلند من انکی تصنیفات سے ہین —

چاہ ہو چشمہ ہو دریا ہو تو اوسکو روکے | رو چشم ترسی بہتا ہے سمندر بیرپا

راحت تخلص پنڈت کشن لال باشندہ مہترا تحصیلدار ضلع فرخ آباد —

دل کو سامان ہے امیر و سبا فانی ہے | خوش گذرنے لگی اب جا یہ عیانی ہے

راحت تخلص رام دیال کایتہ سری باستب شاگرد جوہر رائے جواہر سنگہ لکھنوی فارسی اکثر کہتے ہین اور اردو کم مگر کوئی شعر اذکا نہین ملا —

راضی تخلص دیوان جانی بہاری لال قوم ناگر برہمن باشندہ شہر اگرہ جو ایک نامی گرامی شخص اس پایہ مین ہین انہون نے علم عربی فارسی انگریزی اور سنسکرت مین مہارت حاصل ہونے کے بعد عرصہ تک سرکار انگریزی مین

قواعد کی اور پھر ریاست بہرت پور مین نایب وکیل ہوئی اور اب وکیل حاضر باش محکمہ زرید نئی راجپوتانہ اٹھارہ برس سے ہین اور اسعرصہ مین ایکدفعہ دیوان ریاست کچھ واقع کا ہیا واڑ اور ایکدفعہ مہاراجہ صاحب بھن سنگھ جی والی جودھپور کے اتالیق ہو چکے ہین محکمہ زرید نئی مین اونکا بہت بڑا اثر بسبب قدامت اور لیاقت کی ہے اور اکثر انگریز دن نے اونسے ہندی اور فارسی پڑہی ہی وہ شعر بھی کہتے ہین چنانچہ گلستان کا نظم ترجمہ اردو زبان مین بنام نگارستان کیا ہے اور اسیطرح انوار سہیلی کو بھی نظم مین لکھا ہے آبرو پر میری بھی ملاقات اونسے ہوئی تھی آدمی بہت بزرگ منش اور باعلم ہین اور شادی ابتک باوجود گزرجانی سن شباب کے نہین کی ہے اور اپنے مذہب کے بہت پابند ہین مگر افسوس ہے کہ اسوقت اونکا کوئی شعر ہماری پاس اس تذکرہ مین درج کرنے کو نہین ہے۔

راقم تخلص بندرابن صاحب دیوان گذری ہین مگر اونکی سکونت مین اختلاف ہے کہ کوئی تو اونکو دہلی کا باشندہ بتاتے ہین اور کوئی متہرا کا سمجھتے ہین اور اسے طرح اونکی شاگردی مین بھی فرق ہے کہ کوئی تو سودا کا شاگرد کہتے ہین اور کوئی مرزا مظہر کا مگر اسمین شک نہین کہ عمدہ شاعر تھے اور اونکی کلام سے سو برس پہلے ہونا اون کا ظاہر ہے

ہے عمل کہ ہو سبب بھلا اسکا	یہان تک قبول خاطر کیجے تب مرے خفا کہ	تا سب کہین کہ راقم رحمت ہے وفا کی
چاک گل گل کھلتا نہین گریبان دیکھا	کہے کیا سودا دل میل گلون سے	اوڑا دیتے ہین اوسکی بات ہنسکر
سنتے ہی جہان مین ہم کم کی بات	آبرو دیدین تو کم از آستین نہین	

رام پرشاد منشی رام پرشاد قوم کایتہ سکنہ لکھنو مدار المہام نواب محسن الدولہ بہادر رئیس اعظم لکھنو کہ آدمی بہت طباع ذی شعور اور سلیقہ شعار تھے اور ہمیشہ اونکی حسن انتظام امام بارہ حسین آباد کی تعریف اخبار مین دیکھی جاتے تھے تھوڑا عرصہ ہوا کہ دنیا سے عالم آخرت مین چل بسے اور اپنی خوبیون کا ذکر دنیا مین چھوڑ گئے گاہ گاہ فکر سخن بھی کرتے تھے چنانچہ یہہ شعر اونکی نتیجہ طبع روشن سے ہین۔

ہاے اس مہمانسرائے فانی سے جانے کا گھر چلے	بار عصیان مفت ہمتو ہنوز بر دوش ماست	ہر بشر کو چاہیے کچھ کام اچھے کر چلے
غور کر کے خوب دیکھا کوئی ہے اپنا نہین	خواب غفلت مین عبث ہم عمر ضایع کرد ماند	تشنہ آیے جہان سے پھر تشنہ ہی کوثر چلے
رام پرشاد داغ کو جنت مین جا حاصل ہوا	گو کہ ہونا ہے وہی لکھا جو تقدیر مین	

رام چندر پیشہ معلم ریاضی یہ صاحب قوم کی کایتہ مع اپنے بھائیون کے بحالت کمال مفلسی خورد سالی مین وارد دہلی ہوئی اونہین دنون مین انگریزون نے انگریزی کا مدرسہ جاری کیا تھا جو رفتہ رفتہ دہلی کالج کہلایا یہ مسٹر ٹیلر صاحب کلان کلکٹر پرنسپل مہتمم مدرسے کے خدمت مین حاضر ہوئی اونہون نے کچھ وظیفہ انکا مقرر کر دیا اونہون نے تحصیل علم شروع کی خصوص علم ریاضی مین زیادہ محنت کی اور فارسی مدرسہ مین مدرس بھی اسی علم کے مقرر ہوئے اور جبر و مقابلہ و علم مثلث وغیرہ کے کتابین ریاضی کی اردو مین ترجمہ کر کے چھپوائے

جنکے ذریعہ سے عربی فارسی وسنسکرت کے طلبا کو ریاضی پڑہنا نصیب ہوا بعد اسکے انہوں نے ایک کتاب انگریزی زبان مین در باب مسائل علم ریاضی ایسے تصنیف فرمائی کہ جسکو لندن کے فاضلون نے بہی تسلیم کیا اور اُسکا صلہ جسقدر مکہ معظمہ کے بیشگاہ سے اکبر سرور بار اونکو دہلی مین ملا۔ پہر آپنے تذکرۃ الکاملین اور عجائبات روزگار وغیرہ کئی کتابین لکہین جنسے بہی اونکی معلومات اور تاریخی تحقیق کی تصدیق ہوتی ہے مگر خدر سے پہلے ۱۸۵۷ء مین مذہب آبائی کو چہوڑ کر عیسائی ہوگئے اور بعد خدر جب دہلی کالج کا ڈہنگ جماتو ریاضی کے پروفیسر یعنے مدرس اعلے مقرر ہوئے بعد عیسائی ہونے کے اونہون نے کئی کتابین مسلمانی مذہب کے تردید مین مثل اعجاز فرقان وغیرہ تصنیف کین آخر عمر مین مہاراجہ پٹیالہ کے اتالیق ہوئے اور پہر راج مذکور کے سررشتہ تعلیم کی ذاکٹری کا عہدہ جسکی تنخواہ دو ہزار روپیہ تہی اونکو ملا اور آخر اسی حیص و بیص مین قریب ۱۸۸۰ء کے اونکا انتقال ہوگیا یہ اپنے وقت کے بڑے نامی گرامی معلم اور فاضل علم ریاضی کے تہے نظم سے شوق بالکل نہین تہا چند شعر تذکرہ الکاملین کے دیباچہ مین لکہے ہین جنمین سے یہ منتخب ہوئے۔

بلندی و خسروان ہی وہی	تہی بخش شاہ شہان ہے وہی	گدا کو وہ چاہی تو دیتی ہی وہی	ضعیفو کو کردی وہ دم مین قوی

رای تخلص شیوسہای قوم بہاٹ باشندہ لکہنو دلبر ای شیوسنگہ شوق جو فارسی اور اردو مین مہارت رکہتے تہے اور عاشقانہ زیست کرتے تہے اونکی شعر لطافت اور ظرافت سے خالی نہین ہوتے چنانچہ یہ ایک شعر اونکا ہے

دیکہئے شوخی کرزم غیر مین کہنے لگا	رای جاں بیمئے بندہ کا گہر ہی ہے		

رابط تخلص منشی دہی پرشاد خلف منشی موہن لال متوفی قوم کایتہ بہت ناگر شاگرد مہدی علی زکی سوطن مراد آباد جواب عدالت دیوانی ضلع مراد آباد مین پیشکار ہین کلام اونکا بہی مثل اونکے بہائی منشی کہنیا لال ضبط کے سنجیدہ اور بالطافت ہے یہ چند شعر اونہون نے منشی امدر من صاحب کی وساطت سے درج تذکرہ کے لئے بہیجے تہے سو یہان لکہے جاتے ہین۔

اجل ہے تو نہین آتے مرا ہوخت جانکا	الم کہینچ دہائین ہاتہ کا مہر بانکا	یہ ہی ہین لذتین تو ہی لعنتین کیا کہیئے	اگر یاد آئیگا پریہین عالم تو جانیگا
دکہاتے ہے یہ تیر بلی کی کیسی ہینچی رنگت	لباس سادہ پر ہو کا ہی حسن زعفرانکا	نہین وہ شرنگین ہیں عضو کو زخمدہ کیجئے	ہوا ہے عشق تو نکو آپنی تو جانیگا
انہین دل کی مشکل ہے چہپانا کسطرح کوئی	کہ چہرہ جا چاہے اونکی طرز پیشانی کا	اوہار اگندہ حوروں کی ہی جنتین کیجئے	رہا دہر مین کا جاپ ایسی کسی مہمانی کا
نہ وجہہ ای لطف حال و عضبین جانی	برا بر عوش کا یار ب ہمارا ہو تو جانیکا		

ایضاً

جو صرع ایک ہے عوہ تو عمر ایک سے	تہارا ہی مجہی ہے جب ہی سلامت	مقرر ایکی تقریر کیا نظم مرصع ہے	جو فقرہ اتہا رشعر نورو کا وہ مصرع ہے
جہان ہے وہ قصیدہ پر معانی جسکی باری کا	ازل سے تا ابد جسکا اور ابد کا مقطع ہے	تفاوت ہی زمین آسمان کا جو ناطلبون مین	کجا ماہ فلک ہے اور کجا ماہ مقنع ہے
شناری ہین کہ نہ روی مہر نور پر دلان	فلک ہے پاکہ سر پر اوسکی جا بکا پیر ہے	شباہی گہ اوہین کہان ہے یہ لاہور ہی	نہ ثریا کیا ہے جو کہ آپکا جبہ و مرصع ہے

ادا و غمزہ ناز و غمزہ ہیں آپ کے	قد و موزوں جانب سے عجب جنبہ ہے	ادیکی ہیں یہ لیقش نگاری ہے کہاں	مصور ہے وہ ممدوح زمان عالم مرقع ہے

رباعی

یہ قول ظہور پیشتر کرتا ہے	اسرار بدر عیان بسر کرتا ہے	سمجھو تو سخن ہی کیا پرے کو کم	شاعر کی لیاقت سی خبر کرتا ہے

ایضاً

ہر طرح سی آپ تو ستائیں کیا خوب	ہم شکوہ زبان پر نہ لائیں کیا خوب	دیں گالیاں آپ ہم ہنسی میں ٹالیں	اور آپ ہنسی میں ہنسی جائیں کیا خوب

شعر

در بدر پھرتے ہیں اب جرخ کے ہاتوں سے تباہ۔ گھر سے رکھتے تھے نہ باہر جو کسی کام میں یانو۔

ربط تخلص رائے بالا پرشاد سکنہ حیدرآباد دکن شاگرد فیض۔

یار چشم ہوں لب جان بخش کے سوا	عیسے کی محکو چارہ گریسے نہیں غرض

رحمت تخلص پنڈت گنگا پرشاد کشمیری ولد موتی لال باشندہ لکھنو شاگرد سید آغا حسن امانت۔

ہم رند کسطرح نہ دعا دیں اتفاق سے ہاتھ	دیتا ہے جام مئی کو ساقی برسکے ہاتھ	انکھوں سے لینے پنجہ خورشید گر گیا	جس وقت سے لگے نظر اس سمع تلکے ہاتھ
ملتا ہوں غم سے میں کف افسوس اڑ گئے	چلتے ہیں ساتھ غیر کے جب وہ ملکے ہاتھ	رحمت ہوئے سے پانو نہ پھیلا دن کسطرح	دیکھوں گلے میں ہی بس تلکے ہاتھ

رحمت تخلص لالہ موہن لال شاگرد دیوان دیا کرشن صاحب ریحان۔

چشم مدد و پر بال نکالی ہیں جسے	طاعت حسن و جوانی کے ہیں پر گیسو	میری واستہ تن راجی ہی نہیں مجھ افتادہ	جال ہیں بلکہ ہیں بلکہ ہیں مجھ کو گیسو
اسکے پر بال نکالی ہیں زمانہ بنے	کسطرف لیکے چلے ساتھ کس کو لیکر جو گیا	تب تیری سامنے کس شکل کو لیکر جو گیا	سخت حیرت ہی کہاں پا کا گہر گیسو

رسالہ لالہ انبار پرشاد دستان گو ولد چندی پرشاد قوم کایتہ خواہر زادہ راجہ جیا لال بہادر باشندہ لکھنو شاگرد نواب مرزا تقی جان ہوس اور داستان گوئی میں شاگرد میر قاسم علی کے ہیں اور یہ شعر اوزکا ہے۔

جان نکلی جو میری جسم سی جب آگہہ گئے	اور بیداد گوئی ہجر میں کب آگہہ گئے

رسا تخلص منشی گوکل پرشاد کایتہ کہرے سکنہ کانپور اول مطبع منشی نول کشور میں مترجم کتب تھے چنانچہ ترجمہ مجمع البحرین اور تواریخ سیر المتاخرین اور عجائب المخلوقات اور سکندر نامہ کا اونسے یادگار ہے اور بعدہ ایک زمانہ میں آپنے اخبار کایتہ سماچار لکھنو کے مہتمم تھے اور اب اپنی وطن کانپور میں ہیں اور اپنے زمینداری کے انتظام میں مصروف۔ اہنوں نے بندہ کو اپنا تو کوی کلام غایت نہیں فرمایا مگر دوسرے سے شاعروں کے احوال اور کلام کے عطا فرمانے سے بالبتہ اس تذکرہ کی تالیف میں بہت کچھ مدد دی ہے

رسوا تخلص لالہ اندر آور سنگھ بھلے صاحبزادے رائے بہاری لعل کے اور چھوٹے بھائی رائے بخشاور سنگھ کے تھے عربی اور ترکی میں انکی تصنیفات بہت کچھ ہے بیشتر قصے کے کتابیں دونو زبانو میں لکھی ہیں اور ترکے کے قواعد اور محاورات بھی بہت کچھ فہمیدہ کئے ہیں فارسی میں بھی انکی نظم و نثر موجود ہے اردو اشعار کم کہتے تھے انکے تین صاحبزادے اب لکھنو میں ہیں بڑی تو منشی کشوری لال

سوز تخلص سرشتہ دار انجمن اودھ ہین اور پہلے منشی سہن لال مترجم محکمہ نفشٹ گورنری اور چھوٹے منشی چندن لال مالک مطبع اودھ پریس اور جامع الاحکام ہین رسوا کا یہ شعر حضرت جوہر نے لکھا ہے۔

	فلک کب شیطان ہے خلقت کے بہکانے کے لئے	سو سو جا ہے اڑکون کے ڈرانے کے لئے	

رسوا تخلص آفتاب لے نام ایک جوہری بچہ اسم باسمی محمد شاہ بادشاہ کے عہد مین کوچہ گرداور بیابان نورد تھا اور انکے بغیر شغل شراب کے نہین رہتا تھا جب مرنے لگا تو اپنے حضار بالین سے وصیت کی کہ میری نعش کو شراب سے دھونا کہتے ہین اونہون نے ہی ایسا ہی کیا مگر اوسکے کپڑون اور بدن سے ہرگز شراب کی بو نہین آتی تھی۔

کوئی جانیں نہین یہ کہ آنکھون سے ہم پہ کیا گذری	رسوا بھی اس زمانہ مین مجنون ہی کہلایا	وصل مین بخود رہے اور ہجر مین بیتاب ہوے	اس دیوانہ دل کو ہر طرح سمجھایا

رسوا تخلص پنڈت گنگا پرشاد دہلوی۔

یا الٰہی جو گھر ہے پریس دیوار کون	آفتاب شہر ہر روز ہن ایک دیوار کا	ای ہی کو چہ سی تیرے گیون قدم اوٹھایا	پڑ گیا مجھ پہ بھی کیا سایہ تیری دیوار کا
	ہے مجھے نگاہ محشر پہ کیا اعتراض	جب تلک بکھانہ تہا عالم تیرے رفتار کا	

رشید تخلص پنڈت کنور بہادر برن گنیش پرشاد فرخ آبادی شاگرد امداد حسین سفیر۔

	سنتے ہین آج دیت تیغ کف قاتل ہے	کون رہے گا تہ تیغ بہ شہادت ہمکے	

رقم تخلص صاحب یا یہ از جند حکیم سکہانند قوم کایتہ فن طبابت مین وحید العصر تھے اور صناعت شعر مین شاہ نصیر دہلوی سے مستفید تھے چنانچہ یہ شعر اونکا ہے۔

	وہ در شوق ہی زخم کے لئے ہان کیجئے	ہین تیر کہ تو بسکہان کہان کے لئے	

رند تخلص گنگا پرشاد کشمیری لکھنوی شاگرد وحدت۔

ل کا ہی خاکین اوندہین ہے تیری عیار	جان مجھسے اسقدر کرنی مکدر کر دیا	رہتا ہون جسکے چہکے آہا باوجدم	وہ دیکہنا کیسکا نظرین چرپا چرا کر
مانتے ہو گر برا عشوہ کہنے سچی جان	ہم تمھین مشہور اپنا جانے والا کر	دیکہین جو کسیکو تو رک جائے	کیا کہئے اب ایسے بدگمان کو
وہی فغان ہی وہی آہ ہی نالہ	خدا کے فضل سے اپنا حال ہی سہی	نکلا کہی گر سے وہ بیرحم در تلک	چہ کہنے سی اوسکے مرگئے سرمار کے

رند تخلص کہیم زاین کہتری بندہ لالہ بھی زاین طب مین ابہا دخل رکہتے تہے مہاراجہ بکیٹ سای لکھنوی کے رفیقون مین تہے اور آخر عمر مین کلکتہ جا کر رہنے لگے تہے اونکا مکان ہوگلی مین تہا اور شعر فارسی کہتے تہے اردو کم یہ دو شعر اونکی ہین مولوی حفیظ الدین شہید اونکے شاگردون مین سے تہے۔

نالہ طبنور و چنگ ای اہل غفلت ہے	گوش زد ہوتی ہے ہر دم نصیحت سا مجھے	ہے سزا اوسکی کہ رند شب دوشینہ گوید	راز دل بر پردہ جو ہد بلند آواز سے

رنگین تخلص مومن لعل قوم کایتہ سکنہ دہلی اور حال معلوم نہوا یہ شعر اونکا ہے۔

	رنگین نہین ہے قطرہ شبنم بباغ میں	باد صبا ہے ہی ہر ہر اباغ گل	

رنگین تخلص رنگین لال کایتہ سکسینہ برادر زادہ منشی خیالی رام صاحب خیالی وشاگرد منشی جواہر سنگھ جوہر سرشتے رنگین خیال اور فصیح زبان شاعر ہین فسانہ نگاس بتیسی وغیرہ کہے کئی رسالے انکی نظم کئے ہوئے مطبع اودھ اخبار مین چھپی ہین۔

رونق تخلص لالہ رام سہائی فارسے گو ولد حکیم سنا لعل عرف جیاؤ لعل کے عزیزون مین تھے باشندہ لکھنو اور شاگرد شیخ ناسخ اذکار کر خود تذکرہ معیار الشعرای ہنود مین بھی لکھا گیا ہے اور یہ اردو شعر یہان لکھے جاتے ہین۔

غصہ مین تیرے موت ہے آتی مری دلکی	ہے چین جبین دیکھ شکن بانی مری دلکی	صدقے ہون تیری طرح رنگ نہ کیون بدلون مین	قاصد یہ تو ہے کہنہ زبانی مری دلکی
بانی عرق شرم سی ہو کر یہ بہی کہین	دیکھے ہے حجاب تیرے شکن بانی مری دلکی	اپنی ہی نہین کہانی نہ دکا قصہ	رونق ہے یہ مشہور کہانی میرے دلکی

رونق رای گنگا پرشاد بہادر بی کلکٹر ولد بہوانی پرشاد باشندہ بریلی۔

اغاز مین نہ فکر کی انجام کیلئے	چھوڑا خدا کو الفت اصنام کیلئے

ریحان تخلص منشی دیا کرشن لکھنوی کایتہ سری بہستو راجہ الفت سلسلے بہادر سخنبنی الممالک شاہ اودھ کے دیوان توشکخانہ تھے اول شاگرد رام دیال سخن کے ہوئے تھے پھر لالہ موجی رام صاحب موجی استاد پھر گوکی شاگرد دی ہین شعر گوئی کی تکمیل کے بعد وفات اونکی بیشتر صحبت رای جواہر سنگھ جوہر سے رہی حضرت جوہر نے اونکی دیوان کا تاریخی نام باغ ریحان رکھا تھا جو حالمین چھپا ہے ریحان کی زبان بہت صاف اور بول چال نہایت شستہ ہی تصنع نام کو نہین تمام کلام آمد سے بھرا پڑا ہے اونکی غزلین زبان شیرین ہونے کی سبب سے لکھنو کی کسبیان بہت گاتی ہین اور وہ لوگون کو بہت دلپسند ہین اور مشہور ہین گا افسوس ہے کہ حضرت ریحان باغ جنان مین چل بسے گلشن ہستی مین اب صرف اونکی شیرین بیانی اور نازک خیالی کی خوشبو باقی ہے یہہ چند اشعار اوس باغبان سخن کے نرگستان خیال سے ہین۔

غیرون مین بیٹھ بیٹھکے صدمہ بڑہا دیا	تونے جلا جلا کے کلیجہ لگا دیا
ای زلف یار دل ہی تیری ساتھ قید	مجکو اسے بنے دام بلا مین پھنسا دیا
کیون ای زبان کتنے ستم مارنے کئے	پھر نام لیکے تونے میرا دل دکھا دیا
احسان غیر سے ہمین ناحق نہین قبول	آیا قریب سر تو ہمارا اوڑا دیا
اچھی گلون سے اوس نے رنگین تجھے بنے	سبزہ کو خط سبز نے تیری ہوا دیا
کہل جائیگا کبھی میری تردماغی کا لطف	سن لیجیو چراغ جہنم بجھا دیا
ناحق سوال ہے کس دماغ کے سامنے	روزی ہی دیگا جسنے دہن ای گھا دیا
فرہاد تیرے ہمت عالی کو آفرین	جی کہو کے عاشقی کا تماشا دکھا دیا

بیتاب ہوکے آہ جگر سوز کھینچ کر
عاشق شب وصال میں گھبرائے جاتے ہیں
ہم صحبتوں کے نام نکلواے جاتے ہیں
لانیکے آفتاب کو وہ اپنی جال میں
مردی وہاں گیسے پہکوائے جاتے ہیں
آنکھوں پہ اختیار ہے ایہانہ رووں گا
ہمسے چھپاکے خط کسی بھجوائے جاتے ہیں
ہنس ہنکے دل جلاتے ہیں محفل ہجر یار میں
تقدیر کس مقام سے لائی کہاں مجھے
بوسے اسیطرح سے دئے جائے اگر
ناصح نہیں پسند تیری دستان مجھے
اب کہتے ہیں جوان مجھے طفلان جز سوال
کیونکر ملیگے تیرا جل سے امان مجھے
اتنی کڑی تو ضعف میں جھیلی نہ جائیگی
اور دن کو ہی معاف ندیکے فلان مجھے
کہیئے کیا کیجئے گا اور بڑھا کر گیسو
کہو لدو بہر خدا بہر بمبر گیسو
شوق بھی بال بنانے کا نہیں ہے تجکو
ہوگئے روغن خوشبو سے بہت تر گیسو
طول اتنا بھی نگاہوں سے نہیں گذرا ہے
دل میرا لیکے ہوئے خوب دلاور گیسو
شانہ کرنے میں الجھنے سی ملا کیا تجکو
پہلے ریحان کی طبیعت ہیں کہیں گیسو
کوی ہمارے تغافل شعار سے کہدو
ہم اور بہی نفسی چند انتظار کریں

ریحان نے ہنسنے والوں کو اپنی لاپا

پہلے سے جان مرنے سحر کہا ہی جاتے ہیں
جاری ہی اوس نگار کی غیروں سے ہم لطف
زلفوں کی بال دہو میں سکہلا جاتے ہیں
میری بلا میں لیکے وہ کہتے ہیں وصل میں
کچھ آپ میری دل لگی بہی سہائے جاتے ہیں
ریحان نہیں خدا کی قسم سچ بیان کرو
پہنک جائے باغ آگ لگے اس بہار میں
اب سب یہ کہتے آتے ہیں الفت کو چھوڑ دو
واللہ ناگوار ہنوں گالیاں مجھے
اب تیرے اختیار میں ہوں ای نمیں قبر
تہوڑے دنوں میں پیر کہینگے جوان مجھے
قسمت نصیب بخت مقدر کی خوبیاں
ہوں نا توان کہتے ہو کیوں ہر زبان مجھے
ریحان فقط تہا دوست ہیں دشمن ہو جہان ہزار
داخل دضع میں کانوں کے بر بر گیسو
باندہتے دیجئے تعزیر خطا وار میں یہ
خود بخود ہوگئے پر خم کیونکر گیسو
ایک عاشق کہا ہے دل سات ہیں جو ان کے
پانوں تک سر سے چھپائی ہیں بن کر گیسو
دیکہکے کیوں نہ ڈہے یار دم آرائش
ہیں پریشان ہوا ہو گیا ابتر گیسو

دیگر

چوری سے اوڑکا سوتے میں تو جو لیلیا
کاغذ کے گہوڑی ان دنوں دوڑائے جاتے ہیں
ظالم کے کوچہ میں نہیں گور کفن کا ذکر
چہوڑو خدا کے واسطے گہبرائے جاتے ہیں
ہمکو قسم خدا کے خدا کے رسول کے
کس گلبدن کو واسطے گل کہائے جاتے ہیں
کیونکر نہ ہو قفس میں غم آشیاں مجھے
باغ ہوا نہ پہلے کوئی مہربان مجھے
جو بات آدمی نہ سنے کیوں سنائی
تا وقت مرگ بس چکا ایمان مجھے
ہے خوف مرگ جنبش مژگان یار سے
معشوق اگر ملا ہی تو نا قدر ان مجھے
کہتا ہے یار میرے طرف دیکہہ دیکہہ کے
جانے دی صحن باغ میں ای باغبان مجھے
دم اوبجہتا ہی پریشان ہوا جاتا ہوں
ظلم عشاق پہ کرتے ہیں سراسر گیسو
تیری ٹوپی میں ضرور اینگا دہبای گل
خال و خط چشم و دہن لیسخ اور گیسو
اتو اور دن کو رہتی تا کاہی خدا جانے
سانپ بن جاتے ہیں آئینہ کے اندر

قطعہ لاجواب

کہ آپ ذرہ نوازی جو مہر دار کریں
تو باوجود تقاضای مرگ دست بدعا

رسلیس تخلص بابو ہنسی دھر خیرآبادی۔ اور حال معلوم نہین۔

راز تخلص لالہ دنپت رائے خلف لالہ شنکر لال برادر زادہ راجہ کندن لال بہادر باشندہ بریلی مقیم لکھنو شاگرد خواجہ وزیر اردو مین صاحب تصانیف بہت ذی لیاقت ذہنی مروت اور باہمت آدمی تھے۔

کیونکہ تمہارے رو سے ہو صفا کا ہے دل داغون سے داغ صدر مین صد پارہا کا ہے دل صبح عذار و گیسوئے شب گون کہانے	اسد جرحی صفا کہ پسلتا ہی ہے دل دیکھین ابھی اور کیا کیا اٹھا کا ہے دل صدمے بدات دیکھے کہانتک نباہ کا ہے دل	بیری طرح کسی پہ نہایا جو آئی دل مین گیان کر مین پہرین آپا مرو	سینہ پہ کہکے ہاتھ کہو کاہی دل کیا خوش ہون گر کسی پہ تمہارا ہی دل

راز تخلص منشی نینڈو لال خلف لالہ نندے لال باشندہ لکھنو صاحب دیوان ہندی و فارسی شاگرد طوطی رام عاصی آپنے عہد مین بڑی مخصوص گذری ہین اور بہت لوگون نے اونکی استادی سے فایدہ اٹہایا ہی انکے انشا نگار نصاحت بہت پسند کی جاتی ہے۔

خاک لحد کو میری کیا صیقل طلا ہے تیز اراس پر بھی کیا یہ اکسیر ہو نہین جسدم دہوان اوٹہا دل پر ضیاب کا	لیلے رگ جان مین کے کہہ آئی ہے شاید گل ہو گیا فلک پہ چراغ آفتاب کا	دوڑے پہ نہین پردہ محمل سے لگی ہے	

زاہد تخلص برعمہ چار ہی برہم آنند جی سکنہ دہلی راحم اثم کے پیرطریقت ہین اپکا باوجود کمال فقیری کے علم سخن مین بھی بہت اچھا دخل ہے مخمس اور مسدس شکل شکل قیدون مین تصنیف فرماتے ہین جیسے مصرعہ کے اول ہی والی ہو اور آخر مین بھی والی ہی آئی اور بعض اوقات دو دو حرفون کی قید ہوتے ہی اونکو کلکتہ کے جگت سیٹھ نے ایکدفعہ اس مشکل گرہ مصرعہ کے گرہ لگانے مین بائیس روپیہ نذر کئے تھے۔ مچھلیان دشت مین پیدا ہون ہرن پانی مین پیش مصرع مہاراج کا یہہ ہی۔ آہ دریا پہ کردن دشت مین آنسو ڈالون۔ ۱۸۷۸ء مین آپ ٹونک مین تشریف فرما تھے میرے آقا صاحبزادہ حامد خانصاحب کے یہان اون دنون پر ہفتہ مشاعرہ ہوا کرتا تہا آپ بھی تشریف لاتے تھے وہان ایک مسخرہ مسلمان یہی کہ جسکا تخلص یار لوگون نے قفس رکھدیا تہا آیا کرتا تہا اور اکثر واہی تباہی اشعار اہل مشاعرہ کو سنایا کرتا تہا اور وہ لوگ اوسکو ہنایا کرتے تھے ایکدن مشاعرہ مین اوسنے چند واہیات شعر پڑہے اونمین ایک مہمل مصرعہ یہ بھی تہا کہ۔ میری پشاب سے بہتی ہی گنگا یہ آپکے مزاج پر بہت ناگوار گزرا اور اسیوقت اوٹہکر تشریف لیجانے لگے میر مجلس اور دیگر حضارنے کہ جو سب رئیس زادہ اور عمایدا وس ریاست کے تھے بہت منت و سماجت کے اور شخص مذکور کے بہت تکے پن کا عذر کیا مگر آپکے دلمین یہ نفرت اوس بے تہذیبی سی ہوگئی تہی وہ دوبارہی اور پھر کبھی اوس جلسہ مین باوصف فرط شوق سخن مکے تشریف نہ لیگئے مین اوسوقت وہان موجود نہا دوسرون جو مجکو یہ حال معلوم ہوا تو مین نے بجواب مصرعہ مذکور کے ایک شعر موزون کیا۔ مگر چونکہ اس قسم کا کلام سراسر بے تہذیبی مین داخل ہے اسلئے یہان لکہنا اوسکا قلم انداز کر دیا گیا کہ مبادا اہل اسلام پر ناگوار گذرے

مہاراج کا فارسی کلام تو اول جلد میں درج ہوا ہے اور اردو اشعار یہ ہیں

تلاشی کیوں نہ ہو صیاد کا جب دل قفس میں ہے | گرہ ہے دل پر گزرے ہے جو کچھ خاطر کے خار میں | جو دل میں بھرے تھے وہ گولے غبار کے
بزم ساقی میں جب سبو آیا | شفق آلودہ رنگ جو آیا | ہوش آیا نہیں مجھے اب تک
چشم بلبل سے یوں ہی اکنو | بکل لگا پڑے کہ آب جو آیا | کیونکہ یک مست کو میں چہرہ آیا

زخمی تخلص راج بہادر قوم کایتہ سری باستب سکنہ کاکوری علاقہ اودھ۔ انکی باپ دادے عہد سلطنت سلام میں قصبہ مذکور کے قانون گو تھے ادیب یہ صاحب کانپور میں رہتے ہیں اور اردو فارسی میں اچھے شعر کہتے ہیں ایک غزل بعینہ اونہوں نے تذکرہ میں درج ہونے کے لئے بھیجی اوس میں سے یہ چند شعر منتخب ہوئے۔

کیا ہوئے نفس پر غالب ہوا شیطان ضعف | کچھ بس ہوئے زور چل سکتا نہیں ہے کاہ کا | ماغر فاقول نے ایدل سول اسکا
حاسد کو فہم تیغ رگ سے بسمل ہوئے | درگاہ بیت میں ہے کے عقل ان پہ ہنسے | مدح خوان جب ہنسے ہوا خی سول اسکا

ساقی تخلص منشی شنکر لال بن منشی جی چند قوم کایتہ بہت ناگر متوطن سکندرآباد ضلع بلند شہر ساکن حال ضلع بہار پٹنہ بیکار عدالت فوجداری شاگرد رشید منشی بانکے صاحب تخلص اوسطرف کے نامی شعرائے ہنود سے ہیں اور کلام بھی اونکا شستہ و صاف ہے یہ اشعار اپنے خود اونہوں نے عنایت فرمائے تھے۔

صید مرغ جان ہوا ابرو کا ناوک ہے غضب | تیر تنہا اور سکا پہلو میں ہمراہ ہے | جائی خون ناگاہ نکلیں تیر ہی وقت
ابر کا عالم ہی بجلی محتسب گھبرائے | اب تو جم کر پیئے جا ساقی خم و ساغر ہے | ہاتھ جوڑے کیوں نہ فصاد کا نشتر ہے
تو وہ لیلی کہی ہی مجنوں تیرا سارا جہان | ہیں ہزاروں دل اجل کے ایک طفلک

سالگ تخلص سالگ رام بن ولیپ رای بن پردھی رام کہتری جنیجے سرہندی سن شعور سے ندر کشی کے دستکاری میں مصروف رہی جوانی میں علم کا شوق کر کے کچھ سواد بہم پہونچا یا میر پنجہ کش سے خوشنویسی سیکھی مگر ضعف طالع سے سوائے آنار کشو اور رسائگری کے کوئی بڑا عہدہ نہیں ملا آخر اب نابینا اور ضعیف ہو کر خانہ نشین ہیں اور منشی درگا پرشاد صاحب نادر تخلص کے خیر گیری پر گزارہ کی صورت ہے اونکو عالم جوانی میں ایک کہتری بچہ شیر داس نامی سے تعشق ہوا تھا وہ مر گیا تب اونہوں نے یہ شعر کہے تھے۔

میری عرض ہے تمسے الاجناب | بسبب مو فردوس کا یاب | مین بندہ ہون ترا جو سالگ غریب | مزادین کا مجکو بردی نصیب

سائل تخلص منشی مہمان پرشاد ملازم سرکار مہاراجہ بلرام پور راجہ تخلص شاگرد آغا حسن میر اتی۔ انکی بھی ایک تاریخ رسالہ گلشن فیض میں درج ہے۔

سبز تخلص منشی لکھیت رای ساکن مجھرہٹہ ضلع اودھ قوم کایتہ سکسینہ لکھنوی۔

آج قسمت سے ہر بھکی تیری خلاق کا | گفتگو کرتی ہیں پریاں ہے انا لیم | ای پری فاصد ذرا صاد کا ہے خال | ہے مزاج یار نازک طفل نادان کی طرح

سچا نند عرف منالال مولد احمد نگر پرشاد نام میان گنج وضلع بارہ بنکی حضرت عماد لکھنوی سے میں اور اونہوں نے تاریخ تالیف

راماین مہتہ شنکر دیال صاحب کے بہت اچھی لکھی ہے۔ اوسمین اونکی چند اور کتابون کا بہی ذکر آگیا ہے لہذا یہ چند شعر اونکے لکہے جاتے ہین۔

جن کی اوسکو ہی جی سے الفت بیان و معنی سے دلکو فرحت	کنایہ سے ہی عیان تخلص کمال ہر رنگ شاعری ہے
صفائی آب سخن کا جوہر عیان ہے شیرینے زبان سے	کیا ہے او بدہ مین کام کیسا بڑی طبیعت کی برتری ہے
لکہا ہنومان جو بامیک جی نے اوسے کا جہاپا او تارا اوسنے	لکہا ہنومان ناٹک ایسا کہ جس سے لنکا مین نہر تہری ہے
اوڑی نہ کینو نکر برنگ اون حواس جب ہر ایک شبر کا	جمایا رنگ گوشائین سارا عجب یہ اربعہ غاصری ہے

سحاب تخلص کنور گوپال سنگہ خلف الصدق راجہ سالگرام قوم مہاجن شاگرد غلام مولی خلق انکی باب اور اونکی بہائی دیوی سنگہ مغزار الکار شاہ دہلی کے تہے اور وہین سے راجگی کا خطاب ملا تہا قلعہ معلی کے جوبارہ توپخانہ مشہور تہین اور خلوہ اخیر وقت مین قلعہ مین گہسنے کی سنائی تہی اونمین یہ بہی تہے مگر دہلی کے معزز رئیسون مین شمار ہوتے تہے ان کنور صاحب نے فارسی تو اپنے مکان پر مثل امیرزادون کے پڑہی پہر اولڈ کالج دہلی مین داخل ہوکر کچہہ انگریزی دیکہی عذر کے تباہی کے بعد وکالت کا امتحان دیا چنانچہ اب آپ متوسط درجہ کے وکیلون مین ہین عمر قریب پچاس کے ہوگی انکی شادی دہلی کے نامی ساہوکار گردالہ لالہ رامجیداس کی بیٹی سے ہوئی تہی یہ اشعار آپ کے نتیجہ فکر سے ہین۔

شمع رو دکہہ کر یہ کہتی ہے کہ تا کے	خاک کرتی ہی تیرگی ہر گرمی بازار مجہے	اہی ل فتنہ مگر جان پہچان آن بنی	چارہ گر اب نظر آتی ہین غواد ار مجہے

سحر تخلص اجودہیا پرشاد پسر رام دیال دیوان اتحاد الدولہ میر فضل علی خان باشندہ لکہنو شاگرد مقبول الدولہ مرزا مہدی قبول۔

تصور کر یار مین ہین اشک روان	کہ ہم ہے کیون جو نہ بڑہ جائی بال آنکہو نمین
بساط فتنہ بچہا ہین جو تیری مردم چشم	بنائین شاطر گردون کو حال آنکہو نمین
اسیر دیدہ جانان ہین سب کے طایر دل	ہنین یہ نشہ کے دوری ہین جال آنکہو نمین
نظر جو آئین گے حورین بہشت مین پس مرگ	پہری گا آپ کا حسن و جمال آنکہو نمین

سحر تخلص منشی دیبی پرشاد رئیس بدایون مصنف رسالہ قیافہ۔

نہ تو دل اپنا ملا ہمکو نہ دل اپنا	نہ تو دلبری یہ قابو ہی پر اپنا
سینہ اے ہمدم تہا تم کو نہ مہا اب ہے مجہا	ہی کہ مال ہی ہار بیگہ مال کی ہے

در ذکر صلح

نکے سہا نکو بیباختہ بولون نہی کہا	کیا ہوا خبر ہی کچہ حال تو کہئے دل کا	اس معما کا نتیجہ نہین مجہکو کہلتا	رحم کیون آج میری حالت پر تمکو آیا

	آج کیوں لطف یہ غیب ہے مزاج کا	مجھسے کیوں ہوگا طالب ہے مزاج کا	

سحر تخلص منشی دیبی پرشاد سب ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع بدایون انکا ایک اسوخت مسمی بضوابط عشق کہ دوسرا نام اوسکا تحریر عشق بھی ہے نظر سے گزرا اوس سے اونکی کلام کی شوخی اور بول چال کی خوبی ظاہر ہے یہہ چند بند وہ سوخت مذکور کے ہین

لوگ سب دلبر طناز کسی کہتے ہین	عاشق خستہ و جانباز کسی کہتے ہین	ناز کیا چیز ہے انداز کسی کہتے ہین	سوز کہتے ہین کسے ساز کسی کہتے ہین
	چاہنے سے کسی محبوب کے کیا ہوتا ہے	کیون ترستے ہین اگر کوئی ملا ہوتا ہے	
لوگ یہہ باتین سر سبز کے یہہ کہتے تھے	غیرت سے کہ ابھی آپ پیچ ہین اس سے	جب کسی لف مسلسل مین گرفتار ہوے	یہہ پہلوان تب آگے گا تمہارے آگے
	پھر رہیگے نہ کبھی آپ کی ایسی حالت	اہی گا دل تبدل جانیگی تمہارے صورت	

در تعریف معشوق

گل ہے رخسار تو گلبرگ سے لب ہے حاصل	ہتا ہین غنچہ صراحی ہتی گردن بنتا	دوش ہم آغوش قیامت ہے تو بازو ہتی ہلا	تا ہتہ تہا نام خدا نور کے سانچہ مین ڈہلا
	چمن حسن کا ہتا تخل جو وہ دلبر ہے	شاخ گل ہے نکل لے ہتی کلائی سرد ست	
ہاتہ کے وصف سی مین کیون کر دون کہ ہتے	کوئی شیشہ سیر دست نہین ہاتہ آئے	قابل بوسہ ہے ہاتون کی ہتیلی اوسکے	حسن و خوبی مین ہے انگشت نما سر انگلے

سخن تخلص رام دیال لد پریم سکہہ لکہنوی شاگرد ناسخ فارسی اور اردو مین مشاق تہے الا قصاید فارسی مین کامل تر اور عدیم النظیر چنانچہ قصاید خاقانی اور انوری کے جواب مین قصاید لاثانی لکہے انکے باپ گہڑی سازی کا پیشہ کرتے تہے مگر انہون نے بذات خود داد سخن دی اور افسوس کہ جوانی مین سا ہی عالم جاودانی ہوئے۔ اشعار اردو انکی یہ ہین۔

خدا کیوے سے سر اے صنم گلدل کا	کہ تیری آنکہون نے توڑا قافلہ دل کا	مری سادہ دلی قتل ہونے سے	کریگی یار کی تلوار فیصلہ دل کا
مریض عشق صنم ہون شفا نہ ہوگی مجھے	دکہاون کیا تجھے جراح آبلہ دل کا	آہی کیجیو خیر اس غریب بیکس کے	پڑا ہے لشکر غم سے مقابلہ دل کا
الہی آی میرے پاس وہ جان جہان	بہت خراب ہوا ہے معاملہ دل کا	وبال جان ہے مجھے ہجر یار مین شیشہ	بچا ہے گر مین کہان اوسکو آبلہ دل کا
نہان ہے میری نظر سے وہ غیرت یوسف	تباہ کیون نہ ہو ان اتفاقہ دل کا	نگاہ یار سے بچنا ہے اے سخن دشوار	پڑا ہے دشمن جان سے مقابلہ دل کا

کبہی اگر وہ نازسے اندر چمن کے پانون	سب پہول چومین انکی اوس گلبدن کے پانون	اب ضعف ہی قدم ہی اوٹہانا محال ہے	
فرقتین ہوگئی ہین میری لاکہہ من کے پانون	آنکہون کو تیری دیکہکے بہولی ہین جوکڑی	اوٹہتے نہین ہین دیکہکے ظالم ہرن کے پانون	
بعد مرنے کے بہی نہ بچا ہجر سے	پہیلاون کیا ہین حسرتین اندر کفن کے پانون	بیل کیطرح ہوگئے نالان تمام گل	
اوس سرو قد نے رکہے جو باہر چمن کے پانون	اپنا کمال شوق دکہانے جو ایک بار	نیلوفرین لگائے انکہون سے ہر کوئی کے پانون	

بلبل بیان گل ہمہ تن گوش ہو سخن	رکہون جو نغمہ سنجی کو اندر چمن کے پانون	

سحور تخلص دلوالی سنگہ خلف رای جنیگر دہلوی قوم کایتہ بادشاہ دہلی کے سررفتر تہے۔

گریاں کبھی ہے ہن تیرے یہ چشم تر مجھے	طوفان نوح آتے ہے اب ہر نظر مجھے

سرشار تخلص لالہ ملوک چند لکھنوی۔

اس سجسے وہ لیر چلے خونین اڑکے	جون ماہ ستاروں مین چلے انکو اڑکے

سرشار تخلص پنڈت رتن ناتھ کشمیری لکھنوی جو پہلے مدرسہ لکھنہ پور کھیرے ضلع اودھ کے مدرس تھے اور چند سال سے مطبع اودھ اخبار مین منشی نول کشور صاحب کے قدردانی سے اڈیٹر ہین آپ کو علم عربی فارسی اور انگریزی مین خوب ملکہ ہے فصاحت تقریر اور ملاحت تحریر مین آج کوئی آپ کا ثانی نہین چنانچہ قصہ آزاد جو ایک عمدہ مزہ نہ اردو زبان کی انشا پردازی اور عبارت آرائی کا ہے آپ کی لطافت بیان اور سلامت زبان کا شاہد عادل ہے آپ شعر بھی خوب کہتے ہین اور طبیعت آپ نے بہت شوخ اور چلبلی پائی ہے مگر افسوس کہ ہمارے پاس اسوقت کوئی کلام آپ کا موجود نہین ہے کہ جس سے اس تذکرہ کو مشرف کیا جاتا۔

سرور تخلص لالہ نیک ارام ولد حکیم سری کشن لعل مقیم فتح گڈھ نائب سررشتہ داری بندوبست ضلع فرخ آباد۔

مطلب کیسے بری ایک نیرنگی آپنے	باتین شب وصال مین کین اپنی کیا کہے	

سرور تخلص ایک کایتہ صاحب کا ہے جو جی پور مین رہتے ہین مگر نام نہین معلوم ہوا۔

تقدیر مین لکھی ہے گدائی تو ارے دل	سایہ کوئی گاتو بھلا جھپر کہان کہان	قاتل خدا کیوں اسطے بیکار آدما	اوسکو پھر زندگی دوشیزہ لیکر کہان کہان

سعد تخلص لالہ جوالا ناتھ قوم کایتہ منیب قانون گو صوبہ اجمیر جو اب بہت دنون سے نائب وکیل ریاست جی پور حاضر باشی محکمہ زیدنتی راجپوتانہ ہین اور میرے والد کے ساتھ قدیم سے محبت اور حق ہم صحبتی وہم شاعرہ گی کا رکھتے ہین انکا کلام فارسی اور اردو مین بہت صاف ہوتا ہے اور آدمی بہت باخلق ہین یہ چند شعر اپنے خود انہون نے مجکو آپ پروا سطے درج تذکرہ کے دے تھے جو خوشے سے یہان درج کئے جاتے ہین۔

جہان دیکھہ تیرے ابرو کے خم گیرو عالم	غرقاب علم ہو گیا تیر کا عالم	نقاش تضاد دیکھہ نا نقش مدعا	اللہ رے ظالم تیری تصویر کا عالم
منشی فلک نے بہی قلم نور کے بہنکا	دیکھا تیری اس خط کی جو تحریر کا عالم	وہ کون تہا یار سب راز کہ جسنے	تصویر کہا کر کیا تصویر کا عالم
	ہی تہ مین اوس شوخ کی دل کھلتے دیکھو	کیا تیر کی پیچ مین ہے تحریر کا عالم	
دیکھو جان مجکو آکے دیکھو	عاشق ہون لے خدا کے دیکھو	آئینہ ہے تو سرخرو ہو	دیکھو تو پان کہا کے دیکھو

سعید تخلص لالہ کنور بہادر ولد گنگا پرشاد فرخ آبادی۔

جوش وحشت کبھی زندان مین نہنے دیگا	پیر یان لالہ بہانی کی صدا دے مجھے	

سلیم تخلص لالہ مادھو رائے عرف منوہر لال باشندہ بھوپال شاگرد منشی جادو رائے تسلیم یہہ چند شعر اونکی رسالہ ہمایم مطبوعہ جولائی ۱۸۸۳ء سے لکھے جاتے ہین اور حال معلوم نہین۔

دمی بل وصل کہ بعد شب فرقت میری | دیکھیے جب تنگ بہت چرخ نے حالت میری
ترقت بارہین جیناہی پشیمانی ہے
دم نکلجائے تو مٹ جائی ندامت میری | سایہ جیسم ہی تاریکی مین چھپ جاتا ہی
کون کرتا ہے مصیبت مین شرکت میری

روتے ہو خاک اوڑاتے ہو لحد پر میرے | پہلے ہنستے تھے بہت دیکھکے ذلت میری

سماجت تخلص لالہ بخت بہادر خلف منشی نبی دہر ہمت متوطن قدیم شہر لکھنو۔

عشق گیسو مین ہوا مصحف رخ کا آیہ | لام اسلام مین عاشق کو ہی کافر کیسو
حور یہ کہتے ہین یہ ہمارے ہی گیسو کو | سنبل باغ جہان سے ہی ہے بہتر گیسو
کیلئے بند ہے پھرتے ہین سبھی مرد و زن | کیا ہنین رنگ بدلتے ہین معنبر گیسو
ہم سلیمان ہے صبا تب کی انگوٹھی پاکر | آپ کہلائی بری جیسے نبی پر گیسو
ہوگیا مجکو یہی دام گرفتاری کا | دلمین آ الجھن ہے سماجت آزار یہ گیسو

شاد تخلص منشی نولال قوم کایتہ ساکن روشنپورہ حال مقیم پٹیالہ کہ وہان مطب کے ذریعہ سے خوش گذران ہین انکی والد مرحوم منشی ذوقی رام بھی طبیب حاذق تھے شعر کی اصلاح حکیم مومن خان مومن سے لی یہ شعر اونکا جو منشی درگا پرشاد صاحب نادر تخلص نے بھیجا تھا اونکی نازک خیالی اور شیرین مقالی پر دال ہے۔

کمر تم پہ کسی گالیون پہ نہ کھولا | اور سیدھا آپ ہان کمر ہین رکھئے

شاد تخلص منشی کنہیا لال ولد بہت رام کایتہ سکینہ باشندہ اجمیر جو عدالت مین نحار کاری کرتے تھے اور کچھ مذاق معرفت اور تصوف کا بھی رکھتے تھے آدمی بہت باحوصلہ اور رنگین مزاج تھے کبھی کبھی شعر بھی موزون کر لیا کرتے تھے دو ایک میرے والد صاحب کو بھی غزل دکھائی تھی سنہ ۱۹۲۱ مین اونکا انتقال ہو گیا شادی نہین کی تھی اور آزاد رہنا پسند کرتے تھے یہ دو شعر اونکے جو اسوقت یاد تھے بسبیل یادگار درج تذکرہ ہذا کئے گئے اور ایک رسالہ بھی علم تصوف مین اونہون نے بنایا تھا۔

شعر کہنا شاعرونکا کام ہے | یہ تو عاشق صفت مین بدنام ہے
دیکھیے بہت تاہنے دنیا کے خیر و شر مین | پائی ہے سو اہ آخر خورشید محشر مین

شاد تخلص منشی رام پرشاد شاگرد مولوی محمد مقیم سہارنپوری۔

ہونین شہید ناز جو یک گلعذار کا | بلبل طواف کرتی ہے میرے مزار کا
کم فرصتو کو غیر کی دولت سے کیا مفاد | اولٹا ہے بحر مین کام سحاب کا
تیری اس بیوفائی پر تو ہم سو جانے مرے مین | اگر ای بیوفا تو باوفا ہوتا کیا ہوتا

شاد تخلص منشی شیو پرشاد شاگرد دیر حسین لشکری مرد فہیم و صاحب ذہن سلیم ترکیب سخن و لچسپ اور برجستگی معانی ناخن بدل زن ہے

جاکے قاصد بھی وہان غیرون مین شامل ہو گیا | اور ایک کانٹا نکل آیا میری تقدیر کا

شاد تخلص سکندرآباد کے برہمنون سے کوئی حضرت تھے

اوس سنگ چینی کی کاڑہ جس مین عکس | چینا کے پھول اگتے ہین دامنے بہار مین

شاد تخلص منشی رام پرشاد بریلوی شاگرد شاہ نصیر صاحب دیوان۔

ابرو کی جب صفت تین یہ فہم رسا لڑا | مصرعہ ہا بیت ہلالی سے جا لڑا

شاد تخلص رای دیبی پرشاد دلشندہ حیدرآباد دکن شاگرد فیض۔

شیر برد یہی ہے شیرین فاتحہ | آج برسی ہے میاں فرہاد کی

شاد تخلص منشی الیلی پرشاد خلف الرشید منشی جواہر سنگھ صاحب جوہر لکھنوی منشی و مصاحب مہاراجہ بلرامپور یہ حضرت بھی شعر و سخن میں اپنے والد کے قدم بقدم ہیں۔

ہو تیرا احسان اور اوڑ کر ہر یک گل سے سوں | ناتوانی کردی گرد ریگ بیاباں کیطرح | دو نور خسار انکی ہتھیں چمکتے راندتن
ماہ تاباں کیطرح مہر درخشاں کیطرح | غضب برق وش کے جدائی ہوی ہے | گہٹا عم کی سینہ پہ چھائی ہوئی ہے

بد نکیئے اوسکو بھی جو بد ہے یا گمراہ ہے | ذرہ جب تحریک میں محتاج فضل اللہ ہے

شاداب تخلص منشی رنگین لال متوطن نواب گنج کانپور بہت عرصتک مطبع اودہ اخبار میں خوشنویس رہے اور اب ضلع کانپور کمہین انگلیزی ملازم ہیں۔

ہیں تو ہون خامہ تقدیر سے بر گرگیسو | کچھ بدل دینگے ہمارا نہ مقدر گیسو | نخ روشن سے نبی صاحب کشور گیسو
سیکھے آئینہ سے آئین سکندر گیسو | سانا چہرہ پر نور سے کچھ سہل نہیں | پہلے دکھلائے تو ایسے نہ انور گیسو
پیش مژگان کیا ہے تو قیر شعاع آفتاب | ہے خطا باندھون اگر تیر شعاع آفتاب | دل دہل جائے نہ کیون تیر فلک کے جور سے
رو در چکا تا ہے تسخیر شعاع آفتاب | دو گز زمین سے ملکہ چرائیگا کیا فلک | کچھ ہم ہی نے مرینگے کسی دن بجل سے

شاداں تخلص منشی بسا دن لعل قوم کایتہ کہرے میر منشی نواب امیر خان بہادر والی ریاست ٹونک انکا مفصل حال جلد اول میں رقم پذیر خامہ تحقیق ہو چکا ہے یہ بہت ذہین اور ذکی شخص تھے کتاب امیر نامہ جسمین سوانح عمری نواب موصوف درج ہے۔ اونکی تصنیفات سے ہے اور ایک فارسی مثنوی بھی اونہون نے نواب ممدوح کے امیرون کے حالات میں لکھی ۱۲۵۱ ہجری میں نواب وزیر محمد خان بہادر کے حکم سے یہ کلکتہ میں بھی نواب گورنر جنرل بہادر کے پاس گئے تھے اور وہان انکے بہت کچھ تعظیم اور توقیر بوجہ علمی لیاقت و ہوشیاری کے ہوی تھی فارسی شعر تو کہتے ہی تھے مگر اردو بھی کبھی کبھی نظم کر لیتے تھے اور ہندی کے شاعری میں بھی قاصر نہ تھے ایکدن نواب امیر خان نذر باغ کی سیر کر رہے تھے منشی جی بھی آئی نواب صاحب نے فرمایا کہ دیکھو گلاب کیسا پھول رہا ہے عرض کیا کہ حضور کے قدمون کی برکت ہے اور ذکر کرکے بہر رباعی فی البدیہ موزون کی جب نواب صاحب ٹہلتے ہوئے انکی طرف آئے تو کہا سنئے۔

گل گلاب نے خوبی عجب دکھائی ہے | بہار جامہ گلگون پہن کے آئی ہے | جو یو بھو سیج تو یہ ہے برکت قدم | ورنہ گل نے یہ خوبی کہان سے پائی ہے

اور ایک مثنوی کہ ہمکون کی مدت میں لکھے تھے۔ یہہ دو شعر اوسمین سے ہیں۔

دیکھا ہاتھوں کا لیجے گرا رقام	نقطے کاغذ کو کاٹتے ہیں تمام	کہنہلوں سے دوات ہی بہتر	لنگ سیاہی کا ہے شگرف آمیز

شادان تخلص لالہ بالا لال کایتہ۔

یوں داغ دل ہیں اس کے سینے کے آس پاس	جیسی جڑی ہوں جیسے نگینے کے آس پاس	

شادان تخلص حاتم عصر مہاراجہ سر چندو لال بہادر سکنہ رسلے بریلی تو ابع لکھنو نائب ریس حیدرآباد دکن شاگرد شیخ حفیظ الدین وشاہ نصیر دہلی۔ اپنے عہد میں نہایت فیاض اور سخی ہو گزرے ہیں اور انکی ذات سے ایک عالم کو فیض پہونچا ہے دور دور کے لوگ انکی سخاوت کا شہرہ سنکر حیدرآباد جاتے تھے اور کامیاب مدعا ہو کر واپس آتے تھے سنا ہے کہ مہاراجہ موصوف کا دستر خوان میں ہی زر پاشی سے عاری نہیں رہتا تھا اور اسی وجہ سے انکی باغانہ میں دونو طرف دوکان بنے تھے کہ جنمیں سے وہ ہاتھ باہر نکالکر سایلوں کا سوال پورا کرتے تھے اور انہیں فیض بخشیوں سے آجتک حیدرآباد کا نام اونکی نام پر مشہور ہے کہ بہت لوگ چندو لال کا حیدرآباد کہتے ہیں اونکے دربار میں ہندوستان کے بڑے بڑے نامی گرامی شاعر موجود رہتے تھے اور اونکی قدردانی اور فیضرسانی کے عالم میں دھوم تھے غرض یہ مہاراجہ بہت بڑے دیوان باختیار ریاست حیدرآباد دکن کے ہوئے ہیں اور اونکی مختاری اس ریاست میں سرکار انگریزی بہادر کے کفالت سے تھے کہ نظام بلا استصواب سرکار کے اونکو عہدہ سے معزول نہیں کر سکتا تھا اب اونکی پوتے مہاراجہ نرندر و پرشاد بہادر بشاہرہ بارہ ہزار روپیہ ماہانہ ریاست مذکور میں دیوان و پیشکار ہیں۔ یہ مہاراج جیسے جاہ و منصب میں صاحب دیوان تھے ویسی ہی شعر و سخن میں بھی صاحب دیوان گذرے ہیں چنانچہ یہ شعر اونکا ہے۔

ملا کے گیسوئے دلبر سے سلسلہ دل کا	عجب بکھیڑے میں ڈالا معاملہ دل کا	معشوق کے آنے کی تابی جز آوے	اللہ کرے دلکی یہ امید بر آوے

شادان تخلص خوشوقت لے ساکن چاندور شاگرد حاتم بعض تذکرہ میں شاداب بھی لکھا ہے۔

جب تلک ہو کام مژگاں سے تو ابرو مت چڑھا	تیر کے ہوتے کوئی کھینچے ہے تلوار کو	

شادی لعل برادر زادہ رائی لال کایتہ سری سبب لکھنوی نوجوان عمدہ خاندان اور شاعر بلند خیال تھے مگر افسوس کہ حال میں قضا کی۔

شاعر تخلص سہن لال قوم کایتہ سکینہ ساکن دہلی ولد بخشی سلطان سنگھ علم فارسی سنسکرت انگریزی طبابت علم موسیقی اور طرح طرح کی دستکاریوں میں شہرت رکھتے ہیں ایک ساز جو سارنگی بجانے کے قانون میں ہے اونکے مخترعات سے ہے اور اونہوں نے ایک کتاب نہایت ضخیم اردو فارسی اور ہندی لغات میں خزینہ ہندی نام بنائی ہے یہہ تین شعر جو اونکی بہائی منشی کیول رام صاحب ہوشیار نے بھیجے تھے زیب تذکرہ کئے گئے ہیں۔

ہمکو شکوہ کچھ نہیں ہے یار اور اغیار کا — ہے ہمکو محبت میں ہمارا تفرقہ دلدار کا — نبض مجھ بیمار کی نہار مت جھوٹی طبیبو
سب دوا بیمار کی پرہیز ہے بیمار کا — گر قتل مجھ کو ظالم منظور ہے ہمارا — تو دل ہی زندگی سے رنجور ہے ہمارا

شاگرد تخلص منشی ہرطارام ملازم محکمہ راج کوٹہ۔

اپنے کو چھوڑ ہی نہ ہوئے میت میرے — ہو ہو گور کفن چور نے قسمت میرے — پڑ گئی گوز بان میں تالیک ہل چل — ہائی کس ناز سے شکر تے ہیں تربت میرے

شایان تخلص پنڈت پیم نرائن خلف پنڈت رام نرائن مصنف مہوبا باشندہ دہلی۔

قابل ہنیں ہیں دیدۂ پرنم کے سامنے — طوفان نوح اگلے زمانے کی بات ہے

شایان تخلص منشی ہرطارام لکھنوی قوم کایتہ سری بسبت خلف الرشید منشی اتارام بڑے درجہ کے شاعر تھے اور مدت تک متوسل مطبع آدہ اخبار رہے نظم میں اونکو بت اچھا ملکہ تہا ہمیشہ نئے نئے مضمون باندہتے تہے اور مندرجہ ذیل کتب اونکی تصنیف ہیں۔ مہابہارت منظوم۔ قصہ امیر حمزہ منظوم معروف بہ طلسم شایان۔ الف لیلہ منظوم۔ تاریخ ستارہ ہند انکے دادا منکر رائے اور پردادا رائے سنسارام بڑے نامی شخص تہے اونکا خطاب کالی ڈہال تہا اونکی والد ماجد رائے تلسی رام کو نواب اصف الدولہ بہادر نے رائے کا خطاب معہ مہرنگین زمرد کے عطا فرمایا تہا جسپر وہ خطاب کہدا ہوا تہا اور یہ صاحب نواب سعادت علی خان بہادر کے عہد میں عہدہ بخشی گری فوج پر ممتاز رہے تہے۔ حضرت شایان کا انتقال ابہی چند سال پیشتر ہوا ہے اونکا ایک دیوان بہی چہپا ہے جسکا مطلع یہ ہے۔

آج کہولے پر پرواز ہے عنقا قلم — انگذر عرش معلی ہی تہ پای قلم — جب سر لوح پڑی دیدۂ بینا قلم — واقف از ہو سے چشم تماشای قلم
ایک قلم حسن کے مضمون رقم تہے اوپر — قصہ عشق بہی سب زیب قلم تہی اوپر

مہابہارت منظوم سے جو سنہ ۱۲۶۲ھ میں طبع ہوئی ہے۔

فن شاعری میں سرفراز ہوئے — تخلص ہی شایان کی قہار ہوئی — پدر اتارام عالی وقار — ہر ایک گوہر علم او نیز نثار
وہ نثار بے شبہ تہے بیمثال — کہ حاصل تہا منشی گی میں کمال — زبان عرب سے بہی آگاہ خوب — سمجہتے تہے ترکی کی وہ راہ خوب
شہنشاہ تہا چند رماسل مکا نام — اسی نظم سے ہی وہ رنگین کلام — کیا اوسکو ترکی زبان میں بیان
نبائی کتاب ریاض اللغات — نہایت جو دلچسپ ہتی داستان — گرا ہاتہ سے منشیوں کے قلم
وہ دی گوہر نظم کو آب و تاب — وہ کی طبع رنگین نے انشا رقم — کہ ہی نائیکا بہید کل سب بیان
ہوی سلک گہر خجالت سی آب — نبائی ہیں یہا کہانیاں پوتپان — تصوف کی باتیں زبان پر تمام
کتب چند دہی وہ موزوں کیے — محقق تہے بید انت کے لاکلام — ہزار و دو صد اور ہفتاد و پنج
وہ تشریف جنت کو اب لیگئے — دل شاد کو رنج و غم دیگئے — ملا فصل کا سال ہجری میں رنج
پتا جدا علے کا لکہے قلم — کہ منکہ سے تہا رے آخر بہم — زمانے میں ہی جبکہ یہ نوریز — مہیا او نہیں عیش آرام و چین

کروں اطلاع انکی بھی نام سے — کہ تلسی کو پیوند تہا رام سے — بیان اصف الدولہ عالیجناب — شجاعت کا چمکا ہوا آفتاب
یہ نواب اونپر سرفراز تہے — وہ سرکار عالی مین ممتاز تہے — نگین منقش عنایت کیا — خطاب اذکور کا اعلیٰ دیا
ہوی جب یہ نواب جنت نشین — ہوا لکھنؤ غم سے اندوہ گین — سعادت علیخان عدالت شعار — ہوی مسند آرا بعزو وقار
یہ ہی وہ ہے بخشی بنے فوج کے — ستاری چلتے رہی اوج کے — جو نواب لائے بنارس سے فیل — روانی مین عزت دہ و رو نیل
عنایت کیا پھر دیا یہ وقار — ہوی فیل پر اذکے آگے سوار — مین اوس بحر کا دُر شہوار ہون — ملی آبرو جو سزاوار ہون

بیان جنگ کرن وارجن

قلم اب کری داستان اختتام — قریب آئی ہی دوسرے نوبکی شام — سحر عمر کی اسکھڑی شام ہے — کرن آفتاب لب بام ہے
ارا یہ کرن کا تہا خونریز لگار — ہوا ہی ہی چالاک تر را ہوا — جو برگشتہ قسمت کا تارا ہوا — فلک کا یکایک اشارہ ہوا
زمین مین وہ پہیہ کو پکڑا بزور — بڑا پنجہ شیر مین پائے مور — کرن دلمین تہا سخت حیران کار — اگا کہینچنے چرخ کو ایک بار
کمان چوارجن نے رکہا خدنگ — لب گوش تک اوسنے کہینچا خدنگ — کرن نے کہا ای شجاعت پناہ — کہان ہی بہلا راستی کے یہ راہ
دیا تیز زن نے کرن کو جواب — نہ تہا اوس گہڑی اسکی کا حساب — جو فرزند تہا انمین کھو دسال — کیا چہ جوانون نے ملکر حلال
اگر راستی ہے ہمارا شعار — امان تجھکو دی ہی کرن نے یکبار — کرن نے جواوسوقت یاچی امان — نہ کام آئی کچھ اوسکو تاب و توان
کیا ساتہہ پہیکے ہر خند زور — ہوا سخت ناچار مانند مور — غنایت کیا تہا جو برہنا تیر — نہ تہا اوسکو ترکش مین اوسکا نظیر
جوارجن نے چھوڑا اوسے وقت جنگ — ہوا اپنے کے پار روی خدنگ — ملا کشتنی تا تہ اوس زخم پر — اوسیوقت اچہا ہوا سر بسر
گرا تہا ارا یہ جب تیر زن — جوارجن نے پایا وہ فرصت کا وقت — کہا اپنین سے مروت کا وقت
کرن پر لگایا اوسیدم خدنگ — ہوا سرد وہ گرم میدان جنگ — کیا تیر نے سر کو تن سے جدا — وہانسے تہا پہین پیکان کا

اشعار شایان

ہستی مٹی تو پر دہ مین یکرنگ ہو گیا — گو عشق نے کمر کے کیا بے نشان مجھے — ہوتے جہان مین جو ہر تیر مژدہ عیان
کرتا اگر نشانہ وہ ابرو کمان مجھے — کج عقل دی خدا نے بت سادہ لوح کو — دیتا ہے بوسہ غیر کو اور گالیان مجھے
وصف کمر سے یار کے شایان گر نہ ہے — افشا نہو چھپا تا ہے راز نہان مجھے

ساقی نامی الف لیلا منظوم شایان سی

زمانہ ساقیا ہے برسر جنگ — نہ کہنہ تو دیدہ سور اسکی دل تنگ — دوبارہ دی مئی شیرین کا ایک جام — ہون اب بیتاب جہت مین تنگ
صبوحی دی دل مشتاق مین چور — چھکے پڑتی ہی ساقی چشم مخمور — پلا دے ہول دلکی نیکلی جائے — غنایت مجھپر ای شمع جلی جائے
بنی شمشیر خط جام ساقی — نہ کہا محتسب نے تسمہ باقی — پلا ساقی اوسی دور کا ایک جام — کری اسدم مسیحائی کا جو کام

جو نکلا خور بیاض صبح لیکر — نعم تھے لشکر پر نور اسپر — ہوا شرق ہی پیدا شعلہ طور
طبیعت کو دئی ہین پھولنے خار — یہ دار و رسن آنگی نہ زنہار — ہوئی ہین منت کش پیرہن ہون
نگہبانی رہی اس سے سر بزم — نہ اسکو منہ لگانا نیکا ری عنم — یہ وحشت رہی معشوق گل اندام
ہزار دون دل ہی ہون جی کی خیر — نہ کہو مے دامون اوسکون ہین نہار — بہار ایک ہفتہ ہی مہمان ساقی
مسجان بلا دو چار ساغر — مزاج اپنا ہی چوتھے ہمان پر — تمنا ہے یہی آبی شش و پنج
کہان تک انتظار آب گلگون — لطجی کا روا ہے ساقیا خون — عروس فصل گل ہی جوبن پر
گلابی نشہ جو انکھ مین آئے — تو کیفیت یہ وحشت کی کہائے — بہار فصل گل جان چمن ہے
شگفتہ بلبلین ہین شاخ گلپر — گل افشانی سی ہی گلشن معطر — بڑی جوبن پہ ہی فصل بہار ے
پہر آئے شام شمعون نے دیا ہس — کہ تھے یہ درکش صبح نہار س — ادہار کہہ ساقیا آب شیشہ و جام
طبیعت وحشت لرزی جلی ہے — فراق یار مین اب بیکلی ہے — رہی کچھ دن در میخانہ سدود
پلا دے تازہ ای ساقی کوی جام — کہ ہی آب طرب سے دل کو آرام — موافق ساقیا ہو دور افلاک
پلا ساقی مجھے زر زیر ساغر — نہ اون مین خزانہ سیکدہ پر — خرابہ مین خزانہ جو ملا ے
جہان ہے اوس شہ سے خوب آگاہ — کہ صرف جاہ ہوتی ہی گل جاہ — جڑی ہتی کو تو ال شہر کو آج
نہین ہے ساقیا یہ آب گلفام — اوگلتا ہے لہو شیشہ نہ بہر جام — لطجی کی شکستہ بال و پرمین
نہین طوفان کم ہے کشتی می — تہہ پیرہ ہمان پر نوح کا ہے

شب تنگین ہوی چل سکے پھر کاذو
نہ آب تیغ کو کیون زہر سنجھون
یہ ہر جای ہوی عالم مین بدنام
رہے برسون تیرے دکان ساقی
بلا سہ آشہ تا دور ہو رنج
می گلگون سی بہردی جلد ساغر
بند ہا رنگ عروسان چمن ہے
ارے ساقی تیرا ہو فیض جارے
نہین ہی آب آتش رنگ سی کام
حرم مین دل کر لگایا دمعبود
کہ آب تاک کے ہے ابر سی تاک
وہ صرف سیکدہ ہو تو پیلا ے
کیا بیوجہ میخانہ کو تا راج
لبالب جام اشک چشم تر ہین

شایق تخلص لالہ فتح چند ولد لالہ سبتی رام قوم کایتہ سری باسندہ لکھنو صاحب دیوان شاگرد امام بخش ناسخ حضرت جوہر لکھتے ہین کہ اردو کے شاعری مین ناسخ کا کوئی شاگرد انسے بڑہکر کم نہا اور ناسخ کے بعد طابق النعل ناسخ تھے خوش فکری مین اذکو تمام متاخرین پر فوق نہا بڑگوئی مدت مضامین تازہ خیالی اور فصاحت بلاغت اپنے ختم تھے اور یہہ عالی اور عمدہ مضمونون کے تلاش مین اوستاد بے نظیر ہو گئے تھے ۔

نہ سینہ مین ہی پہلو مین کنارمین روح — ہماری انکھو نہین ہی تیری انتظار مین روح — دل اپنی قبضہ ہی باہر ہی اصل یار مین روح
نہ زور دلیہ ہمارا نہ اختیار مین روح — نگو لا بنکے اور لگا غبار مرقد کا — لگی رہی اگر اوس طفل نے سوار مین روح
الہی تیغ خط یار حلق پر پھر جاے — وہ مرگ زیست ہی نکلے اگر ہمار مین روح — دماغ دلکو نہ پہونچی گل مراد کے بو
بہت نہال ہوی باغ روزگار مین روح — لقب جو روح ترا ہی یہ اوسکی محبت ہے — نہ اختیار مین تو ہے نہ اختیار مین روح
ہمارے پر ہی اصیاد بیدرد کی بالش پر مین — کہ تکیہ بیشتر رکہتا ہے وہ دلدار پہلو مین — میرا پہلو فراق یار مین ہی خانہ ماتم
بجای یار مین بیٹھے میری غمخوار پہلو مین — بہائی یار کا گر سایہ دیوار پہلو مین

اوس پر یزاد کی جادو ہین مقرا نکھین | سیکڑون جی سے گئی اوس سے ملا کر انکھین | عیب مردم کے جسے دیکھنے کی عادت ہو
ہین اوس انسان سے حیوانکی بہتر انکھین | یہ مجھے دیکھہ کر انکھو ہین اوتر تا ہے لہو | سرخ ہوتی ہین تن موی صورت خنجر انکھین
خوف یہ ہے کہین چہرہ جا کے نہ خار مژگان | کیا بچھاون میں تن پائے سمن بر انکھین | صرف کرتا ہون سواد چشم کو تصویر مین
دیکھنا کیا دیدہ ریزی ہے میری تصویر مین | بادشاہون کے معایب بھی نہین چھپتے ہین | لنگ کہتی ہے اوسے ملک جو تصویر بھی ہو

ہندی ملکون نکلا چاہتی ہے سیکو | سُرخ ہو ہو کے ہین چادر مہتا بین

شایق تخلص بھاگیرتھ لال شاگرد جناب آشفتہ دار د ضلع علیگڈہ ۔

ای صبا وصلکا سیرہ دہ ہے پیغام | مہ گمان مجھسے ہے کیا جانے وہ کیا سمجھے | نالہ گرم مرا تے اگر جوشون پر | خاور حشر کو ایک ذرہ آدے سمجھے

شایق تخلص شیام لال سالن سہارنپور حال معلم نہین سہارنپور مین

میرا طالب آتا اور تمہارا نام ہوجاتا | اگر بوسہ لب شیریں کا دیدے کوئی پیارا | جگر اور دل ہمیرے سونہا نی جلکے ہو جاتے | کہو فی ہے کیا جو اوسکا غم مین علاجا

شور تخلص پنڈت موہن کشن لکھنوی ۔

جو طلب تم نے کیا ہم نے دیا بار بار | دل کو دل اور بوسے کو بوسہ سمجھا

شیر تخلص منشی جوالی پرشاد شاگرد مولوی یوسف علی وجیہہ

رخ و گیسو کا او سکے مدکر صبح و مسا نا | یہ بیضا یہ ہوتا او وہ ہوتی کالی ہوتا

شعلہ تخلص منشی بنواری لال شاگرد منشی بانکہ بے صبر سکندر آبادی ۔

ہے عشق مین ابرو کے جو کا ہیدہ تن اپنا | سایہ ترے تلوار کا ہوگا کفن اپنا | اوس منہ کی کرین بات ذرا منہ کو تو نو مین
غنچون سے کہو صاف تو کرلین دہن اپنا | سر کھولے ہوے کرتی ہین پریان میرا ماتم | اندر کا اکہا ہے یہ بہت الحزن اپنا
کیا کہتے ہین سن سن کے مرے شعر کو شعلہ | اعدا کے لیے تیغ ہے گویا سخن اپنا | خیر اب جو چاہو کہہ لو سمجھینگے ہم بھی کہین
پڑتا ہے آدمی کو کام آخر آدمی سے

شعلہ تخلص امرناتھ کشمیری الاصل و لکھنو نژاد کہ طبع موزون و ذہن رسا رکھتے ہین ۔

جان دی شعلہ نے حسن سیر سے پر ہیز کر کر | حق مین اس بیمار کے پرہیز کرنا سم ہوا | تجھے نہ سیماب مہوس طلا نذر کرکے ہم
کیا سمجھکر چرخ نے ہمکو طلایا خاک مین | جلوہ گلزار ابراہیم آتا ہے نظر | ای بہار حسن تیرے روٹے انشاک مین
غم اسیرون کی بھی کچھ ہے اندمال تخم کا | باغبان پہول لیکدور کہدے قفس کے پاس مین

شفق تخلص منشی لالتا پرشاد خلف بیچے لال قوم کایتہ سکنہ شہر لکھنو محلہ پھولبینگنج علوم فارسی انگریزی سے آگاہ شاعر صاحب دستگاہ خوش فکر تیز طبیعت ہین کلام انکا نہایت دلچسپ فصاحت و بلاغت سے مملو اور اشعار اکثر استعارات و تشبیہات گوناگون و تناسبات لفظی معنوی و حسن بندش سے مرصع ہوتے ہین طبیعت ہمیشہ نئے مضمون کے

پیدا کرنے مین جو سعی رہتی ہے علی ہذا القیاس تاریخ گوئی مین بھی لاثانی ہین کہ چار مصرعہ مین سوا سو مادے لگاتے ہین
فن شعر گوئی مین منشی کنور جیصاحب مدہوش و منشی سنکدیال صاحب فرحت کے شاگرد رشید ہین و نیز اکثر مقدمات شاعری و لکات
زبان آوری کے تحقیق مین آغا علی شمس صاحب سے فیضیاب چنانچہ مثنوی موسومہ بہار عشق کے دیباچہ مین کہ جو نظم و نثر مجموعہ چار دیوان کا ہے

بندہ ناچیز بے تحقیق ہے	فیض مدہوش و تمنی فرحت ہے	

یہہ چند اشعار آپ کی تصنیف سے ہین جنسے تعشق مسبوق الذکر۔

طایر رنگ حنا کا پیٹ دانہ سہرا — مٹی ہاتھ تو ل ہو خایف کیون صیاد سے — ہووے آئینہ جو کہ ہو دیکھکر کو شیہہ — دیکھو کیون تصویر اپنی کنگھی نہ دے
مہندی چھوٹی طایر رنگ حنا کا ہو گیا — لال چہ پا یا اوڑہ ہو طوطی بد صیاد سے — ہوا کبھی نہ کسی زہرہ دار سے پیدا
سہرا ہی نہین سہرا جو مین باندہون تا — ایک مع جود تو ہی گیند گردان سہر — کہولڈالی ہند محرم کی کہ نیہہ کہ سب
انکہہ او ہار کہ دیکھو کہ جب پایا جواب — طاقت اڈہٹی کی تہی آئی ہی ہمارے مین — چاندنی ہی تھی مین ہر دان مار گیا — جان دی دی الفت عکس رخسار مین

شکو دنسے گڑی سر سے او کہڑی ہین شب و صل — ہی حشر کا ہنگام قیامت کی گہڑی ہے — پر خاش پہنے غیر جو دیکھا ہی کی مانند
ہے حشر کا ہنگام قیامت کی گہڑی ہے — نرخ کعبہ ہے مہدیکا حرج اوسمین ہے نہ زہد — ہے حشر کا ہنگام قیامت کی گہڑی ہے
دل وحشی فدای چشم قہر آلودہ جانان ہے — غزال اپنا اسیر پنجہ شیر یستان ہے — روان ہے انکہہ کی کشتی مین پتلی نوحکی صورت
تن خاکی بہا جوش پر اشکو لکا طوفان ہے — بہین ہے رو سے روشن پتلی زلفونکی حلقہ مین — ہو ثابت کہ یہ بن سنبلہ مین مہر تابان ہے
کسیصورت نہین کعبہ سی کم ہے چہ جانان — اگر وان چاہ زمزم ہے تو یان چاہ مخدا ہے — ضنم کی کعبہ پر خیر جو تو ہی چوم لی زاہد
کہ یوسہ سنگ اسود کا بھی ایک فرض سلمانی ہے — پاے مردم کب رکی تیغ نگاہ یار پر — کیون ہو کامل جو ناچی ہر گہڑی تلوار پر
چاٹ جاتی ہے زبان شعلہ سو دل لکا داغ — اضی ضحاک کا دہو کا ہی زلف یار پر — خط نہین نکلا او ڑہی کیا طوطی حسن شباب
واسطے اوڑنیکے ہین پر مرغ کو در کار پر — چار عنصرون سبنہا لی ہے دل مردہ را — جسطرح بوجہہ ایک کا بعد فنا ہو چار پر
تل یہ مہر خکا پر تو خط یہ سایہ زلف کا — دہو پ اگر مزدور پر ہے چہا نون ہی مار پر — یوسف دل گڑ چاہ زنخدا مین ترے

کیون نہ دو وان اوسکی خاطر ہر کنعانی طرح

شفق تخلص دولت رام گل فروش باشندہ دہلی سفید ریش محض نا خواندہ شاگرد ذوق ہین ہندی کی ٹہمری اور ٹپہ وغیرہ بہی کہتے ہین جنمین بہنگ تخلص کرتے ہین نصیبًا رنڈی جو گانے والی مشہور تہی حضرت او سیہ فریفتہ تہے اوسکی فرمایش سے اکثر چیزین بنایا کرتے تھے اب عذر کے بعد جب رنڈی مذکور نے کسی یار سے نکاح پڑہوالیا تو ان عزیز نے بہی ٹہمری ٹپہ کہنا چہوڑ دیا۔

پس مرگ میرے مزار پر جو دیا کسینے جلا دیا — اوسے آہ دامن باد نے سر شام ہی سے بجہا دیا — مجھے دفن کر چکو جس گہڑی تو یہ کہنا آکے بگولی کیطرح رہتی ہی میری خاک چکر مین
دہجو ترا عاشق زار تہا تہا خاک اوسکو بادیا — پر زر مردن بہی گردش ہی زر پس آسمان مین

شفق تخلص تلسی رام شاگرد منشی کیول رام ہشیار

تری رخسار مین جو سی طراوت | گل گلزار مین اتنی کہان ہے | کہون کیونکر قمر عارض کو تیرے | تفاوت از زمین تا آسمان ہے
میری سینہ کی سوزش کا بیان ہے | فلک کا ہو لگا میری اک آہ تک ہے

شفق منشی رام نرائن ساکن شہر کول شاگرد بابو بنسی دہر تخلص تخلص

گردش تقدیر ہی تو تیرے گہر کی راہ ہے | پھر گیا کیون تا ابد اپنی عہد پیمانہ سے | لائے اوس سنگ ستمگر کو میرے گھر کیونکر | طفل اشک اپنی جو بیحد اطفل آزاد ہے کیکر
تہی وصل مین لقا کی بات | بھولین گی کہی رامکی بات | خلوت مین چلو تو کچھ کہین ہم | ہی وصل کا پہل باتکی بات
کسد رجو لب صنم مین شیرین | پہیکی ہی یہان نبا کی بات | مین نی جی اوسی بوسہ مانگا | بولی نہ کہو دکات کی بات
مرغ بہیر کی ہم سی ہم سخن ہین | لاتی وہ زبانپہ باتکی مات | کیا سمجھین گے معنی دہن ہم | کیجے نہ یہان لقا کی بات

شکر تخلص راد ناکشن مراد آبادی

دیکھہ تو ای چشم سیل اشک طغیانی مین ہے | گہر سنبھال اپنا کہ دیوار مژہ پانی مین ہے

شکر تخلص بنیم رای پنشکار رای پرورمن کشن رئیس مراد آباد ایک قطعہ تاریخ انکا دیوان قادر مطبوعہ ۱۲۹۱ ہجری یکے ساتھ ہدیہ ہے

شنکر تخلص رام سیوک قوم برہمن کان پور سکنہ ضلع ہوشنا باد ملک دوآبہ حال قصبہ بدیرہ تعلقہ دریا پور ضلع ایلچپور ملک برار مین بعد انجام دینے کارہائے سررشتہ داری و تحصیلداری و اسسٹنٹی کے خانہ نشین ہین اونہون نے ابتدا مین کیتہی و یونا گری اور اگروالی سیکہہ کر فارسی کا علم دس پندرہ برس مین تحصیل کیا پہر انگریزی مرہٹی اور سنسکرت مین بہی استعداد پیدا کی ہندی مرہٹی اور ناگری کے علاوہ دو کتابین اردو مین بہی اونکی تصنیف سے ہین ایک تاریخ کون اور دوسری سین مختلفہ جو ایک انگریزی کتاب تواریخ اونیس سو سالہ کا ترجمہ ہے علاوہ اسکے شعر بہی فارسی اور اردو مین کہتے ہین چنانچہ کچھہ نمونہ دونو زبانونکے کلام کا اونہون نے مجکو بہیجا تہا جسمین سے یہ شعر منتخب ہوے

شنگرفی دیکھی کیا کیا بہار نکلے | ترا فی طرہ سے شعلہ چنار سے نکلے | فکر جب صحت رخسار کا ہم کرتے ہین | دمبدم سودہ اخلاص کو دم کرتے ہین

شنگفتہ تخلص - بدہ سنگہہ قوم سے لہار ہین انہون نے سخن کا مشورہ ہوری خان سے لیا ہے

پروانہ وار جلکر گو خاک ہو گئے ہم | پر شمع رو نہ چوکا اپنی شرار تو سے

شنگفتہ تخلص خیر اتی لال کایتہ سکسینہ ساکن محلہ نویسہ لکھنؤ خلف رای تو تا رام صاحب فکر سابین -

شمسی تخلص لالہ سورج پرشاد ولد جہنی لال باشندہ فرخ آباد شاگرد مجذوب آدمی بہت ذی لیاقت معلوم ہوتے ہین شمسی تخلص اپنے نام کے ہم معنی اختیار کرنا بہی اونکی طباعی پر دال ہے بہرحال یہ شعر اونکے ہے

والد منکران قیامت کو العظیم | قایل اگر کیا تو تمہاری ہی چال نے | پہل رسیت کے دیکہ مجکو کیا کیا جتا گئے | مجکو کیا نہال پت تو نہال ہے

شمیم تخلص منشی رام سروپ ایک جوان لایق و فایق راقم تذکرہ کے دوستون سے ہے اور افسوس کہ عین جوانی مین

دنیاسے چل بسے یہ قوم سے بھٹ ناگر کایتہ اور اجمیر کے رہنے والے تھے انکی بزرگ اجمیر کی سرکار مین نوکر اور علم فارسی وسنسکرت اور حضور رسل وغیرہ مین نامور رہے ہین مگر انکی دادا راے دولت رام ابتدا عملداری سرکار انگریز سین بمقام اجمیر اکر ملازم ہوے اور اخیر مین عرصہ تک نیکنامی کے ساتھ صدر امین اعلی رہے اونکا انتقال ذیقعدہ ۱۲۱۸ھ کے ہوا ہے اونکے اولاد نہ تھی اس سبب سے اونہون نے اپنے بھتیجے برج لال کو تبنی کیا تھا وہی چند سال بعد وفات رایصاحب ممدوح کے فوت ہوے اونکے فرزند رشید منشی رام سروپ وارث ریاست اپنی دادا کی ہوے انکی ولادت بسنہ ۱۹۰۹ مین دیوالی کے دن بمقام اجمیر ہوئی تھی انہون نے فارسی اپنے مکان پر اور انگریزی سرکاری کالج مین پڑھی اور پھر کچھ عرصہ تک نائب شرشتہ دار ہوتا رہا محکمہ کنٹرولر اور محکمہ جدید نلانی مین ملازم رہکر سررشتہ تعلیم ریاست جودہ پور مین سکنڈ ماسٹر ہوے اور پھر چند روز نارمل اسکول کی ہیڈ ماسٹری بھی کی بعدہ مہوکر گھر چلے آئے اور پھر کچھ عرصہ بعد ہواڑ مین جاکر اپنی خسر لالہ عزت رای میر منشی اجٹنی اودے پور کی تعارف سے ڈونگرپور بانسواڑہ کی صاحب سپرنٹنڈنٹ کی میر منشی ہوگئی اور آخر دہین ۱۸۸۱ء مین ایک چھوٹا بچہ اور کم عمر بیوہ چھوڑکر مرض موت سے جان بحق ہوے اس واقعہ کا افسوس تیک ہی یہ مرنے سے چند سال قبل شعر و شاعری کی طرف بھی مایل ہوئی تھی اور ہنگام قیام جودہ پور ایک اسوخت لکھا تھا وہ چھپ گیا ہے اوسکی تاریخ مین فی بھی اوئی کہنے سے لکھہ بھیجی تھی اور چند تاریخی نام بھی نکالے تھے ازانجملہ فیض شمیمی کہ جس سے ۱۳۰۹ ہجری نکلتے ہین اونکو پسند آیا اور وہی اب اوسکا نام ہے اور چند شعر جو اوسکی شکریہ مین لکھی تھے وہ خاتمہ واسوخت پر درج ہین بندہ نے سواے واسوخت کے اور کوئی کلام اونکا نہین دیکھا اور یہہ چند بیت اوسی واسوخت سے منتخب ہین۔

بیکلی بات ہے بیان بنا اپنا ہے خیال	بال بھی بہی نہین ہوتا اواز نقارہ کا	دم اچنبھا ہی مرا کہنا سر سودا ہے	موتسگانی سی یہ بات نکالی واہ واہ

سر مو فرق نہین کہتا یہ سچ سارا ہے
سچ اس موذی کا وہ قہر ہی جو مار رکھے
شش سیہ مار کا عالم ہین سے اندھیر پیا
اگ گئے شہ مین تو صد آہ فغان
غیر دن بے جرثیہ گو تجکو چڑہایا ای ماہ
عین نظارہ مین مردم سی کری خونہ گری
یہ وہ باوام ہین دل پستے ہین جنبہ صد ہا
ناک گڑا کری ہو جاتی تو دم مین بیدہا

آتش رخکا یہ اے ماہ وہ ہوان چہایا ہے
سانپ سونگھی اوسی جو زلفکو اوسکی سونگھے
موذی ہی قہر ہی اژدر ہی قضا ہی یہ بلا
تیری سینہ مین لی سی جہین تیر مژگان
تیغ ابرو ترا بل سارا نکالے والنگد
کاٹھہ کی پتلی بنی ہو اگر ہو نظرے
پوست کھچوانی ہین بیتر و نکاہر صبح و سا
رنج ادائی نہ جلی تیری ذرا بھی بخدا

بلبلے کیا سانپ ہی جسپر کوی منتر نہ چلے
یہ وہ ناگن ہی کہ اسکا کوی کاٹا نہ بچے
ہم کہ جان تری چاہ جو وہ کہی کہان
ناوک رشک سے بسمل ہو ترا طائر جان
جسم بیدرد و غضب کہ نہی سرخی ہی بہی
سیاہ خوش جو کہو ہو کہین جو وہ رشک ہی
آگی اوس بینی کی خود بینی ہی تیری بجا
دلمین اندوہ کی نوکین سے چہبین تیرے بجا

ناک کی رشک سے وزات تو غنا کہ ہی | خوش جمالو سین فدا بھی نہ تیری ناک ہی

شمشیم تخلص منشی جادو رائے باشندہ بیہوپال اور حال اونکا معلوم نہین۔

شنکر تخلص دیا شنکر دہلوی حیدر آباد مین انتقال کیا+

ان طبیبونسے کچھہ ہوا نہ علاج	عشق کا درد لادوا دیکھا	دیکھہ گریان بھی وہ ہنستا ہے	خندۂ گل ہی ابر کا رونا
اثر سے خالی اگر ہے فغان بلبل کا	ہوا ہے چاک گریبان کس لئی گل کا		

شور تخلص بالو مدن موہن لال بن چہدامی لال مقیم فتحگڈہ اہلکار قدیم سرکار نواب جعفری بیگم رئیس آباد ضلع مراد آباد

ہم کو آبادی سے مطلب ہے نہ ویرانی سے	رات دن ہم میں پھرا کرتی ہیں جھانسی والی	ہم کہانی تری سنتی ہیں تب ہوتے ہیں دہلی	کام شیرینکی یہ لیلیٰ ہی انصاف کی ہے

شور تخلص لالہ مدن لال قوم کایتہ سکینہ ساکن سکیٹ ضلع ایٹہ ملازم محکمہ کمیسیٹ شاگرد گلاب سنگھہ مشتاق کی بڑی دوست ہین طبیعت اچھی رکھتی ہین لکھنو والونکی شاعری کو زیادہ پسند کرتی ہین اور شیخی ہی اوہنمین کی طرز پر کہتے ہین مگر صرف ایک ہی شعر اونکا مشتاق صاحب نے بھیجا تھا۔

پھر بہار آئی مجھے ہو دیگا پھر جوش جنون	بہاری بہاری بیڑیان طیار ہی حدار کہہ		

شوق تخلص بھوگی لال نام اور حال معلوم نہین۔

کہین مرقد پہ انکا لاہت پیمان شکن میرا	گلے مین ہو گیا زنار ہر تار کفن میرا	کہین وہ شوق بھی آجائے لڑکوین چھیڑ خانی کو	
مبارک جب مجھی الشوق ہو دولہا بنین میرا			

شوق تخلص روشن لال جو علم موسیقی اور ستار نوازی مین بھی اوستاد ہین۔

گردش چشم نے کہا تا کل اندام کہین	ورنہ ٹوٹیگی صراحی کہین اور جام کہین	عقدۂ دل نہ کہلا ناخن تدبیر کی ساتہ	
آخر شب کام پڑا پنجۂ تقدیر کی ساتہ			

شوق تخلص رای دولت رای ولد رای شیو سنگھہ باشندہ لکھنو محلہ اشرف آباد شاگرد منشی نند و لال راز

یاد و ندا ئین ہین جانب خاطر انکہین	کیا کہون بند ہون بات دم بھر انکہین	شوق دیدار ازبسکہ مین مضطر انکہین	بان کبھی گہر طرف و ہی پھر انکہین
تہا رہین پیش نظر اور نہ نوکا یا ہین	ہم اڑاتی ہی خوب نیند سے بھر انکہین	نہین معلوم کہ طالع بیدار کو آہ	خواب کیا چیز ہو لگجاتی ہی پھر انکہین
دیکھہ لی شوق ذرا گلشن عالم کی بہار	بند ہو جائینگی ایک روز مقدر انکہین		

شوق تخلص انندی پرشاد ولد رای شنکر سہای ساکن کنچپور متصل لاہور مقیم دہلی شاگرد مرزا ذوالفقار علی بیگ سالک انگریزی و فارسی اور کچھہ سنسکرت بھی دیکھی ہے اور قوم کی کہتری ہین۔

ہو نہ کیون جو آفت سد خانمان ہو ہم	بان تو سدا سے بیکس و بے خانمان ہین ہم		

شوق تخلص لالہ جیون رام ولد رتن سکہرای ساکن لوٹک خوشابی سن جی پور قوم کایتہ

ہر بت کو بین خدا کی دعوی جہا نین	سجدہ سین بان جہکای کوئی سر کہان کہان۔	

سیتہ تو کیا کہین جگر و دل ہی چاک چاک | کاری ہوا ہی یار کا خنجر کہان کہان

شید تخلص منشی گوپال کشن سہایہ نوری شاگرد مرزا کاظم حسین نادر فرخ آبادی۔

نظارہ سی نہ کر چشم کو اپنے | کم ہو سوئی ہی پرنیر سی بیمار کی طاقت | جستجو سو جہانین کیا نہ ملا | مثل عنقا پر آشنا نہ ملا
دیکھی دریا دلی تری ساقی | ہمکو قطرہ شراب کا نہ ملا | ہی دہن کی تو بات سو اثبات | پر کمر کا تری پتا نہ ملا

تین کا نیکی سوا آیا نہ کوی اوسکا لوہ | اپنی لو بارہ پڑے تو غیر شندہ ہو گیا

شید تخلص منشی کشن گوپال۔

یہ شب تار اور بلا کا سامنا اندیشہ ہے | یار تم چھوڑا کرو گیسو نہ رخسارات کو | وصل مین اوس بت کی بوند کتنی ہی فصل بہار
ڈکو ہتا دورہ چمن کا دور سا نغرات کو | کوچہ گیسو مین گہبرای نہ کینو کر دل مرا | طفل نادان یار ڈر جاتا ہی اکثر رات کو

ہجر جانان مین ہوی چادر کفن کی چاندنی | ماہ تابان بنگیا مرقد کا پتہ رات کو

صادق تخلص پنڈت اسنے پرشاد ستوطن بریلی۔

کیون نہ برسات مین ہو سبز دوپٹہ کی بہار | رنگ بہتر پہنن دنیا مین کوئی دھانی سی

صادق تخلص دوارکا پرشاد خلف لالہ کنور بہادر وکیل عدالت فرخ آباد۔

چشم گو کب کھلی ہے کیون ہاے | آسمان کسکی راہ تکتا ہے

صبا تخلص کانجی مل ایک موزون جوان تھے جو فیروز آباد مین پیدا ہوی اور لکھنؤ مین پرورش پائی علم شعر کو معتقی سے درست کیا اور مختصر دیوان جمع کر کے عنفوان شباب مین مر گئے۔

ابہی تسکین ہوی ہی ایک ذرا فریاد رسے | لگا دل مضطرب ہونی کہ پہر درد جگا اٹھا | افسوس وہ آرام عدم مین ہی مٹا یا
جسکے لیے دنیا سے سفر ہمنے کیا تہا | چلے دامن اوٹھا کر کہ لہو رشح قاتل سے | کہ یہ مدفن نظر آتا ہی رنگین خون بسمل سے
اپنے پاؤن کی صدا مجکو سنا کر پہر گئے | کل جو آئے تھے وہ سنتے کو حال دل | مجھے آتا ہے تجہپر رحم اوس قاتل کی کوچہ مین
تیرے جاتا ہی نامہ بر تو ای نامہ بر کسکا | صبا ہمنے تو ہر گز کہمنہ دیکہا جذب الفتیر | غلط یہ بات کہتی ہین کہ دلکو راہ ہو دسے

صبا تخلص مرزا رایہ شنکر ناتہہ بہادر خلف مرزا جیرام ناتہہ بہادر پنشکار سرشتہ تجارت شاہ دہلی شاگرد سعادت یار خان رنگین ایک مرزا منش امیر تھے اور انکے یہان محفل شاعرہ کی بہی منعقد ہوا کرتی تہی۔

کیا لوٹ جیتے ہو جو رہ تم مجہپر پیار کا | دیکہو نہ حال میری دل بیقرار کا | دل جلون کی سکی نگہہ مست کا مخمور ہو | سر خوش کیفیت بادہ انگور ہوا
ہونین صدقے تری بہا نیکے | روز ڈہب یاد ہین نہ آنیکے

صبر تخلص اجودہیا پرشاد قوم کایتہ خلف خیراتی لال باشندہ سکندرہ شاگرد حافظ ضیغم سرشتہ کسر یٹ کلکتہ سے متعلق ہین شعر بہت جلد کہتے ہین اور صاحب دیوان ہین۔

مارتا ہے مدسر کہاتا ہی سنبل پیچاب
مشک چین نی چین مانی ہی وہ گیسوے بتاں
گرچہ یہ گیہت پیراہن یوسف نہ آتے
گرچہ گلدورت کہین دل سی تیری دور ہو
پس کے مین سرمہ بنون جو تجھی خطو ہو
طایر فکر دلتصور صورت پروانہ ہے
کب نہال آرزو دی پر کنعان سبز ہو
دل مرا فانوس شمع عارض جانانہ ہے
کسا ہاوکی چھاتی پر پسینہ بندر زناری
ویا چاند بکی ڈیا پر کبھی تصویر سونی کی

صیر تخلص سیتا رام شاگرد شیخ امیر اللہ تسلیم دیوان سرکار نواب مرزا محمد تقی خان بہادر انشہ تخلص مولد و مسکن لکھنو شعرا اچھا کہتے ہین۔

دست رنگین ہی جو سلبھاتی ہین اگر گیو
خون عشاق کا کرتے مین سر سر گیو
کم نہ او بجھن ہوی اوسکی نہ او ہی نیندی
مین نی سلبھائی بہت یار کے خنجر پہ گیو
کی تری لف کی تعلیہ بہت سنبل نے
پر بنائی نہ بنے بال برابر گیو ÷
بوسے آئینہ رخسار کی لیتی ہی مدام
واہ رہتی ہین عجب بخت سکندر گیو
ایک دل کی لے دو تو لی کمر ناذک ہی ہے
ضد پہ گر کاکل پیچان ہی تو ہت پر گیو
کیون بناون مین تری بگڑی ہوی بالون کو
نہ مزاج دل نازک نہ مقدر گیو

صیر تخلص گنگا پرشاد دین دیوی سنگھ برہمن دہلوی شاگرد یوسفعلیخان عزیز اصل باشندہ گنجور ضلع کرمال کی ہین

وصل جاناں اگر ہی نا ممکن
حسرت دید تو نکل جاے

صفا تخلص شاونام مورای منولال قوم کایتہ سکسینہ ولد رای پورنچند براور خورد راسی صاحب رام و اوغہ الاملاک شاہ اودہ واقع دہلی باشندہ لکھنو صاحب دیوان اور عہدہ اخبار نویسی کا اونکی بنام تہا منشی مینڈو لال زار کے شاگرد اور نواب صمصام الدولہ بہادر کے نایب جیا راجہ جہاولال کی داماد تہی عربی اور فارسی مین عالم و فاضل اور اردو و فارسی مین صاحب دیوان اور اوستادان قدیم سے مرزا سودا و میر درد اور میر تقی کے ہمعصر تہے۔

چرخ کو کب یہ سلیقہ ہی ستمگاری مین
کوی معشوق ہی اس پردہ زنگاری مین
سامنی تیری جو ہو حور و پری کا منہ کیا
کیا چلے آگی تری کبک دری کا منہ کیا
شکر و تل ہین تری لعل لب و خال سیاہ
انکی ہم ذایقہ ہو تل شکر کیا منہ کیا
لب رنگین کی مقابل ہون تیرے یار کبھی
لعل و یاقوت عقیق جگری کا منہ کیا
تاب غفلت ہی جو ہو حال سی تیرے غافل
لے نہ ہر آن خبر بی خبری کا منہ کیا
خوبصورت جو ہیت حور کو سمجھا ہے صفا
نونی دیکھا نہین اوس شکل پری کا منہ کیا
جب دراغ دیکھتا ہون مین سینہ مین جاکر دل
بے اختیار منہ سی نکلتا ہی ہای دل
کیونکر اوس سے جان چھڑے دل کو خوف ہو
وہ جسم و زلف آفت جان ہین بلا دل
صورت تمہاری دیکھتی ہین دلمین ہم صفا
حاصل ہی شکل آیینہ ہکو صفاے دل ÷
ہم تنگ ہین بہت طپش دلکی ہاتہ سے
وہ تنہا رکہی دلپہ تو آرام پاے دل
کیونکر نہ ہم ہتونکی تئین چاہین ناصحا
دل ہے برای الفت و الفت برای دل
دیکھا صفا نہ ہجر مین اوس سے سوا غم
کوی نہین امین دل آشناے دل
میری منہ مین تو اوسکی نام سی پانی بہر آتا ہے
مزہ ایسا ہی کیا اوس بوسہ چاہ زنخدان مین
میری رونیسی حال اوسکا تو کچھ یاد آتا ہے

میری حق مین میرا رونا تو یہ باران جہت سے | کیا ہنسی آتی ہی مجکو حضرت انسان پر | فعل بد تو السنی ہون لعنت کر شیطان پر

صغیر تخلص پنڈت لشمی نارائن چوالا نارائن مولد لدہیانہ مسکن دہلی۔

کچہ اثر تو ہیر کا مقرر ہو گیا | خواہیون وہ بیچہا نہ میرے گہر ہو گیا | کرتے قیس چلیں کو دیہا نا نگو صغیر | لوگ کہتی ہین کہ بندا بے ورن ہو گیا

صمیم تخلص زیدہ فقرای حقیقت شناس سادہ تو سی داس نے وقت کی بہت کامل شخص تہی مرزا قادر بخش صابر اپنے تذکرہ گلستان سخن مین لکہتے ہین کہ مرد آزاد مزاج لا ابالی و صنع طبعی داس محبت ارباب نیاز سے نفور اور ملازمت فقرای صافی نہاد سے سرور تہا طب ہندی مین ماہر اور معجربات بیدک کی وسیلہ سے اکثر امراض مزمنہ کی ازالہ پر قادر تہا خصوصًا مفلزات کی کشتو کی استعمال مین مہارت تمام اور علاج جزام و موجع مفاصل وغیرہ کی تدبیر مین قدرت بالا کلام رکہتا تہا زبان فارسی سے بقدر ضرورت آگاہ اور کتب ہنود علی الخصوص فن موسیقی کی پوتہیون صاحب انیثیا ستار بجاتا مین ہوش سر سے اور جان تن سے نکال لیتا تہا مین نے اوس کی نغمہ دلنواز کو اپنے کانون سے سنا ہے اور اس کیفیت سی خط دلخواہ اوٹہایا ہے گاہ گاہ ریختہ کیطرف بہی التفات کرتا تہا جنانچہ یہ شعر اونکا ہے۔

بہولی بہولی نری صورتے پڑی ہو مورمین | تو تو عیارون کا عیار سمگر نکلا

ضبط تخلص کنہیالال خلف موہن لال ستوطن مراد آباد قوم کایتہ بہیٹ ناگر متعدد اضلاع متعلقہ ممالک محروسہ سرکار انگریزی مین عہدہ ہای جلیلہ پر مامور رہے بالآخر سرشتہ داری کلکٹری فرخ آبادسی بہ نیکنامی تمام علیحدہ ہو اب خانہ نشین ہین اوپچہتر ۷۵ برس کی عمر ہوا رہی پنشن پاتے ہین اونکے والد منشی موہن لال تخمینًا ۲۳ برس تک ملازم سرکار انگریزی رہکر سرشتہ داری فوجداری ضلع بدایون سے بوجہ لحوق چند و چند کے مستعفی ہوی اور ۲۴ برس خانہ نشین رہکر بگراے عالم بقا ہوے اور خانہ نشینی کے عہد مین بسطر جہر نیکنام اور حکام وقت کے نزدیک با احترام رہے یہ کلام حضرت ضبط کا اونکی بہائی ریاض نے جنا مخلصومی منشی اندرمن صاحب کے ذریعہ سے تذکرہ مین درج ہونیکیلئے بہیجا تہا اشعار اونکے بیشک مزہ دار ہوتے ہین۔

وہ کوٹہی پر چڑہے جو چشم بدور | او تارا چاند کو سب کی نظر سے | کہتے ہو کر نہ غیر کے ناز و ادا پسند
ہین ایسے ہی تو آپ کی جو دہ جفا پسند | اوس شوخ حور کا ہے کو چہ ہو آپسند | باغ ارم کی اوسکو نہ آئے قضا پسند
غیرون سے ارتباط جو تمکو ہوا پسند | کرینگے ہم بہی اور کوی دلربا پسند | ای قیس اقتضای محبت تو یہہ نہ تہا
لیلے کا کوچہ چہوڑ کی صحرا کیا پسند | خلوت سی یہ غرض ہی نہ غیر و ریا پسند | کیونکر شب وصال ہو دلکو حیا پسند
انکی رقیبون سی یہہ حال کہل گیا | الحمد کو غرور تیون کا ہوا پسند | آنے سے میرے خوش ہی وہ بت اپنی ادا سے
کرتے نہین ہین اوسکی مگر اقربا پسند | کیا مال و زر ہی جان بہی دیدیون ہم | نا آشنا پسند ہو آشنا پسند
ہون مرد کام مجہ دنیا کی زر سی کیا | نامرد ہے وہ آئے جسے یہ طلا پسند | شادی سے کام ہی نہ سروکار عیش سے

نمم سر کے دل نی تمنی کیا پر دل پسند

اتھیون مین ہن تشنہ لال وصال کا	مجکو نہ آیگا کبھی لیکا پسند	ہی نبھٹ اوجھا کوئی تفضل مزاج	نظلم ان تیون کے کیا وہ کیا پسند
تمنی عالم مین کیا نہین دیکھا	ہان حسین باوفا نہین دیکھا	جتنے منہ آپکا نہین دیکھا	اوسنی نور خدا نہین دیکھا
مرض عشق سی زمانہ مین	کوی جیتا بچا نہین دیکھا	درد و فرقت لی تیری دلکی ہو	گہر کوی دوسرا نہین دیکھا
کچھ نہین دیکھا اگر صبا تو نے	کوچہ دلربا نہین دیکھا	حور جنت کو تو خدا جانے	آدمی آپ سا نہین دیکھا
ایک ہو طرز دلربائی مین	دوسرا آپسا نہین دیکھا	تیغ ابروی یار کا سا کاٹ	کسی تلوار کا نہین دیکھا
لاکھون تیغ گہہ سی قتل ہوے	پر کہین خون بہا نہین دیکھا	او خط بیہ وان دل نادان	فاصدا تک پہرا نہین دیکھا
جنس دل کا جہان نہین گاہک	ایک نظر کی سوا نہین دیکھا	نہ ملا کوی قدردان افسوس	دل لگوس سے لگا نہین دیکھا
یون تو معشوق سب ستمگرین	ممتاز بیوفا نہین دیکھا	بحر ہستی مین آجتک ایسی ضبط	کوی ہی آشنا نہین دیکھا
خوبان جہان اصلا نہین ہے جیسے تیسے	الفت بھی نہین ہے جیسے تیسے	اضبط کی دل لگی ہوی اوجگہہ	تیری ہی نہین ہے جیسے تیسے
تنگ آے ہین ہجر ستم جو یہ ہم ہی	ناخوش ہر کوی ضم یہ طور سے ہم	ملتے ہین وہ غیر کو نہ ملین شوق سے	لیضبط کرینگے لاکھ آگلی اور سی ہم ہی

جنبط تخلص نشی بہیم سین بنکارای پردوین کشن رئیس مراد آباد انکا ایک رنگین قطعہ دیوان فارسی مطبوعہ ۱۲۹۰ھ مین دیکھا ہے

ضمیر تخلص گنگا داس شاگرد شاہ نصیر آپ مال ہی تھے اور شاید یہ تخلص وہی علم کی رعایت سے رکھتا ہو

مین تیرا ماتون کہ کچھ بھی نہین	چشم جو آپ لہو وہ سکی فتنہ پیدا ہے	جسکو دیکھا کہا بتا وہ خدا ہے	بر فلکو بھی ہر مین تو طپان دیکھا
رو کش ابر بہاری کیا چشم زار ہے	خندہ زن گلہ بہی چشم سیہ اوگار ہے		

ضمیر تخلص رائے بلونت سنگہہ بیس میہ پہہ شاگرد حافظ محمد امداد حسین خطیب تخلص۔

نہین آرام چشم نیلی مین	یہ بہی نقشہ ہی اک میری آہ کا	کیون سمجہ ہو گہی بزرگ صبا	کیا ہو احال جان مضطر کا
پای مجنون خار دشت صنیر	کام کی مین نوک نشتر کا	ہگا ہمارا ضبط کیسکو کہان نصیب	جلتے مین مثل شمع و پروانہ ہین

طالب تخلص الہ آبی رام باشندہ جلال آباد ضلع امرت سر ولد سوہی رام برہمن سارست۔

بیحجوہ ظلم یار نے اغیار نے کیا	جو کچھ کہ بخت و چرخ نہ گایا کیا	آیا نہ چہم پر دل صنیا دام مین	نالہ ہزار مرغ گرفتار نے کیا
ذرا ادہر بہی آشیانہ لاوگی کہ نہین	مرا ہی خانہ ویران بنا وگی کہ نہین	بیگانہ ہو نا قتل کرتا ہے	روز محشر کا بہکو ڈر ہی نہین
ہم تو مرتے ہین ایک مدت سے	واہ جے نکو کچھہ خبر ہے نہین۔		

طالب تخلص پنڈت کشن لال کشمیری باشندہ دہلی اکونٹنٹ محکمہ تعمیر دہلی شاگرد مولوی احمد حسین ذوالقلب مرزا اطہر۔

محفل سے گر عدو کو اوٹہایا بجا کیا	تو ہم سی گہر مین دستا جایا بجا کیا	مین جان و دل نچہاور یا جانتے جا	پہانسی کوی یار سے جایا بجا کیا
خود فروشی ہے یہان کا فروشی ہے یہان کا	جانے جو ہے یہ مصرع بازار نہین	دل لگی کو بسطرح دہلی مین ہے مہنگا	کوچہ خاک اڑانی ملک کیا کہو

۱۲ صفحہ تخلص پنڈت زائیداس اوکہل کشمیری مخاطب بخطاب رائے ہند سکنہ دہلی صاحب دیوان فارسی مین بہ ایک خطوط دیکہا۔

کہتی کو کہنی مین گرچہ حجام	پر غسل صحت دینا ہی انکا حرام	جو سجدہ نہین کرتی خدا کو ہاتھ	یان سر کو جھکا دیتے ہین باغرض نام

طامع تخلص لالہ ہندو لال حیدرآباد کی معزز ہندو سبھا مین اور حافظ سخن الدین فیض کی شاگرد یہ شعرا و نکا منشی درگا پرشاد نادر کے تذکرہ نادر الاذکار سے درج ہوا۔

ست پوچھہ کچھہ حساب یونہی بخشدیجے	مجرم ہوہون پر عفو ہو اسرسی غرض ہے	

طاہر تخلص بابو پنجاب رای خلف منشی جہمن لال مرحوم زمیندار ضلع ترہت متوطن موضع کٹھون پرگنہ پرن ضلع مذکور دیوان سرکار اجد درگا پرشاد صاحب تخلص بہ شاد وارث جاماد مہاراجہ رامنرائن بہادر موزون تخلص صوبہ دار عظیم آباد پٹنہ

آج کیا ہے کہ پریشانی آئی چہرہ سے عیان	کیون نہ سر سر پہ نظر آئی مین برگیسو	بال کھولی نہ لپیٹا تم آ ہرگز	کہ ہن بیچا مین اور جانیگا تمہیں گیسو

طاہر تخلص رام پرشاد قوم کہتری باشندہ دہلی مقیم حال گوالیار۔

بار منت سی بھلا کسکا ہین سر پر احسان جہان	کسکے سر پر ہین احسان جہان دہلی	رشک طوبی قد دیکھ ترے نو خیز	ماہ نو تا خم ابروی بتان دہلی

طرب تخلص گردھاری لال انبھانی باشندہ امروہہ شاگرد قایم صاحب سراپا سخن فہمی انکا تخلص طراز لکھا ہے

یہ سلیمانشاہ کی ہا ہہ پلٹ تو دیکھے	پنڈت کو یہ بڑا ہی معاملہ دان کا	آہ اوس غنچہ دہن کی احوال تو جہاں گیر	الہ جکارو ہٹ چکا بیٹھہ یا ل دیکھا

طرب تخلص منشی گوپال سہای مین پنڈت برج لال باشندہ مین پوری مقیم فتحگڈہ۔

سوتی نہ ایک رات میری خواب گاہ مین	آئی نہ ایک بات میری خواب گاہ مین	

طرب تخلص موتی لال قوم کہتری شاگرد شاہ نصیر جو اپنی اوستاد کی طرز بیانی مین انہام بلکہ قدرت تمام رکھتی تھی

ہنہن گوندھی ہی چوٹی دست شاطر انجانی	یہ مشکین باندھ لی ہین منہ دین دیوانی	

طرب تخلص دھوی لال راجہ حقیقی راجگہ کنول مین قوم کایتہ سکنہ شاہجہان آباد شاگرد شاہ نصیر سخن سنجی مین قدیم مشاق ہی سکان شاہ نصیر مین بلا کسی قوی ضرورت کی کبھی ایسا اتفاق ہوا کہ شب شاعرہ کو سخنوران شیرین کلام کی ساتھہ ہم ترانہ ہونی ہون یہ اشعار اونکی دیوان سی منتخب ہوکر جو تذکرہ گلستان سخن مین درج ہوی تھی یہان نقل کیے گئے۔

مین نے کیا تنہا ری کو چہ مین سیر اے جا	جو بگل نقش پا بیٹھا سو مسکرا اوٹھا	جو گرا آنکھونسی پہر تو نہین ہے بلند	کیے دیکھا ہے کہ اشک آنکھونسی ہر گز اوٹھا
یا کہ وہ قتل تو جو گر ہی چکا ہے	ہر فرد کا تو جو ر ستم اوٹھہ نہین سکتا	ربر مینا دی و سلکی و مطرب ہی	کیا مزا تھا جو مے پارسا و لبر ہوتا

تیری مجنونی کی گلی مین نالہ آہن گداز	انکا اٹکنا تو پانی طوق گردن ہو گیا	

طرب تخلص جھتو لال شاگرد رشید ناسخ اور مرثیہ گوی مین تلمیذ میان دلگیر باشندہ لکھنو غایت شہرت سے محتاج بیان نہین۔

طرز تخلص لالہ کنج بہاری لال عرف راجو خلف رای امدین شاگرد رشید لالہ بنسی دہر ہمت مولد و مسکن لکھنو۔

بل کر ین بل دو سے یہ کیونکر گیسو	موتیون سے ہین گوندھی اونکی سر بگیسو	شونہ تم عید کی اللہ کے سنو زاہدو نکا	آئینہ لیکی بنا با کبھی شب گیسو
زلف کیطرح کمر اونکی بھی بل کر جائے	بڑ بکی آجاتی ہین جب اونکی کمر بگیسو	دیکھتی طرز جو ہو اونکی چمک بالو پر	آگیہ سی وہ دھوتی ہین مگر گیسو

طوبیٰ تخلص راجہ نہال سنگھ والی کہلور تہلہ علاقہ پنجاب شاگرد غلام محی الدین خان غلامی۔

مین صدقے اس نزاکت کی کمر پر کیا کہا جاے	بھری باغہ ہی تو باندہی تھی کیون جاگرا ان ہاتھ سے		

ظالم تخلص ظالم سنگھ رئیس اوایل مین بیگم شمرو کی سرکار مین مقدم رہے صاحبہ فی وفات پائی اور پرگنہ اوسکا سرکار مین ضبط ہوا تو آپ خانہ نشینی اختیار کر بیٹھے اور اس بیکاری سے یہانتک تنگ آئے کہ گدائی کی نوبت پہونچی مگر پہر تعلیم اطفال کو وجہ معاش بناکر اوقات بسر کی یہ دو شعر اونکے ہین۔

ہم ہی گلچین ہین گر چہ یار عوض ہے	مفلسی کا دانہ سوزان سے ہو آتشی	دن تو روپٹ کر گئی لیکن	ہجر کی شب پہاڑ آتی ہے

ظاہر تخلص رام پرشاد قوم کہتری شاگرد مزار حم الدین ایجاد باشندہ دہلے۔

مین خاک ہون ہوں شہ خوباں کے کوچہ کی	یہ لوگ کہتے ہین تری محفل سے اٹھایا	وہ کس قسم کی محفل ہو کہ جسمین ترا	کرایہ جا سکے آیا نہ تو نہ سا آیا
بہار آئی ہی ظالم خدا خدا کرکے	مٹا نشان سلیل کی آشیانہ کا	تغافل اور یہ دلکی تشفی خدا کی شان	ڈبہ ہی اور لگا آگ دل جرا ایکا
بچے دل وہ بت بیدرد کرسی کیا ظاہر	کرسا وگی یہ معمہ ہے زمانہ کا	ظاہر اگر ایکبار ہی جاتی تو ہوں کہے	آنا بھی پسند نہین بار بار کا
ہمارے سر پہ کوئی آے کوئی جاے یہ ہم	سوا اگر یہ کسکی خبر نہین رکھتے	ضیا تیری درسے ہون خوش وہ یہ نالہ	مین اور چین لوی گہڑی ہو غان سمجھ

ظاہر سچے وہان سے نہ رہ کون تو کہا کرین | نادان بہت غرز ہی تیری تو جان سمجھے

ظریف تخلص لالہ بنی پرشاد انجہانی ولد روشن لال برادر حقیقی لال حریف باشندہ لکھنو صاحب دیوان شاگرد مصحفی

تری عشق مین ہی بت ماہ لقا گئی مفت مین ساری محنت وں	رہا مور و رنج و الم ہی سدا ہوی شاد کبھی نہ طبیعت دل
ہی ظریف کو تجھ سی جشمہ فا کوی اور ہی اوسکا ہی تیری سوا	میری جان جو تو نہ سنے تو بھلا کہی جاکی وہ کس سے مصیبت دل

ظہور تخلص لالہ شیو سنگہ دہلوی شاگرد انعام اللہ خان یقین۔

بہار حسن ہے بہار کا کیا بہلا ہو	سر قاتل پہ جیکا خون بہا ہو	چشم گریان حسن سی معمور ہے	چاندنی برسات کی مشہور ہے

ظہیر تخلص لالہ پیاری لال قوم کایتہ باشندہ دہلی شاگرد رشید اسد اللہ خان غالب شعر کہنے مین بہت مہارت رکھتی تھے مین نے بھی اونکو اجمیر مین دیکھا ایک منجدوب سی آدمی تھی اور ہمیشہ فکر سخن مین ڈوبی رہتی تھی مگر افسوس کہ عین شباب ہی مین اونکا انتقال ہوگیا یہ غزل اونکی جو مشہور ہی یہان درج کیجاتی ہے۔

ماہ کی گردش یہ الہی کہ سکی ہی	دیکھنا کوی میرے دل کی تپش کی ہی	دیر مین جاکی جلایا جو بت کافر نے	یا الہی میرا دل تھا کہ کوئی تھی
رات دن ایک سا رہتا ہی جو الا گیر	اشک آنکھی ہی یا آٹھہ پہر کی ہی	کس دن مجکو یہ قاتل نہ جلایا کر پر	ہو کچھ تو میری جین کی ہی
ڈگئی کہتی تھی سو جگر مین ہی	اوسکا پیکان بھی ہے کیا انکی ہی	اشک کا بت سا ہے ہی بہتی ہو	پتلہ دیکھی تلوار کا سر کی ہی
شیخ جی آتش دوزخی دانے کیا ہو	خیر ایک مین ہی تھی ہزار سقر کی ہی	آہ یا رب ظہیر دل جلا لین کو	کل ہی اور چڑی مرغان سحر کی ہی

قطعہ

قبر وقت کا اندھیر لگیا پر نہ گیا	کام کچھ بیوم کی آئی نہ اگی ہی		

رات گھر او سکو دیکھن جاتی ہون تو ہمکو	تار ہای نگہہ یل نظر کی بتی	پتا شا تہا کہ کوہ خوض جذبہ شما	آپسی آپ ہر کو دیکھن کی بتی
خیر اتنا تو کرو اسکو بلاؤ تو نہین	خط عاشقی جو کی نہی ملکر بتی	شمع کی محفل ہو تی ہے نہین الغیر	میری روشن ہی آپ ایک صورت ہے

عابد تخلص منشی دیبی دیال وکیل کایتہ سکسینہ لہری رئیس قنوج ایکنامی گرامی خاندان کی قدیم وچراغ ہین ادنکے بزرگ اکبر بادشاہ کی عہد سے بڑے بڑے درجے اور عہدہ پاتے رہے ہین اور اوسی عہد سے سنسل آباد ضلع فرخ آباد مین سکونت ہوی رای بہاگمل اسم بامسمی یعنی بڑے صاحب اقبال ہوی اونہون نی اپنی عمدہ خدمتون کے صلہ مین شاہجہان بادشاہ کے حضور سے راجگی کا خطاب اور علاقہ جاگیر حاصل کیا ۱۰۹۱ ہجری سے قنوج وطن ہوا وہان سے اس خاندان کی ایک شاخ نے لکھنو مین نقل مکان کیا اور شاخ اول قنوج مین رہی اوسمین رای ہرسنہ رام اسم بامسمی بہت مشہور شخص ہوے اونکو بہادر شاہ بادشاہ دہلی نے خدمت مراتب نویسی اور منصب یکصدی ذات عطا فرمایا تہا بعد وفات اونکے صاحبزادے رای نہال رای نواب صفدر جنگ صفدر علیخان بہادر کی ہمراہ اودہ مین آے اور کل سوارون کے داغ تصحیح کا عہدہ اونکو ملا جو دو تین پشت تک برابر بحال رہا اونکی پوتون مین سے ایک محبلس رای ہے جنہون نے اپنی حسن لیاقت اور کارگذاری سے نواب سعادت علیخان بہادر کی مراحمین سوخ اور دخل تمام حاصل کرکے بخشی کل کا عہدہ پایا اور موضع بہجوا ضلع اونام اور قنوج مین دو لاکھ روپیہ سی زیادہ صرف کرکے باغ سراے اور مندر اپنے باد گار چھوڑے اونکی صاحبزادے رای پرتپ چند تہے وہ اپنی باپ سے بڑھکر لایق ہوی اور لکھنو کے بادشاہ محمد علیشاہ نے اونکی خیر خواہی پر خوش ہوکر قیام الدولہ بہادر بخشی الملک خانجہ ہفت ہزار چند خلعت جنگ خطاب اور بخشی گری کے علاوہ جرنیلی کا عہدہ اور امور سلطنت مین بہت سا دخل اور اختیار اونکو بخشا اور بارہا بہاری بہاری خلعت اور سرو پا عطا فرمایا ہے یہ صاحب بہت مخیر اور فیاض تہے اور برادر پروری مین اپنے وقت کی حاتم چنانچہ بہت سے کایتہ صاحب اونکی بدولت سرکار مین نوکر ہوی اور علاوہ اہل قوم کے دوسری قومونکی لایق اشخاص بہی اونکی دستگیری اور مربی گری سے محروم نرہے اونہون نے لکھنو سے پانچ کوس اوتر تالاب پختہ اور بہاری گنج اور باغ اور سراے اور مندر بہامری جی مہادیوجی ۱۲۵۳ ہجری مین بمقام گنگا گنج پرگنہ فتوح متصل گنگا جی مندر مہادیوی اور دیوی جی اور باغ پختہ وغیرہ بصرف تین لاکھ تیس ہزار تیار کراے جو اب تک موجود نام بخشی کے نام سے مشہور ہے اونکا انتقال ۱۹۱۰ مین بمقام کاشی جی ہوا جہان وہ قصداً اخیر وقت مین تشریف لیگئے تہے یہ حضرت شاعر تہے اور دایم تخلص کرتے تہے صاحب دیوان گذرے مگر انکا کلام ہمکو نہین ملا درنہ تذکرہ ہمارا ہنود مین درج کیا جاتا عابد اونکے پوتے ہین اور انہون نے وقت کا مقتضا دیکھکر پیشہ وکالت اختیار کرلیا ہے شعر بہی کہتے ہین چنانچہ مین نے تشبیہ برت ماتا تم پار تہی ماتا تم بہنم ماتا تم برودس مہاتم سوسوار ماتا تم رودر اکش ماتا تم کاشی ماتا تم رشبہ دی اور نیچ چالیسی یہ تو اردو نظم ہو تہیان اونکی دیکھی ہین جنسے اونکا عقیدہ شیومت مین ہونا بخوبی ثابت ہے اور لطف یہ ہے

کہ ہر پوتھی کی جدا جدا بحر ہے اور کلام بھی شستہ اور صاف ہی یہ چند شعر انتخاب کر کے گئے۔

کاش کاشی کی کشش ہو دین	ایسین نیو لیا سر آپ گل بن	مقطع استوتر نیوی
ہی عابد بندۂ عاصی سنا یا کی علی	بس سکی تا پر اپنا کنگاہ لطف کی فی	نہ لسانی ہو مطلق ایسین ہر گز جھ ہزا

یہ ہی التماس ہے ہر دم دل آپ سے
ایسین سر ناگت ایسین سر ناگت ایسین سر ناگت ایسین سر ناگت

اور کل تصنیفات عابد کی تفصیل یہ ہے ۱ عابا الرکیب رسالہ اضافت منظوم فارسی ایسین دوم مثنوی زیبا فسانہ نظم اردو ایسین سوم مثنوی فریاد تخلیص اردو ایسین چہارم شیو پران بہاکا نظم معہ یکا پنجم شیو برت ماہاتم بہاکا۔ ششم پوتھی جم دوتیا بہاکا و اردو نظم تین قسم کی۔ ہفتم ترجمہ یوستہاکا شنی چی درباب تحقیقات پران قوم کا یتہ۔ ہشتم کتھا ست ناراین بہاکا۔ نہم شیو برت ماہاتم بہاکا کہا۔ دہم کتھا انت برت ماہاتم بہاکا نظم۔ یازدہم کتھا ہنومانکا نظم بہاکا کہا۔ دوازدہم دیوان عابد۔ اور ۹ پوتھیان ترجمہ اردو جو اوپر لکھی گئیں کل ۲۱۔

عاجز تخلص بھی زاین برادر منشی دیبی دیال عابد انہون نے اپنی بہائی کی ہر پوتھی پر تاریخ لکھی ہے از انجمل ایک یہ ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کلام آپ کا بہت شستہ اور صاف ہے۔

واہ عابد آپکی طبع روان	واہ عابد آپکی نوک قلم	اس فصاحت پر ایسین شعر بالا	اس بلاغت پر ایسین داد سپاس
مثنوی ہے لکھی ایک دو زمین	سچ اگر پوچھو کیا بتک ستم	نخن معنی کہون یا بحر فیض	وصف ایسین اسکی جو لکھوں سے کم
بہر گلگشت نگاہ ناظرین	رشک جنت ہی جنت کی قسم	جب ہوا عاجز کی دلکو جی ال	اسکی سال ختم ایک کیجی رقم

یون کہا ہاتف نی زرد کے الم
مثنوی ہی یہ گل باغ ارم

عاجز تخلص رای پور بخند کایتہ سکینہ مالک مطبع تمنای لکھنو محلہ پوستہ مصنف رامایں اردو۔

ہی کرمبنک تری پر ابتدا سی اچنک
چشم مردم نی ندیکھی روح انسا کیطرح

عاجز تخلص رای پور بخند خلف رای چھتن لال خیر آبادی انہون نے اکثر پوتھیان نظم کیا اور کلام کنکا پاکیزہ اور رواں

دل کو بوسہ لب ترکا نہیں ملتا اخیر
آب حیوان ہے محروم سکندر اتنا

عاجز تخلص لالہ موہن رام اچھانی باشندہ دہلی۔

اکر کیا ہے جیسے وہ گلرو بیوفا ول
اپنے ہوا ہی کیا تو تازہ وہ ہا ول
عاجز بیکہہ احتیاج نہیں بحر حسن کے
اپ ہی ہار خون جگر ہی ہا نہ دل

عاجز تخلص ذرا ور سنگھ قوم کہتری نندرام مخلص کے پوتہ ایسین سے شاگرد شیخ نصیر الدین عزت کی تھی اور اپنی نام کے برعکس تخلص اختیار کرنا اونکی سنکسہ مزاجی پر دال ہے۔

شب تک کس مخت کو جگر ایسین ہیا ہے	ارے سے گری وہ قیامت بلا ہے	عاشقو نکو ہی بچا نہیں آہ ایسین	دل کہیں تک کہیں جگر ایسین ہیا ہے

عاجز تخلص لالہ گردھاری لال قبالہ نویس شاہی باشندہ دہلی قوم کایتہ ایک مرد معمر ایسین ۱۲۸۰ھ کی در بانقصبری ایسین

اون سے ملاقات ہوی ابھی بہت باوضع اور مہذب شخص ہین اور چند کتابین تصنیف کر چکے ہین شعر بہت عمدہ کہتے ہین

دل لگانا کیا کسی بیوفا سے سہل ہے	تیر کھانا ہی جگر آرو عذار کا	خوش وہ آسیکہ وہ دشمن کیطرف آتا چلا	دل ہی آگے ہو گیا کہا نیکو پھر گیا

عاشق تخلص سمت لعل ساکن فیض آباد شاگرد بابو بنی دہر رئیس چھرا آبادی یہ شعر اونکا رسالہ پیام یار بنمبر ۲ مطبوعہ چھرا مین

اک نظر اور بھی اوس غنچہ دہن کا کہلا دو	مجھ سے کہتی ہی دم مرگ یہ حسرت میری

عاشق تخلص پنڈت شام زاین بن پنڈت رام زاین قوم کشمیری متوطن دہلی۔

جو بات بات پر وہی علاج کیا اوسکا	کہانتک آخر روز ہم سنا دین گے

عاشق تخلص منشی عجائب رائے۔

جس کی عیدون سے لڑہی ہی نگاہ	ہمکو اوسکی کٹار نے مارا

عاشق تخلص پنڈت دیارام سابق صدر الصدور نیاریس خلف پنڈت روپ چندر متوطن دہلی۔

عاشق اگرچہ یار نہین تجھسے بولتا	بول اوس سے جسکے جسے بہتیرہ بہار کر

عاشق تخلص سدا سکھہ انجہانی اور حال معلوم نہین۔

شام سے تا صبح عاشق پس بقول میرآہ	تجکو بالین پر نہ پایا ہو سو باچشم

عاشق تخلص راجہ منشی بانکی بہاری مقیم فرخ آباد شاگرد مولوی غیاث الدین رام پوری۔

لگی ہے جب سی کہ ناکا اپنی دختر زر پر	مدام میکدہ کا ہم خیال رہتے ہین

عاشق تخلص بخشی بھولا ناتھ پنڈت ولد راجہ گوپی ناتھ دیوان سرکار محمد الدولہ۔

فیض ناداں سر اسر نظر آئینکو۔	جاے دشمن کیون ہو بیوفا دلدار کیطرف	غیر کی مغلبہ تیر بجان ہا گرم	اس شکست سے کہو پھر کیون نہ خون ہا گرم

عاشق تخلص رام سکھہ قوم کہتری پہلی غلام حسین بجلی کے شاگرد تھی اور بعدہ شاہ نصیر کے تلمیذ ہوے۔

حسرت زدہ مین دیکھون ہون جی ہی سکون ہم	مقصور جیسے دیکھے ہے تصویر کی طرف

عاشق بہادر تخلص بوی محمد تدصاحب سرستی سبالکوٹی ایک نعرا اونکا گلدستہ شعرا میرٹھہ نمبر ۹ سنہ ۱۸۶۰ء درج ہوا

لگاتا ہے نو کبون جراہم ہم سے تجھو تیر	ابھی یہ دانع کوی تیغ ابروی یاد گاری ہین

عاشق تخلص نوتگر سنگھہ دواستاد سید اکرام علی توانا سکنہ فتحپور سہوا کی ہے مگر اونکو کوی کلام اونکا نہین ملا

عاشق تخلص پنڈت لکھپت لال ہلوی انکی والد پنڈت ٹہاکر داس مدرس اول مدرسہ ستاسری تہرہ کورین تھے اور یہ خود بھی اکثر عہدہ ہاے سرکاری کا سرانجام کرکے اب ملازم سرکار راجہ مادھو سنگھہ بہادر رئیس گڈہ ایمپہی ضلع سلطانپور کے ہین اور اب تک حسب ذیل کتب تصنیف کر چکے ہین۔ دیوان عاشق۔ باغ عاشق مثنوی گل بادصنوبر چہار گلزار۔ بحر العروض سماکہتے ہین کو بحر العروض مطول۔ ترجمہ کتب عہد نامجات۔ سر کشمیر تاریخ بغاوت ہند۔ اونسے چند کتابین

اونکی بیچی ہوی میری دیکھنے مین بھی آئی ہین اور بیشک عمدہ ہین یہ صاحب بہت بامروت اور صاحب استعداد معلوم ہوتے ہین اور بندہ سے خط و کتابت ہے یہ چند اشعار اونکے دیوان سے منتخب ہوے۔

بنا ناسنگ تقلیس سے تو ہوید نکلا — بنا ہے دل سے دل راہ یگانگی کا ہنکا — طریق نالہ آتا ہی مجھی طرز شیون کا
ہماے نگد لکا دل اگر ہوم تو جانے — کیا داد تمنی کیا ہو اگر موم آہنکا — زمین حشم گریانے سمان تاہی سنکا
کون کہتا ہے کہ ہی نکلے دنیا نکل — عشقین ہی تو نکل کو ہی آسان ہی دیکھا — تمہارے اس کو ہین ہی ہے مطلب نہ کچھ اور
رشک مسیح کو سیر لاؤ تو لاہو نشاب — خیال ہی دستو جاہو تو جانے ہو — بیان کہانکو نہی ہجر میرے رات
عشق مین جاک گریبان نہ قطع کیجیو — کہکشانسی ہے یہ جاک گریبان — دامن صحرا کو ہانکا بیان شب
ابھی پہنا ہون تاہ بھی یہ تقصو — کہ رسم نالہی بان باکو یہ کالج — کہ کافرو مین ہین خدا کا واج
رنگین ادائی پان ج کہا یا تو ملگئے — جتنے ہے نگ سرخ سو سفید سیاہ سبز — عجب نفیب ہین تیرے ہی وہ اونگر
وقت کی تیرہ شب مین عالم ہی ماہ کا — جیسا ہو جیلا تا کوئی دیکھا چراغ — آئینہ سی ہو اندازا دا سی قوت

عاشق تخلص مہاراجہ کلیان سنگھ خلف مہاراجہ شتاب رای ناظم صوبہ عظیم آباد قوم کایتہ سکسینہ اپنے زمانہ کی مشہور و نامی رئیسون سی ہے اور اونکی والد ماجد مہاراجہ مہتاب رای بھی بڑے لایق فایق حاتم عصر اور رستم ثانی تھے اونکی سوانح عمری بہت کچھ تواریخ بنگالہ بہار اور ہندوستان مین درج ہین از انجملہ کیفیت یہان بھی بنظر یادگاری تاریخ سیر المتاخرین سی اونکا ذکر بطور اختصار کی لکھا جاتا ہے اور وجہ یہ ہی کہ اول بحضرت دہلی مین امیر الامرا صمصام الدولہ کے کسی ملازم کی یہان بھرتی ہوے پھر رفتہ رفتہ اپنی رشد و کاردانی سے امیر الامرا کے بیٹے صمصام الدولہ کے مدار المہام ہوے اور جب شاہجہان آباد کی امیرون کا حال ابتر ہوا تو حسن سعی سے بادشاہی دیوانی صوبہ عظیم آباد اور فوجداری رہتاس کی سند لیکر عظیم آباد مین گئے وان نواب ناظم بنگال کیطرف سے مہاراجہ رام نراین صاحب صوبہ تھے اونہون نے اونکو دخل نہین دیا تب یہ کلکتہ جاکر ٹیل کلا یو صاحب سے ملے اور اونکو تحف و ہدایا سے خوش کرکے اپنی کام پر قایم ہوگئے اور پھر سلیقہ اور حسن رسائی سے مہاراجہ رام نراین کو بھی خوش کرلیا اور اپنی بات بھی بنالی کچھ عرصہ بعد جناب شاہعالم بادشاہ نے بہار کی اوپر لشکر کشی کی اور مہاراجہ رام نراین کو عظیم آباد مین گھیرا اوسوقت مہاراجہ مہتاب رای بھی کہ اوسوقت خطاب راو سے مفتخر تھے لشکر شاہی مین شامل تھے مگر محمد جعفر خان نواب ناظم مرشد آباد کے بیٹے میران نے انگریزی فوج لاکر بادشاہ کو شکست دی اور بادشاہ نے جب پہاڑون کی راستہ سے مرشد آباد کی اوپر حملہ کرنا چاہا تو محمد جعفر خان میران نی وہان سے بھی اوسکو ناکام لوٹایا تب بادشاہ نی پھر عظیم آباد پٹنہ کو آگھیرا راو مہتاب رای کو پچھلی شکست کی نہایت شرم اور غیرت تھی وہ اس دفعہ نہایت سرگرمی سے لڑائی مین مصروف تھی اور اپنے خاصہ تفنگچونکو آگے بھیج بھیجکر جنگ کرتے تھے لیکن کپتان نکس نے بردوان سے کئی کمپنیان تلنگہ اور گورہ کی لاکر پھر بادشاہ کی لشکر کو ہٹا دیا اور بادشاہ نے راجہ سندر سنگھ اور بہرت سنگھ کی ملک مین قیام کیا اور خاندان حسین خان نام ایک شخص نے ہاتھ ہزار فوج سے

عظیم آباد کے اوپر چڑھائی کی کپتان نکس پر عظیم آباد کے بچانیکو آیا چونکہ دیناپای انگریزونکی دوستی اور اپنی بہادری کا بہت گھمنڈ رکھتے تھے اور دو سو سوار اور پیادہ دلاور اور چالاک اونکی ہمراہ تھے اسلئے کپتان نے اونکو رفاقت کی تکلیف دی راؤنے بکمال کشادہ پیشانی منظور کیا اور فرمایا کہ مین تیار ہون جب آپ سوار ہونگے ساتھ چلونگا وہان کی آدمیون نے راو موصوف سے ہرچند کہا کہ آپ بولنے ہوگئی ہین جو اس انگریز کے ساتھ بارہ ہزار سوار سے لڑنے کو جاتے ہو اور یہہ خود دو تین سو سوار سے زیادہ اپنے پاس نہین رکھتا مگر کچھ نہین سنا اور کپتان مذکور کے ساتھہ لڑای پر گئے کپتان نے اپنی حسن تدبیر اور سپہ گری سے خان اور اوسکی اتنی بہت کچھہ فوج سے وہ مقابلہ کیا کہ غالب یا اوس موقع پر وہ شجاعت اور بہادری راؤشتاب رای اور اونکی آدمیون سے ظہور مین آئی کہ خود کپتان فتح کے بعد جب اپنے دوستون اور افسرونسے ملتا تہا دیر تک صاف صاف ثابت قدمی علو ہمتی اور شجاعت ذاتی راو موصوف کی بیان کرتا تہا غرض الجملہ اس لڑای سے راو موصوف کی لیاقت اور حقوق خدمت کا نقش انگریزونکی دلمین ایسا جم گیا کہ ہر مقدمہ مین اونکا بہت لحاظ اور ملاحظہ رکھتے تھے بعدہ میجر کرنیک نے حملہ کرکے بادشاہ کو شکست دی اور پہر راو شتاب رای کو واسطے فراہمی صلح اور ملاقات کی بادشاہ کی پاس بہیجا مگر بادشاہ نے دینے کو تہا اندیش جنہون نے صلح قبول نکی اور راؤ کو صاف جواب دیا جب وہانون سے لوٹے وقت عرض کی کہ حضرت اس مصالحہ کو جو چاہین گے اور اوسوقت ایسا موقع اور مفاد حاصل نہوگا کیونکہ ابتو خود صاحبان انگریز صلح کی طالب ہین جسطرح سے کہ بادشاہ کی مرضی ہوگی عہد و پیمانی شرطین مقرر ہوجاوینگی اور جبکہ بادشاہ کی طرف سے صلح کا پیغام کیا جائیگا تو اوسوقت ظاہر ہے کہ کیا فائدہ ہوگا اور کیا کام نکلیگا آخر ایسا ہی ہوا کہ چند روز بعد ہی بادشاہ نے راو شتاب رای کو بلایا اور صلح کی خواہش ظاہر کی اونہون نے جاکر انگریزونکو اطلاع دی میجر کرنیک جا کر خود بادشاہ کو عظیم آباد مین لایا اور قاسم خان نواب ناظم بنگال سے ملاقات کراکر ۲۴ لاکھہ روپیہ سالانہ بابت خراج تینون صوبہ کی اوسکی اوپر مقرر کی اس اثنار مین احمد شاہ ابدالی مرہٹونکا استیصال کرکے ہندوستان کی سلطنت تباہ عالم بادشاہ کے نام مقرر کرگیا اور وہ حسب الطلبی نواب شجاع الدولہ ناظم اودہ کے عظیم آباد سے ہندوستان کو روانہ ہوگئے اور راو مہتاب رای بدستور اپنے کام پر عظیم آباد مین رہے بعدہ نواب ناظم نے کونسل کلکتہ سے اجازت لیکر مہاراجہ رام نرائن کو محاصرہ کے بہانہ سے گرفتار کیا اور راؤشتاب رای کی اوپر بہی محصلان جدید تعین کرکے بہانہ شرکت مہاراجہ موصوف کی کاوش کرنا چاہا مگر راو صاحب نے اور مرنے پر مستعد ہوبیٹھے اور کہلا بہیجا کہ بشرط سخت گیری کے مجکو اپنی جان دیدینے سے دریغ نہین ہے آخر صاحبان انگریز بہادر نے بلحاظ حقوق رفاقت اور حسن لیاقت راو صاحب کی اونکو قاسم خانکی شر سے بچا کر اوسکی سرحد سے اوتار دیا اور وہ اودہ مین مدبر لعہ نبی بہادر نایب شجاع الدولہ کے پاس جارہے کچھہ عرصہ بعد ہی ۱۱۷۹ ہجری مین قاسم خان انگریزون سے شکست کہاکر بدستور کمک بادشاہ اور شجاع الدولہ کے پاس بنارس مین آیا شجاع الدولہ نے راو صاحب کو ہی اوسکی پاس سوال کو جواب

لیلئے بھیجا بعد درستی معاملہ کی بادشاہ وزیر اور قاسم خان اور راجہ بلونت سنگھہ والی بنارس باا تفاق بندیلونکو سرکرکے
انگریزون سی لڑنیکو گئے اور بکسر مین انگریزی فواعد ان فوجکی پر فندازی سی شکست کہاکر واپس آئے اور سفت بادشاہ تو
انگریزون سے ملگیا اور وزیر ہر دو د فعہ مرہٹون وغیرہ کی مدد سے انگریزونکی مقابل ہوکر لڑا اور ہر بار لڑائی ہار کر واپس گیا اس اثنا
مین راؤ شتاب رای انگریزونکی پاس تہی بینی بہادر کی تحریک سے واسطے مصالحہ طرفین کے سعی کرتے تھے تواب اودہ بیلونکی ملک
مین فوج جمع کرتا تہا اور راجہ کو لکہا تہا کہ یہان تومین سامان جنگ کرتا ہون اور وہان آپ انگریزون سی سازش کہتے ہا کہ
دونو صوبون (یعنے اودہ والہ آباد) مین بدستور اپکا عمل رہے اسپر راجہ لی راؤ شتاب رای کو لکہکر اپنی خواہش حکام انگریز
سے ملنی کی ظاہر کی اور راوصاحب نے میجر کرنیگ کی منظوری لیکر بغرض تمام راجہ کو بلایا اور میجر سی ملاقات کرائی اور بشرط
حاضر ہونی کی اونکو اختیار حل وعقد صوبہ اودہ کا دلادیا مگر کچہ عرصہ بعد جب راجہ نے سنا کہ نواب زیر فوج لیکر انگریزونسی لڑنے
آتا ہے تو حیطرح ہوسکا لکہنو پہونچکر اوس سے جا ملے اسپر راؤ شتاب رای نے میجر کرنیگ سے کہا کہ راجہ چلا گیا اور مین اوسکا ضامن تہا
اگر اس معاملہ مین صاحبان کونسل آپ سے جواب پوچہین تو مین حاضر ہون جواب ہی کرونگا اور آپ کی اوپر کچہہ الزام نہ آنے دونگا
صاحب راؤ کی صفائی سے بہت خوش ہوئے راؤ نی اس سے کچہہ پہلے بنارس کے راجہ بلونت سنگہہ کو بہی انگریزونسی ملا کر اوسکی
دلجوئی کی چنار کا قلعہ انگریزونکو فتح کر دیا تہا اور چونکہ اب راجہ بینی بہادر کے چلے جانیسے انگریزونکو شجاع الدولہ کی ملک کا بندوبست
کرنا ضرور ہوگیا تہا اسلئے انگریزون نے راؤ شتاب رای کو بہی اوسکا اختیار دیکر بہیجا اور راوصاحب نے راجہ بلونت سنگہہ کی حمایت
سے دونون صوبونمین جا بجا عامل اور حاکم مقرر کرکے بخوبی اپنا عمل کرلیا گو کہ وہان پچاس برس سے شجاع الدولہ اور اوس کے
باپ کی جمی ہوی عملداری تہی موسنے لکہتا ہے کہ یہ ادنی کارگزاری اونکی تہی بعدہ نواح کوڑہ مین پہر انگریز اور وزیر کا
مقابلہ ہوا اور پہر شکست وزیر اور اوسکی مددگار مرہٹون کو نصیب ہوی اس معرکہ مین ایکدفعہ راؤ شتاب رای تہوڑی سی فوج لیکر
مرہٹونمین گہر گئے تہے قریب تہا کہ مارے جائین اوسوقت اونہون نے بڑی بہادری کی اور اپنے ہاتہہ سے خوب تلوار چلائی اور
اوسمہ انمین اپنی آبرو رکہہ لی آخر انگریزی فوج اونکی مدد کو پہونچی مورخ لکہتا ہے حق آنست کہ راؤ شتاب رای دا کثر صفات حمیدہ
داشت و در ہمحصران معزز بود م ایسے ہیسلے وزیر کی معاون ہوی اور احمد خان بنگش والی فرخ آباد کو انگریزونکی ساتہہ
صلح کرلینے کی صلاح دیکر انگریزون سی ملا اور راؤ شتاب رای طرفین کے سفیر ہوی اگرچہ وہ دونو کو ہی راضی رکہنا چاہتی تہے
لیکن شجاع الدولہ کی عزت کا خیال اونکو زیادہ تر تہا کیونکہ پہلی راجہ بینی بہادر کی ساتہہ اونکی سرکار مین ملازمت رہ چکی تہی
اور اسوجہ سی دوست اور دشمن نے اونکو تحسین اور آفرین کی آخر سنہ صلح ہوکر یہ بات قرار پائی کہ شجاع الدولہ بچاس لاکہ
روپیہ فوج خرچ کے سرکار انگریز کو دی صوبہ اودہ مین اوسکا عمل رہے اور شاہعالم بادشاہ الہ آباد مین رہین اور راجہ بلونت سنگہہ
انگریز کی حمایت مین وزیر کی اطاعت کرے بعد اس صلح کے ہر ایک اپنی اپنی جگہہ گئے مگر راؤ شتاب رای کی خدمت تینون
فریق یعنی بادشاہ وزیر اور انگریزون نے بہی منظور رکہی اور تینون ہی برابر مین اونسی مصلحت لیتے تہے اور اونکی بدولت سی کام نکلتے

بلکہ وزیر نے جو رقوم جواہر بعوض فوج جہیز انگریزوں کی پاس رہن کی اونمین بھی راو صاحب کی معرفت تھی اور چنار کا قلعہ بھی اونکی حوالہ ہوا اور شجاع الدولہ نے بھی بنظر مصلحت وقت ایک لاکھ اور کئی ہزار روپیہ کی جاگیر نواح اعظم گڈھ وجونپور مین اونکو دی اور انگریزون نے بھی بہت کچھ عنایت اور تواضع اونکی کی حضور مین بھیجکر کہ نگ بھیجا اوسوقت سپہ سالار انگریزی فوجکشی تھے اور اونکو مثل مہاراجہ رام نرائن کے نائب نظم صوبہ بہار کا کیا۔ کچھ عرصہ بعد لارڈ کلایو نے کلکتہ سے الہ آباد مین آکر بادشاہ سے تینون صوبہ بنگالہ بہار اور اوڈیسہ کی دیوانی پنشنی کو بواسطی حاصل کی اور چوبیس لاکھ روپیہ خراج کا بادشاہ کیلئے اون صوبونکی اوپر مقرر ہوا اوس عہد پیمان مین بھی راجہ شتاب رای اور مہاراجہ رام نرائن کے بھائی وہیرج نرائن شریک تھی لارڈ کا یہ ارادہ تھا کہ راو شتاب رای کو معزول کرکے اونکی جگہہ مرزا کاظم خان کو مقرر کرے لیکن پیر نظر حسن سلیقہ وطلاقت لسان کہنہ رسی اور حقوق دیرینہ خدمتونکی بسے حصہ اکو محروم کرنا چاہا بلکہ منظور نظر کرکے مرزا کاظم کو جواب دیدیا اوسوقت راجہ وہیرج نرائن نے بنظر اپنی استحقاق کی نیابت صوبہ عظیم آباد کی درخواست پیش کی لارڈ صاحب نے کلکتہ مین جاکر زبان نیابت صوبہ کا تو وہیرج نرائن کے نام بھیجدیا اور راجہ شتاب رای کو بنظر اونکی لیاقتونکی اپنے پاس بلوالیا وہ بڑے کروفر کے ساتھہ کلکتہ کو گئے اور وہان ایک سخت بیماری اونکو لاحق ہوی لارڈ صاحب نے ایک ڈاکٹر کو اونکی معالجہ کیلئے مامور فرمایا ڈاکٹر نے وہ اعجاز عیسوی دکھلای کہ تھوڑی دنومین وہ مرض مہلک زایل ہوگیا اور راو نے دو ہزار روپیہ ڈاکٹر کو انعام دے بعد شفا پانیکے خطاب مہاراجگی وبہادری اضافہ منصب پنجہزاری سے مشرف ہوی پانچہزار روپیہ کا ماہانہ ذاتی علاوہ اون جاگیرونکے جو عظیم آباد مین تین لاکھ پچیس ہزار روپیہ ماہانہ واسطے اخراجات نظامت کے مقرر ہوا اور راجہ وہیرج نرائن وصاحبان کو بھی عظیم آباد کے معاملات مین کام کرنے اور تینون صوبونکے نظم سیف الدولہ کی مہر پاس کرنے کے منصب ترقی ہوئی اوجب مہاراجہ مہتاب رای پٹنگاہ نواب گورنر جنرل بہادر سے معزز ومحترم ہوکر عظیم آباد مین واپس آئے تو راجہ وہیرج نرائن کی شراکت سے دل تنگ ہوے اور مہاراجہ نے بنظر امانت ودیانتی واسطے انصرام معاملات وانفصال مقدمات کے ایک ایسے مقام کی خاص کرنیکی فکر کرکے کہ جونہ تو اونکا گھر ہو اور نہ راجہ کا بادشاہی قلعہ کو تجویز کیا اور یہ بات قرار دی کہ صاحبکلاں وقت مقررہ پر وہان آکر کرسی پر اجلاس کرے اور کرسی کے روبرو ایک بڑی لمبی چوڑی مسند بچھای جاوے جسکے اوپر ایکطرف تو راجہ بیٹھے اور دوسری طرف مہاراجہ اور دو بڑے تکیے دونو کے پیچھے رکھے تھے اور سارے کاغذ دونونکی دستخط سے مزین ہوکر جاری ہوتے تھے مگر دونومین اتفاق نہ تھا مہاراجہ کارسازی وحسن سوجھن راجہ سے ممتاز تھے اور راجہ پر عکس سکے لہذا لارڈ صاحب نے اس نااتفاقی کو ناپسند کرکے راجہ کو معزول کردیا مہاراجہ اکیلے نائب عظیم آباد رہے۔

ماہ محرم ۱۱۷۵ ہجری مین لارڈ کلایو صاحب نے مع مہاراجہ شتاب رای کے مقام چہرامین نزول کرکے شجاع الدولہ سے ملاقات کی اور راجہ بلونت سنگھہ والی بنارس کی صفائی حسب مرضی شجاع الدولہ سے کرادی مہاراجہ شتاب رای نے نیابت صوبہ بہار مین وہ افتدار بہم پہونچایا کہ عظیم آباد کی کوٹھی کا بڑا صاحب کوئی کام بغیر اونکی صلاح کے نہین کرتا تھا اور صاحبان

کونسل کلکتہ بھی اونکی اوپر اعتماد کلی سے کہتے تھے ۔ کچھ عرصہ بعد مہاراجہ شتاب رای نے بادشاہ سے اپنے واسطے خطاب ممتاز الملک مہاراجہ شتاب رای بہادر منصور جنگ کا اور ماہی مراتب منگوایا اور منل سیسون کی آرام اور احتشام کے ساتھ رہنے لگے اس عرصہ مین انگریزون نے طریقہ ملکداری اور کاغذات دیوانی دفتر تحصیل وغیرہ مروجہ ملک ہندوستان سے واقفیت حاصل کرکے واسطے انسداد خیانت و تعدی اعمال حکام معینہ کے تینون صوبون کو چھ نصابون مین منقسم کیا اور ہر ضلع مین علحدہ کونسل مقرر کرکے ہندوستانیونکو بڑے بڑے عہدون سے معزول کردیا لیکن مہاراجہ شتاب رای بدستور عظیم آباد مین نائب سے گو تین انگریز اداونکی کام مین شامل ہوگئی اور جتنک کہ ان چارون کی رای کا اتفاق نہوجاتا تھا کوئی حکم صادر نہوتا تھا مگر بعد ایکمدت کی جب سے انگریز تینونکی جگہہ آئے نوانونکی اور مہاراجہ کے درمیان صحبت برآر نہوتی اور اونہون نے بہت چاہا کہ مہاراجہ کو علحدہ کردین لیکن مہاراجہ کی پختہ مغزی نہوتی حسن تقریر اور خوض و تامل کے ساتھہ کام کرنے اور کسی خیانت مین آلودہ نہونے سے اونکا ارادہ تمام نہوا بلکہ اونہون نے ممنون احسان اور مستفید اخلاق ہوکر صفائی کرلی مگر چار یا پانچ برس بعد انگریزون نے ہندوستانیونکی شراکت اپنی کاروبار مین مناسب نہ دیکھہ کر مہاراجہ کی معزولی کے لئے ایک حیلہ نکالا اور صاحبلاان کوٹھی عظیم آباد کو لکھہ کر مہاراجہ کو حراست مین بکلکتہ بلوایا وہان مہاراجہ نے حسن تقریر اور فہم و فراست سے ایسا سوال و جواب کیا کہ کوئی قصور اونکی ذمہ لاحق نہین ہوا اور صاحبان انگریز مخصوص مسٹر ہیسٹنگ بہادر گورنر جنرل نے اونکو بعد عذر خواہی دلاسا دیکر بکمال جاہ و احتشام روانہ عظیم آباد فرمایا مہاراجہ بعد مدت بلا گرفتاری اور تید و تنگ سے نجات پاکر عظیم آباد مین آئے گو صاحبان انگریز بہادر نے اونکو خلاع فاخرہ اور فیل و جواہر عنایت کرکے بہت سی استمالت کی تھی لیکن مہاراجہ گہر پہونچنے کے بعد نہایت گلمند اور شاکی تھے اور مورخ لکھتا ہے کہ بیشک حق بجانب خود داشت کہ یا وجود چنین حسن خدمتہا این خصت بواسطہ مہاراجہ دید آخر اسی غم و غصہ سے مرض اسہال مین مبتلا ہوے اور بتدبیک علاج اور معالجہ یونانی حکیمون اور انگریزی ڈاکٹرونکا کرتے رہے مگر کچھہ فائدہ نہوا وسی اثنا مین لارڈ ہیسٹنگ صاحب نے کلکتہ سی عظیم آباد پہونچکر مہاراجہ سے ملاقات کی اور واسطے ملاقات نواب شجاع الدولہ اور صفائی راجہ چیت سنگھہ والی بنارس کے ساتھہ چلنے کیلئے فرمایا لیکن مہاراجہ نے بیماری کا عذر کیا اور بعد کوچ نواب گورنر جنرل بہادر کے ماہ جمادی الثانی ۱۲۱۱ ہجری مین اونکا انتقال ہوگیا ۔

مہاراجہ کے اس مختصر سوانح عمری سے واضح رای ناظرین کنایہ گا کہ وہ صرف اپنی حسن لیاقت اور رشد و کاردانی و نیز خوبی قسمت سے کسد رجہ کو پہونچے تھے اور فعتًا اس عروج کو پہونچنے والے کہ خواق عادات اکثر نخوت کی حد تک پہونچ جاتے ہین لیکن مورخ لکھتا ہے کہ مہاراجہ ہرچند کہ کمال عروج اور اقتدار سے مرجع بادشاہ کا وزیر اور اکثر اقویاے عصر کے ہوگئے تھے مگر نخوت اور غرور اونکو کچھہ نہین تھا اور غریبون اور شریف

زادوں سے نہایت تواضع اور فروتنی کے ساتھہ گذر کرتے تھے اور ہر شخص کا مطلب شروع التماس مین معلوم کرکے جو پورا کردینے کا لایق ہوتا تھا اور سہولت اور آسانی کے ساتھہ پورا کردیتے تھے ورنہ عذر شیرین کہہ کر سایل کو راضی کرلیتے تھے باوجود کثرت کاروبار کے ہر ایک آدمی سے ادہر دوپہرون اور ادہر دوپہر رات تک گفتگو اور سوال وجواب کیا کرتے تھے اور کوی عرض حاجت مین چاہے کتنی ہی مکرر آکر مانگے وہ دل تنگ نہوتے تھے اور کبھی کوی سخت یا فحش کلمہ کسیسے اونکی زبان سے نہین سنا اور باوجود وجود رسی اور ہر چیز کی قدر و قیمت جاننے کے مزاج مین نخوت بالکل نہین تھی ہر جنس کی قیمت جو ہوتی تھی مہاجنون کو دیدیتے تھے اور بخشش مین کبھی دریغ نہین کرتے تھے سلیقہ معاش کا درست رکھتے تھے ضرورت کی چیزونکو مقامات اور دوست سے کہان جنس علی بکفایت ملتی ہی منگواتے تھے اور اپنے صرف مین لاتے تھے شادیون وغیرہ کی تقریب مین جب آدمیونکی دعوت کرتے تھے تو اونکی دسترخوان پر رونق اور وسعت مغلون کی سی ہوتی تھی اور آپ ہان حاضر ہوکر مہمانونکو اپنی شیرین زبانی کی چاشنی اور لذتون سے شیرین کلام اور طلیق اللسان کرتے تھے اور شرم وحیا یہانتک اونکی مزاجین تھی کہ کبھی اونکی کسی ملازم معتبر نے بھی اونکو رام جنی کے پاس آتے جاتے نہین دیکھا کہ جسکو وہ نہایت انس اور الفت کی ساتھہ سکتے تھے بلکہ کوی اتنا بھی نہین جانتا تھا کہ کسوقت اندر گئی اور کسوقت باہر آئی اور اپنی بی بی سے جو مان راجکلیان سنگھہ درہوانی سنگھہ کی بہین کچھہ سروکار نہین رکھتے تھے اونکے لیے ایک علحدہ مکان اپنے مکان کے کچھہ فاصلہ سے بنوادیا تھا اور سال مین دو دفعہ کہ جاڑا گرمی سے آنکے پاس جاتے تھے لیکن اوسی طرح کہ کم کسیکو خبر ہوتی تھی اور اکثر آدمی جو اول آنکے ساتھہ عداوت رکھتے تھے اور پھر جب اونسے رجوع لاتے تھے تو وہ سینہ سپر ہوکر اونکی حمایت مین کوشش کرتے تھے اور جو کوی کہ شاہ جہان آباد سے آتا خواہ وہ اونکی جان پہچان کا ہوتا یا نہوتا اوس سے بہت تواضع اور فروتنی کرتے تھے اور اوسکا مقصد روا کردیتے تھے شیخ شرف الدین محمد جو ایک بوڑہا آدمی مکہ کے شریفونسے تھا اور ہندوستان کی دولت کا شوق سنکر اپنے فائدہ کیواسطے انتہی برس کی عمر مین یہان آیا تھا اور قریب یکسال کے مرشدآباد اور ہوگلی مین رہا اور باوجودیکہ ناظم اور نائب دونو مسلمان تھے مگر کسی نے اوسکی جسر پہنچی لی تو وہ ناچار عظیم آیا وہین اوس کے اخلاق کا احوال کسی تقریب سے مہاراجہ کی محفل مین مذکور ہوا مہاراجہ اوسکے پاس گئے اور بعد ملاقات وعدہ صفا قت لیکر واپس آئے اور شام کو ایک لکلف سند کو جو تیوہارونکی تقریب مین مہاراجہ کیواسطے بچہائی جاتی تھی بچہائی گئی اور مہاراج حسب دستور گوشہ سفید پر تشریف فرما ہوئے بعد نماز جب ہمراہ مولف سیر المتاخرین کے آیا تو مہاراج نے تعظیم کرکے اوسکو بٹہایا شیخ نے اونکے اخلاق سے خوش ہوکر فرمایا کہ جو اخلاق تمکو حق تعالی نے بخشا ہے مین دعا کرتا ہون کہ تمام مسلمانونکو عطا فرماوی مہاراج نے اونکی اشتیاق کا شکر ادا کرکے اور مع اپنی نالیاقتی کا عذر کرکے وقت رخصت شالین کمخاب اور جیغہ موتی کی ہتہان وغیرہ پیش کئے اور نقد روپیہ پاس تھا سو بھی روبرو دینا مناسب نہ دیکھکر

ایکہزار روپیہ نقد ایک معتبر کے ہاتھہ اوسکے گھر بھیجدیتے ایک دفعہ ایک شخص مہاراج کے جان پہچان والونمین سے جواب راجی رایان ناگرمل دیوان خالصہ بادشاہ ہندوستان کے مقربونمین داخل تہا گیا جی کے جاتکر نیکو عظیم آباد مین یا اوسنے رخصت کیوقت رای رایان سے کہ جو بڑے بڑے امیرون ذریعہ سے برابری کا درجہ رکہتا تہا ایک سفارشی خط مہاراجہ کی نامکا چاہا ناگرمل نے کہا کہ وہ تمکو بھی جانتے ہین اور خالی مردمی سے نہین ہین اور اسبات کو ہماری فرقہ کے لوگ موجب جزم و قوی جانتے ہین سو تمہاری نسبت کوئی قصور نکرین گے اور میرا لکہنا شاید اس بارہ مین کچہہ خلل ڈالے کیونکہ جو القاب ہین اونکو درجہ کی رعایت کیجاوی تو میرا نفس قبول نہین کرتا اور جو اونکی یہانکی درجہ کی بموجب لکہا جاوے تو اونکا نفس گوارا نکریگا اور رنجیدہ ہوجائینگے کیونکہ اب اونکا سر آسمان سے باتین کرتا ہے جو نکہ مہاراجہ شتابرای ہر ملک اور ہر شہر کے حکام و اعیان کا حال دریافت کرنی مین مثل ہوشیار و دراکی نہایت مبالغہ رکہتے تہے اور جابجا ہر ایک بڑے آدمی کی راز دار کو معقول درماہہ ورسالیانہ مقرر کرکے اسبات کی اوپر سامور کر رکہا تہا کہ جو کوئی بات یا خبر کہ لایق تحریر یا واطلاع کے ہوا کرے بے کم و کاست لکہکر اونکی وکیلونکی حوالہ کردیا کرین اور اسوجہ سے ہر جگہہ کی خبر صحیح اور درست اونکی پاس پہونچا کرتی تہی ویسے ہی یہ خبر بھی بعینہ اونکو پہونچگئی تہی اور جبوہ شخص آیا تو بعد ملاقات مہاراجہ نے کہا کہ آپ جیسا شخص تشریف لاوے اوسی رایان صاحب ہمکو دو کلمہ سے بہی یاد نفرماوین بڑے تعجب کی بات ہی اوسنی جواب یا کہ مجکو بہی آپکی خدمت مین نیاز حاصل تہا کچہہ حاجت اوسکی نہ تہی شتابرای نی کہا یون نہین ہے چونکہ وہ بہی مرد ہوشیار تہا اسلئے سمجہہ گیا کہ یہ اصل مطلب سے واقف نہین اور بولا کہ مہاراج خود ظاہر ہے کہ حاجت استفسار کی نہین ہے مہاراج کچہ بعض مصاحب مثل احدیخانی رام دیہ قوام ملدیخان جو حاضر تہی اس معمہ کو نہ سمجہے اور اوسکے جانیکے بعد مہاراج سے پوچہنی لگی تب مہاراج نے وہ سب حال جو انہیا سی معلوم ہوتا تہا اونسی ذکر کیا اور کہا کہ اسکا مذاق کسی مین نہیں کرو گا اسبات کو بہی نہ سمجہا کہ کیا کریگا خیر بہکہ وہ شخص حضت مہاراج نے اوسکے لایق اوسکی تواضع کرکے ناگرمل دیوان کے نام باوجودیکہ اس سے کسی قسم کی غرض اور امید نہین تہی بوضع کمال ادب و فروتنی کے ساتہہ لکہی اور ہدیہ تحفے دس ہزار روپیہ سی زیادہ کی قیمت کی مثل عطر اگر و اقمشہ لباس سفید مخصوص بنگالہ و تاہی دانت کے پایہ پلنگ فرنگی کہڑیان بلور کی شمعدان بڑے بڑے آئینہ اور دوسرے نوادر اشیا چین اور فرنگ کے اوسی شخص کے ساتہہ بہیجے ناگرمل مہاراجکی گفتگو سنکر اور وہ سلوک دیکہکر غرق انفعال مین غوق ہوگیا اور بہت سی عذرخواہی لکہی اور اپنی مفلوکی مین مہاراجکی ثنا وصفت کرکے کہا کرتا تہا کہ اس غریب نے فرط ہوشیاری اور تمیز سے باوجود بعد مسافت کی ہمکو بنہایت بخالیتین دین۔ ایام ملایے قحط و خلا مین ہوا و آخر سنہ ۱۱۸۰ ہجری سے اواسط سنہ ۱۱۸۳ ہجری تک سختی کے ساتہہ پہیلی ہوی تہی مہاراجہ شتابرای نی مساعی جمیلہ اور تدبیر کاملہ سے اوسکے واسطے عمل مین لاکر ہاجرون اومیدیہ دونکی بخوبی نگہداری کی تفصیل اوسکی یہ ہے کہ جس سال مین کہ یہ بلا حادث ہوی بنارس مین کسیقدر راز انی غلہ کی تہی مہاراجہ نے تین ہزار روپیہ اسکام کیواسطے مقرر کرکے فرمایا کہ جو کشتیان کہ ملوک ہین اور جو کہ ملاحی کی فوکر ہین وہ ایک مہینہ مین

تین وقعہ بنارس سے غلہ خرید کرلایا کرین چنانچہ جب یہ غلہ عظیم آباد مین پہونچتا تہا تو محتاج آدمیونکو خرید کی نرخ پر بلاحساب خراجات کے فروخت کرتے تہی اور جو لوگ خرید نہین سکتی تہی اونکو تین چار جگہہ مثل انگون احاطہ داروغیرہ کی اندر قید یونکی طرح محفوظ رکہکر ہر جگہہ علیحدہ علیحدہ عملہ داروغہ اور پیادون وغیرہ کی مقرر کیا تہا جو اون لوگونکو کچہڑی اور خام طعام معروف گلی وہیزم سوختنی، افیم تمباکو اور بہنگ کی تقسیم کیا کرتے تہے اور ہر ایک کو کچہہ کچہہ کوڑیان بہی اس غرض سے دیا کرتے تہے کہ جو فوری چیزین خریدنی ہو خرید لیا کرین یہ حال دیکہکر انگریز اور ولندیز بہی ایک یا دو حاطہ مین سکینو نکو بہیجکر کہانا کہلایا کرتی تہی اور اسطرحسے بہت سی مخلوق ہلاکت سے بچگئی اور مرشد آباد مین اسطور کا کوئی کام کسی سی نہین ہوا یا اور ہر سال ولایتی میوہ فروشون کی ذریعہ سے سنگوا کر انگریزون اور بنگالہ کی رئیسون کیواسطے بہیجا کرتے تہے اور دو تین بار عظیم آباد کے مشہور اور بڑی آدمیونکو بہی دیتے تہی اور جب دیکہا کہ اس صورت مین عام لوگ محروم رہجاتی ہین تو کچہہ یہ میوہ معمول سوائے میوہ فروشونکو مقرر کردیا کہ وہ اسکا بہی میوہ لاکر بازار مین واجب قیمت پر بیچا کرتے تہے اور جو بکنے سے باقی رہجاتا تہا اوسکو وہ خرید لیتی تہے تاکہ میوہ فروشونکا نقصان اور خرید و فروخت بازار کا باب بند ہو پہر چند اشخاص قوم مرہٹی کو جو لاہور اور شاہجہان آباد مین مشہور میوہ فروش اور پہلدار درختونکی لگانے والے تہے روپیہ بہیجکر بلایا اور عظیم آباد مین ہر اکر حکم دیا کہ یہان جو زمین جس میوہ کی لایق دیکہین اوسکو بوین اور اس کشتکاری سے جو میوہ پیدا ہوتا تہا مہاراجہ صاحب وسکو عام آدمیونکی واسطے بہیجتے تہے مورخ لکہتا ہے کہ انگور خوب اور نیشکر نہایت ملتا اور بالیدہ اور فیاض یہان کے کیلے اونکی عہد سے عظیم آباد مین جاری ہوئے اور اب بافراط باغون مین فروخت ہوتے ہین انگور خوش مزہ بہی کبہی روپیہ کا تین سیر کبہی ڈہائی سیر اور کبہی ڈیڑہ سیر باغون سے ہاتہہ آتا ہے۔

مہاراجہ کا انتقال ہوا جب نواب گورنر جنرل بنارس مین تہی وہان سے کوچ کرکے عظیم آباد مین آئے اور اپنی بدنامی رفع کرنیکواسطے کہ "تاباشتاب" کی کینہ مظنون مردم نگردد" مہاراجہ کلیان سنگہہ کو عین شباب مین اوسکے باپ کے کامونپر مامور فرمایا اور جاگیرات دریا بہ بدستور بحال رکہکر اوسپر کچہہ اضافہ مہاراجہ متوفی کی رانی صاحبہ کی لئی بہی ایزاد کیا لیکن پچاس ہزار روپیہ دریا بہ نظامت کا اختیار اونہی موقوف کرکے کونسل والونکو دیا مگر مہاراجہ کلیان سنگہہ نے مثل اپنے باپ کے ضابطہ جزرس اور معاملہ فہم نہ تہے اور اس سبب سے کونسل والے اونکی اوپر غالب ہوگئی اور وہ کونسل مین کچہہ اختیار نہین رکہتی ہے چند سال بعد ۱۷۹۲ء مین راجہ خیالی رام نے جو اول مصاحب مہاراجہ شتاب رای کی تہے اور بعدہ مستر ہنک صاحب کلان کوٹہی عظیم آباد کی پاس رہتے تہے نواب گورنر جنرل بہادر کی پاس کلکتہ مین پہونچکر صوبہ کی ابتری اور عملہ فوجدار کی تعدی و رعایا کی پریشانی کا حال اس حسن تقریر و طلاقت لسانی سے بیان کیا کہ نواب گورنر بہادر نے اونکے تمام معروضات کو منظور کیا کہ صوبہ بہار کا کل اختیار اونکو دیدیا اور اونہون نے بنظر حقوق مہاراجہ شتاب رای اور تائید مہاراجہ کلیان سنگہہ کی عمارالمہامی کی سند مہاراجہ موصوف کی نام لکہوا کر ۱۷۹۵ء مین کلکتہ پہونچکر مہاراجہ کی اتفاق سے

کام نظامت کا شروع کیا اور کونسل موقوف ہو کر خلق ایک حکم کی جاری ہونے سے آسودہ ہوگئی لیکن مہاراجہ کلیان سنگھ نے راجہ جیالی رام سے باوجود ظہور ایسی خیرخواہی کے ہی ناخوش ہو کر نواب گورنر جنرل بہادر کو شکایت کی عرضیاں بھیجیں مگر انہوں نے اپنے وقت کی ارسطو تھی اور راجہ جیالی رام کی عقل اور سمجھ دیکھ چکے تھے اسلئے اونہوں نے مہاراجہ کی تحریر کا خیال نکر کے اونکی نیابت کا اور تمام کاموں کی مدار المہامی کا خلعت راجہ جیالی رام کو بھیجدیا اور اونکی ذریعہ سی عرصہ تک صوبہ بہار مین مہاراجہ کی مہاراجگی قایم ہی پہر مہاراجہ علم و فضل اور کئی زبانونکی مہارت مین بڑی لایق اور صاحب استعداد تھے چنانچہ ہر زبان مین صاحب دیوان ہین اور مثل اپنے باپ کی وہ بھی شوق تعمیر آبادی اور رفاہ عام کا رکھتی تھی چنانچہ قصبہ بکرم جسکو نواب قاسم خان ناظم بنگال نے ویران کرایا تہا مہاراجہ نے اپنی عہد مین پہر آباد کیا اور علم کو بھی اونہون نے ترقی دی تھی اور یہ بھی سنا ہے کہ چند کتابین بھی اونہون نے تصنیف کی ہین لیکن افسوس کہ دیکھنی مین ایک بھی نہین آئی اور نہ کوئی کلام باوجود تلاش کے ہم پہونچا سکے چار سی ایک شعر جو تذکرہ سراپا سخن سے ملا تہا تبرکا یہان درج کیا جاتا ہے

مچا ہا ہے کھلبلی حشر کا سا تو پہلو مین	گاہ دیکھا ہے یہ حال دل بیخبر تو پہلو مین

عاشق تخلص گہنڈی لال خلف منشی کیول کشن قوم کایتہ سکنہ شہر حصار ملازم ریاست جی پور ایک ذی استعداد منشی اور شاعر ہین اور زیادہ تر فارسی کلام کہتے ہین۔

عاصی تخلص گہنشام سا ولد منشی مول چند مصنف شاہنامہ اردو قوم کایتہ ساکن شہر حصار گرد شاہ نصیر صاحب دیوان غدر کے بعد انکا انتقال ہو گیا فی البدیہہ شعر کہتے تہے انکے صاحبزادہ منشی لعل بہی شاعر ہین۔

ترے کاکل کی بو آئی سدا آباد جو مخبر	صدا ے خانہ بخیر بنی یہ زانہ کہتا ہو	ترے بالون کی بو آئی ہو مشک چین کو دیکھے	تیغ دو دم کو دیکھی اور ہمکو دیکھے
خوا کا ساحو صلا آسا نہ کہتی تھک	چلو پہر ہی پا مین گہر اد جہان مین	تری شوخی نظر آئی ہمین چشم غزالون	دبا تہا ہاتھ سے دل شہر مین پایا نہ جاتا ہے

عاصی تخلص لالہ سالگ رام ناظر عدالت فوجداری لکھنو۔

ہنسا گئی وہ پیونی او ہمین بہر	بسان شمع رہا اشکبار صحبت مین

عاصی تخلص منشی جمعیت رائے نائب سررشتہ دار عدالت فوجداری فرخ آباد خلف لالہ کیسو رائے سابق منشی اوگرپور

پابند رسم رشک کیونکر قبول ہو	اہلکو ہے بیخبری سی نقاب کے

عاصی منشی مہتاب رائے ملازم مطبع اودہ اخبار لکھنو۔

اللہ ری مزہ وری کشتہ کو الہم	یعنی فرقتی نے کہانے کہا تجھے	دلمین سرع نور رخ یار کا ملا	مدتی بعد آیا انظار امکان مجھے
رکھتا ہون دوست سے سگ کوی یار کو	مرغوب شت سے ہر اسوا تخوان تجھے	بس کہکے عاشق و معشوقمن مزہ	بوسے کے بدلی دیتی ہین گالیان مجھے

عاصی تخلص منشی طوطا رام قوم کایتہ سکسینہ شاہی میر منشیون کی قدیم خاندان سے ہی جو دہلی سے لکھنو مین آیا اور علم و فضل مین مامور رہا یہ صاحب بڑی خوش فکر اور خوش گو زبان فارسی اور اردو کی تہی اور صاحب دیوان

منشی سیدھو لال زار بہن سے تخلص کرتے تھے۔

عاقل تخلص لالہ بکھن لال اہلمد عدالت کلکٹری ضلع الہ آباد

بے تکلفی اس چمن میں کس کو نصیب ہے	شہر غفلت ہے جو چوکستان عیش کا	ہے گلستان جہاں بیخبر عاقل خبر نہ	ہم صفیرو ہم نوا ہمدستان کیجئے

عبرت تخلص دولت رام قوم کایتہ ابن رای ہیرا لال ساکن شاہجہان آباد محلہ کوچہ بیلاقی مرد معقول منصبی پیشہ شاہ نصیر و شیخ ابراہیم ذوق کے شاگردوں میں تھے ۱۲۵۹ھ میں انکا انتقال ہوا شاہ نصیر کے نواسے لبسخا بشیر نے عبرت جلیز تاریخ لکھی ہے۔

سخت جانی تو نہ مرنے کی لیا تھا تم نے	وقت کشتن پہ گریہ یار کی کیا کرتا	رو دیئے گاوہ بھائی میں نہ ہوت	لیکے مانند گئیں نام پیارا تو گیا
شرم صبا ہی طلب ہے ہر لب یار	لڑتی ہیں باتیں تو ہو ہم	کونسا وہ پری رو کہ جی تم عبرت	دیکھی دل ایسی ہی پہری ہو دیوانی

عزیز تخلص بہکہاری لال ایک خوش باش اور خوش معاش شخص خواجہ میر درد کی شاگردوں میں سے ۱۱۹۶ھ

بات اب اسخان پر آئی	قصہ کوتاہ جان پر آئی	ملیں کیونکر بکر بہلاوے غنچہ طفل اشک سے	کرسوتے سوتے چوکی ہی تھی صبا سے
آرام دل صبر عمر ہمکل ہمدمی ہمیں	یونہی بیٹھے طرب ہی رنگ بدلتی ہے	ابھی بدلنے حسرت دیدار لی ہی جی	جب وصل تھا تو کشتہ تیغ نگاہ تھی
ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہیں جسے	یا تو جیسا کہی کی لگی پر نگ نہ ہوا	کری نیاز گر تو لکو صاحب کیونکر سے	غیر رو تو بہلی پہر تو ایسی ہی جی سے
	جو دم کراہ لیتا ہو دہی تیر ہوائی	جو سانس کی پلٹی ہو دہی بیچ کی آئی	

عزیز تخلص تیونا تہہ دہلی کے مہاجنوں سے تھے۔

لیا دل اس کی کہہ دیجئے ادا کیا سکو تھی تم نے	کیا بگاڑ سے اشارے سکو تھی تم نے	

عزیز تخلص مہاراج سنگھ قوم کایتہ شاگرد شاہ نصیر انہوں نے اپنی اوستادی متعرق کلام کو جمع کرکے کتاب کی صورت پر مرتب کیا اور جو وہی شعر اچھا کہتے تھے۔

اتبوں ایسا ستم طوفان کہیں دیکھا نہ سنا	اشک گلہ قطرہ ابھار دکن جیحون ہوا	اوس دن کا ذکر جھوٹ کہے ابھی نہیں	غنچہ لالہ سحر کہا نکو جو افیون ہوا
ہوا نہ صاف دل کینہ و کپٹ تم سے	سدا بطرز سے اوسی عیار رہا	پہلی ہی کشتہ تھی تم اوس نگہ کے	قبہ کاوا در سر کاوا نبالہ ہوا
جام می گر نگ سے وقف نہیں تا	غنچہ کیطرح ہنسی مدعن جگر اپنا	لیکے نقد دل کسی جنس ایک بوسہ بھی	ای عزیز اوس مفت بری طرح ہنسے
	ضعف سر گل تن جیکی ہوا زار بستر	کیونکہ بستر سی بیمار اوٹھی دیسکے	

عزیز تخلص دہی پرشاد بن بہن لال باشندہ شاہجہان آباد پور مقیم فتحگڈہ۔

آتا ہی یہی شام جدا ہیں کام	ہر اغدل چراغ ہی شب بیتاب کا	

عزیز تخلص منشی کنور سین خلف منشی ندہی لال کایتہ دہلوی شاگرد ذوق مدرسہ دہلی میں مدرس تھے اور ۱۸۶۰ء میں

عازم ملک بقا ہوی اونہون نے سعدی کی گلستان کا حاشیہ اردو مین لکہا ہی اور ایک شعر اونکا حضرت ناسخ کا لکہا ہوا

بزم عشاق مین ہی رخش تدبر نہ کہنچ	ہاتہ بلبل کے دقت تقریر نہ کہنچ

غیرتی تخلص رام سہائے قوم کایتہ سری باست سکنہ لکہنو راجہ بلاس رای کی عزیزون مین ہی مولوی احسان اللہ ممتاز کی شاگرد تہے اور مشاقی نظم و نثر فارسی مین بقول حضرت جوہر اپنی اوستادی بڑہکر تہا بدارد و بہی کہتی تہی مگر ہمکو کوی کلام اونکا نہین ملا۔

غیرتی تخلص منشی تلسی رام سلطانپوری اونکی بنائی ہوی ایک مثنوی مخزن العشق نام مطبع کوہ نور لاہور مین ۱۳۰۰ھ مین چہپی ہے نظر سے گذری اور یہہ چند شعر اوس سے منتخب ہوے۔

ایک درویش مرد حق آگاہ	نام کہتا تہا اپنا بالاشاہ	طبع آزاد سرو بالا تہا	نام مین جو سرو بالا تہا
بارع عالم مین سرو سا آواد	نام مولا زبانہ از بر یاد	کام کہتا تہا عشقبازی سے	کیا حقیقی سے کیا مجازی سے
مشوق تہا اوسکو دے دلکش سے	شاہد مولا تہا صورت خوش سے	عشق نی دلمین اضطرابی کی	خانہ صبر کی خرابی کی
	تہا فقیر لکہا یہی ایک لفظ کا	دلکو کہتا تہا عشق سوا لگا	

عشاق تخلص اگلے زمانہ کے ہندو شاعرون سے ایک صاحب کا ہے۔

سبز خط سی اور بلو حسن مین کا	آخر خزان نے کچہہ اونکو کہا ٹہا ہے

عشرت تخلص پنڈت ہوشیار سنگہہ برہمن توجیہہ سکنہ میرٹہہ ۱۲۸۰ھ مین اونہون نی دو ایک غزلین لکہی ہین اور حکیم غلام مولی خلق سے اصلاح لی تہی پیشہ امانت دیوانی و قانون گوئی و نقشہ نویسی عمدہ کی نوکریان کی ہین مگر اب انگریزی دواون کی دوکان میرٹہہ مین کرتے ہین۔ یہہ شعر اونکا گلدستہ نگہہ مشتاق نے بہیجا تہا۔

ایک جو بوسہ مین نہ دیگا کبہی ہمکو ساقی	پی جائین جام کی ہم دو دو خمار بہر

عشق تخلص بیرج موہن لال لسبر لالہ جوالا پرشاد کایتہ سکنہ لوہارو۔

اوہو عاشقون کی تمنا کو کافی ہے چین دل	دو نہ ہو شیکے رو برو تو کوثر کہا ہے	اب جہاں ہمکو ملا یار سی ملا	ڈہونڈہو مجہسے اسکو خضر کہتے ہین

عطا رو تخلص اچہہ بالکرشن اوجہال معلوم نہوا ایک مثنوی اونکا حضرت خظر کی غزل پر دیکہنی مین آی ہا تہا اوسے یہہ چند شعر منتخب کیے

تمہاری عاشقی مین نفع بہی ہے یار نقصانکو	جلا یا آپ ہی منظر کر کی آدمیون کو	جگر کو سینہ کو پہلو کو دل کو چشم کو جان کو
بہت حیران ہون ایک ہی خانہ دل ایسے ہین بیہار	جگہہ کیسکو دون دلبر تمہارے ساتہہ تو نکلا	کنار یکو جہر یکو بانک کو خنجر کو پیکان کو
کریگا کون بیچ انمین ہمارے آہ دل جوئی	نہو جب تو ہی ای ساتہہ بلا پہر کیا کہیے	بلو کو ابر کو گل کو چمن کو صحن بستان کو

علم تخلص منشی چندی سہا خلف لالہ نہالکرپرشاد سالن الہ آباد محرر بندوبست ضلع غازی پور سانکی ایک غزل منشی دیلو کی نندن صاحب مرحوم نے میرے پاس بہیجی تہی اوسمین سے یہہ شعر منتخب ہوے۔

اوس بادہ خانہ جہکی کبا ہو مل ہمکو	سلطان ہی مخاطب کہتی تہی ہمکو	وہ بہی تہا خوش طرف بر کام نہ تہی کی بلکہ	یہہ اونکی مضمون بلند پر دلالت ہے

منہ سے ابر بن چڑی بے بن تو	آتی ہو نظر تم بھی چھکا جم خفا سے	جان گئی بہار تیری لبوں پر	از خار نہ بچہ بگاڑ دے نہ دعا سے

عمدہ تخلص لالہ جنتا رام کشمیری پرادر راجہ دیارام پنڈت مقیم دہلی شاگرد انعام اللہ خان یقین۔

سر نے بابوت پر جلبت ہنبو لوکی کہ	کہ سر نعش رہ مرگاں پہ نہ پہنچا	خراب مجلو کہ جان شنا کہہ	بر اکری سے کسو سی کوی بہلا کرے

عندلیب تخلص لالہ گوبند سنگھ دہلوی صفت فضلہ ائمہ عندلیب شاگرد امیر جیسنخان بسبل بالفعل کلکتہ مین رہتے ہین۔

عرش سے فرش تلک فرش سے افلاک تلک	جسطرف جائے نظر جلوہ ہی دکھلائی دے	

عیاش تخلص جیالی رام کایتہ باشندہ دہلی شاگرد شاہ نصیر۔

جام سے ہاتھ مین و شیشہ می گلعذار	نہین عیاش کو اب غم خمار آتے جاتے	

عیاش تخلص رگھبر نارائن مولف چمستان بہار شاگرد نواب عاشور علیخان بہادر۔

کل میان صبح سے مان نہ ہی گا	شام تک پھر کی چلی جاہی گا	

عیش تخلص جوالا پرشاد ہلد پولیس وزیر آباد بن لالہ کالکا پرشاد۔

کچھ دور نہین عیش سے جو فایز	بیتابی ہین چالاکی ہین کیا کہین آتا	کسکی قسمت کا خدا جانی شاہ کا	ماہر آپکا ہان نکو مہان سے
	سلسلہ کیجو جانا نکا جو ہین چھٹا	ہتکڑی ہاتھ مین ہے یا پاؤ مین بیڑی ہے	

عیش تخلص رای عزت سنگھ دہلوی قوم کایتہ اول فقر خالصہ شیر لقد باد شاہ دہلی مین منشی اور بعدہ پردانہ نویس کچہری کلکٹری ضلع دہلی مین ہے مرد خوش خلق علوم ضروری سے آگاہ اور فنون سخنوری مین صاحب سنگاہ تھی فارسی مین صلاح مولوی امام بخش صہبائی سے لی اور اردو کلام شاہ نصیر کو دکھایا مگر غدر کی بعد ایک مسلمان عورت سے دل لگا کر مسلمان ہو بیٹھی اور پھر نوکری بھی خاطر خواہ نہ ملی آبکاری کی مخبری کرنے کرتے مر گئے یہ بند شعر انھون کے ہین۔

جان و دل بزم غم مین ہی نثار کا	دیکھکر ہنسی دل جلتا ہی جوبن پہ یار کا	ہو جبتک نہ نثار تن ہی تبتک نہ شوخی کا	ابھی گی کیا فلک پہ بگلا یا لو پہنچے ہے
	تہو پست و بلند دہر سے غافل تو ہی نعیم	کہین سمجھے کہین پہ آہ ہمو اوپنچی ہے	

عیش تخلص منشی بیاسے لال سہارن پوری شاگرد مقیم۔

دیکھی فیس مجھی باد فنا شاد آیا	جانکنی سنکی میری پوچھو ز باد آیا	سیر ز باد ہوا مین مجھ خاطر	مجھ پہ احسان ہے تمہارا جو خونخوار کا
کسیکو جان سے اور ہمکو تمنی بہار کا	کہ جان جائے نجائی مگر تمہاری بات	کہان جائے کہان جو رہین کہنی کو	سنا کرو میری صدا جب یہ دور گی ہاتھ
ہو تم اس ہنونی پر تو یہ ہو	ہنوز دن کہ جس دن نم خدا ہو	لیگئی سنگ جو شیم لف پہ ہر آستین	مجھ کیون اوجھی ہے سنا زدہ صیاد تمہارا

غافل تخلص رائے سنگھ دہلوی حال بالی مین رہتے ہے۔

وصف کرتا ہی اون لبو کا جب	غافل او سوقت لعل اوگلتا ہے	

غافل تخلص بنجارا و سنگھ سکنہ مراد آباد معلم آگرہ صاحب کسیر ہے اور آگرہ کی بہت سے آدمیونکو اونی فیض پہنچا تہا میان

بسمل و مشکل و میر آب علی عادل اونکی شاگردون سے ہین ایک دیوان اور ایک مثنوی ہر سہ زبان سے یادگار ہے۔

بیمار عشق کی زد و لطیف سے	مرہای یا حیی کوئی اپنی نصیب سے	صاف کٹار ہاتھ میں پھریرہ ہلوار کا	اوشکی پکڑ ہوئے کہ یہ جی نثار کا ہے
	بیچا ہوگا نہ کوئی ہل فا الیقاخر	اے میری خاک سے بھی کبود فا آئی ہے	

غالب تخلص لالہ خوشحی رام ولد منشی گنیشی لال قوم ڈھوسر متہم بجناب جلوہ طور سیر ہے۔

آغوش تصور ہی مین آجاتے ہین اکثر	حسرت دل عمدید کی ایک چوٹ ہے تیرے	طاہر کے کہی چشم زدن کی ہین وصیت	ہم گلشن ہستی مین تماشا شرر آسے
یہ بھی کوئی خوبی کا ہی انداز تمکر	جب آسے تیرے پاس یہ لعزم سفر آسے	سودا ہے کسکے قامت محشر خرام کا	جلوہ ہے ہر شر کا جو ہمارے عیان مین
	ناصح تجھے وعظ و نصیحت کی ہے عادت	پر کیا کرون کہ دل ہی نہین اختیار مین	

عیار تخلص منشی کنہیا لال ابن منشی مشتاق راے باشندہ ضلع بلند شہر۔

دیکھی کیا آفت تازہ تمہارے تیر آسے	اب کے عشق و جنون مین ہیں یار ہاتھ دھو		

عجیب تخلص لالہ تاج بہادر لکھنوی انکا ایک فارسی قطعہ تاریخ رامایں فرحت مطبوعہ ۱۹۲۳ء مین دیکھا گیا۔

غلام تخلص راجہ گوپال ناتھ خلف مرزا راجہ رام ناتھ بہادر ذرہ تخلص جو شاہ عالم بادشاہ کی مقرب تھے اور اسی رعایت سے غلام تخلص کرتے تھے بڑے نامی اور خاندانی شخص دہلی مین گذرے ہین۔

جو ہمبستر ہو ہم ہون غلام اونکی جو ہمدم ہو	نہ لین واللہ تاروز قیامت گر بہشت اسکے	خدا دے کندے گوش پر آواز مین صیقل	مزہ تو ہین یار کی آنکھ کا ساد ہے

غنا تخلص کنور رای پیارے لال خلف راجہ بہادر سنگھہ ابن راجہ صاحب رام ابن راجہ پورن چند دہلوی کایتہ سکسینہ بالہ عمر زاد و ہم خاندان و ہم عمر حضرت جوہر لکھنوی کی ہین اور شعر گوئی کا سلیقہ خوب کہتی ہین چنانچہ یہ مطلع اونکا ہے

لکھا جو حال گریہ چشم پر آب کا	کاغذ بنا ہی کاغذ ابر بھی کا	

غم تخلص مہتاب سنگھہ قوم کایتہ شاگرد شاہ نصیر اول بادشاہی سرکار مین بعلاقہ منشی گری ملازم تھی پھر ترک روزگار کرکے لاہور مین گئی اور وہان مہاراجہ رنجیت سنگھہ بہادر کی امیرون مین سے کسی میر کی رفاقت کی اور وہین ہی ملک عدم سوے

طاقت اوٹھنی کی نہین ہے ورنہ مین ابھی	تھا تیری یاد مین کہ دنیا کو بھولتا	ایکدن غم کی حالہ لفت سے کر نظر	انتا نہین ہے خوب ستانا نصیب کا
یکقطرہ ہی مین ہمہی باقی ہی درگذر	ورنہ ہر ایک کو تو نبی سب کو سب ہی ہے	ہانتکی بی خاے دیتا ہون غم	جسنی گلونکو یا عتیق سرنگون بود ے
	صبا بیخبر ہی ہا اوجس سے ہای	نکلا کی سر کو بلبل ناشاد مر گئی	

غمگین تخلص منشی بنارسی داس خلف منشی کشن لال ابن منشی خوشوقت رای متوفی قوم کہتری باشندہ دہلی شاگرد مرزا قربان علی بیگ سالک جو پادریون کی مدرسہ اور شہری مکتب کی مدرسے اور راجستان ریلوی کے انجینیر بیگ کی پنشنی کرکے اب خانہ نشین ہین منشی درگا پرشاد نادر تخلص نے بندہ کو لکھا تھا کہ ایکدن اس نوجوان خوش اندام اور عاشق مزاج نے اوایل مین ایک روز سر بازار چلتے چلتے یہ شعر موزون کیا

ڈھونڈھتی لامکان کو جاتی ہین	اس مکان نے مکین نے کوچ کیا	

اس پر مینی ترغیب و یکر شعر کو می پر اعتب کیا جاچکے فضل الٰہی سے صاحب دیوان ہوگئی ہین ان صاحب سے راقم نے بھی دہلی مین حضرت نادر کے مکان پر اشنا ور شا کیا ہے اور یہہ شعر اونکے ہین۔

دل عاشق کا یہ سوید اہے | لب جانا نہ کام کیا تل کا | جسکی لوح مزار ہو لرزان | وہ ہی مدفن ہی تیری سیل کا
سمجھہ نہ ناصح نادان کہ کچھ ہوتا ہے | چلی جو دشمن سر پھوڑ کر مکان بنا | تجھے قسم ہی ہو جائین خاک سر تک | بچھو نہ شیخ ہو دیدہ آسمان اپنا
نم او کوفہ فاختہ کو یہ کہان نصیب | پہولون سے کم نہین بھی تہ مزار کا | مین بچون ہو سنی اور رشک سے مر رہا ہون | اے سیماب جو دم نزع نہ آئی بہ تربت
وہ عیش غیر کو ہو کہ جسکو نہ من و ال | وہ دیوان ہا کہ نہین جز قصائد علم | مجھے نیم جان کہ آپنے اچھا کیا علاج
کیا خاک و کاوید سوختنا کا علاج | کتنے کیا ہے کہ کس سہل کا علاج | بیمار کس طرح کری بہا کا علاج
کس طرح چین آئیگا قدمین دیکھی | ہون سا تہہ پہلا دل پر اضطراب | کہا اوس کا ہمدم کیا نہ اوہا ہون بتیر
بیتاب دل فغان ہا و جانکاہی نالہ | ایسی نکالی کوی آزار کیطرح | ہماری جانکی یہ سب ہین سخن
ستاتا اسقدر ہی پیر گردون | قیامت ہوا گر یہ نوجوان ہو | سنی گا حال دل عکین کیونکر | جسنے ناز و ادا تک ہی گران ہو

کاٹا ہی ایک پہاڑ شب انتظار کا | فرہاد جسکے کیجیے یہ ہیرا ہی کام ہے

فارغ تخلص کنند سنگہہ سکنہ دہلی شاگرد حاتم اخیر عمر مین مسلمان ہوگئی پر بلی مین رہتے تھے صاحب دیوان گذرے ہین

دور سی کہہ بھی چین بھی تو لی | تا کچھ کہہ لین لون بلی کہا ہے تیرے | جلا ہی سینہ مین دل شمع سا رات | بہا ہے آنسو نی انکو نکا رسا رات

فارغ پنڈت منی لال چند سال پہلے ریاست پٹیالہ واقع پنجاب مین طالب علم جماعت اول تھے اب مدرس ہین

ہوا گو اندلون آدو تو آسین ہے جہان اپنا | نہین پر مہربان ہمت نا مہربان اپنا | غیرو ہم بھلا دیتا کیا لیجا سکو فارغ | غنیمت ہے اگر دم جا سکے تجھہ دم فسان اپنا
جو پر ہا ہے تو آسین ہے جہم پر ہا ہے | بنی ہی کر ازل ہو سب عیان اپنا | عدم مین بھی خدا کا نور تو وہ جہان اپنا
بہا نی ہے مقصود دیدار جان اپنا

فائز تخلص منشی بجنا در سنگہہ نیلف دہر مرہ اس متوطن دہلی سر شتہ دار فوجداری فرخ آباد۔

کرین نہ ای فاز نجوم ستارے | وصل کا اوس مع لقا رات کو وعدہ کیا | ہزار قامت رعنا کی آ شکل آوے | مگر یہ حال کہان عمر جو نیا رہین ہے
رہگئی سکتہ ہم صورت تمہارے دیکھکر | حضرت نظارہ نی نصیبو کا نقشہ کیا | بیکہلونا حق ستا یا کیا نتیجہ خود ہی | نیچی انکھین ہی کرلین نہی جسکے جی
ہو

فدا تخلص لچھی رام سکنہ دہلی شاگرد سودا۔

تشنہ جگر کا کرتا ہے نشان پانی ہے | ہنون و یقہ کیونکر کہ آب پانی ہے | کہا جو منی کہ مین دل کو پر چکا لونگا | تو ہنسکی بولی ابھی تجھہ مین جان باقی ہے

فدا تخلص پنڈت دیانند نام کشمیری سکنہ اکبر آباد بسنہ ۱۲ ہجری مین مہاراجہ بلوت سنگہہ بنارسی کی شاعرہ مین جایا کرتے تھے اور شعر خوب کہتے تھے ازانجملہ ایک یہہ شعر ہے جو منشی درگا پرشاد صاحب نادر سے ملا۔

دے ہین اپنی حیات باعین اپنی ہاتھون | خوب کیونکی کہ شعر فخر ہم ابھی اور

بعض تذکرہ والے لکھتے ہین کہ وہ قوم سے مغل تہا اور فدا ای بیگ م سوانی اوسکی ہجو کرنیکو لکھی ہے اور اوسنے مراد آباد مین وفات پائی اشعار اوس کے لیے جاتے ہین۔

کرے تیغ نگہہ سے تو کری اور فلک پر	چلچہاتی فرشتو پر ہین ہلو فلک پر	بعد مرنیکی بہی ہوتی ہے خاک مزار	مساتہہ پہرتی ہی سر پر دشمن اقبال
آوارہ سر گشتہ نہ دیوار نہ در کے	سایہ کیطرح ہم نہ ادہر کے نہ ادہر کے	آنسو نہین ہین یہ تو مرے زین کے موتی	موتی ہین آبدار فقط ہین سمر کے
ابرو کی تیغ سے تری سو ٹکڑے ہو دل	پہر بہی آہ منہ پہ سر کو دے ہر ہو	خیمہ رآپ ہے اور ستہ بہی جلتا ہے	کیا قیامت ہے کہ ساتہ مین گہر جلتا ہے
	یہ سر و نہین یا عین ہے آہ کسو کی	نرگس نہین نگاہ ہے چین کسو کی	

فدوی لالہ سیوک رام وکیل عدالت دیوانی شہر عظیم آباد پٹنہ۔

جبکو چین ہو وہی آرام باد دل	یہ پر کس امید پر کوئی لگاوے دل	اودہ بادہانی دوپٹہ ہی اچہا ہے	ایکدن تو کشت سر غیبان ہو

فراق تخلص پریم سکہ شنو بیرہ راجہ جگل کشور بادوبروش دہلی کہ احوال اونکا سابق مذکور ہین اودہ ترک تعلق کرکے فقرا عالم مین

ہو کہ بن کہین گلابی رو دی روے	گلابی کی بدیکہی شکل انوس	

فرق تخلص چوبے بدری داس خلف چوبے کنج لال شاگرد اندر من فقیر

گوشہ گیری نے زمانہ مین کیا	باعث شہرت عالم ہو غفا کیا	

فرحت تخلص لشن پرشاد قوم کایتہ سکنہ ہولی خلف گوبند پرشاد بیرہ راجہ کنول نین بہادر شاگرد قطب الدین مشیر بعض شاگرد مومن بتاتے ہین۔

تازہ تازہ لطف ہی صحرا نوردی مین جنون	پیر پڑہا ہو لکہا تو ہو مین نے خط کا	یار وجہتک جواب خط آئے	اور دو چار خط لکہو سیکہے

فرحت تخلص لالہ نینا نند وکیل عدالت منصفی الہ آباد۔

پہولا ہی لالہ گلشن سینہ مین داغ	افسوس اس بہار مین وہ چمن ہین ہین	

فرحت تخلص نیڈت کیدار ناتہ عرف کاشن پرشاد ولد بسیشی رام وکہتی باشندہ لکہنؤ شاگرد امانت۔

کیون قاصد نے کیا ہی میرے گہر کو	اوس گل کو خط مین کیون نہ بہیجا اوسنے	کب وہ چہپتے ہین کسیکے لکہے خط کو	ہم پر بہن سے پوچہو ہمین کہا ہے تم
	اودہ مزے وصال مین ہین جان یکو	پہونچا دالا کہانسے کہان ہر دو باکو	

فرحت تخلص نیڈت اندر پرشاد شاگرد رشید مولوی سفرب علیخان زار الکا کلام بہت فصیح اور بلیغ ہے۔

آزاد تیری سینہ مین کینہ نہین رہتے	جس سینہ مین کینہ وہ سینہ نہین رہتے	ہو جاتے ہین دریا محبت کے وہی پانا	سنگے کا بہی جو لوگ سا نہین رہتے
رنگت ہے ترا لب سے لطافت سے ترا حرف	ایک کو وفا یک گل سفا نہین رہتے	نقصان پہلا عشق کا کیا ہو معالج	اس درد کی دوا نہین رہتے
	گوش تنو اودہ بینا نہین رہتے	گوش تنو اودہ بینا نہین رہتے	

فرحت تخلص لالہ کشور چند سکنہ متہرا شاگرد منشی ہرگوبند خورم تخلص۔

جواد سکی ناتہ سی ترجفا بھیجتا یا	لگا تو لگا ہوتا لگا ہوتا

فرحت تخلص منشی شنکر دیال قوم کایتہ سکینہ سکنہ لکھنو یہ بھی ہندو سخن بڑی شاعر شیرین زبان ہین اور کئی عمدہ عمدہ کتابین تصنیف کر چکے ہین اونکی نظم مین ایک لطف خاص ہے اوسمین فصاحت اور بلاغت و لوازمہ وجود ہین اور صنایع بدایع مزید بران لفظونکی چستی اور قافیون کی درستی جو اونکی اشعار مین دیکھی جاتی ہے اوسکی تعریف کہنے مین نہین آتی گویا سخن کا ایک دریا جوش مار رہا ہے اوس سے جو موج اوٹھتی ہے وہ معانی کے شاہوار موتیون کا بند برسا جاتی ہے اور پہر لطف یہ ہے کہ کلام منحصر اور مطلب سے پر ہے مضمون عالی اور خیال نازک بندش چست ردیف و قافیہ سے درست و فصول و زوایہ سے خالی ہے ان سب خوبیون پر فایق جو ایک خوبی اونکی تصنیفات مین ہے وہ یہ ہی کہ بہت بڑا حصہ اونکی کلام کا مذہبی حقایق پر مبنی ہی اور اونسے اہل عالم کو طرح طرح کے فیض و فایدے پہونچتے ہین اور اسی سبب سے مندرجہ ذیل کتابین اونکی مقبول طبایع خاص و عام ہوگئی ہین ۱- رامایں منظوم ۲- پریم ساگر منظوم ۳- جانکی بیاہ منظوم ۴- شیو پران منظوم ۵- اودھبہت رامایں ۶- گنیش پران گوری منگل ۷- سکندہ چالیسی ۹- پدم پران ۱۰- لنکا دہن نام۔ اس پوتھی مین یہہ لطف ہی کہ یہ رامایں ضخیم ہین اور صرف نامون سے ہی شعر موزون ہین برلے بیت یا زیادہ موزونی شعر کی خوض سے ایک لفظ بھی نہین اگر موزون کرکے پڑھو تو نظم ہے ورنہ معلوم ہوتا ہے کہ نثر ہے جسدا کہ آیندہ نمونہ سے معلوم ہوگا غرض یہ حضرت بڑی صاحب تصنیف اور اپنے وقت کے اوستاد ہین انکے باپ دادے قصبہ بہولگام ضلع مین پورکی قانون گو تھے انکے دادا منشی جہان سنگھ نے فرح آباد مین بود و باش اختیار کی اور اونکی باپ منشی پوران چند مدت العمر لکھنو کے نوابون اور رئیسون کی سرکار مین عہدہ ہاے جلیلہ پر سرفراز رہے۔ یہ بھی لکھنو مین ہوش سنبھالا اور اسوقت تک ۴۲ سال کی عمر ہے لکھنو مین مقیم ہین اور مطبع امرکین شن لکھنو مین بعہدہ منصرمی مطبع سے کی عرصہ دراز سے نوکر ہین اردو فارسی انگریزی و ہندی وغیرہ سے واقفیت ہے شعر و سخن مین دو تین اوستادون سے تلمذ رہا ہندی کلام انکا شامل تحفہ تہمری ہولی دہیر بدھاوا وغیرہ مشہور ہے چنانچہ کتاب تحفہ دلکش حصہ اول و دوم مین جو کہ کلام شعرا کا مجموعہ ہے بہت کچھ چھپا ہے اکثر اونکی چیزون مین یہہ منتخب ہے کہ ایک نثر فارسی اور ایک اردو اور ایک انگریزی ایک بھاشا ہے اور باوجود مختلف زبانون کی کافی مین پوری اور صحیح اوترتی ہین اونکی ہر ایک کتاب کا ایک ایک مطلع ذیل مین لکھا جاتا ہے جو شامل صنعت براعت استہلال کے نہایت کتابکا

مطلع رامایں	زبان پر ہر نفس ہے رام کا نام	نمو رامو نمو رام	مطلع اودھبہت رامایں
ثنا بہگوتی بانع سخن ہے	ریاض شاعری بن آپ سے	شیو پران۔	ہر ایک م ہین دم آدم مہادیو
کہین ہم دست بستہ بم مہادیو	مطلع پریم ساگر۔	ہری ہر روش سی بخ شاخ قلم	نئی گل کہلای پہلے دمبدم
مطلع جانکی بیاہ۔	طریق حمد مین ہو ل سبک سیر	کرسیتا رام سی ہے جان کی خیر	مطلع گنیش پران۔

نثر

بشائے نمہ زبان سے نکلے ہر ہر لب الش جانسے نکلے شیو شیو کا نقش فی الحجر ہو
مطلع گوری منگل رودر کے منہ سمائی دل مین ہوا ذنگ نشوای دل مین مطلع رکھنی منگل ۔
رام چندر رام رام سے ہو سکل آرام رام سے ہو مطلع پدم پران ۔ اوگ نیر الش آتما دیو
اے دل یاد بھگوتی مین رہ مطلع لنکا نہ سہتنرام ۔ سر یا نگ مہما تما مہا دیو
مطلع سکت چالیسی نمشکارا و سکو پچ سے ہی پد چلکھیے مچا جب غل کرای گا نیگام رحم ہے
مدد کی پر محل ہے تو کہنے لگی ہر تمس تسی تمس تسی تمس تسی تمس تسی تو تسی دیدیہ مین یا اوزار مین ذاتی تسی تسی تمس تسی تمس تسی تمس تسی
دلو مین بھگت شیو مین شکت گویا وہ مین ہے سا آ اغرض ہر رنگ مین سکل مین ہے نظر مین نیکی بینائی زبان مین نکلو ہو گر
بسکر دلمین ہو العفت عادات خوبکو صفا مین آفتاب او موتو مین آب دیکھو غبار معصیت گر دخطا دیکو ملزم ہو
عیان مردم صفت پنہان بتال مرد ہو لہین تسی کہین تسی کہین تسی کہین ہو تمہین تسی ہو تمہین تسی ہو تمہین تسی ہو

تمس تسی تمس تسی تمس تسی تمس تسی

یہہ چند شعر رامائن کے داستان شکست کمان سے ہین ۔

قریب فوس پہونچی جب سیر رام قدم سی دامن غیر الیا تہام اندیشہ رہا گیا عوش پر بین پر
ہوا آثار مختر مچگیا شور چمکے گو شوین مرغ و ماہی ہو دہنک کو توڑ کر پہنکا زمین پہ
بدن مین دیوتا پہولی جز و کل تو کی اوج فلک سے بارش گل پرندو نکی اوڑی ہا ہونکی تو لے بکا یک چونک اوٹھی دریا کو سوتے
بہراہ جلیسان حسب آئین جناب جانکی محفل مین آئین پہاڑ کی جنک سیتا ہوئین شاد خوشی سی خانہ خاطر تہا آباد
پہنے تے یہ زیور پر جلا کی ہوی بو مو تو ہوئین موتیا کی لباس نغز و سی زینت پر یا عطر و گلاب و مشک و عبر
ہوی شادان دل ناشاد ہو مچا شور مبارک باد ہر سو جناب رام کے پاس آئی الحال بنہا دی ہو لکہو تو کی جمال
سپہ داردن نی جب دیکہا یہ عالم خزان آسا پن سے گر گئی رم

غزلیات فرحت

سنا ہو آپ ذکر عاشق نا شاد کرای ہیر جزاک اللہ مجھ پر ہو لی سو کو یا کر دیا ہیر
اوتر آئی ہین یان صفا اوکی شیو لیر نہین معلوم کیا جادو وہ او دم اوکی ہیر
نہین معشوق عاشق سے انہو فعل ہی ظالم مچین یا غلو ہم شت کے آباد کرتی ہیر
کتر کر نو چکر بر تو ڑ کر پر یا ذ کا رخت وہ مرغان چمن کو دیکہو آزاد کرتی ہیر
در خت سکے پوسے کے ہو لون کیا قیمت چا شنی کہہ لون کہان تک لو نون کہو نون
نمی ہو ئی شیرینی سے کیا کا م تیر یہ تو بو سہ غنیمت کا نہ لو نگی کہو نون
زلف لیلیٰ مرہین یا قصہ ہین کہہ کہہ سنو نگی سو کہہ لو نگی بعد لو نگی جیکہو نون مزا لو نگی کہو نون

کون بیجان مرا حال بہ ہم سمجھے | ناں جو سمجھی تو تیری کاکل پرخم سمجھے | حل کسی نہ ہو عقدۂ پیچیدۂ لف | اس کو کوچے کے نو فقط ہم سمجھے
دخل کب بڑھ نامومیں غیر کا ہو | راز محرم کا ہما دل محرم سمجھے | تر اجی کبھی نہ کش جوان ہو | سبزۂ خط کو ہو زنگار کا ہم سمجھے
ہو گئی اک دانہ گندم سے خرابی کیا | ہائے بھولی سی یہ حضرت آدم سمجھے | سنگ سو کا پاتو تل بہ گمان اے وحشت | رخ کو کعبہ ہو بن یار کو زمزم سمجھے

فرحت تخلص پنڈت دیبی پرشاد ولد ہٹا کر پرشاد قوم کشمیری باشندہ لکھنو شاگرد امانت۔

کر دیا تو نے تو شوقی بیحجاب و بیباک | سوزش عشق سے میری آبت کا وہ عالم ہے کہ | ملتا ہو ران کو دی خون کف افسوس سے ملنا | دکھلائے انجابت رنگ میں اپنی ادا کی ہاتھ
منہ سے نکلی ہوئی لقمہ کی سو نکلی ہو گی | اسی تن عجب تن تری کیسی کا ہاتھ

فروغ تخلص نند کشور لال کایتہ سری باستو ساکن قدیم ریاست بلرام پور خاص مدرس انگریزی وارد و مدرسہ بلرام پور شاگرد سید آقا حسن عرف میرن تخلص نامی مصنف کتاب گلشن فیض حسین سوانح عمری راجہ بھوجی از دی کتاب بھوج پرند سارک لکھے ہیں اور اوسمیں سے یہہ چند شعر بطور نمونہ بضرورت تذکرہ کے لکھے گئے یہ کتاب ۱۲۹۰ھ میں بنی اور چھپی ہے

اگر جلتے تو ہے پر قطرہ آب | پڑے فی القورہ ہو جل کر نایاب | گر ایسی گر وہی قطرہ گہنوں پر | نمایاں آب ہو وہ مثل گوہر
اگر بطن صدف میں جا کے وہ آب | بنے فی شبہ وہ لولوی خوش آب | وہی پانی ہی از روے حقیقت | جلا ہی ہر جگہہ تاثیر صحبت

فریاد تخلص صاحب رای انجمانی ولد سندر راے قوم کایتہ لکھنوی شاگرد میر محمدی سوز۔

تو جب سے ہوا ہی یاد دل کا | کوی نہیں غمگسار دل کا | چین پایا ہے پر مرن دل بیتاب نے | گوشۂ مرقد ہمیں آغوش مادر ہو گیا

فصیح تخلص پنڈت سکھن لال خلف نیچے لال فرخ آبادی شاگرد امداد حسین صفیر تخلص۔

بھجو نہ یار عاشق زلف دوتا بھجو | دنیا میں بل سے بچا خدا بھجو

فصیح تخلص بچو لال سکنہ بلرام پور علاقہ اودہ انکی ایک نقر نظیر سالہ گلشن فیض مصنفہ نند کشور لال فروغ میں دیکھی کچھ اوسکے سوائے اور کچھہ کلام اونکا سموع نہوا۔

فضا تخلص منتی گوبند پرشاد لکھنوی گذار افضا دہ ومن قضا و بوستان اردو نظم و نثر میں حسرو اردو انکی لیاقت سے ہیں یہ بھی نامی شعرای لکھنو سے ہیں اور انکی کلام سے سخن کی معیان ہے اور رضا میں اکثر نثی اور رنگین باندھتے ہیں

ضعف نے زور کیا دل کا چلنے نہ دیا | جوش وحشت کا کچھ ارمان نکلنے نہ دیا | اوہ پھر آئے بھی تو بیٹھے رہے پہلو میں | ناز کی نی او نہیں وقت کا ہم چلنے دیا
وعدۂ وصل وہ گل کھلتی ہتا لیکن | دہن تنگ نے کچھ غنچہ سے نکلنے نہ دیا | پڑ لیو کیوں ہی الفت سے مجھ کو چھوڑے | پانو پڑ کر بھی نہ دامن نکلنے دیا
نکہت گل کی طرح بلبل خوش لہجہ فضا | اسقدر لطف کسی کی بھی غزل نے نہ دیا | غنچہ و گل کیوں نہ چومے اوس کو بلبل کہ جسے | گاہ تہہ شاخ گل گاہ شاخ گل نے نہ دیا
ہی فتح حسن و عشق میں ہر جا | ذرہ نہیں ہیں اس کے جذبہ کی | زنار لف یار کا پایا کہیں تو ہا | اسلام شیشہ پڑتی ہیں ہر برہمن کی
ہیہات ہمکنار کیا وہ پری | بوسا ہم پڑی ہے ہمان خیال کا | دہ خشم مست یار اگر دیکھ لی کبھی | نقش قدم ہیں او ہیں ہم ہیں
گر یوں سنا کرے گا تو فریاد کیا کرے گا | پہونچا کیا ایک نالہ دیوار دنیا | تجھکو پریشان اندا کہیں بچا ہیں | دو سو پر نیری نظر آتی ہے

میری فریاد کی کان تا ملک کو کر | ہین پریشان گوش ہفت گیسو | سب لوٹا کی سینہ پہ سیر ہلکی | ارجو اپنی بنا یا ہی خوب گیسو
کہہ فضا ایک غزل اور تعالی اسکے | دوسرا جیسے ہو گیسو کے برابر گیسو | جہوتی ہین جو یہ مانند مسیحا تو تی | بیخم سیکو تی بیا کرتے ہین لنگر گیسو
ظالم حیلہ تیرا تسے کر دخوف خدا | مثل صحاک تو فی دوش پہ آزر گیسو

شیرین حسرو کے حمد سے یہ کتاب ۱۲۶۳ ہجری مین تصنیف ہوئی ہے

بنا کر یک کتاب آئین | سخا کی لعلم عقل بین | لکھا دیباچۂ لوح جبین کو | ہنسین ہی فہم جیکا مکتبہ بین کو

فقیر منشی کولا پرشاد خوش نویس۔

خواہش نرہی دختر رز کی ہی فقیر | جیسے کے در ساقی کو تر دیکھا

فقیر تخلص منشی اندرمن۔

فگار تخلص پنڈت دیا شنکر جو ۱۸۵۹ء مین اسسٹنٹ کمشنر رام پور وہ کے تھے کلام اونکا بہت دلپذیر اور دلچسپ ہے

دندان گفتگو سے شراب کبابکی | کیا موہنہ لگون نے یار کی مجھ خراب کی | بینے دل بہرا ہی عشق یاد سے | باقی جگہہ نہین ہے عذاب و ثواب کی
کیونکر نہ دماغ عرش پہ ہو | خورشید بہی اونکا مشتری ہے | دیدیتی ہین بغدد جان نثار اون | وہ وضع ہی غضب کا ترشی ہے
آنا جو نہین ہے دل سے منظور | صندل ہی گہسا صاف پسی ہے | ساقی ہی کے عاشق ہین کچھ خوب ہے | ہم لوٹتے پہرتے ہین سر حدت اب کے
جب دیکہا ہے وہ مصحف رخ چوم لیا ہے | پیاس سے ملت کا یہ معنی ہین اب کے | عالم ہی تمہارے رخ پر نور سے روشن | تم روز کی خورشید ہو ہم ماہ شب کے

لغزش نگہہ کو ہی پیمائی بدمستی ہے | جا سخن مین نہین ہے تنگی دہن کی ہے

فہیم تخلص پنڈت سندر لال ولد پنڈت بدری ناتھ ساکنہ لکھنو مقیم کانپور شاگرد اسمعیل حسین منیر۔

عارض پہ اوسکی گیسوئے ہلپا بر بار ہے | ہی یا مع حسن کے لئے ایر بہار ہے | خوشبو زلف عنبر کی رچ نسیم مین | صحن چمن مین بوئی شکر بار ہے
بیچ تو ڑی پیچ شمل نے تعصب کیا | شانہ سو دیکہی ہی تمنا تار زلف | سنبل کا پودا ہے نہ ہین سکتے ہے ہوئے | رخسار پہ ہو فرط نزاکت سے بار زلف
نرگس کہو لبا مین کہی گو گل | شبنم کو ہو دل کہا لگی کہو لی تمنی زلف | ڈوبی ہوئی ہی عطر لطافت مین بیقدر | ایگل نہی ہی موج نسیم بہار زلف
صحن چمن مین ہو گئی شام بہار زلف | شانہ سے بال یک سیدہو سے فہیم | قسمت دیکہیے کیا ہو ستعار زلف

بالو نہین خط جو گود دہن لگیا نظر | دیکہا لہکی سواد عدم بار بار زلف

فیض تخلص پنڈت کرپا کشن کشمیری سوزونان لکھنو سے ہین۔

لوٹتی خونین تہ خاک سے لیکر | دیکہنا تیر ترے بسمل کو جو قاتل تاکر

قدیر منشی براتی لال باشندہ لکھنؤ اور حال معلوم نہین مگر شعر خوب مزیدار کہتے ہین۔

جلدی لحد مین چہوڑ کے عزیز آپ جا چکے | اچہا کیا ہمین بہی ذرا لگیا کا دان ہمچے | آیا نظر نہین کہیں تلے آسمان مجھے
اسکی دوا دیمین ہین جاوید نگاہان | دو ذرا کہا ما لگی عمر دان مجھے | ایذا عذاب کی ہے ہی سر زبان مجھے
سوغات پہیجا مین کبک کوہی بلبل کو | ملتے اگر رہا کی کہین استخوان مجھے

یہ مصرع ان اشعار کے ساتھ ہی ہے جو صفحہ گذشتہ کے حاشیہ پر لکھے گئے ہیں

سرکش ہے تہک کیسو پیٹھا اُسکے گہر — جگر کی کوٹھی ہو گیا پر رکان سمجھے — بوسے لے جو یا غین وہ ہو گئی حنا — چھولو نکا توڑ نا نہ ہلا یا غبان سمجھے
غفلت سے جاگی مجھی اے ذوق حشر سے — اد ٹھی نہ لگا گوسنے خوابگران سمجھے — دیکھی سہاگ شکل عجب یک وہ آہ — اور جا یگا فلک یہ لیکر دہوں سمجھے
شلیدہ تران جس سے گئی آگئی بہار — آتا ہی یا غ ہا غ نظر باغبان سمجھے — کیف شراب تری ابر دکا جل گھٹا — کمزور اگ پہ نظر آتی کمان سمجھے
دیدار دخت زر کو کوی حیلہ چاہیے — کرنی پڑی سکیت پیر غان سمجھے — کب بوسہ دن سے لب شکر ہوئے — پیاسا وہ ہون ملا بی اندھا کنوان سمجھے
قطرہ پسینے کا تری چین جبین پر — تارے کہکشاں سمجھے — سمجھا فلک کو جو قاتلی پر سمجھے — دریا خون ہو ئی شفق آسمان سمجھے
کب ہو ن جریدۂ زال خال جنب — چلکی مین تا ہے عبث آسمان سمجھے — نا گو نکا بوسہ لا کہہ سنا مین وہ گالیا — اوکہ دہ جی ائی دیا سے زبان سمجھے
لون مول لیجے اوبک کے اوی مفت ہی ملا — یوسف گران تھے بازار مین تو اگران سمجھے — یا نہ جہا غین ہر اُنگشتہ جو دل — کنج قفس سے تنگ ملا آشیان سمجھے

کیا شعر کہہ ہو تو ن جگر کہا ہے تی قدر — ملتا نہین جہا غین کوئی قدر ان سمجھے

قدم تخلص لالہ جواہر لال شاگرد نسیم دہلوی ساکن لکھنو صحرا ول سرشتہ تعلیم ضلع کہیڑی۔

چہو تو سکے ہی نہین ہی سمگر گیسو — دیکھی دیکھی مرجا ئے ہی از دگیسو — چوٹ جس لپٹ پڑی تو دیا لر سکا — نام کو بال مین پیچ ہین پہ گیسو
موتی موتی کی سر جا غین گر جا غین — کالا الماس کرین صورت نشتر گیسو — بال موتیمین جو پڑ جا ئی تمہا ہو جا — یان بڑ ہا دیتا ہے ہر تبہ گو ہر گیسو

باز یگر سب لگا لی تو تما شا کیا ہے — کھیلے ہین سینہ پہ جگر گیسو

قیصر تخلص گوری شنکر ابن من ہرا ہون لال کایتہ دہلوی شاگرد منشی کنور سین عزیز ہیو نی بہائی تہا ریلوے مشتاق کے ہین۔

ایک دو نکی زندگی کے لئے — کیون کسینی بہلا برائی کی

قیصر تخلص رائے سری کرشن چند مالک مطبع قیصر المطابع لکھنو۔

یا دنی معجزۂ صحف خاتمانکا — ثنا خوانکی فصاحت اور بلاغت ہی جاتی ہے — خدا کا شکر تو وہ شہادت پڑہی جاتی ہے
یکون مشکل ہو ٹہنا بیٹہنا باہر نکا — کہ قلم گہستی جاتی ہے تو قلم بہی جاتی ہے — یہ قیصر کیون طبیعت مین نفاست بڑہتی جاتی ہے
نہا کر ذرہ مہر جو ید لکہاتے جا تے ہو — وہ بیتا ہا ہوا کنرہم شہید کا مزا دیگا

کامل تخلص پنڈت ٹہاکر داس کشمیری وکیل عدالت۔

پلٹ کر جو دیکہا سراہ اوسنے — لگا تیر ایک باز گشتی جگر پر

کامل تخلص لالہ منولال خلف سادہو رام وکیل شاگرد دیوان بالکرشن صاحب یحان قدیم باشندہ لکھنو۔

آ تی ہی کوئی بلا عالم بیدردی مین — آتی ہین پیش نظر خوبین کر گیسو — گہنٹ گل سے پریشان دماغ اپنا ہے — کہولدے یا غمین لعل معجر گیسو
بہکی خود سر ہے پر تو عارض گلنا — خشک کر تی ہی عبث دہو پہ مین لہر گیسو — کوئی بگڑے تہمین کیا واسطہ مطلب سے — بیٹہو تم شوق سے ایجان نا کر گیسو
کسنی لپٹا کر کیا پیار تا دہو ہم — بال بکہر ہین پریشان ہر کمو گیسو — یون بنا تی تو نا مین تجہ کسیکا کہنا — تیری ہی کیسو سے دکہا دو کوئی ہر گیسو

کاسنی تخلص لالہ کاشی پرشاد اہلمد کلیات کلکٹری انکی ایک غزل لالہ دیوکی نندن صاحب ہتر نے بہیجی تہی اسمین سے یہ اشعار

یہی مین جا کر ہے سب بہانے ا — نہین ممکن کہ اوس جا رہنما کا — خبر جانا ہی شکل جا ہی گا قیامت کا — الہی طرح وقت مین وقت اپنا بسر ہوگا

کشتہ تخلص جگت نرائن کشمیری دہلوی مقیم لاہور کچھ عرصہ اونکے انتقال کو ہوا۔

ہمارے قتل پہ قاتل کرے کسی کیونکر — وہ ڈھونڈتا ہی خود اپنی کمر کو پھرتا ہے — ہمارا نعش جس دن پر ہیں گو بسمل — وہ قتل گلوں کی زرگل سے زرنگار کریں
حضور یار نہ ہو عشق غمزہ و عشوہ — ہمارے واسطے گر عجز و انکسار کریں — یقیں ہے کہ ہائی غم ذرا سے ہو — مقتول غنچے کہ جو چاہیں ہلکا کریں

کشن تخلص بابو کشن چند رگھوبنسی اجہ تیکشن بہادر باشندہ کلکتہ۔

صفت اپنے گوہر کو بے آب سمجھے — فیضان ہنرہا ہی دہن ہیچ دیکھے

کنور تخلص راجہ روپ کشن بہادر ولد راجہ راج کشن بہادر رئیس کلکتہ صاحب دیوان ہیں۔

شنیدہ ہے عشق میں تیرے دل شیخ و شاب کا — قالب تہی ہی یاد میں تیری حباب کا — نہ پوچھو گذرتی ہے جو مجھ پہ قرار جی — سنا ہے شمع کٹتی ہے تو ہی ساری رات

کنور تخلص کنور جیلدر فی سنگھ باشندہ اکبر آباد ولد راجہ بھلوان سنگھ راجہ تخلص۔

دنیا دیہی کرتی نہیں ہم جو بتاتے — خاموشی ان کہنہ نہیں سکتی ہے جن باتے — بر لب نہ مدعا ہے نہ حرفے زبان سے — شیدائی ہیں لیوا نہ ہیں افگار دل ہمارے

کوکب تخلص اے مکند رائے سکنہ حیدر آباد ناگر دفیض۔

رشک ہیں داغ دل امیر سینہ پہ میرے — کوکب چرخ کب ہی خترے ہے مرصع

گرداب تخلص رام چرن اور حال معلوم نہیں۔

بہا گیا بلبل گلشن کو وہ پیارا عارض — گل سے بہتر ہی کہیں یار تمہارا عارض — گل سفا کیطرح ہوتے ہیں وہ بہر دو سفید — اب ہی ہو کے جو تتہا ہوں تو پیارا عارض — اب ہی ہوتی ہیں جو اوس گلکا تقاضا عارض
ہنسکے وہ شوخ یہ کہتا ہے کہ منہ نہ لو — دستر خوان تہ جا نہ ہم کھیل گئے — چھلیا ہے تصور سے تمہارا عارض

یوسف تیا ہیں راہ میں اپنے صلیں وہ — گہاٹ پر نکلی کرتا ہے کنارا عارض

گلزار تخلص لالہ جگناتھ۔

گلچین تخلص منشی لعل چند قوم کایتہ ماتھر آل نیبالیہ سکنہ جودھپور جو سررشتہ دار محکمہ سررشتہ اضلاع غیر ریاست جودھپور ہوتے اور ابھی دو سال قبل اونہون نے انتقال کیا ہے بہت لایق اور با علم آدمی اپنے خاندان مین تھے اونکا خاندان اس ریاست مین نشیون کا خاندان مشہور ہے کیونکہ منشی گری کا عہدہ قریب ڈیڑھ سو سال سے اون کے خاندان مین چلا آتا ہے اور چالیس پچاس برس سے صرف ایک یہی خاندان مقام ریاست مارواڑ مین فارسی خوان مشہور تھا اس خاندان مین بڑے بڑے لایق آدمی ہوئے ہین چنانچہ منشی جیتی لال اور ہیرا لال کو تو مین نے بھی دیکھا ہے افسوس جیتی لال کا تو سال گذشتہ مین انتقال ہو گیا وہ بڑے پاپند اپنے دھرم کرم کے تھے اور دن رات مین دو تین پہر سے زیادہ عرصہ تک پوجا کیا کرتے تھے اونکا ادب اس راجکے تمام بڑے بڑے آدمی کرتے تھے اور اونکے صلاح کو مانتے تھے اور منشی ہیرا لال بہت دنون تک محکمہ رزیڈنسی راجپوتانہ مین ریاست کیطرف سے وکیل رہے ہین اور اب محکمہ دیوانی سرداران کے حاکم ہین بہت با اخلاق اور ملنسار آدمی ہین منشی لالچند انکے چچازاد بھائیون مین تھے اکثر میری تصنیفات کو پسند کیا کرتے تھے گذرگئے

مین اہ انہون نے کبھی اپنے شاعر ہونیکا اظہار نکیا بعد مرنیکے معلوم ہوا کہ وہ شعر بھی کہتے تھے مگر اسوقت کوئی کلام اونکا نہین ملا تب ناچار جو تاریخ اونہون نے واسوخت ستیم کی لکھی ہے اوسکی یہان نقل کرنے پر ہی کفایت کی گئی اور وہ یہہ ہے اور اوس سے اونکی خوش فکری اور نازک خیالی ظاہر ہے۔

واسوخت ستیم نے جو لکھا	بے ریب یہہ قابل ستاہے	کیونکر نہ کہاب مزع دل ہو	پر سوز و گداز ماجرا ہے
صنعت سی نہین ہے حرف خالی	افنون سے کلام سب بھرا ہے	ہو کیون نہ مجھے ہوائے تاریخ	کیا پھول بہار مین کہلاہے
	تصنیف کا حال جی لگا کر	کہدو کہ یہہ باغ پر فضا ہے	

گلزار تخلص لالہ جگن ناتھہ شاگرد خیراتی لال شگفتہ مولد و مسکن لکھنو۔

اُنکو گر یہی انکار رہا تو یہ خوف	بوسے لیلو گے مین خفا کیونکر گیو	وہ قناعت اسکی ہی ہین خوبی ملکوں	اپنی دامن سے اُٹھا ئی گوہر گیسو
	کاہین حال دل زار سنا دیتی مین	ہو گئی شان خجلت سے مین ہیچ گیسو	

گلشن تخلص باسم خود سپرنٹنڈنٹ آف ویجس تحصیل حصار خاص ضلع پنجاب کی ایک چھوٹی سی کتاب موسوم بہ گل باغ مطبوعہ ۱۸۶۱ء رائی ایچند صاحب سابق اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر ضلع حصار جے اسمال کا زکوٹ ضلع اجمیر کی تعریف مین دستیاب ہوئی ہی اوسمین سے یہہ ایک بند پسند ہوکر قلمبند ہوا۔

گر گل طالب ہونیکا اونکی دیر نکر	اوسکی دامن کو نہ گوہر سے بھر	پھر تو ہو حاجت و سوہ دیو نرگی کی پھر	اونکی بخشائش سے ایک عالم ہالا ل
	بخشش و جود و کرم کا اونکا یہ چلن ہے	فہم و فطن مین سبھی سے اونکی عزو شان	

گلشن تخلص اسے بہیرا جی نبیرہ راجہ بعلجی بخشی فوج سلطانی لکھنو۔

نیچو دیمن یہہ عجب لطف ملا ہے اونکو	جو تری مست پر دہ ہے ہمہ تن پر

گنیشی لال قوم ڈہونسر ولد رام کشن سکنہ ریواڑی مہتمم مطبع آفتاب عالمتاب۔ انہون نے ایک کتاب جیون کال پدک نام ۱۸۶۱ء مین بنائی ہے جسمین ہندو اور مسلمان بادشاہون کی تاریخ لکھکر قوم ڈہونسر کو برہمن ثابت کیا ہے یہہ شعر اونکا اوسمین سے بروے یادگار لکھا گیا۔

ہی مگہیہ سر کے خواب و خیال	پھول سیہ رای گنیشی لال

گنیشی لال قوم ڈہونسر مہتمم اخبار جلوہ طور میرٹھہ پہلے بلند شہر مین اکثا طبع ہتا۔

بیکہ مین جنگ سے کسی کی لگا یا چپ	می بہی چپنا بہی جب ساغر ہی سے خوار	بزم مین بط چکا بندہ ہی سا کر	چنگ چپ نگ چپ تا نو بکر تا چپ
استرا حجامت مین لیا یہ فاقہ کا مزاج	جسلیے ہے حلق جب پھاڑ چپا ڑ چپ	چپ نہین سا گنیشی لال کی وہ چپ نہین	گو جہان ہے چپ چپ ہر ہم خیال چپ

گنگا تخلص گنگا پرشاد دین گنیشی لال کی تہری مقیم لاہور سرکار دلپذیر۔

ملی بوسہ جبی و زندہ جاوید ہو جاوے	لب جانانکر آگی ہم تہکیں بلبل		

گوہر تخلص پنڈت پرتھی ناتھ ایک غزل انکی گلدستہ شعرائے میرٹھ میں جو بھی ہے اوسمیں سے یہہ شعر منتخب ہوا

محراب بیت ابروسی کہنا ہوا بجا	کعبہ کہے ہے قبلۂ عالم تمام شب

گوہر تخلص منشی گیندن لال بدایونی یہ تاریخ تصنیف مثنوی قیافہ دیبی پرشاد بحر کی اونکی تصنیف سے ہے

تالف نے معاً کہا یہہ گوہر	مرغوب دل ہے سال ہجری

گوہر تخلص منشی موتی لعل قوم کہتری شاگرد جواہر سنگھ جو ہر محفل لایق خوش خلق و فصیح البیان ہے اونہون نے ایک مسدس کیسکے فارسی شعر پر اولٹ کر اوسی کی ردمین کہا ہے اوسمین سے ایک بیت بضرورت تذکرہ لکھا جاتا ہے

محض بے تہذیب ہے وہ اہل کین	دشمن و اہل دنیا خصم دین	سب پہ لعنت جو کہی خود ہے لعین	شعر کسکا ہے سناتا ہی کہین
	اہل دنیا چہ کہین و چہ مہین	لعنت اللہ علیہم اجمعین	

گہربار تخلص منشی رام سیوک میر منشی العلم کشنری ملک مالی حیدر آباد دکن شعرار دو فارسی کہتے ہین۔

بہت سے دیکھنی والو نکانون کرتی	تہارے گشتہ بیدد کی گفتگی یہاں

لالہ تخلص لالہ بہوانی پرشاد باشندہ دہلی داد سخن کی مذمت مین کہتے ہین۔

شعر مینی کا سلیقہ نہین مجھ مین ذرا بھی	طرز یہہ سطرہی بس کہ کو ہو گیا	اوپر سر نہ چڑہتی ہین شاعر کو دیکھ کر	ہو گیا ثابت کہ خطا و نکو تصور گیا
جگکو یہن شہر سکا دہو ہی فہر خدا	دشت و طرح ہی تہی ہو وا ہی گیا	ہوئے دو سو دا ہو تو قصد ہے اسکا علاج	مصرعہ مصرعہ لالا اپنا نکل نشتر گیا
وصل اوس گل بدن کا جب میسر ہو گیا	جن نے شی سی ہو ل کر چھاتی پہ گر ہو	آجکل اچھی ہی کسکو دستیاب شیر	جسنے وہ تب ہی مٹا ڈالا وہ ہی شاعر ہو
	جب سے دہلی لکھنؤ اجڑ خلد کو فوج	تب ہی ہر عون یہاں باقی نخور ہو گیا	

لالہ تخلص منشی نندی پرشاد حیدر آبادی شاگرد فیض یہہ شعر اونکا تذکرہ ناور لالہ ذکا منشی مرگا پرشاد صاحب سے لیا گیا

جان ہر تیر شکی کو وہ ہم کو کہہ	مانی تقصیر ہی فرہاد کی

لایق تخلص لالہ رام پرشاد ساکن متہرا

بیچی جن بیچ کر دیا دقاتل ایسے	معاذ اللہ پہر ین شاکی چوڑ جفا ہوتا

لطیف تخلص لالہ شیو سہاے خلف دیوی پرشاد باشندہ فرخ آباد۔

دیوانہ عشق کا ہین سنتا کیسکی بات	ناصح کی بات جب ادہی سنو ہو

لطیف تخلص دولت سنگہہ قوم کہتری شاگرد شاہ نصیر شعر گوئی سن ندیم مشاق تہے عرصہ قریب پچاس برس کے ہوا کہ دار فانی سے رحلت کر گئے یہہ شعر اونکا ہے۔

کوئی کہتا تہا قصہ مجنوں کا	مین اوسی اپنا ماجرا سمجھا

لونڈی تخلص منشی بھگوان داس عرف کاک صبہنڈ قوم کایتہ سہری باسپت فارسی اور اردو مین ایک شیوا زبان

شاعر ہین اور مثنوی ہر دو دل نامہ انکی لطیف سی دیکھنے مین آئی بہت پاکیزہ کلام ہے ۔

فراقِ جانانہ مین ہی فسانہ حجابِ یکسو کرے کیا کرینگی | خود اپنا از پردہ ہے دفترِ غم کتابِ یکسو کرے کیا کرینگی
نثارِ فرقت سے مست ہے دل شرابِ یکسو کرے کیا کرینگی | گدای کوئی تو امگا لا مدارم نگاہِ لطفت سوالِ وصل اور بوسگاہی جوابِ یکسو کرے کیا کرینگی

لیقؔ تخلص منشی لالتا پرشاد سرشتہ دار محکمہ کمسریٹ آگرہ صاحبِ دیوان مثنوی جواب کا ہنود مین رہتے ہین

نہین ڈرنا کسی سے ہین گر سو سو کی ہو ملزم | عدو گر سیکڑون ہون ہین دعا گو کیا کرینگے | لوث عصیان ہمارا ہے وامن ہین گیا
ہوئے ہو کہ قدم رنجہ کسی کو یاد کرینگے | سیکڑون اقتدا دہ ہیچ و غافل ریا | آنکو دنیا مین یاد ہو حاصل سو | لیگئے بارگہ شاہ گدا لا سر
پہلے پانو نہ دھرینگے زمین پر جا حریف | اوٹھا ہاتھ ہی تنہا کبھی یار گل | یہ سر سبد و جیقہ قند خود ہو جائیگا | خشتِ سر ہا و سگھڑی پہ سر سو جائیگا
یہ چاک سینے کی سا غر او توبہ | ہر شب کو جاتے غافل یکدم ہی | فائدہ انکا جو کچھ چاہو خسوار نہین

لیقؔ منشی رام سروپ شاگرد فائز بنارسی ۔

رات ہم صبح تک وصلت کی ہی سیج | رخ چمکتا تھا تمہارا ماہ تابانکیطرح | ہنسے باندھے ہوئے مضمون جسم نگین | ہنی مین پنی سخن کی ہی صفا ہانکیطرح

مایلؔ تخلص لالہ لالتا پرشاد ولد الہیری پرشاد دوم کایتہ باشندہ لکھنو شاگرد مولد خان مہر انکی بول چال بہت اچھی ہے

سحری باز ہر قاتل یاد آنکھہ | زلیست کیونکر ہو کہ خونخوار آنکھہ | سوچے سے تسکین تو ہی ذرا | جسم بھر مین ہی فقط غم خوار آنکھہ
بعد مرنیکے جو آئے قبر پر | کھولدین ہم سنکی نام یار آنکھہ | کرونین کیا کیا بدلتی ہین چہ | رات بھر لگتی نہین پی یار آنکھہ
شبِ ہجر ایسی گئی ہی یا نہین | دیکھتی ہین کھول کر ہر بار آنکھہ | وہ تو مایل غیر پر مایل ہوے | اب چرا جاتی ہین ہم لاچار آنکھہ

مبتلاؔ تخلص لالہ چنڈی سہاے باشندہ پرتاب گڈہ ضلع امروہہ سررشتہ دار آگہ آباد ۔

عاشق ہون سبز زلف کے لیکن | آبا و سخت کو سیہ حاجت بخیر نہین | اور گیا ہے اثر جذبِ محبت یار | یا سیہ کار جانکاہ مین تاثیر نہین

مبہمؔ تخلص لالہ ملوک چند اور حال معلوم نہین ۔

سفر کی جلدی کا جب اسنے اضطرار کیا | نکلکے انکھون نے آنسو نی پار آپ کیا

متہرؔ انا ہتہ تخلص لالہ متہرا ناتھ سکنہ متہرا ۔

بظاہر گرچہ رغبت ہے مگر باطن سے وحشت ہے | بدل ہم چاہے دنیا کو گوارا سین یقا ہوتا | صحیم کی محبت مین متہرا ناتھ آجا | نہ سد راہ گر بنتن یہ چرخ بیجا ہوتا

مٹھوؔ تخلص لالہ مٹھو لال سکنہ متہرا ۔

ہوس گر ہم کرین اب بقا کی تو کیا ہوتا | سکندر ہم نہین جو خضر اپنا ہمراہ ہوتا | نہ کوئی پوچھتا ہی تا بگر مین سیاہی تو | نبی کا اسمہا مین دیکھا سیکو شفا ہوتا

مجذوبؔ تخلص لالہ گوری شنکر فرخ آبادی پنشکار تحصیل سرائر خلف خیراتی لعل ۔

رشک ہو لو یا بوسہ ذقن کا | ہوتی دانت اج کٹھی اس مرے سے

مجروحؔ تخلص منشی کشن چند کشمیری مقیم لکھنو شاگرد مرزا جان جانان مظہر ۔

معشوق ہین یا نیلی ساری جفا کرت	ای وائے عاشقو نکو ہین نت نیا رنگ

مجروح تخلص لالہ دوارکا پرشاد وکیل خلف چودہری بجھاوںلعل متوطن فرخ آباد۔

ملک الموت بھی کیا سمجھا تھا مجروح	جو ہمین بھیجا ہمارا تک کرنے کی جا بھیجے

مجنون تخلص لالہ شنکر لعل ولد دوندی لال باشندہ فرخ آباد۔

اپنی مجنونی تو ای غیر سے کیا بجا	تیری فرقت مین کہان تک نہ پریشاد ہو

محبوب تخلص منشی محبوب سنگھہ خلف گلاب سنگھہ کہتری دہلوی علم مجلسی کے واسطے ہین اور باوجود سن سال ۹۵ برس کے ہنوز جوان معلوم ہوتے ہین اور مختار کاری کرتے ہین اور شعر بھی کبھی کبھی کہتے ہین چنانچہ شعر اونکا ہے

آپ وہ جا بیکو دلسی اوٹھاوا	محبوب بے ہین ہم تجھی لیلی بناوا

محروم تخلص لالہ انگد رائے فرخ آبادی۔

سمجھہ محروم کچھہ دلمین اپنے عہد شباب آخر	کبھی یاد آیگا پرمین عالم جوانی کا

مخلص تخلص انند رام دہلوی وکیل عماد الدولہ محمد شاہ بادشاہ کے عہد مین تھی پختہ فارسی کہتی تھی اور کبھی کبھی اردو بھی چنانچہ یہہ شعر اونکا ہے۔

آ ماہی سیجھہ اوٹھہ تیری بار بیکو	کیا دن لگے ہین بیکھہ خورشید خاور بیکو

مخلص تخلص بابو منشی دہرم داس ولد منشی رام نرائن تشفیق۔

مداری لال مصنف اندر سبھا عرف بزم سلیمان سکنہ لکھنو یہ اشعار اونکی کتاب کورسی منتخب کئی گئے

جب سے وہ لیگیا مید لکو نکالکر	چھاتی پکڑکی ہتھی مین کہی ہائے لال	کیا کیا دکھاویگی دیکھیو اگی مداری لال	قابو مین جو گیا ہے یہہ نیو رے آدل
	اوسکو بھی اپنی ہاتھہ سے کھو دیا ہے	بنکر فقیر جسکے لئے چھوڑ گھر چلے	

مدہوش تخلص منشی کنوجیصاحب لکھنوی خلف منشی برج لال قوم کایتہ سکنہ علم فارسی مین خوش عبارت کہتے ہین اور شعر اردو بھی کہتے ہین چنانچہ اونکا دیوان موسومہ بہارستان فصاحت تیار ہے اور کلام پاکیزہ اور پر مضمون فن شاعری مین منشی میر و لال کے شاگرد ہین۔

ہمنے عدہ کرکے پھر فرقت کی دم لیا	الیصنم فرق اتنا ہی قسم مین کیا	دیکھین کہین ستم تیرا دل سا نہ شاد کرے	رشک سے خط نے جام لعل عنبر فام کیا
غیر حیدم گہر گیا پہونچا امید کو	وہ ہوا فی النار مین یا نوار مین گیا	مرگیا عشق و ہا تن تنکا مین دل ادا کے	شوق تین عقبا کی مین ملک عدم کیا

مدہوش تخلص پنڈت راجمیدس خلف پنڈت گلاب سنگھہ دوم گوڑ برہمن بیتھی رہتے ہین اور شعر کی اصلاح منشی درگا پرشاد صاحب نادر سے لی ہے یہہ چند شعر اونکے منشی صاحب ممدوح کے مرسل ہین۔

گو یوسف کنعانی بھی کہلائی حسینا	پر دیکھو کہ ایک بار کو لیا وہ کہین تہا	تمکو تو فقط عشق زلیخا کا یقین تہا	کیون ہاجی کہو کیسا مسلمان ہوا صحیح

مدہوش تخلص لالہ اپنے پرشاد مترجم بوٹنی گوپی چند۔

پیالہ پیکے وحدت کا تانا دیکھو ۔۔۔ چلی مدہوش صہبائے گلگوں کہ جاری ہے

مروت تخلص پنڈت کشمیری باس کرن عرف ناتھو جی ولد پنڈت بستی رام دکھنی باشندہ لکھنؤ شاگرد امانت

جیجے یہ چھوڑ لیتی ہیں تیغ حیا کی ۔۔۔ دیتی ہیں جان بہادر شہید کہا ہے ۔۔۔ اویسنی کا ہوئیں زیادہ مقید ۔۔۔ توڑی ہیں سے لانگی گہر ہیں حیا کی ہاتھ

تڑپی شتاب ہی آب نہ حشر ۔۔۔ دریا جو دیکھ پاسے اشنا کی ہاتھ ۔۔۔ دانہ تھوں تہہ یوسفانی دلیلیا ۔۔۔ آیا نہ خاک بھی ابھی بادھا کی ہاتھ

دل پیتی خلیفہ کا ہو کر لگا کی پالو ۔۔۔ کرتی ہیں جن کا دکھا کا ہاتھ ۔۔۔ تو اچوگل جن میں کالی لچک گئے ۔۔۔ نازک ہیں ایسے تیر نگیں ادا کی ہاتھ

خود حامی ہو منہ سے لگا بیٹھے دام ۔۔۔ ہکلوہ ہے ہلال جو دیکھی لگا کی ہاتھ ۔۔۔ مدت سے دانت تھا جو سگ گوش پا کا ۔۔۔ آئی نہ یک ہی سیر ہڈی ہما کی ہاتھ

پچھتا نہ ان جو سے مروت لگا کر دل ۔۔۔ غرت سے ہی حاتو ارض سما کی ہاتھ

مریخ تخلص جالکی پرشاد ابن بنگال کشور سکنہ فرخ آباد وارد لکھنؤ شاگرد نواب عاشور علی خان بہادر۔

نظر آئی نہیں اگر آپکی بیمار کی خبر ۔۔۔ کاہ دشت غم کی بیمار کی خبر ۔۔۔ نظر آئی جو مہین یار کی بیمار کی خبر ۔۔۔ ملک الموت نے کہیں کر دی جان بیمار کی خبر

چشم روزن ہے اتا ہو جو بہار کی خبر ۔۔۔ دیکھ لو خانہ نشین بگلہ دیوار کی خبر ۔۔۔ شعلہ عارض جاناں کا نظارا نہ ہوا ۔۔۔ سینک لیتے جو کبھی طالب دیدار کی خبر

جبکو دیکھا اوسی دیوانہ بنایا تو نے ۔۔۔ اوپر زلف دراز اس میں نہ لگا رکی خبر ۔۔۔ شوق دیدار سے لوگ آنکھ کی مہ کر بیٹھے ۔۔۔ کوئی روزن نکلی نہیں دیوار کی خبر

عشق صاد و کہا رنگ لیجائیگا ۔۔۔ نیلی سمان نہ کہا کا رسہ مار کی خبر ۔۔۔ کر اوس کے یاد ہی جو صفا لیجائیگا ۔۔۔ ڈر ہی ہیں کئی دنیا سر بازار کی خبر

ٹکٹکی لگ گئی ریختہ دیکھو تو ۔۔۔ کسکی فرقت میں لیتی ہے یہ یار کی خبر

مست تخلص قوم کتھری ساکن گوجرانوالہ ضلع سیالکوٹ

گرہ کاکل کی ہیں نفی خم کر دیجے ۔۔۔ بیٹھنا ہے کیا ہے بیٹھے خم کر دیجے ۔۔۔ دخل کیا ہم کی بوقلمونی خو ہیں ۔۔۔ لاکھوں مردہ ہوئیں جسکی قدم کر دیجے

مسرت تخلص عرض راے اور حال معلوم نہیں۔

مسرت تخلص شنکر ناتھ کایتھ شاگرد نصیر دہلوی۔

قرار و صبر ہے دل سی رواں رہا ہے سینہ سے ۔۔۔ کدھر یہ قافلہ جاتا ہے یار و لو خبر دیکھو

مسرور تخلص گردھاری لال حیدر آبادی شاگرد فیض۔

شاگرد ہوں اپنی حصہ یہ سرور و زیب ۔۔۔ جنتر سے مجکو کام نہ منتر سے ہے غرض

مشتاق تخلص ٹھاکر اودھا کشن ساکن سرجن نگر ضلع مراد آباد ٹھاکر گلاب سنگھ متخلص بہ مشتاق کے استاد ہیں

ہم ہیں عاشق اوس بت کے جسپہ پڑی ہے نظر آفاق کی

مشتاق تخلص منشی رام غلام ساکن شاگرد خادم

چاک دامان ہیں ہوں سینہ کا گلدستہ ماہ ۔۔۔ ہو گلیکا ہار جیتے جی گریبا کی طرح ۔۔۔ زاہد ہیں تو کہاں ہے زندانی ذکر میں ۔۔۔ میں تو ہوں مشتاق حسنا کیکے

مشتاق تخلص لالہ بہاری لال بن دل سکھ داس شاگرد مخمور۔ پ۔ تقسیم فتحگڈھ

منہ تحیر سے اپنا نکتا ہے | آئینہ کو بھی ایک سکتا ہے | چشمکے دیکر نہ یار سمجھا ہو | زلف پیچان میں دل الجھتا ہے
جلد آؤ کہ گلبۂ مشتاق | چشم روزن سے راہ تکتا ہے

مشتاق تخلص لالہ بہاری لال راقم اکمل الاخبار دہلی ولد لالہ رمن بہاری لال باشندہ دہلی شاگرد مرزا غالب

یوں تیری سا ہر جنم میں گگن بہتیرا | وہ غراض ہے کہ اڑ اڑا یا نہ جائیگا | ہوگا اڑنے والوں تو خود جانا پڑیگا | مشتاق ہم سے عشق نبھایا نہ جائیگا
جہاں جاؤ گے وہاں انگڑائیاں لیں | یہاں یہ سیلانی ہے سستی کہانی

مشتاق تخلص ٹھاکر گلاب سنگھ متوطن بسواڑہ علاقہ اودے پور ڈگی کالج میں انجنیری کا علم تحصیل کرنیکے بعد عرصہ بتیس سال سے سررشتہ نہر جمن میں ملازم ہیں اور اجکل ڈھے سے دریا پور تک کے سب اوسیر ہیں شعر کا شغل حکیم غلام مولی خلق کی صحبت سے ہم پہونچایا اور بقول منشی درگا پرشاد صاحب نادر بدیہہ گوئی میں بھی قادر ہیں اور دس پانچ شاگرد بھی موجود۔

میرا جانا جو دانستہ سنگ ہے | تماشا دیکھنا آسانیاں سے ہے | دل نے کہا ہیں کسی گھر کا
یہ ترے در پہ جبہہ سائی کی | مٹ گیا سجدہ کا مقدر کا | ہوئے کے مشتاق اس سنگ کا
دلمیں لہو ہوتی ہوس تھی مژگو | ہی اب عشق سینہ میں ہے سر کرا | سبزہ آنے سے اوسکے حیران ہوں
کس کس سے یکسی لی کیا شرح حیف | رونیکو آیا ار مارے مزار پر | گر خزاں ہے بہار کی صورت

مشہور تخلص پنڈت رادھا کشن دہلوی شاگرد حافظ قطب الدین مشیر۔

افلاس میں بھی دل غنی ملکی تھا | واغونکی دم اور رنج نہ درد کے رہے | جو جانتا کہ ہو دشمن او سو کیا کا حرج
گدرا پنا ہو یا نہ جہاں میں گرچہ ہر شاعر | تبا یا تجھ کو گاہ و سر فرو نہیں ہوگا | نہیں بندہ ہیں کیا بکش خدا
گر آستیاں بنایا ہے خنجر کیلئے | نبری نظر میں گلچیں کا ہی کھانا ہوگا | اہ بجلی سیا بانیں گلچیں کا

مشہور تخلص بریلی کے کایتہ صاحبونسے ایک حضرت تھے باوجودیکہ تخلص مشہور ہیں مگر اوحال بلکہ نام تک مشہور نہیں

خوشی سے کون ہے اتنی ہنہ جلیں کا | لیکا یا ہے آج پہر ہار دہر کی ہیں

مشفق تخلص اجاد دکن بہادر رئیس کلکتہ شاگرد مولوی ظہور النبی محزون صاحب دیوان۔

خفتگان خاک ہیں قیامت کا گمان | ہی قیامت کا گمان سبکو فراموش | ہیند تو آتی نہیں خوابیں کھلی رہتی ہیں | حیف آتا ہی بھی اس پایہ بیدار پر

مصاحب تخلص پنڈت مصاحب رام ابن پنڈت روپ چند سکنہ دہلی۔

راز دل فاش ہو گیا طاقم | آہ سوزاں و چشم پر نم سے

مضطرب تخلص دوار کا پرشاد قوم کایتہ سکنہ لکھنؤ شاگرد محمد عیسی تنہا۔

ترقی عدو نہ پر اپنے ہے دم شماری | بہت اختر شماری کر چکے ہیں

مضطر تخلص لالہ لچھمی پرشاد ابن منسی لال فرخ آبادی شاگرد امداد حسین صغیر۔

ابھی آئی ہو ابھی کہتی ہو رخصت ہوں اور ابھی جانہاں بیٹھ لو دم بھر جانا

مضطر تخلص پنڈت رام نرائن ابن پنڈت شیو پرشاد تحصیلدار علیگڈھ سکنہ دہلی۔

پہلو میں بیٹھ جاؤ تو کچھ جانے بن بنے کیا فایدہ ہوتی ہے جو مضطر بیر اسے

مضطر تخلص پنڈت کنہیا لال پسر پنڈت بشن نرائن ساکن دہلی محلہ املی۔

خنجر ہی جلادے فولاد کا سخت جانی وقت ہے امداد کا

مضطر تخلص کنور سین لکھنوی تحصیلدار پرگنہ ڈبائی ضلع بلند شہر شاگرد مصحفی۔

خلل اندازِ ناکوسنا غماز ہوا کہ جواب خطِ مضطر خلل انداز ہوا سوزِ جگر کو دیدۂ پرنم کو دیکھی ان آفتوں کو دیکھی اور ہم کو دیکھی

ابھی سے بیقراری ہے تو ہمنے دلِ مضطر مقرر رات کاٹی

معموم تخلص لالہ رام حسین لکھنوی۔

کب ہمیں زندگی گوارا ہو جب ترا غیر سے اشارا ہو زیست ہو تب جیے سکایاں کو گلہ یاد ہاں پناہی گذارا ہو

جھوکپا دل ڑاتا ہی مجھی جون فیل دلکا بچانا قیا اتو قت تیری ہاتھ ہے

مقتول تخلص پنڈت لچھمی نرائن ابن پنڈت گوردھن داس متوطن فرخ آباد شاگرد غالب۔

سامری آخر اسیدام الفت ہو گیا چشم فتانین تری جادو کا سر چکا اچھا کی ناز خاک کے ڈھیر نہ کیجئے زندہ ہاتھ ہیں کوئی عاشق جیا کرے

ویکہ دہان یار کمر پر نظر کرد کیا جواب ہے دہن لاجواب کا مقتول تلاش می مبن ہرا پون وجود ہر آبلہ ہر یانو کا شیشہ شراب کا

مقتول تخلص لالہ گھوبر دیال ابن پرمودیال متوطن فرخ آباد۔

کر بعد مرگ کے نمازہ او ہمنے جب زندگی میں آہ نہ پوچھی خبر کبھی

مقبول تخلص جیکہ ہے فرمان نویس سلطانی خوش نویس لاثانی ولد چنی لال وطن بزرگون کا مراد آباد ہے مقیم لکھنو محلہ نویسندہ صاحب دیوان شاگرد منشی میڈ ہو لال زار۔

دیکھی باد ہوائی گرد وس گل نیچا کا رخ تا دم مرگ دیکھون کسی گلزار کا رخ کل قضا آئیو تو وہ عدہ وہ آج آرخ

اوگا روتی ہین قضا پہر کہتی ہی زعفرانی ہو جب ترے بیمار کا رخ بخت برگشتہ ہوں لیا جو لگا ہے پیچھے

رست کیونکر ہنتہ ہی مقبول سیلا دیکھتا ہے وہ مدام دوست نیچا کا رخ الٰہی کس سے ہو ہے وہ چاند ل پہرا

طپان ہے سینہ مین سیماب وار دل میرا بہت کہلا رہا گا کل گر خون سلامت ہے دکہا ہیگا ابھی کیا کیا ہمارا دل

مقبول تخلص جگمیشر پرشاد تحصیلدار مینوسیل رائچی۔

جیے بیتی ہین میری تا پہ کہتے ہیں جیے کیا تمسے کہا تمتو ہو کیا سمجھے

مقبول تخلص منشی جیہوٹے لال مالک و مہتمم مطبع بوستان العاشقین شہر لکھنو۔

ملک تخلص بابو جگناتھ پرشاد رئیس کلکتہ شاگرد میر باسط علی محوی ۔

دلپہ یک ساتھ سالہا رہا ہے ۔ زلف جاناں کی صبا لیکی جو بوئی تم نے

منظر تخلص پنڈت شیونا تھ خلف رشید دیوان شنکر ناتھ رئیس لاہور ۔

تری آئینہ کو کیونکر چور پتھر کر تو دے ۔ تان اگر لیجے تو دست سنگ تو ڑ کر تو دے ۔ خطِ رخصت فصاد اس کے بازو پر تو دے ۔ ولیں آتا ہے کہ تیرا کاسہ زانو پر تو دے

چشم گریاں کے بدلتخوں سے بھر میرے مکاں ۔ حضرتِ فصاد اس کے بازو پر تو دے ۔ ترمی دل تنکی کا ڈر باقی ہے اے نظارہ ۔ ورنہ گر تڑپن میں دل تو راہ خنجر تو دے

تو ڑ تا ہی ہے اگر میرا دل مضطر تو چیر ۔ عاشقِ گفتا ہوں کچھ بس سے کہا کر تو دے ۔ اپنی دل تنکی کی لذت منتظر یاد آگئی ۔ رو بروِ بسمل کے جب جلاد نکل تر کو دے

منشی تخلص نشی مہر چند ستو طن فرح آباد خوشحال آکرہ لکھنو مقامات متخلقین میں تحصیلدار رہے ہیں اور تذکرہ سخن میں انکا تخلص مہر لکھا ہے ۔

اسی کمان ابرو پہ جان جاتا ہوں ۔ پہنچتا ہی ایکدم میں پاس سے سر لگا ۔ نیند آگئی ارد کی تصور جو مجکو ۔ تنہا خوابیدہ کہیں ہوتے تو مالو کوئی خبر

یہ تو اپنی خواہیں ہی یہ آئی آرزو ۔ ہم خیالِ وصل جاناں میں شب باندھتے ۔ شرنگین چشم کی بیمار کی لی جلد خبر ۔ بولتا ہی نہیں کہتی ہیں بڑی دیر سے

منشی تخلص عجائب رام ایجمالی مقیم مرشد آباد شاگرد قدرت اللہ خان قدرت ۔

تیری دل سے گر کینہ کو جب کھولے ۔ غوطہ گر ہا رسکے آب گہر میں ناخن

منشی تخلص مولچند قوم کایتہ ماہر شاگرد شاہ نصیر ملازم قدیم شاہ ہا عالم بادشاہ دہلی صاحب دیوان گذرے ہیں اور انہوں نے شمشیر خانی اور رشتہ نامہ فردوسی کا ترجمہ اردو نظم میں کیا ہے از انجملہ شمشیر خانی کا ترجمہ بنام شاہنامہ اردو بہت مشہور ہے اور ایک کتاب سام نامہ بھی اونکی تصنیف سے ہے انکا انتقال ۱۲۳۲ھ میں ہوا ۔

چشم ہی قہر بلا ز لف قیامت فتنہ ۔ اسلئی لوگ تمہیں آفت جاں کہتے ہیں ۔ خواہش یہ ہیں کہ اہ تیر سیہ در رگ دل ۔ یہہ آرزو ہی سینہ سے دیکھ ہمدرگی

بابل اوس جگا کب ہے گل کے سایہ تلے ۔ محو کا کل جا کے کب سنبل کے سایہ تلے ۔ زیر فرگان جو مسافای شکستہ دل ۔ ایک دم کا تو دم بابل کے سایہ تلے

میں افتادہ یا رب سر خاک کہن ۔ ستدیدہ دور تلاک ہون ۔ خق کب کے دل پر رنج و محن چوٹی ہے ۔ پر یہہ سو جی سے کوئی دن میں چوٹی ہے

وہ چار آئینہ ہر دم وہ رشک ماہ ہو ۔ پر اک نگاہ سے تر سند مین گاہ ہو ۔ کہنی یاں سے ہون آزاد ایسے بین ہیں ۔ تمہارے پاس نہیں گرچہ تم قسمین ہیں

زخم تمہارا ہے تری بسمل کا ۔ کہ نری زخم کار گر ہوتی

غزل

اوتھا دیوار و تم اپنے دل سے خیال زلف رخ جانا نکا ۔ ہنو پریشان کہ اہ اونکا ہر ایک سہی وبال جانکا

غو صکہ ہو حیرہ مرجان سے ہے فیض چشم گہر فشانکا ۔ نہ کیونکر اشک آپنے کو پکڑی نکلکی اس کی سرسے

غم و خوشی کیون ہنو وہی یکسان لایحل راستہ بیخبان ہون ۔ کہ سر راستہ کچھ خوشی یان بہار کی ہے تو غم خزانکا

کہ ہون مین سرو یساں سایہ جنون سودے ہرد انکا ۔ پہون مین بجون صفت نکنو کر سوے بیابان نہ دے

در مذمت ذوالفقار خان

انی انصاف خان سے تہ بانے ۔ خوف خدا سے دور تم آسمان سے ڈر

از شاہنامہ

گیا گیو دریائے چین سے گذرا	نہ مقصد کا پر ہاتھ آیا گہر	ہوئی آتش جنگ افروختہ	ہوا خانہ آتشی سوختہ
جہاں گرد لشکر سے رخصت ہوکر	نہان ہوگیا مہر گیتی فروز		

منشی تخلص بنایک پرشاد سررشتہ دار محکمہ سول جج لکھنؤ باشندہ بنارس طبیعت رسا ذہن عالی خداداد رکھتے ہین چند سال ہوئے کہ آپ نے سند دکالت حاصل کی۔

اوس قمر نے جو پرانا سا کیا گیو	ہوگئی دہر مین ہم طالع اختر گیو	روز روشن کیلئے شب کا بھی نہ ہونا فرض	اسلئے خلق ہوئے خلق پر ارگیو
کان اوس شوخ کی ہیرو نے عجب کیا بالی	گوش جاناں کی زرنوش تو بے مثل گہر	سینکڑے ظلمات پہ یہ عارض جاناں بھاری	کہنی ہین بجٹ ساشل سکندر گیو

منشی تخلص منشی کندن لال قوم کایتہ سکسینہ سکنہ الہ آباد مؤلف کلکتی منشی دیوکی تمدن ہنر تخلص نے تذکرہ ہذا کیواسطے بھیجی تہین اوسمین سے یہہ شعر منتخب ہوئے۔

چلتے ہین راہ ٹھاؤ ہوئے داہن اور آئے	سایہ کی توقع نہ ہی بال ہما سے	ابرو تہ لوح جبین نیچی ہلال اور قمر	ہم جنس دو نوم نشین نیچی ہلال اور قمر
محراب کہوائی ہے تصور اپنی یار نے	اس عقل پر صد فرین نیچی ہلال اور قمر		

منعم تخلص موہن لال شاگرد شاہ نصیر مشیتہ فارسی کہتے ہے۔

کہین آپ یا ہے ولا آج قدیار نظر	کچھ قیامت کے سے آتی ہین جو آثار نظر	وان اشارہ ابرو مطلع ہلالی ہے	یہ یہ آہ کا مصرعہ مقطع غزالی ہے

منعم تخلص مکند لال قوم کایتہ شاگرد پنڈت زاین داس ضمیر تخلص پروانہ نویس محکمہ صدر صدوری دہلی۔

ہو جدہم خرامان وپری پیکر گلعذار	ہر ایک کہکہ نیچی کر ہاتھ چھپین تا		

موجد تخلص منشی کالکا پرشاد خلف منشی بہگوان دین باشندہ لکھنو علوم ضروریہ سے آگاہ ہے عربی اور فارسی زبانین خاصی دستگاہ رکھتی ہے ناظم ذاتر بھی اچھے ہے اردو اور فارسی شعر خوب کہتے ہے اونکی ولادت سنہ ۱۸۴۶ء مین ہوئی ہی اور انتقال ۱۴ جولائی سنہ ۱۸۹۹ء کو مرض خناق سے ہوا اوایل مین سلطنت اودہ کے ایک معزز اہلکار تھے اخیر مین مطبع اودہ اخبار کے چند سال نوشتویس رہے خوش نویسی مین یکتا تھے چنانچہ اونکے خط کی چھپی ہوئی کتابین بڑی قدر اور قیمت سے فروخت ہوتی ہین سنہ ۱۸۷۶ء مین مین نے اونسے ملاقات کی تھی جب کہ وہ لوٹنگ مین نواب محمد علیخان کے لئے مطبع نول کشور سے ایک کل چھاپہ کی لیکر آئے تھے اور وہان اونہین دنون مین صاحبزادہ احمد علیخان رونق تخلص کے مکان پر مشاعرہ ہوا تھا اوسمین اونہون نے اپنی غزل پڑہی تھی دہلی کے مشہور مشاعرہ تور بھی اوس مشاعرہ مین موجود تھے اونہون نے اونکی بول چال اور بندش مضمون کو بہت پسند کیا تھا اور پھر موجد نے ایک فارسی قصیدہ بھی پڑہا تھا جو نواب صاحب کے لئے عید کی مبارکباد مین لکھا تھا اوسکے اشعار بھی بہت پر مضمون اور بامزہ تھے اونکی غزل سے میکو دو شعر یاد رہے تھے سو یہان لکھتا ہون اور باقی تصنیفات اونکی معلوم نہین ہوئی گو کہ ایک دفعہ مین نے منشی نول کشور صاحب کو لکھکر دریافت حال کیا تھا اشعار موجد یہہ ہین۔

آپ پریزاد بتلا سکھیے	پر نہ کبھی ہم سے اوڑا کیجے	ایک یہی بیمار نہ اچھا ہوا	آپ مسیحا ہیں ہوا کیجے

موجی تخلص موجی رام خلف دیوان چہرمٹ ملازم نواب حسین علیخان بہادر پسر نواب سعادت علیخان بہادر نبیرہ لکھنو کا یہ سری یا سیت قانون گوئی قصبہ سانڈی شاگرد غلام ہمدانی مصحفی بڑے بزرگوار اور خوش فکر تھے سات دیوان اردو اور فارسی انکی تصنیف سے ہیں۔

ہتی گردسی بہر جو غریب لوٹنکی پاون	شنو د ہلا رہی ہے تیر جینکے پاون	چلون ہزار مزیہ شیرین ہنکی پاون	دو چار بوسہ گرانبار شکر شکن کے پاون
آیا نہ ٹہیک یہ سین سہا کوئی کہا	مرنیکو بعد بہی رہے پاہر کفنکی پاون	آئی چاد کی آئی سی گلشن فصل گل	بلبل نے چوم چوم لیے گلبدنکی پاون
دشت دو دکی تہے وہ پہتا ہی جوکرے	جاہیں اوکہر کہہن نہ نوال جنکی پاون	جاؤنگا تیشہ لیکی سو بیستون کر	ہٹہیر نکی سنے مری کرکو ہکن کے پاون
مانی نہ ایا یاں سے تحر تک خیال	برابر سر نیاز تہا اوسیتم کے پاون	کہولی جاو متنی رہا گوگیری دن	زاہد کہا تہا بندہ لتی ہنکی پاون
	مخمر کی دن سیلہ تفاعلکا ہوجنکی	موجی جو ہا تہہ آئین جیون کی پاون	

موزون تخلص مہاراجہ رام زین عظیم آبادی نائب صوبہ عظیم شاگرد شیخ علی حزین نواب قاسم خان ناظم بنگالہ کے عہد مین بڑے نامی گرامی امیر اور حاکم صوبہ پٹنہ کے تھے مثنیر فارسی کہتے تھے اور اردو کم انکا مفصل حال اول جلد مین حوالہ قلم ہو چکا ہے اخیر مین نواب قاسم خان نے ظلم سے اونکو دریاے گنگ مین ڈبو دیا تہا۔

ابر ہوگا تو خجالت سیتی پانی پانی	مت مقابل ہو سر دیدہ خونبار مرا		

موزون تخلص جہتر سنگہ کایتہ دہلوی نبیرۂ منشی مادہو رام صاحب انشار مشہور۔

بیتاب رہ کو تیرے دیکہہ اہی اہی من	جو تیرے کوچہ سے نکلا سو غرقخون نکلا		

موہن تخلص پنڈت موہن لال قوم برہمن سورج دہن سکنہ دہلی حال مقیم گوالیار اپنے کو ذوق کا شاگرد بتاتے ہین یہہ شہزادہ کامنشی درگا پرشاد صاحب نادر تخلص کے تذکرہ نادر الاذکار کی تقریظ سے لکہا گیا۔

دیکہہ موہن اسکو یا چشم بہار	غیرت گلزار ہے یہہ تذکرہ		

مہاراج تخلص راجہ ہلاس اے نواب رحمت خان کے دیوان تھے۔

مگہر کو جو دیکہا ہے کہی تو نکو ترے	ہتا ہی کہلا دیدہ و ہتا فیلک		

مہجور تخلص منشی شیو پرشاد متوفی پنڈت کشمیری باشندہ دہلی زمانہ غدر ۱۸۵۷ء مین ریزیڈنٹی راجپوتانہ کے میر منشی تہے اور آخر کار اودے پور کی عہدہ مین جان بحق ہوئے آدمی بہت قابل اور سنجیدہ تھے اونکے بھتیجے پنڈت شوزاین جی سروے جودہ پور مین مصاحب راج ہین اور اونکے بیٹے پنڈت برجناہہ ایڈیٹر سیارات راج میواڑ ہین اور لیاقت اونکی علم عربی و فارسی مین اول درجہ ہے۔

نظر آتا ہے بیچ و تاب مین سانپ	ہی وہ گیسو میری جان ہین سانپ	کسکی زلف سیاہ دیکہی ہے	رشک سے پیچ و تاب مین سانپ

مستی کا یہ رنگ ہے اس بن	موج ہے سانو شراب مین سانپ	اوسکی زلف سیہ کی حسرت مین	ہے گلہ دیدۂ پر آب مین سانپ
زلف پھرتی ہی چشم گریانمین	جیسے پھرتا ہی کہین آبمین سانپ	زلف شبرنگ کی تعلو مین	ہے نفس سینہ کباب مین سانپ
شرم سے دود آہ سوزان کے	کیچلی سے ہوا حجاب مین سانپ	کون ظالم ہے جو نہ جل مین	نظر آتا ہے ہر طناب مین سانپ
بزم مین آہ بے سر خ جانان	دل کو ہر تار ہے رباب مین سانپ	دل جگر دود آہ سے ہین پر	ہوتی ہین خانہ خراب مین سانپ
کسکے کاکل کا وصف ہے مہجوم	ہوئی ہر سطر ہے کتاب مین سانپ	مر گئے ہم شمیم گیسو سے	تہا نہان آفتاب مین سانپ
جان کو اپنی تیری چین جبین	ہو گئی حالت عتاب مین سانپ	بوسہ دل کا ہو گیا پر دود	ہے عجب جسم ہین جناب مین سانپ
حسرت زلف جو لکہی مہجور	خط کے آیا بری جو لب مین سانپ	ٹھوکر لگی جو پائی نگار مین مار کی	مثل عقیق ہو گئی لعل عذار کی
	کب جبین خا کمین سے دل بیقرار سے	ہی برق جلوہ گر میری تربت غریب	

مہجور تخلص رائے بلاقی چند متوطن میرٹھ انکا ایک فارسی قطعہ تاریخ ختم کتاب مثنوی مخزن العشق منشی تلسی رام عزیز سلطان پوری مین دیکہا گیا

مہجور تخلص منشی جہاولال شاگرد موجی رام بیرد و شعرائے گلدستہ شعرائے میرٹھ نمبر ۲۲ سے منتخب ہوئے۔

یقین ہی قتل عدو کا اوٹہا گے	ہوئے ہین کہا کے ہمارے گلی مین محفوظ	بند ہگیا ایسا دہن دلدار جانا نکا لا	بہنہ ہے ہے انکہہ سے تو یکا پانی قوت

مہر تخلص منشی مہر چند متوطن فرخ آباد - انکا تخلص منشی بہی تہا اس سبب سے کلام انکا دو تخلص منشی لکہا گیا

مینوش تخلص منشی شیو سہاے خلف منشی دیبی پرشاد عزیز شاگرد نثار اللہ خان مذاق -

جمالی کی انگیا زی دیکہکے رشک سے	ہاتھ ملے سطرح محرم اسرار نے	عرش سے یا لا تہا گہری کر گئی	سقف گردو کی تہا ہی ہوئے جو
ہین نگینو نور سن کے عزت الماس ماہ	برج ماہی کی بازو کی بجلی ہو گئی	گہر ہتی ہین آگہر سر نجان تک	اس چمن کے گرد نہی ہی ٹہنی ہوگئی

ناتوان تخلص منشی سنسارام ولد منشی لکہپت رائے خلف سے شری رام فوم کہتری سرہندی جہجری یا شندہ دہلی جو طفلی مین ہی یتیم ہو گئے تہے مگر اپنے دادا رائے ہردی رام کے ظل تربیت مین ایسی پرورش پائی کہ علم ہندی اور فارسی مین بخوبی روشن سواد ہو گئے اونکے دادا بڑے عالی ہمت اور فہمیدہ زیرگوار تہے اونہون نے اپنے دست دیا تو دی کہائیون سے اپنے بیٹا بیٹیون اور پوتون کی اٹہارہ شادیان کین وہ ہندوستانی سرکارون مین معزز معتبر علاقون پر ممتاز رہے علم سیاق مین اوستاد زمانہ تہے کتابت ایسی کرتے تہے کہ باوجود کاروبار ملازمی کے ایک پیسہ روز کی کتاب نویسی کرتے تہے اور فارسی شعر بہی کہتے تہے چنانچہ اونکے پرپوتی منشی درگا پرشاد صاحبیا دتخلص لکہتے ہین کہ اونہون نے ایک مثنوی فارسی سکندر نامہ کی زمین مین شمرو کی بیگم کی تعریف مین لکہی تہی الا ابدہ میرے پاس موجود نہین ہے ورنہ اوسکا نمونہ بہی لکہدیتا ،، - ابن رائے صاحب نے سنہ ۱۸۹۶ء مین ۹۶ برس کی عمر مین رحلت فرمائی اور دو کان پر ایک وہنہ چاہ پختہ کے اپنے پس ماندون کے لئے باقی چہوڑی منشی سنسارام ناتوان اوسکے وارث ہوئے یہہ صاحب

پہلے پہلے تو نواب حمد بخش خان والی جھجر کا فیروز پور وغیرہ اور بیگم شمرو اور نواب سمام الدین حیدر خان وتیجدار شاہ اودھ وغیرہ کی ہندوستانی سرکار وین اہلکار رہے پھر انگریزی سرکار مین پرسٹ کی محرری کی لاہور مین دیوانی کے اظہار نویس رہے اینالہ مین پیشکار کورٹ آف وارڈس ہوئے غدر کے بعد دہلی مین ڈاکخانہ کی محرری کی انجام کار تارک روزگار ہو کر خانہ نشین ہو گئے اور اس عالم مین انکے فرزند رشید منشی درگا پرشاد نادر نے انکی خدمت گذاری کی قریب سنہ ۱۹۲۵ء کے انکا انجام بخیر ہوا انکی طبیعت بہت موزون اور ذکی تھی شعر کی اصلاح کسی سے نہ لی اور اسپر بھی شعر بہت صاف کہتے تھے ساٹھ ستر نظم اور نثر کتابین فارسی اردو اور بھاکھا اور ناگری مین ایسی یادگار مین جیسے اوم مہاتم رامائین وشنو پران کبیر ہونر کہنڈ کا ترجمہ فارسی نثر مین اور پھر انہین دونون کا ترجمہ نظم بھاشا مین اسم اسکند بھاگوت کا اور سنگاسن بتیسی کا ترجمہ اردو نظم مین بہارستان اور نگارستان گلستان اور بوستان کے جواب مین اور ایک دیوان دو سو غزلون کا انکے نادر العصر فرزند منشی درگا پرشاد صاحب نے پانچ سات رسالہ تو اپنے باپ کی تصنیفات سے چھپوا دئے ہین اور باقیماندہ کا ارادہ کر رہے ہین خدا راست لاوے ایک رسالہ مرات المسایل عقاید ہنود و بہرم مین مین نے بھی انکی تالیف سے دیکھا ہے جو نادر صاحب نے اپنی تصنیفات کے ہمراہ میرے لئے بطور تحفہ بھیجا تھا یہ چند شعر انکی تصنیفات سے جو بہم پہونچے درج تذکرہ کئے جاتے ہین ۔

نصیحت تلخ ہے ہرگز نہ کیجے	اگر زر پاس ہو تو سیکو دیجے	نہ دیجے دل کسیکو نامقدور	دیا ہونا تو ان تو پھیر دیجے

سنگاسن بتیسی کے ترجمہ سے

غرض ماد ہوا مل اوسی تہین	بجا تا تہا بین اوسکے اوس پر بین	جسے سنکے بیہوش ہوتے ہے سب	بہا یم بہی بیہوش ولے ہے سب
	جسے سنکے لہرا تا دریا بخود	بیابان سنسان ہتا بخود	

شعر اوس غزل کا جو عکس یا تبدیل کی صنعت مین ہے یعنی جسکے چارون ارکان کو اولٹ پلٹ کر پڑھ سکتے ہین ۔

ای رشک فتاب ایہ شاہ نوازنقاب	مجکو نہین ہے تاب تجی کسکا ہی جی

نادان تخلص منشی کامتا پرشاد خلف منشی دیواری لال رئیس قصبہ داؤد گنج ضلع ایٹہ قوم کایتہ سکنہ ۱۲۵۲ھ مین پیدا ہوئے پندرہوین برس مکتب سے اوٹھکر گوالیار گئے اور نوکر ہوکے چنانچہ اب سرکار عالیجاہ مہاراجہ کے دربار اور ایک رئیس آعظم راؤ بہادر شمشیر جنگ بہادر کے یہان بخدمت اتالیقی ممتاز ہین اور اب تک مندرجہ ذیل کتب تصنیف کر چکے ہین ۔ محزن کرما ۔ انشا بے نقطا فارسی ۔ ہفت گل قواعد فارسی مین ۔ بہارستان نادان ترجمہ مثنوی نیرنگ عشق ۔ اردو مین ۔ اور کچھ دیا ضی بھی جانتے ہین شعر کیطرف توجہ کم ہے مگر مضمون خوب خوب لکھتے ہین جو ہندوستان کے نامی گرامی اخبارات مثل اودھ اخبار وغیرہ مین چھپا کرتے ہین یہ چند شعر انکی ترجمہ مثنوی غنیمت یعنی نیرنگ عشق

عزیز شاہد اہل نظر ہے ؎ جدہر دیکھا وہی وہ جلوہ گر ہے ؎ وہی ہر جا وہی ہر رنگ میں ہے ؎ گلو میں لوہے اش منگ میں ہے

تاور تخلص زبدہ سجان نادر العصر منشی ورگا پرشاد خلف منشی سنا رام ناتوان تخلص قوم کہتری باشندہ دہلی یہ صاحب سنہ ۱۲۹۰ میں رکھیجی یعنی بہادون دوم سودی کو پیدا ہوئے انہون نے اپنا بچپن معاملات کے کتابت شریع طالب نامہ میں بزبان فارسی چھپوایا ہے۔ انکے بزرگ نادر شاہ کے فتنہ میں سمرقند سے دہلی میں وارد ہو کر ملازم سرکار شاہی ہوئے چنانچہ اکبر بادشاہ ثانی کے زمانہ تک دس روپیہ ماہانہ بطور پنشن اونکو ملتا رہا اور پھر انکی والدہ کی بے پروائی سے بند ہو گیا انکے والد انکو تین برس کا چھوڑ کر لکھنو کو چلے گئے اور آٹھ برس بعد پھر آئے تو اونھون نے اوس وقت تک کچھ علمی لیاقت پیدا نہین کی تھی اور لہو و لعب مین مشغول رہتے تھے اسلئے انہون نے ناراض ہو کر انکو تارکشی پر بٹھا دیا تاکہ دستکاری سیکھ جاوین مگر پہری طالع نے انکو تارکشی سے نوشتخواند کے سلسلہ تک کھینچا اور شدہ شدہ ابو الفضل تک پڑھ کر پادریون کے مدرسہ مین داخل ہو گئے جہان ماسٹر مقرر ہو کر کچھ حساب سیکھا مگر مدرس کی لیاقت علمی اپنے سے کم دیکھکر گورنمنٹ کالج کی دوم فارسی جماعت مین جا شامل ہوئے وہان تین چار برس مین اول جماعت تک کی فارسی اور ریاضی کی تحصیل کی اور کچھ عربی اور ناگری بھی پڑھی اور بعد ازان پیمایش تختہ اور پریمیٹر سیکھ کر ریاست کے ضلع مین پٹواریون کے معلم مقرر ہوئے اور بعد عدد ۱۸۵۹ء مین مدرس تحصیلی ہو کر ضلع گوڑگانوہ مین رہے وہان سے ضلع دہلی مین بدلی کرا کر شاخ مدرسہ کے فارسی مدرس ہو گئے ۱۸۶۳ء مین مدرسہ تعلیم المعلمین عرف دستور التعلیم مین مدرس حساب مقرر ہوئے اور پھر مدرس ریاضی سے ۱۸۶۴ء مین مصحح کتب ہو کر لاہور کے سرکاری جہاپہ خانہ مین گئے اور ۱۸۶۵ء مین مدرس ریاضی ہو کر دہلی مین چلے آئے اور کچھ عرصہ تک اوس منصب پر رہنما ہو کر پیمایش پر مقرر ہو کر کی کہولی جو اب تک جاری ہے اور کتابون کے شغل مین ابھی اوقات بسر کرتے ہین راقم سے اور اونسے اسی تذکرہ کے باعث خط و کتابت شروع ہوئی جب مین نے ماہ مارچ ۱۸۷۶ء مین اسکا اشتہار چھپوایا تھا تو اونھون نے صاحب سلامت خود مجکو خط لکھکر اپنا اور چند احباب کا کلام بھیجا اور پھر ایک نسخہ اپنی تصنیفات کا بھیجکر مجکو زیر بار احسان فرمایا اور جب سے اب تک ہمیشہ خط و کتابت اور ترسیل حالات و اشعار شعرا دہلی وغیرہ سے یاد فرماتے رہتے ہین اور مجھ سے زیادہ اونکو خیال اس تذکرہ کی تیاری کا ہے دو بار میری ملاقات بھی دہلی مین اونسے ہوئی ہے آدمی بہت باوضع اور یار آشنا ہین اور آزادانہ گذر کرتے ہین ۔ القصہ یہ صاحب جہان سے نیکنام رہے ترقی پاتے رہے انعام لیتے رہے حکام اور افسرون کو خوش رکھا ماتحتون کو راضی کیا سرکار کا کام دیانت اور امانت کے ساتھ اچھی طرح انجام دیا اور حاکمون سے حسن کارگذاری کی سندین لین انہون نے اپنے باوجودیکہ پچاس برس کی عمر ہو گئی ہے مجرد ہی عمر بسر کی ہے اور زن و فرزند کیطرف میل نہین کیا ہے اور اپنے زادہ ہائے طبع بدیع کو اولاد سے کم نہین سمجھا ہے اور اپنی تصنیفات کے ذریعہ سے ہی اپنا نام اور ذکر خیر کا باقی رہنا خیال فرمایا ہے اور حقیقت مین یہہ فہم اونکا بہت درست ہے

... پھر لاہور کو بھیجے گئے اور وہان اونھون نے اپنی اولاد کی تعلیم کی طرف توجہ کی اور اپنے فرزند علیحدہ کو ...

کہ سخن سے بڑھ کر کوئی یادگار زمانہ نہیں ہو سکتا ہے۔ یہہ اب تک قریب چالیس پچاس کتابوں کے لکھہ چکے ہین ازانجملہ مطلع المصادر و مطلع الصنعۃ و مطلع العروض و مطلع القوافی و مطلع البلاغت و مطلع الالقاب الآداب و مطلع المناجات و شجرۂ نجرت گلزار یعنے نسب نامہ خاندان تیموریہ تو فارسی زبان مین ہین ازانجملہ شجرہ اور پہلے اور پانچوین مطلع کا لب لباب بنام مطلع العلوم چھپ چکا ہے اور مطلع الحساب کئی حصون مین اور رسالہ سابہ مسمی بسوالات عجیبہ بعد قواعد عربیہ اور جغرافیہ و تین حصہ جبر و مقابلہ وغیرہ کئی رسالہ زبان اردو مین تصنیف کئے ہین اخلاق ناصری کا خلاصہ کیا اور اسکو معہ ترجمہ اردو فرہنگ لغات کے چھپوا دیا دکن کے شاعرون کا تذکرہ بنام گلدستہ نادر الافکار اور شاعرہ عورتون کے دو تذکرہ ایک چین انداز اور دوسرا گلشن ناز تیار کئے اور چھپوائے قصہ ممتاز کا لب لباب بھی اپنی عبارت مین قلمبند کر کے چھپوا دیا خط نسخ کا رسالہ مسمی بہ شستہ لکھکر طبع کرایا اور کئی کتابون کو اردو سے ناگری مین ترجمہ کیا۔ گلٹ کے فن مین اکسیر نادر ایک رسالہ بہت اچھا لکھا ہے کچھہ تو چھپ گیا ہے اور کچھہ چھپ رہا ہے۔ ترجمہ نویسی کی طاقت اونکی اس شعر سے ظاہر ہے جو حافظ کے شعر کا ترجمہ ہے **شعر** تو سجادہ کو می سے رنگ اگر یہ مغان کہدے ✣ کہ سالک بیخبر نہ بود از راہ و رسم منزل کا۔ کسی شارح کا قول ہے کہ حافظ نے اس شعر مین یہہ معما باندہا تہا کہ سجادہ اور می کے عدد جمع کئے تو دو نو کے عدد (حبیب الاداہین) کے عددون کی برابر ہوگئے گویا سالک نے یہہ نقطہ بتایا تہا نہ کہ مصلے کو مے سے بہگونا کہا پس اس ترجمہ سے بھی یہہ ہی معما بدستور حاصل ہو سکتا ہے۔

انہون نے علم ادب فارسی معہ عروض و قوافی کے مولوی امام بخش صہبائی سے حاصل کیا تہا شعر کی اصلاح کبھی منتی عزت سنگھہ عیش اور کبھی حافظ غلام رسول نابینا و یران اور کبھی مرزا قربان علی بیگ سالک وغیرہ چند اوستادون سے لی انکی نظم و نثر کے مونہ بھی میرے پاس پہونچے ازانجملہ اردو اشعار یہہ ہین۔

اس ہین ہین عقل شعر اڑنگ سے	بیت معنی مین ہین لگتی ہے تانا	اپنی قول و فعل پر کر تو نگاہ	کیا کہا تہا کیا کیا عیاں حیف
جو چہا ہو دل لگی اپنی اسیکی سیر کر	جہان کا حال پہرا ہے کتابی گہیر	گر تہو دی یم ہجران او ر وصال	پہر نعلین کب لی لاہوی قہر ار ان
واہ وا ایجان جانان واہ وا	کیا بتاتا ہا عہد و پیمان واہ وا	شکوہ نہ بیگانہ گلا اپنے کا مجہے	یہہ بنا پڑا ہے آپ ہی اپنا کیا نجہے
ہی نرالی طرز کا اپنا کلام	دین و دنیا سے نہین مجکو کام	ایک قطعہ اوس فرات کا ہے آسرا	اور کا لیتا نہین ہرگز نین نام
بندہ بی دام ہون یار و سنو	رم رہا ہے تین اپنے رام رام	آن رنگین شیان بیچینی مین طاقین	مثل انکی لعل گو ہر کی آفاقین
جوانی ساری نادانیمین گذری	جو باقی ہی پشیمانی مین گذری	ہی پیری سو نو میدیمین گذری	نزع کی رات حیرانی مین گذری

نادر تخلص گنگا سنگھہ سکنہ لکھنو شاگرد میر حسن

قاصد تو اس سے جانہ ہے دیں پاس جا بجو	یہہ کاغذ ہے مجکو ذرا پڑہ سنا بجو

نادم تخلص رام دیال برادر حقیقی منشی ہیدو لعل زار کایتہ سکسینہ لکھنوی شاگرد و قایم مقام اپنے بہائی کے بعد حال مین

فضائلی اردو زبان کے بڑے اوستاد پرگو تھے۔

نازؔ تخلص منون لال ایک طفل نوخیز قوم کیتھری شاگرد دوست اور ہمسایہ منشی درگا پرشاد صاحب نادرؔ تخلص کا تھا جو نوجوانی مین ہی راہی ملک بقا ہوا یہہ دو شعر اوسکے ہین۔

پڑا مانو مجھہ سے نہ صاحب اپڑا	مین بندہ منون احسان تمہارا
تمہارا مکان اپنے انداز دیکھو	مین مرتا ہون للہ نگہبان تمہارا

ناصحؔ تخلص چھاجورام برہمن سکنہ قصبہ ہوڈل ضلع گوڑگانوہ جو قصبہ مذکور کے مدرسہ مین مدرس ہین شاگرد منشی درگا پرشاد صاحب نادرؔ تخلص۔

ایام نوبہار ہین ہون سبکو مبارک	پھولی پھلا اشجار ہین ہون سبکو مبارک

ناطقؔ تخلص جگناتھہ فرخ آبادی خلف لالہ لالجی اور حال معلوم نہوا۔

جیسلک خانہ دل ہووے آباد تجھہ	عمر بہ خاطر عناق کہی شاد تجھہ

ناظمؔ تخلص پنڈت شیوپرشاد ولد پنڈت نانک چند باشندہ لکھنو شاگرد امانت۔

مانی نی جب بنا تی میری دلربا کی راہ	نازان ہوا خود اکھو نی اپنی لگا کر آہ	دامن لیا جو یار کا مینی پڑھا کی راہ
دل چاک چاک ہو گیا شانہ کیطرح سے	جب سے پڑا صنم تری زلف دوتا کی راہ	اوس بادشاہ جس کے سر پر کاون نثار
	لٹکائی جاتے ہے اوسی رسیان گلے	جوٹی دل حزین کی ہے زلف دوتا کی راہ

ناظمؔ تخلص درگا پرشاد ولد چھوٹی لال باشندہ شمس آباد۔

جواونکی کاکل و رخ کی ہین تمید	اوہنین کیا کام ہی شام و سحر سے

ناظمؔ تخلص پنڈت کاشی پرشاد منظم راج بہرت پور ابن پنڈت بدری ناتھہ لکھنوی۔

دکھلا ہر ایک مذاب سے سوکھی طوفان	باقی ہجی حسرت ہے ہجی ہی دیدہ تر اور

نالانؔ تخلص دولہ راس بن بہن لال قوم مہاجن سکنہ پونہ نامہ جو دوکانداری کرتے ہین شاگرد منشی درگا پرشاد نادرؔ تخلص

اپنی عدالتی کو دن یک یک تو قتل	گر مجھی نالان قدرت دی خدا

نالانؔ تخلص منہ لال کیتھری ساکن شاہجہان آباد۔

کہتی ہر کیتھری گلیمین کی جوان آگیا	دیکھو تو ای ہیجڑا کہان نالان آگیا

نامیؔ تخلص لالہ موہن لال کایتہ باشندہ دہلی شاگرد شاہ نصیر دہلوی۔

دامن سے اوسنی جھاڑی جو میکر تراگرد	آئی یہ لوٹ ہو تی آبو گلاب گرد

نامیؔ تخلص منشی بدری داس ابن نہال چند کیتھری اول اول سرکاری نوکری مدرسی وغیرہ اور تالیقی بعض رئیس زادگان دہلی کرکے اب پنشمینہ کی دلالی کرتے ہین عمر ساٹھہ سے اوپر ہے انکی چند عیدیان منشی درگا پرشاد صاحب نادرؔ تخلص

نے یہ بھی تہین اوعین سے ایک یہہ ہے ۔

قمار عشق مین بازی لگاکر	مین کھیلونگا خدا سے جیتا ہو	اگر جیتا ہوا عالم مین ممتاز	وگرنا احد ہے جہان او سر

ثنا تخلص منشی سدا سکھ خلف ستیل پرشاد باشندہ دہلی قوم کایتہ مقیم الہ آباد شاگرد سودا صاحب دو اوین اردو و فارسی دیہا کہا و مثنوی گلدستہ اور ایک رسوخت بہی کہا ہے منشی کشوری لال سابق منصف فتوحان کے پوتے ہین ۔

ہمارا ہی دل جب ہمارا نہین ہے	تو شکوہ ہمین کچھ تمہارا نہین ہے	لقب جبکا دل ہردہ ہی گنجفہ کا	یہہ کہنا تو بوتکا سنوارا نہین ہے
کانون نے سنا جو کچھ انکہون نے کہا جو	انکہون نے کہا جو کچھ کانون نے سنا جو	یہ سر سے بکدل ہم مفت سے ہو	ناحق تہمین کیا کہنا تم آپ کر مفر ما
یہ سادہ دلی اپنی اور انکی چالاکی	اور اپنی یہ ظلومی اور انکی خطا کاری	یکطرف گلہ شکوہ یکطرف ملامت ہے	لوگون کی ندامت ہی کیا سخت ندامت ہے
ہجر مین عشقی کی سوزش کا بیان کیجے	شرح و تفصیل مین قاصر زبان کیجے	دلکو سمجھا یا بہت آہ مین کیا کیجے	تمکو معلوم ہے اب یاد نہ کیا کیجے

نجات تخلص منشی سروپ این لالہ رام سروپ ستوطن کرالی ضلع مین پوری مالک و مہتمم مطبع لکشا واقعہ فتحگڑہ ۔

مہربان مجھپر جو وہ خورشید سیما ہو گیا	آج روشن میری قسمت کا ستارا ہو گیا	ہو گیا طول اپٹ مرض اس بیمار کا	لاد و درد ہو عشق کی بیمار کا
	عشق جانکاہ ترا من کو نہین دانستم	این زمان قدر تو ای عاشق دیرینہ ہم	

نسبت تخلص منشی رگھناتھ پرشاد ستوطن شاہ آباد شاگرد مقصود عالم مقصود ۔

استخوان ہر ایک زخم سے جھلکا گیا	شمعکی مانند دل بھی گھلکر رہگیا	یہہ مرقع ہی کسی کی حسرت دید کا	انکہین اعاشقی مین دود ہو ظلمت کدہ

نسیم تخلص مرزا راجہ کیدارناتھ بہادر نبیرہ راجہ رام ناتھ بہادر ایک متین تھے جو شاہی عزیزون مین شمار کئی جاتی تھے اور پنشکاری نظارت دربار بادشاہی کی باپدادون سے اونکے یہان چلے آتی ہی اور یہہ عزیز بہی مثل اپنے دیگر اعزہ کے شاعر تھے اور اس فن مین سعادت یار خان رنگین سے اونہون نے مشورہ لیا تھا عرصہ قریب ستر برس کے ہوا ہوگا کہ وہ مثل نسیم کے باغ جہان سے گذر گئے ۔

قتل ہا تونے ترے عاشق بیخبر ہوا	درد سر روز کا تہا روز بروز ہوا	ہی جب سے چھپا دل آرام ہمارا	پاتا ہے ہمین تب سے دل آرام ہمارا
	مسیحا ایسے نادان یار کی بالیں پر جا بیٹھے	تعجب ہے کہ مارے اور ہین کیونکر جیتے ہین	

نسیم تخلص پنڈت بریجناتھ اکبر آبادی ۔

رہی ہے سینہ سے آہ شعلہ شکار مدعا مدعا	تکے ہے راہ دلاسکے نہ انتظار مدعا مدعا	کسیکو کہنی منظور ہو جو خاطر جمع	تو آکے دیکھے یہان سے ہر قدم ہر قدم
لگا ئینگے نہ وہ چہا ؤ سے بجا ؤ ہم	میل ہی ہے یہ کہ ہین سیدھے گا ہم	ترمی او نہ بے اختیاری نکلا	کیسے ہوتی نہین سیدھی خاطر یار
ہوا کلام مین آنا محال تا کہ نکر	ہنسی ہے حلقہ گیسو شکار مدعا	خضر ملے اوسی جسکو کہ تو نی قتل کیا	بجا آب ہے کیا تیغ آبدار مدعا
	نسیم باغ جہان کی گروہ جانہان	ہر ایک گلمین پہ جا ہر یک جا ہر یک جا	

نسیم تخلص پنڈت دیا شنکر کشمیری ایجہانی ولد گنگا پرشاد ایک جوان رعنا خط مردم خیز لکھنو سے تھے انہون نے عنفوان شباب مین خواجہ بیدر علی آتش کی صحبت سے فکر سخن شروع کی اور اوسی تازہ شغفی کے عالم مین مثنوی گلزار نسیم لکھی جو لاجواب واقع ہوی ہے کیونکہ ایک ایک شعر اوسکا مرصع ہے خیال کی نازکی مضمون کی باریکی زبان کی پاکیزگی کلام کی تازگی تلازمہ کی رعایت الفاظ کی بندش معنی کی ندرت اوسکے ایک ایک مصرعہ پر ختم ہے اور پھر لطف یہہ ہے کہ بحر چھوٹی سخن مختصر اور مطلب وسیع ایک جہان کا بھرا دیا ہے گویا دریا کو کوزہ مین بند کیا ہے اکثر تعصب پسند آدمی اوسکی نسبت باتین بنایا کرتے ہین مگر جب اوسنے یہہ کہا جاتا ہے کہ مثل اوسکی کسی عمدہ اور لطیف کلام کی نشاندہی اردو کی زبان مین کرین تو پھر شرم کے مارے پانی بھرتی ہین اس کے سوا ایک یہہ بحث بھی اور چلی جاتی ہے کہ کوئی تو کہتا ہے کہ میر حسن کی مثنوی بدر منیر بہتر ہے اور کوئی کہتا ہے کہ گلزار نسیم کو اوسپر ترجیح ہے اور بعض بعض اصحاب دونو ہی کو لاجواب بتلاتے ہین مگر مرزا غالب نے جو رائے اس بارہ مین دی ہے وہ اچھی ہے انصاف یہہ ہے کہ خوب انصاف کی کہی ہے یعنی کسی نے غالب سے پوچھا تھا کہ دونو مین کون بہتر ہے تو اونہون نے فرمایا کہ مثنوی میر حسن فصاحت است و گلزار نسیم بلاغت ہرچند کہ یہہ مثنوی شہرہ عام ہوگئی ہے اور کوئی ایسا نہوگا کہ جو اوسے نہ جانتا ہو لیکن پھر بھی ہم کچھہ شعر اوسکے اپنے تذکرہ کی زینت کے لئے درج کئے بغیر نہین رہ سکتے - لوگ کہتے ہین کہ اس مثنوی کا شہرہ مصنف کی زندگی مین ہی ہوگیا تھا اور بلکہ اوس سے مصنف کو نظر گ گئی اور وہ عین نوجوانی مین دنیا سے چلدیا یہہ بات ظاہر مین تو ایک مبالغہ کی معلوم ہوتی ہے مگر باطنًا اس سے ایک قسم کی ہمدردی اوس یوسف مصر حسن معنی کی جوانمرگی ہی سی پائی جاتی ہے اور علاوہ اوسکے تذکرون کے لکھنو والون نے بھی اوسکی بیوقت موت کا اکثر اظہار تاسف کیا ہے اور چونکہ مرزا قادر بخش صابر تخلص شاہزادہ دہلی مصنف تذکرہ گلستان سخن کی اونکے اور اونکے کاردست بستہ کی بایت ہے وہ ہم یہان لکھتے ہین و ہو ہذا نسیم پنڈت دیا شنکر کشمیری نوجوان خوش ترکیب حسن خلق اور جمال ظاہر سے بہرہ مند تھا اگرچہ خود نسیم تھا لیکن پائے فکر اوسکا نسیم سے دو قدم آگے رہتا تھا اکیس بائیس برس ہوے کہ اونیس بیس برس کی عمر مین مثل نسیم وصبا کے دنیا سے گذر گیا ایک مثنوی گلزار نسیم نام قصہ گل بکاولی مین فصاحت و بلاغت و بلندی معنی کے ساتھہ اوس سے یادگار ہے ،، غزلیات نسیم

ذلت ہے جو پہلا نہ پہر مثل نشہ ہو	یارب کبھی ہاتھہ کا بوسہ مجھے ملتا ہو	کیا ذرہ ہا ہاتھہ لگا سیمبر کو	دل ہاتھہ سے لیجا ہو جو پہلی پہر ہو
جیسے سے کہون اونسے کہ ہو تسکین دل مضطر	وہ سنکی چہل ہو کہ نہیں لاؤ ادھر ہو	پنجہ کرین خورشید سے لیدیکے ہلکر	فرقت کی شب آجا جو امان سحر ہو
خورشید کہے ہنس کے اشارہ کہ غلط ہے	اللہ کیجانب کو اٹھا وقت سحر ہو	ساقی قدح شراب دیدے	مہتاب مین آفتاب دیدے
ساقی باقی جو کچھہ ہو لے لے	باقی ساقی شراب دیدے	اوس بت سے نہین سوال کچھہ اور	اپنے منہ سے جواب دیدے
لیلے مین لے نہ بچے بنایا	مجنون مجکو خطاب دیدے	اوس گل سے نسیم نہین مانگ	جو چاہے وہ بیحساب دیدے

منت دلا کسیکی نہ اصلا اوٹھیے	مرجائیے نہ نازِ مسیحا اوٹھیے	کس کا حجاب کسکی حیا اور کہانکی شرم	پردہ سے ہاتھ ہاتھ سے پردہ اوٹھیے

مثنوی گلزار نسیم سے ۔

گل کا جو الم چمن چمن ہے	یون بلبل خانہ خونزن ہے	گلچین نے وہ پھول جب اوڑایا	اور غنچۂ صبح کہل کہلایا
وہ سبزۂ یانع خواب آرام	یعنی وہ بکاولی گل اندام	جاگی مرغ سحر کے غل سے	اوٹھی نکہت سی فرش گل سے
مُنہ دھونی جو انکہہ ملتی آئی	پر آئینہ چشم حوض پائی	دیکھا تو وہ گل ہوا ہوا تھا	کچھہ اور ہی گل کہلا ہوا تھا
گھبرائی کہ ہین کدہر گیا گل	جھنجلائی کہ کون لیگیا جل	ہے ہے مرا پھول لیگیا کون	ہے ہے مجھے فاریگیا کون
ہاتھہ اوسپہ اگر پڑا نہین ہے	پھوہے کے تو گل اوڑا نہین ہے	نرگس تو دیکھا کدہر گیا گل	سوسن تو بتا کدہر گیا گل
سنبل مرا تاز یانہ لانا	شمشاد انہین سولی پر چڑھانا	ہنرائین خوامخواہ صورت بید	ایکایک سی پیچھے لگی کہید
نرگس نے لگاہ بازیان کہن	سوسن نے زبان بازیان کھین	پتا ہی پتہ کو جب نپایا	کہنے لگی کیا ہوا خدایا
انپونین سے پھول لیگیا کون	بیگانہ تہا سبزہ کر سوا کون	شبنم کے سوا چرانے والا	اوپر کا تہا کون آنے والا
جس کف مین وہ گل ہوا تہا ہوجا	جس گہر مین ہو گل چراغ ہوجا	بولی وہ بکاولی کا فسوس	غفلت سے یہ پھول پڑی کاوس
انکہون کی عزیز گل میرا تھا	پتلی وہی چشم حوض کا تھا	نام اوسکا صبا نہ لیتی تہی مین	اوس گل کو ہوا نہ دیتی تہی مین
گلچین کا جو ہاے ہاتھہ ٹوٹا	غنچے کے بھی منہ سے کچھہ نہ پھوٹا	اوخار تراپڑا نہ چنگل	مشکین کسیلیش تو نے سنبل
او بادِ صبا ہوا نہ بتلا	خوشبو ہی سنگہا پتا نہ بتلا	بلبل تو چہک اگر خبر ہے	گل تو ہی مہک بتا کدہر ہے
لرزان تہی زمین پہ دیکہکہ ہرام	تہی سبزہ سے راست سو رانرام	اونگلی لب جو پہ رکہکے شمشاد	تھا دم بخود اوسکی سنکر فریاد
جو نخل تہا سو چمن کہڑا تہا	جو برگ تہا ہاتہہ مل رہا تہا	زنگار اسکا غرض لگا بدلنے	گلبرگ کمنے لگی وہ ملنے
بدلی کی انگوٹہی زمیلی پائی	دست آویزا اوسکی ہاتہہ آئی	خاتم تہی نام کی نشانی	انسا نملی دست بُرد جانی
ہاتہون کو ملا کہا کہ ہیہات	خاتم بھی بدل گیا ہو بدذات	جنسے مجھے ہاتہہ سے لگا یا	وہ ہاتہہ لگے کہین خدایا
عریان مجھے دیکہکہ گیا ہے	کہیال اوسکے جو پہنے سر ہے	یہہ کہہ کے حنون ہوئین غضناک	خون ولی لیا سکون کیا چاک
گل کا سالہو پہرا گریبان	سبزہ کا ساتار تار دامان	دکہلاکے لہا سمن پری کو	ایچین کہان بکاولی کو
تہی بسکہ عبا سے بہری وہ	آندہی سی اوٹہی ہو ہولی وہ	کہتی تہی پری کا اوڑکے جانی	گلچین کی کہین تیا لگا نی
ہر باغ مین پھولتی پہری وہ	ہر شاخ پہ جھولتی پہری وہ	جس تختہ مین جسکل یاد جاتی	اوس نگ کی گل کی بو بتاتی
	بیوقت کسیکو ٹہہ ملا ہے	بیتہ کہین حکم بن ہلا ہے	

نشاط تخلص لسیری سنگہہ عرف بسنت سنگہہ کا بیتہ فرزند سندر داس متصدی دفتر خالصہ نیز لقبہ بادشاہی ملی شاگرد انشا

کوئی رنڈی ہو مار جنم کا اور کوئی	مرتی کو چہ مین سے گرم آہ ہر کہا	پاؤن تک ستر کس کہان ہے نشاط	ہاتہہ سے ہاتہہ لگا کہین سکتا

ہوا جازت تو دالیجے دم سایہن | تیری دیوار کی آہستہ سے ہم سایہن | تڑپون ہون دیکھنی کو دفعتاً آخر ہی ہو | وہ آیا نہ آئی یار و بلا تو دیکھو
بسا رنقش قدم یان نشاط بیدم نے | اوٹھی بے کنے اوٹھائی سی نو ہزار اٹھا | اپنے ہاتھون سے سلکے کہدے تم | عیث کرتے ہو پائمال ہمین
تاو کہا تا ہے دیکھکر شب و روز | زلف کا تیرے بال بال ہمین | خیر ہے کیونکہ آپ نہ تہا | آج آیکا احتمال ہمین -
گر مٹا نی سے کہین نقش نگین مٹتا ہے | تو نوشتہ ہی میری لوح جبین کا سمجہے | انتہا نی تجہہ سے کی کیا سمجہے بندہ آخر | دوستی میری ہی آخر دشمن جانی ہو
تہہ کی حلقہ کا دیکھکر عالم | ناک مین آرہا ہے دم میرا | آ ہے تو ہم نہ پہرے پا فراق اسنے | جو کیا تمنے سو تم پاد خدا سی اپنے

جسے چاہے ہو دل بنا قیامت خوبصورتی | پر سی ہے جو رہو تصویر ہو محبوب صورتی

نشاط تخلص لالا جودہا پرشاد فرخ آبادی خلف لالا ایسری پرشاد -

قلق و یاس غم و رنج و الم درد و بلا | اور کیا عشق سے ہا تہ آیدل ناشاد آیا

نشاط تخلص رائے تلجا پرشاد حیدر آباد ختر اپنی تہے اوصلاح شعر کی میان فیض سے لی چنانچہ یہہ شعر اونکا ہے

محو بتان ہون مین کسی لیلیٰ کو یاد ہی | صحرا وطن ہوا نہ مجہی گہر ہی زہر ہی

نشاط تخلص بابو ہرگوبند سہائے -

کیا او ہنین میرا گلہ یاد آیا | شکر ہے کچہہ تو بہلا یاد آیا | چاندنی رات ہی تہی جب مین | خندۂ مالقا یاد آیا
بت بے مہر شب فرقت مین | یاد آیا تو خفا یاد آیا

نصرت لالہ گوبند رائے کایتہ دہلوی شاگرد نصیر -

کمر کا خیال اوسکے جب آگیا | تو سب نے کہا یہہ عدم کو چلا

نصیر تخلص ارجن سنگہہ ولد بدہ سنگہہ اردغہ توپخانہ راجہ ستہرشا گرد محمد عسکری اخگر مقیم فرخ آباد -

یہہ کالی گہٹا ساون کی آندہیری یہہ | کیا پھر مین تڑپانی ہین ساتھ لائی ہین

نظیر تخلص پنڈت گنپت رائے شاگرد نصیر -

کیا زد ہوئین عشق کی آزار سے نکہین | ہم چشم ہین یا نرگس بیمار کے نکہین

نگہت تخلص منشی ماتا پرشاد لکہنوی برادر منشی رام (سہائے تمنا ایکہ اچھے شاعر ہین مگر انکا کلام سوا ایک قطعہ تاریخ کے جو گلزار فرہنگ مصنفہ حضرت تمنا مین درج ہے ہمارے دیکھنے مین نہ آیا -

نور تخلص منشی دہرن لالہ ہر چند قوم بقال سکنہ پونہ ضلع میوات شاگرد منشی درگا پرشاد صاحب دریہہ حضرت بزازے کی دوکان کرتے ہین اور یہہ چند شعر اونکے طبعزاد بمد حکام سرشتہ تعلیم ہین -

نام والا کردن مین کیا اظہا | جانتے ہین سبہی صغار و کبار | آپ فرمانروائے ہند ہوے | زیر فرمان سب ہوے سردار
راز یاکی جو ہے خفی و جلی | دل انور پہ کہل گئی یکبار

نہال تخلص لالہ چندی سہائے خلف راجہ جیالال سکنہ میرٹھ یہہ شعراو نکا گلدستہ شعرائے میرٹھ سے اخذ کیا گیا

خالق نے بنایا ہے نہال اُن کو نکو وہ لان	شاعر سبھی ہیں پر کیا اُن کو راجا نے بر تر مشوق

نہال چند سکنہ لاہور انکی تصنیفات سے قصۂ گل بکاولی یادگار ہے اور یہہ چند شعر اوس سے منتخب ہوئے ۔

سینہ مین سرنگ تو لگا کر	دل مفت مین لیگیا چرا کر	دیکھا نہین گو نگاہ بہر کر	پر انکہہ پڑی ضرور لب پر
گو سیر ہوا نہ تو یہ مانا	اس شہد کا پر مزا تو جانا	جو نقد تھا اوسکو لیگیا ہے	صندوق فقط یہان پڑا ہے

نیاز تخلص لالہ راجارام این جگنا تہہ باشندہ بھگونت نگر ۔

بھولکر بھی نہین کرتا دکھی یاد مجھے	کر دیا اوسکی فراموشی نے برباد مجھے

نسیان تخلص نتی ناتا پرشاد خلف للتی پو رنچند قوم کایتہ شاگرد منشی فقیر دیال فرحت نوجوان رنگین اداد رنگین طبیعت ہین ۔ ہمری اور پٹہ بھی کہتے ہین اونہون نے ابھی فسانہ عجایب کو بول چال مین نظم فرمایا ہے ۔

وہ بیٹھی میری بغل مین تو منہ چھپائے	جھکے ہوئے سمٹے ہوئے لجائے ہوئے	چمنیں کسکی سلامی کا اہتمام کرے	کہ سر و ش چنار جیسے ہوئے
لہو مین رہتے ہین مرگان لال بینے	دریں سر قواعد صفین جمائے ہوئے	چشم بد دور اب ہم ایسے زار ہین	وہ ہمارے طالب دیدار ہین
دونون انکو ہو لگا آپنے دلمین بسانا	دیکھی ایک گیرین دیبا ہین	آبلے سے خار کو کرتے ہین دور	ہاتھہ اپنے پاؤ کی فخار ہین
	کاٹ دیتی ہین وہ ہماری بات	تیغ کی سی زبان پائی ہے	

نیم چند مصنف گل و صنوبر اور حال معلوم نہین ہوا اور یہہ چند شعر اونکے قصہ مذکور سے لکھے گئے ۔

جی نہین لگتا کہین سیر سپاٹے کیجے	چاک سر اہن کو اپنے نا بدلواتے کیجے	لب لال کلرگ یا قند ہے

واصف تخلص لال سنگھہ سکنہ میرٹھ شاگرد فایق یہہ شعر اونکا گلدستہ شعرائے میرٹھ سے لیا ہے

نزدیک رہا ہوا دور آیا وہ یک نفس	گھبرکے جان سے نکل بھاگی زار زار

واصف تخلص لال سنگھہ برادر اکبر ہڑا کر گلاب سنگھہ ستاق رڑکی مین ہے مین نقشہ کشی اور طب کی علم سے ماہر مین وہان اسسے بہت لوگون کو فیض ہے کیونکہ بیمارون کو دوا مفت اپنے پاس سے تقسیم کرتے ہین اور نسخہ کی مظفر حسین فایق سے لیا ہے یہہ چند شعر اونکے حضرت مشتاق نے بھی سنے تھے سو یہان درج کئے جاتے ہین ۔

بجز فرج صبا کیا جانتا ہے	چہرکی تو جوہر گلا جانتا ہے	سمجھتا ہے صلوٰۃ گا لیکو عاشق
	میری خبر کو دیکھہ کہتی ہے خلقت	کہ واصف تو کہہ کیسا جانتا ہے
اوبھری تہی جولی کن دنو علین گیا ہے	خدا بخشی اور دھوپ جو لگرگین رہتا	زاہد ابھول عبادت کیے ہو سیر زنو
		کارخانہ ہین عنایت کے عبادت کے

واصل تخلص ہرگوپال پرشاد خلف لالہ گنگا پرشاد متوطن کول مقیم فتحگڈہ ۔

واصل اب تو نی کیا ہمین چشم امید	ہر وقت دیکھتی ہون وہ رہی لگا ہے

والہ تخلص فیض آباد کے ہندون سے ایک شخص کا ہے اور وہ دہلی مین بھی گئے تھے۔

اعجاز لب ہے سکادم عیسیٰ کم نہین	دو پنجہ سیمین ید بیضا سے کم نہین	معدوم کو یونگر کوئی نابود سے کم نہین	مضمون کمر کا عنقا سے کم نہین

وحدت تخلص جیت رائے قوم کایتہ سکنہ میرٹھ ۔

ہر دم ہی عندلیب کو باغ مین ناگلی	فصل بہار آتی ہے اوسکو ہوا لگی

وحشی تخلص بشمبر ناتھ ولد گوپی ناتھ دہلوی۔

جو سر اوٹھاتی ہی کہی گی ہمارے	اوڑھنی بھی پہر اکرتی ہین بیل ہوا اوڑھتے

وحشی تخلص لالہ کنہیا لال قوم کایتہ خلف لالہ منگل سین نوجوان طرحدار خوش گفتار رشتہ دارون حکیم سکھانند رقم تخلص سے ہین تعلیم دہلی کے مشن اسکول مین پائی اور پھر شاہجہانپور مدرسہ گورنمنٹ مین فارسی کی مدرسی کی اب بیزریلوے مین ملازم ہین شعر کی اصلاح چندروز منشی درگا پرشاد صاحب نادر تخلص سے لی تھی یہ شعر اونکا ہے۔

شب فراق کو کاٹی ہین ہم سانگ سے	جو تو بہرائی تو یارب پہر ہمارے دن

وحشی تخلص پنڈت بشمبر ناتھ ساکن دہلی ایک غزل انکے صاحبزادہ بشیشر ناتھ بصیر تخلص نے بھیجی تھی اوسمین سے یہہ پند شعر منتخب ہوے۔

ہم اپنے جوش چشم تر کو کہتے ہین	حباب بحر فلک فتنہ گر کو کہتے ہین	کہان کا خلق کہان کا نس اور کیسی جا	یہہ گلعذار فقط اتنو زر کو کہتے ہین
یہ جوش آتا ہی عنقا کی باندہ لائین ہا	ابھی نہاتے ہی جو سے کمر کو کہتے ہین		

وصف تخلص بیجی مادھو این مولچند شاگرد مقصود عالم۔

ایک شب بیجی تو میری گہر مین اگر یگیا	داغ یہہ لعین بڑا ہی ماہ بیکر ہوگیا

وصفی تخلص لالہ سوہبا رام ولد دیبی پرشاد باشندہ لکھنو قوم کایتہ سکنہ دہلی شیوپرشاد دہیمی منیجر کارخانہ

امید وصل مین تیر نگہ کو ذبیح کرتا ہی	مٹا یا کچھ نہ قسمت کا لکھا کو کون ٹالے ہی	دل ایسا اوسد سے لہتا ہی کہ کہتا ہی	جو بہکر بات کرتا ہی کسی غنچہ دہن اپنا
نہین ہے تو پیر پنت کش کبھی ہم عہد صوفی کے	سلائین سوزن عیسیٰ کرے یک کفن اپنا		

وفا تخلص اجودھیا نول راے ابھیالی قوم کایتہ سکنہ نواب صفدر جنگ منصور علیخان بہادر وزیر محمد شاہ بادشاہ کے دیوان تھے اوجب وزیر موصوف نے روہیلون کا ملک فتح کیا تو اونکو وہان صوبہ دار کیا تھا ۱۱۸۶ مین روہیلون نے متفق ہوکر اونکے اوپر لشکر کشی کی اور وہ بہادری کے ساتھ اونکا مقابلہ کرکے اپنے ولی نعمت کی بندگی مین کام آئے فارسی اور اردو مین شعر کہتے تھے چنانچہ دونون زبانون مین صاحب دیوان گذرے مین اونکے چھوٹے بھائی گلاب راے امیر الامرا نواب بخیب خان بہادر کے دیوان تھے۔

بلکہ اگر کوئی زلف کو اپنی جو اوفا	پہرا کہ سطح ملے میرا سر ترع دل	کہنی لگاوہ سنکی میرا ناوفا پن	یارب رہیگا یہہ ہمارا تریک

وفا تخلص لالہ سنکر لال الٰہ آبادی۔

رہی زیر ی پاس ہے بجا یہ دل	یاد ہے بخطا بجا یہ نام خدا کا	جینگے کب رہی جان وفا تیری یاد میں	لازم ہر رہو در زبان نام خدا کا

وقار تخلص بخشی لونڈ اسے شاگرد منشی سیڈو لال مرحوم متخلص براز کایتہ سکسینہ قدیم باشندہ لکھنو اکثر کتب انکی تصنیفات سے ہین راجہ لالجی بہادر جسپنل کے بھائی اور مامون زاد بھائی راجہ الفت راے بہادر بخشی الممالک سلطنت اودھ کے ہین نہایت خلیق و کاربرار اور ایڈیشن دار انگریزی ہین لکھنو کی خوش قدری و خوش پوشی اور خوش وضعی انکی ایجاد ہے۔

نظر و نسی مہ و شب نے گرایا کہانا ہے	نیچا دکھا رہا ہی فقط آسمان مجھے	گرہون غبار راہ کہین ہو ان مجھے	سمجھے فلک زمین مین کی آسمان مجھے
عیسیٰ ہے ہی خو کیا معجزہ عیان	منہ کو چھپا یا دیکھ یہ درد نہان مجھے	کھٹکا مٹی فریب ہے بین ہے نہال ہون	کہتے ہین بادہ ہی جو کہین ہان غبار مجھے
اولٹا اثر ہے رونی ہین مجھے دیکھکر	زردی ملی ہی صفت زعفران مجھے	مین ہی ملو لگا جھک کے جو تم سے ملا مجھے	تھے بنا یا تیر تہین ہے کمان مجھے
کہان اون جو گرو ابھی کندہ قبر ہو	خواہش جو نام کی ہو کریں ہے نشان مجھے	پتہر اجلی ہین کہین ہے پتہر ہین ہا تہ مین	کیا سکل بت بنگا عشق بتان مجھے
ہی عشق بلکہ دل وہ غبار خط	کرتی ہی گرد کرکل وان مجھے	ری نور مین وا ہی چشمہ شت تو	انکہین و یکھلا ہی ترا پاسبان مجھے
رکہا کمر یہ ہا تہ جو چاہم آغشی	یوسہ کی تذکرہ مین کہا یاد ہان مجھے	انکہو تسی پوچہہ لو نہین ہے تا ہون را	تحقیق کر لو دے ہی شغل فغان مجھے
وحشت بلند پایہ ہی قدا کی ہین ہے	تحت ان سے دشت مین یگ کہان مجھے	جاتا نہین ہے ہی جہہ ہو کہا جان مجھے	آتا نظر ہی تفرقہ جسم و جان مجھے
سوسم فراق کا ہی سر ہر بن زخم تن	دکھلا رہی ہے لطف بہاران خزان مجھے	قاتل سراب ہو گئی دریا بی تری	مچھلی کی طرح چڑہو چلا ہی تپان مجھے
ہوتا وقار زم سخن مین ہمرا فروغ	دیتا یرنگ شمع خلد گر زبان مجھے	مانع ہوئے عارض ہین سر لگیو	دولت حسن مین ہیا نت مغر گیو
کہینچکر شانہ کہینچیا ہے زیا شانہ تک	وہ پر سی کیون اوڑی آتی ہے گیو	کالی مینا نگی گہٹا دم مین ہیر ہو گئے	تم کرو فعل الٰہی ہے سانگے گو گیو
چار عنصر بچا ہین نہ حواس خمسہ	بار بار آتو کیا کرے ہین نہ گیو	پہول سو رہے کے بنا دینگے کر نہو لونگو	مشک سے دینگی بسا ترا نے گو گیو
شکیو جو بلا ئی مجھی ساقی نی شراب	ہو گئی عکس فگن کیا سر سلنر گیو	حشر مین پوچہینگے جب حال سیہ کار یکا	بخطا ہو نگا دکہا کر وہ حشر گیو
نخلہ جا ہے کہ کل گر زندہ دلے	عرق رخسے ہوی آ بگی ہو نگ گیو	شمع گر ہو تری ہمرہ تو ہو نگی ہم	ہی دہلون سمع پر پر سے سر گیو
بل بہت کرکے تہ ہو بیو نگی ہو تری	باندہ نی طرہ بل دیکے برا گیو	مشکنا فہ ابھی بنچا یگا نغمہ پر تاب	ایسے ہی کر دینگی ہو کو یہ مطر گیو

تر ہو گئی مسی تری لبکی شراب سے — حیران ہون رات بہینگی کی قباب سے

وقار تخلص احمد کشن کمار خلف راے پردامن کشن رئیس مراد آباد قوم کایتہ سری یاست تعلقہ دار اضلاع مراد آباد و بدایون وغیرہ ہین انکے مورث اعلی کو محمد شاہ بادشاہ دہلی نے سرفراز فرمایا اور عہدہ وکالت پر مراد آباد مین تعینات بخشا اور سوقت سے مراد آباد مین قیام ہوا انکے جد امجد راے آتمارام نواب اصف الدولہ بہادر کے عہد مین خدمت جلیلہ نیابت چکلہ داری چودہ محال بخوبی پر سرانجام ہوئے اور جب دسلکہنڈ کا ملک نواب حافظ علیخان بہادر نے کمپنی انگریز بہادر کو دیدیا تو راے موصوف کو عہدہ منشی عدالت دیوانی پر کرا دیا سوقت یہ بہی عہدہ نہایت درجہ کا تہا سرفراز فرمایا۔

اونہون نے آخر تک روزگار کے اضلاع مراد آباد بجنور اور بدایون مین تعلقہ خریدا جسکو اب تک برکت و ترقی ہوتی جاتی ہے اونکے فرزند اقبال مند رائے پرداس کشن نے ۱۸۵۷ء کے غدر مین اپنی دانائی اور تجربہ کاری سے سرکار انگریزی کو کامل فایدہ اپنے سچی خیر خواہی اور تابعداری کا پہونچایا جسکے صلہ مین اونکو تین ہزار روپیہ جمع کی زمینداری پشتگاہ گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی سے بموجب پروانہ مورخہ ۲۰ جنوری ۱۸۵۸ء کے عطا ہوے اور اب اونکے صاحبزادہ بلند ارادہ یعنے حضرت وقار کو سرکار فیض آثار سے راجہ کا خطاب بھی ملگیا ہے اور یہہ صاحب بڑے عالی حوصلہ اور صاحب ہمت ہین اونکے عجیب عجیب خارق عادات سننے مین آتے ہین اور شعر بھی باوجود نوعشقی کے خوب کہتے ہین اونہون نے اپنا پہلا دیوان خود میرے پاس ۱۸۵۸ء مین بھیجا تہا جس سے سند جو ذیل اشعار منتخب ہوکر درج صحیفہ ہذا کئے گئے۔

دیر و حرم مین جلوہ قدرت ہے انکا
زنار سبحہ مین نہین فرق ایک کا
ہی ہیبت کعبہ زرغم ہو کفار کا
زلف شبگون بنے دل و دین گمراہ کے
وحشت نہ وہ تہا مست تہا نہ سودا تہا
سودا ہے چشم یار مین دل کا کہان سراغ
دل جو کہو کہا تو یہ کہتا ہے زیر لب
لٹتا ہی جو گیا کہا تو یہ کہتا ہے زیر لب
توسل فرقہ غا فتین یذ کرہا
وہ یہہ کہتے ہین تنگ آتی ہو جسکے لیے
دعوی کرے ہیٹے خدائی کا
ان بتون کی اگر زبان ہوتی
یہہ سوئے کیا ہے ڈھنڈورا کسیکا
لگر غنچہ چٹکا کہا بلبلون نے
پوست بانہی کا چمنین آج کہنچا چلا کا
روی رنگین کے مقابل لالہ انہی ہو
سوکے گلرنگ پیرہن اوترا
عرق چشم یار تہا کہ شہاب
بزنگ سا آئینہ ہٹکر کہی گہرا نہو
ضعیف چشم ستم کی بھی کیا ہیں
کہ ڈبی کہتے سے آلو کہی ہما نہو
وہ فاضل سے میرے ہو غیر کو فیض
سو شمع کے تفسیر ہے چہرا ترا
سے اگر زلف پشان زوال لیل
جب کہا کچھ اور مینے جو کیا انکار کیا
پور کا کل کو مالکا تو کہا تو چڑہا
خواہش ہی جو ملا یا تو ایا پہگا
دیکہا ہی جہرکے دل کہو لگی ہمنے کیا
غنچہ خنجر سے دیکہکے اولٹا پہاگا
کیا قیامت ہی وقار کا چال چلن
ڈہائیگی کیا قلعہ اسلام ہو پہر
گر نہ ہی ای محتسب تو می مگر تو تیا
گر آفتار رقیب رقیبا ست
وہ ترک آج آئے تو بر سونہین ائے
ہیبت بحر پہر کہلائے کا فو دنیا کا
مین نہین کیا نکا ہو کا فو دنیا کا
کام ہمنے عین غفلت مین بیع انیا کا
خشم ساقی چوم لی کل ہستہ مین فعا
الحدیہ تا لہین کہا نسی اترا یا
فریاد میری سنتی ہی وہ بام پر آیا
سو اگر کوئی خشم تر نہین آتا
بڑہتے ہی پاس نہانک کہ سیری ہی زیر
پہول توڑونگا آج نسرین کا
چاند سے منہ کا بوسہ لیلونگا
نہی جا نہ یان کہنہ نگڑا کسیکا
وہان چل گیا آج فقر کہیکا
دیکہکر سر تو ہتال یا نہ کہلا نیلگا
قد جو بوٹا سا کسیکا جلوہ دیلگا
تب میرا جا نہ کہن اوترا
جب کفن کی تی ملی پوشاک
ملا سرا یک سے وہ بت پر ایک کا کہنوا
گہر جگر میر گئی دلمین گیا جہا نہین ہا
مین کب تر ہا کر گرد و نہ زار لا ہا
یہہ یا نا ہا نگی بہون ہلتی ہی ہو ہو بہو بہو
یہہ ہنین وہ مہر مہ جنکو گہن ہو جا ئیگا
مرنے پر بہی محو ہو نکی ہنین وہ جگر
جہگہہ عکس پڑے ایکل رعنا ئیگا
دیکہو پہر جہانکے تو شکل کو نکلیگا
پہول سمجہی یا یا مینے پہلے پہل کہا
اوسکی پشت کو جو پکڑا مینے تو وہ پہر اڑا
آیا وہ حسن جوانی پہ تو سایا ہا کا
تا توان کیا کوئی جیسے جو کڑی چوٹ
اپنا معشوق بہی بلواتے گا
مول سے سودہی پیارا مفت ہو
دلمین کچہہ اور شک نہ لائین آپ
سو ہین یان خلد پہ کرکے نظر
مرا زمانہ اگر لیگیا کبہی کروٹ
لپٹ کے سو یگا وہ خط تو اما کی

وقار اور بھی پہلو میں آ ہو ڈسی ہے
سر جو کیا تر کل ملک رہوتی وہ چشم
کبھی سا ہہ تالی کی رو میں جو ہم
بار کی چشم سخنگو کی یہ سوزنی ہے
سودائے زلف یار نے کیا کیا مجھے
داخل کردن ہے بھیجا نو ہمیں یکو
پرس وفا ہی کی آفت ہے کچھ بچہ تم کس
بیت سوزن بنی لکھوا رہی کی یاد میں
داس میں لانے کے پہلا ملا میں
گلچیں کے ساہہ سے ضیا بلبلو
ہے بلا کی طرح خیال زلف
فارہ کی مرگ سو یہ معاہو وصل
مسجد الگ بنائینگے ڈھوا رہ کے
یہاں سے رہ معیت وہاں سے در گذہ
تشنے رہے جلو گلشن فیض ہوس کا
کار زمانی وہ محتاج خنجر کا گذار
اے ہی سو جسم سو دکھائے سا کا
گنگ سوں اہ دل لاز گر شم ہند
بخت ہو تقدیر ہو جو بہر کے
دل ہمارا صنم ستائے ہیں
مانند حباب گہر بنا کر
فقط سر تک ہے قدر دیدہ خاط
قید ستی میں عدم کو وہ گر کہیں
ساقی ہنہ وہ شوخ ہو پہر مجلو کیا
جب چلے تم یہہ شمل ٹھہری غلط

نر کہو شاہد معنی کو تم اسی کا رنگ
پہنیر سی بگڑ گیا بیمار کا مزاج
نہ گرجے نہ برسے سحاب اسطرح
ہیں چہد دو لین مژہ تر اکھڑ
سارے جہاں نے ہیچے ہنو یا نہیں
کیوں وہ کہر لسند ہو کہ وہ ہاں لسند
کہلا یہہ راز جو دیکھے مرا کے تیوند
مصرعہ جستہ سو جہا قد بالا ہمکا
ہر چند ہو نڈ امر گے سے پلنگ
بگڑی ہو جو نبی ہے دو اسیا چھوڑ
میرے سیر پر سوار اب کے برس
جی لیکے جا ریگا مرض لا دوا ہے
رکھینگے بار اپنے سر کا رے نہ ہو
نہ کوئی شاد یہاں ہے نہ وہاں مغلوط
یا غیاں کا ہو سم گل ہیں کیونکر کا
اتنا ہی اربو شعر سمگا رہیں فرق
انکھو ہیں جہاں سے رہا بہ زلف دتا کا رنگ
تیرے آگے اے جہا ہیں گنگ اسکے ہو
موت ہو جو یاں ہیں ہیں آ ہو تم
سخت کافر ہیں کیجئے بات کیا ہیں
ایک دم میں بگاڑ ڈالا ہیں
جو جہا خشک ہو کہ اسکی جا کا ہے
ظاہری جسم میں پوشیدہ کر کہتے ہیں
تریاق ہو کہ زہر ملا ہیں ہو میں
کبک کا نانی ہیں قاریں

کیا نہ تہا جہلے کو بندہ عارف کا ذ
دو کہ تحفا ہے نو عشاق سے کچھ مانگ
تکلف کو تکلیف بس کیجئے
سری چشم دوستی خ و لب سے یار کیجئے
نازاوسکا ہی چلیو نیاز اپنے طرز
یہ اک جہا نون ہی چلتی پہر ہوئے
ختم ہی عالم و میچ ہیں تیری ضم
رہگیا پاس وے اوہ ٹھکے ہارے وفا
رہتی ہی ضد یار کہ ہتی ہو اپنی ہٹ
قادون تو لیگیا گر اگر ہد تو لیجیو
درد کو یکسر مری سر کی تلاش
زانو کھا نکو تیرا کا ہر گز نہیں ہے ہم
وہ منڈانی نہیں خط عارض
جلتا جو تہا نصیب میں ہر کیا ہی
ہی ہی لطف کی صحبت ہے ہم ہو
سیف گہا ہوا قی کا رہ ہو تا ہے
کسکو ہیں ماندگان خلقی محو یاں
آج گو چیتے ہو مجھے چہپ ہو
لطف بر طرف بجا تم اب دیا ہے
پہن کر ہم قبا سے عریانی
ہے نام سی کا نفی و اثبات
تمہاری تیم کا ہم اجیا تے ہیں
ہر زمان قید رکا سی ہیں آدمی ہے
موزون ہو ہی صوف ہیں کہ تے
گریہی اسال ہے طغیانی سیل بہا

رکہا خنجر پہ بیری مریم نگا عرب
ورنہ بچو جلا دس شوخی تصویر کیجیو
ستم وصل ہیں ہے حجاب اسطرح
تو لا جو گل کا رنگ تو کم نکلا ہے رخ
وہ ہے وہاں پست تو ہے یہاں بلند
پہر اس دولت حسن پر کیا گھمنڈ
گل کا بد لا رنگ بلبل کو غم یاد ہیگا
ورنہ تہا کچہ اور لیلیٰ مکو تہا ٹھکے
ہوتی ہیں آج وے اسی ساری پلنگ پر
جا ٹھکے اپنا اپنا ہیں خراب ہو
اور سر کو ہے تو تہر کی تلاش
لیکے ٹھکے جین کرتے ہیں یا اضطرار
ہیں مثلے مگر خدا کا حفظ
چرلی سے ٹوٹی ہیں غیر عمگسار ہم
ہم ہوں یوسفکی طرف لم تو نوا کا طرف
لطف ہے نہ دا یجا نہاں غیب تک
قبر لالتا ہیں کوئی ہی مفلس کے
حشر کو دیکھوں کہاں جاتے ہو تم
حیا کو تم سمجھو او خرد سو ہم مٹی ہیں
پیرن میں ہیں سما تے ہیں
موجود کبھی کبھی فنا ہوں
نہ آپ جا و نہ کہا کی جا ہو
گہت گل کی رو تو ہو نہ پہ ہر
عنقا کی تہا رخ ہی ہیرہ دام میں
نگہت نے سر پہ باندہ جا گلیل ہیں

یہ نکتہ ہے وہ سادہ رو ہیں ہی
سبز عدم پرستی کی ہیں گمانیاں
دھن ہو یہ بات کہ پر دانہ تک لے
وہ بڑی تصویر مضمون لکھے سر بمہر
ہے ہمارے چشم میں جلوہ کسی کے لطف کا
احسان کس بکا ادھٹہ ہیں کس کے حضور
مرنے کے بعد ہی لگی روشنی قلب
جیجو! بہ خط عاشق و رقم کرے
دیدہ یعقوب بنا جائے یوسف ہو
کاٹ کہا یا تو نہیں ہے سینے
غیر کو کہنے مدعا عارض پر نور
دل نادان ہوا پھوٹ کسی اور پر
جو گفتگو ہو تو ہو اپنی اردو کی تم
وصالیں بھی تو ہیں بندوبست گاہ سے
پسند آئی زاہد کو ہے تنہائی
مصحف رخ خال مشرح کر زیر و زبر
ہوا ہے دشمن جان یار جانی
عاشق ہوں یک سخن ہے یار کرم
ہے جو دل میں خیال اردو کا
زلف پیچیدہ ایک مصرعہ ہے
مار کاکل نے ڈسا چشم سیہ نے مارا
کہ جی کی سو سیان یار کی تیج جیسے
نہ بھائی خوف عنا نامی سخاق
بہ ڈر ہے نہ جہاں میں کہیں ہوا ہے
یہ سرخی ہے جو اوس کے دست پا نے

کوئی اوس کی خط میں جو نقطہ نہیں
تیری کمر ہے جیسے سونا توان کہنا
تیتی بنی ہی خنجر بران جراسیمیں
سیسے اور سنگ تانیکی سیر دیوانیں
کیا چڑی پھر تے ہے اگ کالی ہے جیسا
ہم کیا سمجھ کے خواہش وصل کیا کریں
آئینہ سا لگا ہے ہمارے مزار میں
تو زبان خامہ کی پیلی ہی قلم کرے
اوسکے ڈور دینے مگر شہ ہی اوسکی مار کو
بوسہ کے لینے پہ جھنجلاتے ہو
یہاں پہ ہوتا ہے اچھا مکدر آئینہ
کاٹنی پہر پڑی سر سے کیلوار کی راہ
نہ کہی ہے کوئی بات ایسی کہ جو
الٰہی کیسے ہے یار تند خو کی تہ
ہمیشہ کہا ہیں اوسنے آرزو کی تہ
نقطہ سنگ ریگ لگا مصحف کی کیلوت ہے
مجھے کاٹے مار اسیتن نے
میں ہوں اپنی ہر گھڑی محکو بنا ہے
آہ لب پہ وگار آتی ہے
سبزہ خط نئی عبارت ہے
دیکھوں اب معجزہ لوگو کہ کیا ہوتا ہے
سو قلم میں ہے جو اگر حریر بھی ہزار ہے
نہ پکڑی اژدر دوسر کی
وفا میں ہماری جفا میں تمہاری
تو پھر معلوم سرسبزی خاکی

مانا کہ آہ ہوں یا نسیم ہے آرزو
منت کش جواب نہ گا سر رسول
دیر تک چپ سا اسکو کتنی دہان زخم سے
عاشق جانباز کو عارض گل کو بسے
بوسہ رخ صنم کہ دلیں بے وضو کبھی
مانا مزو کی لوٹ مچی دھول پائیں
لیں کے تو سو سیر سے اتنا ہے پھر کہاں
وہ ایک ہے کہ آئینہ میں ہے نہیں عکس
آب سیر سے وگالی عذار کو
دیکھا اشک سے خالی لیک نم گیا کو
بجا حیرت سے کہوں کیونکر لب خاموش
جبھی ہی دلمیں لگا ذکی فرقان
یکرنا ہا تہہ کا کیسا زیاں پڑتا ہے
مزہ جبھی ہے کہ تیغ ابرو میں
خط نکلتے ہی سبزہ رہا مضمون
جو عطر گل میں ہے وہ ناز بو کی
لالہ لکھا جو رخ اوسکو سوسن نے کہا
غمزہ کرتی ہے ادا آتی ہے
خانہ دل میں ہے خیال صنم
دیکھا تا رہا آئینہ ماہتاب
لال ہیں بہتی ہے تر دست پا
دو تین جام دیہی دے سیکڑوں پی
زبان کتنی فضل الٰہی نیرین
نہ مانگا کبھی بندہ کی وہ بات
رہا قیضہ میں ہر ایک تیر قضا کی

بہا گل پر بہار رونا ہوں
اوسکے دہن نہیں ہے تو سیر زبان میں
آنکھ کے باقی نہیں قبل تل تر یکا نگیں
نام لیدیجئے بجا نجان حاسدین
واں کا پار جانا ہے ہمارا کرین
لذت جوق عشق کی وہ دے انتظار میں
پہنچا تہا رانخواہے کے سگو نا میں
احوال ملک کہتے ہیں تم معدیل ہو
کبھی تو زیر میں میٹھا ملا دو
ستارہ سی پہر دیکھا ہمیشہ پر خبر انکو
رات بھر اونکا مقصا شاذ دن آیہ میں
سمجھتے ہم میں کل سے خار غمدہ
وہ نرم رو ہے بہت سخت گفتگو کرتے
لڑائی کون کرے ایسے خشگو کی تہ
شرح بھی لکھی گئی رہتن میں وقت سے
بہر کہنچا ہے مگر اوس ماہ تین نے
اسپہ نرگس کی طرح سیر ابھی ایک صبا در ہے
پہنے پہولونکا ہا آتی ہے
یہہ وہ کعبہ ہے جسمیں مورت ہے
سحر تک وہ گیسو نبلے سہنے
کہ ہمیں سر سبز نہاں جنگ ہوتا ہے
آنکھ نمیں سا فیا ابھی پانی جما ہے
ڈلی ہی مٹھائیکی ہر بات اوسمیں
خدا کا حکم جو کافر نہ مانے
گمان اجمیر میں ہے چڑھا کی

صبا نے اور ایا ہے انداز یار	چرائے جہاں نے بد نکو چلے

ولی تخلص ولی رام قوم کایتہ سکنہ شاہجہان آباد جو شاہزادہ دارا شکوہ کے شب خاص تھے اور علم عربی فارسی اور ہندی مین مداخلت تمام رکھتے تھے چنانچہ اونکے ہر زبان مین ملتے ہین اور وہ صوفی صافی مذہب تھے اونکو اول شاعر اردو زبان کا حضرت جوہر نے لکھا ہے اور عجب نہین کہ ایسا ہی ہو کیونکہ اونکے کلام سے ابتدائی حالت اس شاعری کی معلوم ہوتی ہے اور جو ولی گجراتی موجد شعرا اردو کا مشہور ہے سو اوسکا موجد ہونا تو تحقیقات سے ثابت نہین مگر وہ اول صاحب دیوان شاعر اس زبان کا ہو۔ ولی رام کے یہہ مین شعر بطور نمونہ کے لکھے جاتے ہین جو ڈہائی سو برس اول کی اردو کے ہین۔

تو مہمان آمدی اینجا شدی خود خانہ خاوند	تو اپنے آپ سے بہولا کسی کو نا پہچانا ہے
شراب سرخ می نوشی اجل کردی فراموشی	مرون کو دور مت سمجھو عجب یہ کیا نا ہے
قبا و چیرہ رنگین ہمہ از سرخ بکشا ئیند	دہین گے کفن کی چادر جو تیرا خاص جانا ہے

دیبی تخلص شاعر شیرین مقال رنگین خیال منشی شیو پرشاد ولد رائے سوہا رام وصفی خلف دیبی پرشاد قوم کایتہ سکنہ لکھنو جو ایک مدت سے مطبع منشی نولکشور کے منیجر ہین اور منشی صاحب ہی اونکو بہت عزیز رکھتے ہین کلام انکا بہت شستہ اور صاف ہے مضامین سے آمد کا جوش پیدا ہے آپ نے طبیعت ایسی شوخی زا پائی ہے کہ ہر شعر مین نئی بات نکالتے ہین اور کوئی بات جو چلے سے خالی نہین ہوتی زبان وہ شیرین کہ سنا چاہیے اور سیری نہو حسن بیان کا یہہ عالم کہ مطلب تصویر بنکر آگے آجاے اور پردہ مین نہ چھپے اونکے ہر ایک کلام مین نیا لطف اور نیا رنگ ہے اور اسی وجہ سے اونکے کلیات کا تمام مرقع اورنگ ہے مجکو بھی اوسکی سیر کا اتفاق ہوا ہے اور اوس سے جو لینے انتخاب کیا ہے وہ یہہ لکھا جاتا ہے۔

ہمے موزون ہوے وصف خوبی جاناں کیا کیا	مطلع مہر نے مطلع دیوان کیا کیا	شوق بیتاب تو نکلا جو حسرت دیدار جلد	تیر مژگان نہ لی جانے مین ارمان کیا کیا
سنکے افسانۂ شب ہجر کو ایماہ لقا	یاد آتا ہے وہ کہنا ترا ہان کیا کیا	ظلم سے تیری یہ تنگ ستم ایجاد آیا	نالہ لب پہ میری کر نا ہلو فریاد آیا
انتقام اپنا یہ مین حشر مین بھی لونگا	شرم آئیگی اگر سامنے جلاد آیا	تیر سے دلکو اندلون اک کاسۂ خون کا سا ہو گیا	یہ تماشا دیکھنے کی کیطلب رہگیا
پڑتی ہی بر ق سیر مین دلکو بجز جلنا	حسن کے شعبدہ پر کو کیا خوش آگیا	اونکی آرائش سے ہو دہی تھی کاکل دل	وان نہین لفظین یہان یہ رکا رہگیا
ایک لمحہ سکی اجازت نہیں ملتی ہمکو	کچھ لطیفہ میرا ایجان مقرر ہوا	دکھا نیکے بہلا کر جسے نہر دخنجر نہم	فراق یار مین جینا ہو موجب مدت کا
جب دم مرنے عیادت کو وہ لبر آیا	ناز کرتا ہوا دم ہی مرلب پر آیا	چشم کوشش سکے نہین بجکو تو خیر ہے	دل میرا اوس ستم ایجاد پہ کیونکر آیا
دل مین ہر بات تمنا کا ہر نیا خون	میرے انکو بتی لہو ح مکرر آیا	بدن و پٹہ سے وہ رات ایسا چھپا ہے	یہ تہری کہ میرا اعتبا تک نہ رہا
جانے سے اونکے پہلے ہی جان حزین گئی	کوس سفر تھا نامہ مرمنع سحر نہ تھا	دیا مین وہ قریب سے چھٹے لوا گئے	مین آشنا بھر محبت مگر نہ تھا

جیولہ اس شہر کی ایک طوائف کا نام ہے جو شعر بھی کہتی تھی

حنا کی بلائیں جو لیتی ہیں وہ صفا ہوئے
کیا کیا کیا یہ آپکی الفت نے میرے ساتھ

خواہش می بعد مرون بھی ہی
افلاس گھیرتا ہے تو ہوتی ہنر کی قدر

ساقی جو تیری ہاہ سے ہو وہ رخصت
صبر فرمائی و قیمتین فی احصرت بہ

حرف مطلب کو حسن سنکے ہنسا دیتا ہے
لوگ کاٹینگے گلا یا نکی ادا پر آپکے

جب سے جانباز کی پڑھا ہیگی تیرنظر
کہتے ہیں عشق ہے جو جہاں ہنڈیکہر

جہاں اُٹھیں سے سے کیلئے جلاد سعلہ داد
دوسرے در پہ ہے سوال حرام

سے پلائیں جو اپنے ہاتھ سے
چودہویں شب کی چاندنی ہے مجھے

صبح جی آئے شراب پیتیں
آئینہ دیکھکر لیا منہ پھیر

یاد ہے وہ حسن آرائش و خوبی سے
یا تو ہیں پھر حجاب سے کیا قاعدہ حضور

بیان کس سے کریں اندوہ وقت ہم ہونا
نہ کہنا یکمار وہ ہنسنا یا کبھی پھر آنسے

جیکہ اوجا ہیر آہ نکلا ہوں جاتا
قصد کعبہ تہا دیر میں پہنچا

کعبہ تہا ہے نہیں جسمیں کوئی نا مذہب
کہا تی میں کہلائی ہیں سنجے دولت دنیا

رہگا لیان دیتی ہیں سر زم وگا کہ

مصحف کو چھو کی مورد الزام ہوگیا
رسوا کیہ اخراب کیا در بدر کیا

ہے سیر تربت پہ سایہ تاک کا
پیر ہیں لوگ کرتے ہیں تم شباب کا

بڑھیجا اور لطف شراب کا
وصل کا کوئی تو ہو جا ہیگا پہلو پیدا

کیجئے پہلے میرے لیے تو قابو پیدا
قتل عام ہوگا اس جہنی نظر سے

ہو لیجاؤ کی یہ زود پشیمان ہونا
اتنو سو جکنڈ چاہ زنخدان ہوگیا

بجاؤ ہاہ یہ آہ آہ آہ آنسو تم مصطفا
میں گدا ہوں فقط ترے در کا

حور سے لون نہ جام کوثر کا
ہے گمان او کی میلی چادر کا

ہو چکا خوف روز محشر کا
کر سکے سامنا نہ ہمسر کا

پہولا پہلا وہ خوب شیخ جو قلم ہوا
در پردہ جیکہ وصل کا اقرار ہو چکا

نہیں مشوق کو کہنے سے صدقہ جو ہونگا
حلوا ولیکا سب سیت کی عالم جو ہونگا

آسمان ایک روز آسمان ہو جائیگا
کسطرف دہیان تہا کدہر آیا

تبکدہ میں جاؤنگا تو پر ہمن جلیجائیگا
رہتا ہے تہ خاک سدا مال دنی کا

ملتا ہے صلہ مجکو میری کم سخنی کا

میں گیا جو رلفین اونے چہیا یا
شاخ طوبی بھی ہے ارمان بہشت

ہے یہ رتبہ آپ کی سوکاں کا
باعث فنا کا ہی یا وہ ہمارا حیا کا

نازاں عبث ہیں جن و زوجہ آپ
لاؤں جو آپ اپنی پلیٹن گلوریاں

عیب ہے کی بڑی مشق یہ دن کو ہو
سو گیا فی یہ کمر شاعر و نے یا نہ

قتل کر کے مجکو وہ ہونگی سب سفاکیاں
اپنی مطلب کی تو وہ کرا رہا و نا نہیں

کہنکا و تہ اپنی گر چلیگی تیر ہو کر
آئینہ میرے ہاتھ سے دیکھو

کہیں ایفا ہو وہ عدہ یار
کاٹے کہا تا ہے گہر جدیں

ابر آیا ہے جھوم کر ساقی
ملگئی جان خاکمیں اپنی

نا آشنا کبھی سے ہیں جو راستا نہیں
انحضرت مسیح کہہ اپنی دوا کرو

تہا نی ہے اوس سے نی اُلفی و صالیہ
بجا کہتی ہیں دن کو عین نصف عید

غم ہجر کی سی ہوتی ہیں صبح و شام دیکھی
زنگ پر آئے تو دوش حکمت سلیم

واسطہ گود یا پیمبر کا
کسطرح سے لہکیں زنگی کی کلیاں

تیر نیکی دل سخت میں کیجئے تہی گہ کی
کون ہیں یوعنکو کہتی ہیں خلیفہ پہری

لو گل چراغ عمر سر شام ہوگیا
ہے یہ رتبہ آپ کی سوکاں کا

باعث فنا کا ہی یا وہ ہمارا حیا کا
ہے چلتی پہرتی جہانوں میں عالم شباب کا

تیار ہے فلک پہ ورق آفتاب کا
خشم آہو میں بہی کرتی ہیں آہو پیدا

نہو وصف کمر کا کوئی پہلو پیدا
نیچے کہلجائیگا اونکی کمر دیکھنا

جب میر مطلب کا وقت آیا تو واہ کہتا
یقین ہوتا ہی دم چڑہجائیگا تسمیر جہانکا

دو ہی مجھے مرثیہ سکندر کا
منتظر ہوں میں روز محشر کا

در پہ وہ ہو کا ہے مجکو آزر کا
آج ہو دور دور ساغر کا

کیا گیا اوس بت ستمگر کا
دیکھو ہمان کی طرح کبھی تر ہم ہو

اجہاتیب فراق کا بیمار ہو چکا
ہنگامہ ایک روز سہ سوا ہو چکا

کیا کرے ہیں اس سے مذکر ہر دم ہو نیکا
جو دے مہلت فلک تو کچھ کمی ہم ہو جائیگا

پر ہی دیکہی گا اوسکو تو جوان ہو جائیگا
نہ میرا پہرکے نامہ بر آیا

اقرار ہی ہر کل کو تری گلبدن کا
فرہاد زد دیکہہ لیا کوہ کنی کا

ایک صورت پر ہمار کا جو بن ہا

ہوگی نہیں وصل کی شب جسکے گریباں
ہم ملک عدم میں بھی گئی دھوم ہماری
جاں بخشی کی پہلا کون سے سورت وہی
جانب ترتیں ہی لے آئے آئیگا
میں نکل آیا ہوں آگی قیس بھی پیچھے لگیا
ایک آئینہ رضا کا رہا ہے تقوی

کیوں نہ سمجھوں اوکو پتلا نور کا
قیامت ناک ہوتا تیل سر پر بھوبھا
کچھ مزہ پڑ گیا ہے اونکو یہ سب
قاصد سے ذکر عشق کو کر طرح سان
کل نہیں آنیکی مجکو دل مضطر کی
عالم ہی کو نہیں ہے کچھ ہی ہر پسند

تیری پسند کیا کہ تجھی ہی عدو پسند
حیران ہیں پلنگ کو دیکھ کہ یہ جا
یہ جگہ ہے اسکی جو تو تو خوب تھا
پھر چولگا روز حشر پر ہر خلوت دیکھیں
بی چڑیا جاڑ سکو تو وہی نہیں قرار
اوکی رخصت ہوگئی بے نور شمع

پہلے سہو لاد لگا تا سو راب لو
گر قسم لیتا ہے میرے مصحف رخسار کی
تیری عاشقی بچ کرتی ہو لقد ایتک
سوئے وہ پہر پہر کے قسمے پہر سے
صبح ہوتی ہی چلا وہ گل رہتو سے
جو جاتے ہو بھاٹک کو اونہی ہاتھ

عارضی حسن بازار ان عجب یہ ہوش

سو بہر اتنی خطا پر مجھ وہ بدظن ہا
عقدہ نہ ملا اونکی کمر کا نہ دہن کا
تکلو زلت نظر باز دیکھا لیکا ٹھیرا
آئینہ اونکا مقابل آتے آتے آئیگا
عشق کی ہی پہلی منزل آتے آتے آئیگا
عالم ہی میرے سینہ میں اب تنگ محل کا

زلف دو وہ ہی چراغ طور کا
اگر باتیں بنانے وہ میرا کہنا آ
وصل کی شب کیا کہی ہیں آپ نے
بجھو ہوں کو دل مراد گمان ہیت
دیکھہ پایا کہ مجھے وہ زن بوالہوس آج
خود صورت آفرین جہانگیر ہو پسند

میرے پسند دیکھہ کہ مجکو ہو تو پسند
مانند شمع تو ہی آئی مشعلہ رو پسند
ملتا نہ آدمی کو دل آزردہ پسند
جنت تجھی پسند یا لکھنو پسند
معشوق اسلئے ہے ہمیں خوبرو پسند
کیا عجب محفل سے ہوگا نور شمع

وہ ابتدائے داغ ہے پر انتہا کا داغ
کیوں بڑھا ہیں ہاتھ ہمارا قرار کا
وصلکی راست ہے کوئی تدبیر اب تک
حاصل یہ ہو نہ صلہ میں رہے عمل
ٹھنڈی سانس نہیں صفت یاد صرصر
لگاؤ سر بہ دنیا دار انکو ہیں

رات بھر تو کا عالم ہے سحر کچھ نہیں

راست سفلہ نہیں ہتا پاہ کو طرح
مصر میں اونکی زلیخا نی لگائی قیمت
وا یکیا ہی گر شاعر و نسی کر لیتے
پھول اسے شوق شہادت و فرقہ تر تو بچے
ستارا جب کوئی ٹوٹا صدا یہ جرخ سے آئی
باور ہو تو کچھ دلکو تسلی ہو ہمارے

رخ دکھاؤ تم تو ہم بھی دیکھ لیں
اغیار کی چکنی زمیری سنے لینا
ہاتھہ کو ہاتھہ کسیکا نظر آئیگا
کسی پارے کے عاشق تو نہیں ہو
کبھی یہ یار جاتا تا نہیں پہنچیں
پسے ہی یا نہی اپنی ہے یا مار و پسند

وقت آخر وقت ہے اوٹھی نماز کا
آئی ہی سنکے زمزمہ رانی بدہن روح
جو ہمسے پوچھتی ہو ہمسے پوچھتے
یہ وضع یہ لباس یہ جوبن یہ آن بان
تدبیر اونکی وصلکی تو ر جھکی بہت
اونکی استقبال کو جاتی ضرور

کہہ مانی سے کہ میرے اسطرح کہیں پہنچی ہے
محروم رہے وصل سے کہو گے اپنے
امانت یہ ہی ایک پردہ نشین کی
البتہ میں نہیں ہم یاد خدا کرتے ہیں
ہمسے کیا بعد فنا بھی ہی اونکی خفگی
نہ جھپو ہمسے مثل نکہت گل

مدتوں دیر و حرم کی سیر کی

چال ٹیڑھی ہوگئی صوفت زمین بوس کا
تیری بازار میں یوسف کا نہ سودا ہوا
کسی طرح کا دہن میں نہیں کچھ کلام آتا
فشنگ میں جو قاتل اوسنے آواز آئیگا
قیامت سے غضب ہے ٹوٹنا پر نیں کا
جھوٹ ہے تراوہ و مل آجرہی کا کا

سنتے ہیں قصہ کلیم طور کا
ایک ٹھیکل تاج ہے خیمہ سر کا
سیر سے آہو کا جگہ پیلکا دلوں اچھا
رات بھر کرتے ہو تم آہ و بکا کیا کیا
میری دعا میں بھی ہیں آہ بی اثر کطرح
رغبت تجھی قریب سنا ہکو ہو تو پسند

ہی آیت یاد سے ہکو ہو تو پسند
ہکو نزل کر دے ہے خوش گلو
آتا نہیں ہی کوئی اگر خوبرو پسند
کیونکر سہارے دلکو نہو لکھنو پسند
آب مائین حیرت ہے تقدیر جدا
کیا کرے ہے پانو سے سفید شمع

سر ہو سوئے قاتل تو ملے امان میں
کیا ذکر دہن کا نہ ملی اونکی کمک
نہیں خدا دل بد کہا نیکی قابل
کام رہتی ہیں کچھ اور ہیں تو کام
سبزہ قبر ہر آن کی جو چر لیتے ہیں
میں تمہارے گلی کا ما رہیں

کچھ تو نسے وار میخانہ سون

دل بر اس کی کیا کہیں ہو ل آدمی ہیں عضو
کہوئے ہوئے سے آپ کچھ بات جا چکی
یخ بستہ دیوں ہیں حرص تباہیں
جیطرح مست ہوتے ہیں کیف شراب میں

برسوں جھا لیں نہیں ل ہی نہیں سہی
صورت کہی کہی تو کہا جا چکی ہیں
کر کا حل ہو کر گزر عقد و سگانو نے
رہی ہے محلے ثبات دہن میں سخن کو رہی

تصویر میں جو یوسہ لیلیا تہا ہنے جو دی
رہا آرزو ہ آتی بات پر تہ نہیں خود ہیں
آمد بسند اپنی طبیعت ہلدی
مضمون شعر ہنے کسی گہڑ نہیں

کرتے ہیں دعوی خلد کا یہ کہر سار
خصلت یزدہ نوازی تو ضمیر ہیں
ایک ہی جلو ہ سیاہ و کلیمہ ہو مگر
اتفاق آئینہ و یہ میں ہیں

مدتوں سے وہ تو ہیں ہی لیتی ہیں عدہ صل
شام ہوتی ہی تو کہتی ہیں کہ تو جا سو جا
عزت سے شہنشاہ تہا ملی ہی سر پر
چنبیلی ہو جا کی صدقہ میں ہا سو

اوس شوخ سے جا اپنی نکلتی ہو کہ کا
انداز تو کیلا ہو در ا بانکی ادا ہو
بولو تو ہیں سر لیتا ان انسان ہے جیکے
ہر بات میں لذت ہو طبیعت میں مزا ہو

ہمانکی جو کرسی و سر اخر حوز شید
جو تیلی ہو چلیں کے وہ ہو جلی کر ان ہو
آئی جو ہے گستاخی کی ہر ا گیو
لوگ سمجھے کہ ہوئے آج ہیر گیو

کسطرح سے ہو سرخ ہمکو حیات
وہ لب ہیں لیکن ذوق دل تو نہیں ہے
ٹہکر ا رہی ہو کا سہ سر گام گام پر
انٹہیلیو کی چال چلو راہ سے

قہر جیا نہیں ہے جو جب آئی صبحی نظر
رو یا لیٹ لیٹ کی تر ے استباہ سے
گالیاں دیتے ہیں وہ ہر بار اونہی ہنسے

حال کی سر کہانی تکی بولی نا رسے
ہی تو جھوٹا ہے بہت لچپ ہے فسانہ ہے
ہم تو کوی یار سے باہر نہیں رکہتی قدم
قیس جمع صحرا میں تو سجے عجب دیوانہ ہے

قہر چند تخلص ہر چند کشور بنیہ راجپوتانہ کل کشور عاید شہر دہلی سے سہ رتھے اور لکہنؤ میں جہپ گیا ہے اور یہہ چند شعر اوسمین سے منتخب ہو کر یہاں لکہے جاتے ہیں ایسے شاعر موصوف کا سلیقہ شعر بہت خیال عیان ہے ۔

یا عین ہے کہ جلوہ ہی جو دوس کا دکا
سر میری قتل کو خنجر نیا جلاد کا
وہ دل کو دو سیدم ہو در تس عیار کا
ملکیت سینہ میں ہے تیار سیق دہ کا

جام مہیا نی لیا پوسہ لیکو جیکا
قلقل مینا سے کلا غل مہیا کیا دکا
بلبلو نکو ہو گیا شوق اسیری خود بخود
کیا رگ گل سے ہیا ہے دام ہوس سیاد کا

خوب ہے کہانی اک بت چین کے تصویر
دہیان لین گیا اوسدم خدا کی یاد کا
سیل گریہ سے ملا یا غ ق ہو جا دیتے
کہکشان ہے چرخ پر یہ گرد پہل ہو گیا

یاد آئی بزم میں اوس صحبت خاص کی
قلقل مینا ہی شافی ہو قل ہو تیا
استکا دکی اعتبار کیجے نہاد و دکہو ص
تیر کی تعظیم کو گوشہ کماں کا فہم ہوا

سر کشان پا بند ا م رہتی ہیں
نقص عقل ہوتی ا دکی ہو جو نہ ہو
سیر ے صحبت سے ہو نور م تو کہ آنہو جو نہ
دانہ سینہ صورت نقش تن شہ نہم ہوا

پشت آئینہ کا پارہ نسل پر دا ڈ ا
تمعہ دکی عکس میں کی دہ عالم ہو
رہیگا آہ دلمیں بعد مر دن بے اثر مرکہ
بلیگا خاک تر بت سے بگولا اور نم کا

جو یو چہا ہا ر سے آنسو میرا اس چشم پر نم کا
دہان ستین ست منبع بیگیا نہ کا
یکو نی ذوق مر لقا نہ شور بہ کا
ہزا روز ولادت میں ہے عزیز مجہ کا

کش وحشت پہ کر تو ہیں شیلہ فشاں
یاد کش یاد سے دامن ہمون ہوا
آب سے تیرا شک سے قال نے خوش کو دے
جو ہر شمشیر موج چشمہ حیوان ہوا

مر کے غم سے میں چہا خنجر تی خوں ہوا
مین ہو شکو خنجر دہ یہ رامنون ہوا
خانہ دیدہ مین ہوا سے آنا زینو جلوہ
اندرون عفت پردہ نہیں جا سکو گا

رخشی غم سے سلیمان کا جواد ا ترا
گہر جین میرے پر یرو کا اوتا را ترا
یا غ دنیا میں ہیں بن بارکد او دہ کا
نر تن گل سے کہی تو بکو جا را ترا

بنے پہنا یا جو کل یار تی جو ڈالا
آجنگ سمجہنے اس طمطرا ق بد لا ادا ترا
مطبخ سے بلی مور بلخ کو او دے
مزع دلکو سر ا یک جہال کا دا نہ ادا ترا

بولے یوں جو رو پر ی یکہ کی حسن مہر د
کیا زمین پر کوئی گرد نتی فرشتہ اترا
میز نگ مار جو رے زمین پر ستیلا
پو سنیل کو کیا شوا زی نفس نے کا

رخ پر نور شک ماہ کا رعنا ئی ہا
یز نگ ہر سو دشن ہر ا یک رہ میا نگا
پردہ ظلمات پر سی ہیں او ہو
تمعہ تجسب چراغ بزم کو گل کر دیا

اسقدر نور ہے رخ صفائی یار پر	دیکھکر عکس چاندنی ہوئے بیقرار	آتا نظر نہیں کوئی جہاں تک نظر مجھے	تبلائی یار کا جو نشان کر تھے
تار نظر کو کرتا کمر بند یار کا	پر کیا کروں نظر نہیں آتی کمر مجھے	سیر نظر جسے جو تو سیر ہو جاتی ہے مگر	تری قدم میں ہی سیاطاقت خر انہیں

ہمت تخلص لالہ اندن امن لالہ سیتا رام باشندہ بہالی شاگرد مقصود عالم۔

	مین وہ صبر و فوت ہے ہی کہ سطوت	پوچھی نہ تم کو ہو سری خبر کچھ ہمی ہمن	

ہمت تخلص منشی بنسی دہر کایتہ سکینہ لکھنو خاندان شیلہ دولہ موید الملک صہارجہ بالکرشن بہادر حسارت جنگ یواں شاہ اودھ سے شاگرد منشی نیڈہ لال زمہ کی ہین اور کوئی شاگرد ہم حال نہ ہم کی بتائی ہین ایک اسوخط کی تصنیف سنی لکھا گیا اور سر خندہ ہی

کیا پسینہ سے جو یار تری نگہ سو	زہرہ گھٹی ہین ارقمی ہی بڑھکر سو	ہلیلگیا ارہیہ ہند وہین ملا کی خبر	آ تو جب پریشان پڑہ کر سو
بار ہا آئی ہین اڈاڈ کر پہونچے تک	ہوگئی شیشہ چوکی ہین سر سو	اس سے شوخ فی اب بند سے جوڑا	بنگلی ہنگ کا نادہ معتبر سو
شعلہ عارض نور کا دہوئیں سے ملجا	کون کہتا ہی کہ تو ہین وہ سر سو	کشت بند کوئی ہو سکتا ہی یان آنے	وہان ہین لاتی ہین یان تک نتر سو
طرفہ اس حسن خداداد کی بندہ ہین گواہ	مصحف چہرہ پر است ہین کلام سو	کیا جمی ان پاپتر ہی تری یحامہ	ریشہ دنیا ہی دم وصف ہیر سو

ہیثم تخلص بابو دیو کی نندن سابق ہلد کلکٹری الہ آباد ہی حال بعدہ ریاست گوالیار ہین سررشتہ دار صوبہ سہلگڈہ کی رہی اور اب کار ہین اور الہ آباد ہین رہتے ہین اونہون نے بھی استاد کو کی تالیف ہین بندہ کو بہت مدد دی ہے رازق مطلق انکو جلد بر سر کار کرے یہ شعر انکے اشعار سے چنا ہوا ہنود ہی

نیند ملگلط نہین انکھ مین آتی ہی	دشمن جان ہی ہے شب فرقت کیسی	سیدہی بات تو نہیں ہی جانی ہو پھر ہو جانا	ہوگئی ٹیڑی کیا بنائی عادت کیسی
	گیسو خم خم ہین کی گردش زانسا ہوتا	کفر و اسلام مین کو سلح جھگڑا ہوتا	

ہندی تخلص رای کنہیا لال صاحب کرکیولا بنجر بہادر لاہور جو اس زمانہ مین نامی گرامی اشخاص اور علما یا کمال ملک پنجاب سے شمار کئے جاتے ہین دو بانگ مندرجہ ذیل کتب تصنیف فرمائے ہین۔ گلزار ہندی پند و نصیحت مین ۲ بند کی نادر ۳ یادگار ہندی سیمیرون بادشاہون حکیمون اور اوتارون کی حال مین ۴۔ اخلاق ہندی علم اخلاق مین ۵ مناجات ہندی ۶ رنجیت نامہ مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر مرحوم کے حالات مین۔ اور انجملہ مناجات ہندی جو بلطور دیوانگی مضامین حمد و ثنا خالق ہود و سرے مین سے ملاحظہ سے گذری ہادر یہ چند شعر

ہی وجود جزو کل مین تری حکم جو	نیست او ہستی مین ہاتھ ہی تو ان جیتگی	حضرت غالب کی ہندی پر اڑا لی گیا	بخشکر تاج شرف اشتر بحون کیا
کر دیا ہی مجکو اوس نقاش نے	نقش لوح جا پہ بیشش یا حبیب	زلیت کا مضمون جو تم ہو سوچے	جانلو آخر کہ یہ ہوگا غلط
	ہین بابندان سیکڑون ہو جو ایک	او سکی مدت مین نہین کرتی کلام	

ہوش تخلص سوہی بہاری لال نام رئیس سہرہٹہ شاگرد مظہور۔

خون ٹپکتا ہو دیدۂ تر کا	کہلا گنجینہ لعل احمر کا	سوز مضمون سے ہو خاکستر	فکر ہے بال و پر کبوتر کا۔
نالہ نیزہ ہے اور دل غمناک	ہے حوالہ ارغمز کے لشکر کا	کیا کہون حال از لب بے ہوش	رنگ بگڑا ہے کیا مقدر کا
	ہی کونسا وہ دن کہ نہین لب پہ آہ	اور کونسی وہ شب ہے کہ شور و فغان نہین	

ہوش تخلص منشی تلک رام صاحب بوان ملازم مطبع اودھ اخبار لکھنو

تکلیں کیا ہو مدد سے دامان مجھے	دم بہر مین ہوا جاوگی کہرا مجھے	ہستی ہی یعنی خوب علم تک تلا نکلی	ثابت ہوا نہ اونکی کہکشان مجھے
نزلو گیا مین ہی ہاے دا آپکے طرح	دکھلائین انہی کانکی وہ چھلیان مجھے		

ہوشیار تخلص منشی کیول رام قوم کایتہ سکینہ سکنہ دہلی ولد سلطان بخش گہ بختی افواج بیگم شمرو صاحب عربی اور فارسی علمون مین خوب بلکہ کہتے ہین اور سیاق اسباق مین اپنی وقت کا اوستاد ہین اونکی تیزی طبیعت کی یہہ ایک عجب مثال ہستی درگا پرشاد صاحب تخلص نے لکھی ہے کہ تمیناً ۳۰ سال کا ذکر ہے کہ آپکو نوکری پڑھنے کا شوق اور ریاضی سیکھنی کا ذوق ہوا بندہ سے نوکری کی برن مالا یاد کی اور ماسٹر رام چندر صاحب سے حساب سیکھا شاید ایک ہفتہ گذرا ہوگا کہ حساب کے بہت سے گرنا گر مین بہت خوشخط لکھکر لائے اور کہا کہ دیکھو اوستاد جی یہہ ٹھیک لکھا ہے سبحان اللہ تیزی ذہن اسی کو کہتے ہین - یہہ صاحب ابتدا مین ثمرو کی بیگم کی سرکار مین ملازم تھی اور پھر وہانکا روزگار چھوڑ کر معلمی کا پیشہ اختیار کیا اور ہمکو بعض امیرزادونکو پڑھایا بعدہ جیلخانہ کی قید بونی تعلیم کے لئے مقرر ہوئی ان لوگ سب پنشنی انسپکٹر مدارس ہوکر اپنا کام انجام دیتے رہے جب ضعیفی کے سبب سے مصائب دورہ کی تحمل نہ ہوسکے تو مالک مغفرت اور شاگرد کی احسان سرشتہ تعلیم نے قدر دانی سے اونکو مدرسہ چاندپور کا مدرس کردیا چنانچہ اب اسی عہدہ پر مقرر ہین مین نے منشی درگا پرشاد صاحب سابق الذکر کی تحریک سنی اونکو واسطے بھیجنے اپنی اشعار کے تکلیف دی تھی چنانچہ اونہون نے مہربانی کرکے اپنا بھی بہت سا فارسی کلام بھیجا اور چند شاعرونکا کلام بھی لکھا اونکی علمی استعداد اونکی تصنیفات سے ثابت ہوتی ہے چنانچہ اب تک قریب بیس کتابونکی تصنیف کرچکے ہین جو ہر علم اور ہر فن مثل طب حساب ہندسہ ہیئت عروض قافیہ بدیع بیان معانی قواعد فارسی و شعر و انشا وغیرہ پر ہین ہین اور وہ میری رائی ناقص مین باعتبار تصانیف قصیدہ اور نثر قواعد علیہ کے قوم کایتہ کی بھی باعث فخر و افتخار ہین پرمیشر اونکو سلامت رکھی کہ ایسی ایسی اجلہ کرام کا وجود اس جزو زبان اور اس آرام طلب قوم مین غنیمت ہی اونکا فارسی کلام نوادل حصہ مین درج ہوچکا ہے اور اردو اشعار یہان لکھی جاتے ہین -

ملایا خالقین کہلایا تو نی قدیالا کو	ہمی کو سرو کو تمناو کو عرو کو ہما کو	خزاہیتم سیکون گیا ہے سلام نا	صراحی کو پیالہ کو سبو کو خم کو مینا کو
خط و زلف و قد و عارض نے تیری کردیا غافل	سمن کو سرو کو سنبل کو بکاؤ مطر کو		

ہیرالعل ناظر سب جج کورٹ میرٹھ مصنف مقنوی مشاطہ حسن - یہہ چند شعر اونکی کتاب مذکورہ سے منتخب ہوے -

شکر پروردگار ہر دم ہو	گو مہینا قرون ہو یا کم ہو	زندگی کا تو اعتبار نہین	ہان زمانہ کو کچھ قرار نہین
چھا گیا کچھ خمار سا مجھکو	آگیا انتشار سا مجھکو		

پیارہ تخلص کاشی رام اہلمد عدالت شاہ جہان پور باشندہ بہالی شاگرد مقصود عالم مقصود -

چھپ گئی سبری حال کی اخبار	تجھکو ای بیخبر خبر نہوی

یاس تخلص تن سکھ راے ابن رای پھبی پرشاد ولایت وار راجہ الفت رای شاگرد مقصود -

یار کی آئینہ رخی کی تجلی دیکھو	صاف شیشہ کا گمان ہوتا ہے دیوار کو		

یقین تخلص لالہ بلدیو سنگھ صاحب ہلوی شاگرد حافظ غلام دستگیر مسین ۔

کیا کہوں فرقت میں کیسے گذری شب تیرہ	دلپہ صدمہ ہونا تھا جو کچھ کر گیا	ہم نہ کہتے تھے تو ہی ہے یقین تا قیل	جا و کی تو ز الفت اکی تا دان بکھلا

تقریظ از تصنیف لطیف ۔ بدیہ شیرین بیان از اول ابتدئی آخر فیض احمد صاحب طالب علم مدرسہ ریاض نوشکی

موزونی الفاظ نظم حمد اوس ناظم مین ہے جسنے مطلع روشن آفتاب کو بیاض دن پر رقوم اور مصرع برجستہ ہلال کو سواد شب پر مرقوم فرمایا اوسکے اُبیاری فیضان سے ہشت بہشت کو تازگی حاصل اور اوسکی سازگاری احسان سے سپہر کو بلند آوازگی موصل ہے ۔ قطعات مہر تجلی قدرت اوسکی سے متجلی اور ابیات بروج تجلی صنعت اوسکی سے متجلی ہوئی سخن سخنوران فاصت عنایت اوسکی سے موزون اور بیان زبان اوران اصابت ہدایت اوسکی سے بصواب مقرون ۔ **قطعہ**

وہ ہی صانع کہ اوسکی صنعت سے	ہوئی مصنوع آسمان و زمین	وہ کہ اوسکے نور سے روشن	ہی رخ گلرخان سے یہ رنگین

اور رنگینی سعانی تا رتمام صنعت اوس معجز بیان مین ہے کہ مجموعہ موجودات کا اوسکی نظم شریعت مین قافیہ دار انتظام ہوا اور دیوان کائنات رباعی چہار اوہ منتخب اہل بیت اوسکی سے ردیف احترام کو پہونچا ۔ اور وجود جواہر اوسکا ایک فرد ہے سحر کامل موج و کمال مین اور اعضائے بیضا ضیا اوسکی ترکیب بدن مین سحر و افسون جمال سے **قطعہ**

وہ ہی بانی کہ اوسکی فکرت سے	ہوا مرقوم نسخہ ایمان	نظم حسان نے اوسکی برکت سے	یا یا حسن بطام و استحسان

اما بعد ضمیر گلشن نظم گلستان

گلستان سعانی اور چمن پرایان بوستان سخندانی پر مخفی نہو کہ یہ مجموعہ جو حضرت صمد خاک فیض احقاب عبیدہ سلیقے زبان انگریزی مین اسکول سرکاری شہر محمد آباد حرف نونیک مین مصروف بے تصفی خجستہ سیرتی لالہ لچھمی نراین صاحب آذر تخلص نامزد جواول انگریزی مدرسہ مذکورہ کی یوم آغاز نوشتجوانداز اسنا سے عنایت مشفقانہ اور الطاف مجانہ فرمائی ہین اور بوجہ ہم سبقی کی اکثر بمقتضائے مہربانیوں کی پڑہنے لکھنے مین مدد دیتی رہتی ہین فرمایا کہ میرے برادر معظم نے تذکرہ اردو شاعران ہندو کا تالیف فرمایا ہے اور اب جلد چھپنے والا ہے تو بھی ایک عبارت ایسی لکھدہ کہ اوسکی ساتھ مطبوعہ ہو اگرچہ اس بیزکو کوئی لیاقت ایسی نہین کہ اس تعمیل ارشاد کی قابل ہو لیکن بخیال اسکی کہ ارشاد دوست کی تعمیل ضروری یہہ چند سطر پیش کرتا ہون ۔ یہ مجموعہ جمعیت آئین قوم شکیبن سے ایک بستان ہے شکیبن ۔ اور یہہ ذخیرہ نضارت قرین بنظوم رنگین سی ایک گلستان ہے بہار آفرین ۔ نظم سازونکی لئے ساز ۔ نثر طرازونکی واسطے طراز ۔ حریفونکو حریف ۔ شیرین تذکارادر طریفونکو ظریف شیرین گفتار ۔ اشعار نغم ازدل پرغار ۔ نغم عنادل در گلزار ۔ اشعار صفات محبوب مین قلم ذوالفقار علم ۔ اور اعلام مدح منقوحین صفحہ دیباء معلم ۔ سراپائے ازعیب بری سراپائے دلبری صفت عشق شیرین تذکار شکنخوان گفتار بہترین اشعار عاشقانہ ۔ خوشترین نازمحبوبانہ اوصاف روز وصال مسرت افزا صفات شبہائے فراق حسرت افزا ۔ شمخانہ بہار منظومات قدرت سخن آفرین بی سخن سنروار آفرین جسکے مولف واقف دقایق سخنوری کا نثر حقایق نکتہ پروری کا شناسای معنی آشنایان قدردان دانایان گویہ درج ہنروری احرز برج سخنوری نوباوہ نورسیدہ چمن فراست ثمر پیش رس نہال گیاست پر حیق

خلد و دانش و بینش ۔ سرجوش بیتا ۔ ذ آفرینش مجموعہ کمالات انسانی مرات تجلیات یزدانی فیض بنیاد خوش قماش ملتفی دیبی پرشاد صاحب بشاش نائب سررشتہ دار محکمہ اپیل اعلی راجپوتانہ پورمین درحقیقت کتاب فیض مآب ہے اور انتخاب الجواب ہے ایسی تالیف لطیف آج تک کسیکو نہوئی ہوگی سبحان اللہ کیا کہنا ہے ۔ نہین ۔ ملکہ نکر سکے اصحاب دانش اور ارباب بینش جانتے ہین کہ تالیف ایسکی زمانہ مآلی اور ترتیب اس نگارنامہ عنبالی مین کسقدر تکلیف ہوی ہوگی سبحان اللہ ولا الیصار ہے امید ہی کہ بگوشہ چشم انصاف اس بیاض شکین سواد پر نظر فرماوین ۔ راقم حروف کنا اشنای انشا مین معترف ہی محسنان معروف حسن بیان و متعوف محاسن معانی سے کہ حسن انصاف مین موصوف ہین سترقیب مصنوف عطا بوقوف خطا و ترصد لوف احسان تحسین سوقوف استحان ہے

قطعہ تاریخ سال فصلی بشاش بحر فضل و الکہا جو تذکرہ

بیشک ہی کتاب یہ عجیب ہے	فصلی جو سال کیلیے کرتا ہی فکر یہ	آئی صدا یہ کانمین یہ تاریخ ہے عجیب	سطرے چند دلپسند

از نتیجہ فکر بلند و طبع ہنسی پیوند شاعر سخن پرور و سخن سنج مجسمہ نزاین صاحب آذر ۔

بیحد آفرین صد آفرین کہ آپ نے بہت بڑی کام کو انجام دیا ہے یہ عجیب تذکرہ تذکرہ الشعرا تالیف کیا ہے آجتک ایسا

تذکرہ کسی نے نہین لکہا واہ واہ کیا ہمت کا کام کیا ہی گویا دنیا مین اپنا نام کیا ہے	**قطعہ تاریخ**	مرتب ہوا تذکرہ شاعرون کا	
میری دلکو از بس مرغوب ہے	یہ بشاش عاقل کی تالیف ہے	جسے دیکہکر رنج محجوب ہے	یہہ ہی اوسکی تاریخ و لکہ آذر

عجایب غرایب یہ کیا خوب ہے **قطعہ تاریخ طبع زاد مجموعہ مکارم اخلاق شاعر تہہ افاق تہا گلاب سنگہ صاحب شاق بانشندہ یہ رکھہ ۔**

دہ لکہا تذکرہ یہ حضرت بشاش نے	دیکہکر کرتہی ہین جسکو واہ واہ یہ کیا	
خوش کا سنہ لکہا ای شاق یزدانی ہوش	کیا ہی زیبا ہی کلام ہندوان پرجوش ۔ ایضاً	خوب لکہا یہہ تذکرہ واللہ
واہ بشاش تیری کیا کہنے	ایسا کوئی نظر نہین آیا	سیکڑون ہم نے تذکرہ دیکہے
بیحیے شاق گر کوئی پوچہے	پڑہا یہہ مصرعہ از سر ہشیار	نغمہ بلبلان ہند ی ہے ایضاً
لکہا تذکرہ شاعران ہنود	یہہ ایجاد بشاش کی ہی تی	جو پوچہی کوی تہہ سنہ سال
		تو کہنا ہی مخزن شاعری

از شیخ شرف الدین صاحب چلہور شاگرد حضرت شاق جون سیر مین بشاش اور پر صاحب اخلاق ہین

تذکرہ لکہا عجب بشاش نے	ہندون شاعرون کا اسمین حال ہے	سوچا کیا ہی طور خوشتر لو	لکہہ عجائب یا ببیرہ سال ہے
قطعہ تاریخ از مصنف کتاب	بیلبلو شکر ہے ہزار ہزار	آئی یہہ یا نمین ہنسکی بہار	یار و رہہ ہوا ہی تخلی مراد
پہر کہلا ہی امید کا گلزار	فضل گل پر جہا نمین آئی	پہر ہنسی عیش ہی ہین سب سرشار	لیجیے شاعران ہند و کا ۔
تذکرہ دوسرا بوا یسار	تذکرہ کیا ہے ایک گلشن ہے	بلبلین نغمہ زن ہین حسین ہزار	ہی ارم اوسکی رنگ و بو یہ فدا
خلد ہی اوسکی ناد کی یہ نثار	ہی فصاحت کی آسمین کلزار	ہی بلاغت کا تازہ دستار	ہی بیاض اوسکی صبح عارض حور
اور سواد اوسکی شام زلف نگار	تین ہین اسکی نام تاریخی	پر ہرا ایکا جدا جدا ہی شمار	مخزن الشعر مخزن الشعرا
تیسرا نام مخزن الاشعار	مخزن الشعر سی سن تالیف	ہی عیان فضل شمس مضف نہار	سال ترتیب مخزن الشعرا
بی کم و کاست کرتا ہی اظہار	تام سیم سی عیان بشاش	سال تاریخ ختم لے تکرار	تمام شد

ضمیمہ آثار الشعرای ہنود

جن حضرات کا کلام بعد اختتام کتاب کے بہم پہونچا یا تمام و نشان معلوم ہوا وہ اس ضمیمہ میں بترتیب حروف تہجی درج کیا جاتا ہے اور جنکا کلام نہیں ملا انکے نام پر ہی اکتفا کیا گیا تاکہ یادگار رہے اور بروقت طبع مکرر شرط دستیابی کلام بھی لکھدیا جاسکے گا۔

آرام تخلص منشی رام پرشاد ملازم راج پیپلی پور سنگار نوازش سونگیری۔

خود آمی ہیں آپ یہ کہنی کو عیسی اور ان	کیا خوب کیا ہی سیری مالہ اتزاج	دیکھی ہی تجلی جو کسی برق نگہہ کی	قابو میں تذل ہی نہ سنبھلتا ہی جگر کا

آفرین تخلص لالہ بہاری لال ساہو کار فرخ آباد ستارگر دصفیر اپنے شہر کے چھ شاعروں میں سے ہیں اور نازک نازک مضمون باندھتے ہیں یہہ چند شعر اونکے جو پیام بار وغیرہ رسالجات سے منتخب کئے گئے تھے یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

خود گلا کاٹ کی جانباز ہیں مرنے والے	اور ہونگی وہ کوئی مرمٹی ذریت والے	صبح سی آج پریشان ہی کیوں دل والے	کس پر زیادتی ہیں بلبل بیکس نوا سے
اعجاز میں آپ سے سی اچھا نہیں کوئی	بیمار ہی کہتی ہیں سیحا نہیں کوئی	تم دیدۂ حیاطن سی سیری دلکو نہ دیکھو	داغ غم فرقت میں سویا نہیں کوئی
حیلہ سی عیادت کی کسی رفیہ چلا دو	بیمار کو کیا دیکھنی جاتا نہیں کوئی	اک بلائی آسمانی داستان زلف ہے	اک قیامت ہی کہانی یار کی تعداد کی
میری گہر میں آج آہا ہی جواہر نکلتے	چاندنی پہ سیلی ہوی ہی جلوہ خدا کی	مشاق ذیت کی ہیں ہم اور زیادہ	سیکہا کہیں تم جا کی ستم اور زیادہ
	ای آفرین اس تنگ قدم کو نہ ایسا	بڑہ جا ہی جور و جفا پہ ستم اور زیادہ	

اخگر تخلص منشی چتی لال قوم کایتہ سرینا ساکنہ بدایون بیک آزاد وضع اور صاحب جمال کے مرد اور ہی بتے منشی دیبی پرشاد سحر اون کے صاحبزادے ہیں مگر ہمکو کوئی کلام اونکا نہیں ملا۔

اضطر تخلص مہابیر پرشاد محافظ دفتر عدالت شہر ہوپال۔ یہہ شعرا ونکے طبع زاد ہیں۔

سودا ہوا ہی جیسی مجنی لفنا یار کا	یہ لا ہوا ہی رنگ دل بیقرار کا	عرضحال دل بتیا بکو شکوا نہ سمجھے	مدعا صاف تمہارے کیا کریں اور شاب سمجھے
	مقرر فاتحہ کو آئیگا وہ شعلہ رو اصغر	نہیں یہ چھپنا شمع کو کل یا نہ دفن ہو	

افسر تخلص منشی اجودھیا پرشاد خاندان رای ہمت رای مختار المہام ریاست ٹونک سے ایک بڑے عالم و فاضل اور شاعر صاحب دیوان اردو فارسی کے ہین پہلے علاقہ پنجاب مین بتحصیلدار رہتے اور اب پنسیبنا بنیانی کے فرخ آباد مین خانہ نشین ہین لیکن ہم کو کوی کلام اونکا دستیاب نہین ہوا۔

اکلیل تخلص ہوگوان سہاے طالبعلم اسکول بلند شہر شاگرد ناز بلند شہری۔

وصل کا ہی عیب گمان تجکو	ہم تو عاشق ہین تیری صورت کے

الفت تخلص الفت رای نائب منشی ڈویژن مین پوری سکنہ اٹاوہ۔

ہم ملک عدم کا نکین اور سفر آج	ہے ہای اگر یاد کی آنیکی خبر آج

انجم تخلص لچھمن پرشاد خلف منشی رام سہاے برادر عمزاد لالہ شادی لال چمن کے ہین قوم کایتہ باشندہ لکھنو انکا ایک قطعہ تاریخ الفیلیہ منظوم مین دیکھا گیا تھا اور کلام یکجہی مین نہین آیا۔

امین تخلص گنگا سنگھہ سیالکوٹی۔

دلبر تو جب ہے مین بھی کیا نظر آئے	یارب بہری دلدار کی جلدی نظر آئے

بال تخلص لالہ بالکشن ولد لالہ سداسکھہ بعل باشندہ علاقہ کول جو بالفعل ٹونک مین رہتے ہین یہ شعر اونکی تازہ مشقی کے شعر ہین سے بعد اصلاح درج کیا گیا۔

لگا یار و گ جو اسمین بنے گا کیون یارا	ابھی تو کھیل تماشہ کرتی رہا آون

بقا تخلص لالہ بالگوبند قوم کایتہ باشندہ لکھنو شاگرد منشی شادی لال چمن اور حال معلوم نہین صرف اسیقدر بتقریب یادگار غنیمت سمجھکر لکھا گیا۔

بندہ تخلص امرچند مدرس یاضی مدرسہ بہیرہ ضلع شاہپور علاقہ پنجاب اور حال معلوم نہین۔

بہار تخلص منشی کنولال رشتہ داران لالہ شادی لال چمن لکھنوی سے ہین۔

بہار تخلص منشی بشیشر سہاے شاگرد شادی لال چمن ہین قوم کایتہ باشندہ لکھنو۔

بہجت تخلص چرونجی لال خلف منشی تیولال باشندہ محلہ نوبتہ لکھنو۔

بیناب تخلص منشی شنکر لال خلف لالہ الیسری پرشاد سکندرآبادی حال مقیم اجمیر انکی شعر کچھہ پہلی بہی لکھی گئی ہین اور کچھہ پھر اب لکھے جانے ہین جو اونہون نے سالگذشتہ مین مجھکو بمقام اجمیر دی تھے۔

پہلی سی وہ اب نہین ہے خواہش	آئے کوئی نہ آئے کوئے	یارب ایسا بھی کوی دن ہو	ہم وہ ہین اور سناے کوئے
بوسہ کی طلب ہے کہتی ہین لبون	پہلے سنہ دھوکے آئے کوئے	گر دل ہی کوی نہین چرایا	پھر آنکھین کیون چرائے کوئے

یان جان عجب غذا بھین ہے | روٹھے کو سے منائے کوئے | سوکھ گیا میری مرنیکی خوشی ہی اوکو | ترسلی کرتی ہین وہ نرم عزا کی بدلے
یون بت تو خدا ایکا سبھی کرتی ہین پوجا | بت بت ہی آخر کو خدا وہی کچھ ہے | بوسہ کی طلب بوہ گی گالیان دیتے | امید ہی کچھ اور بلا اور ہی کچھ ہے
خاکسار جانا نیہ اسکی کسے شرف دین | سونا ہی بنا نیکی ہی اکسیر عین تاثیر

بیدھب لالہ پربھو یال دہلوی شعرائے زمانہ حال سے ہین یہ شعر اونکا ملا تھا سو درج کیا گیا۔

دی جلد کہین مرے لکو میری صدا نے | وا لو مین دل ہی سبھلا ہی جلڑا ہ

پوکر داس متخلص حضرات بریلی سے ہین انہون نے ایک کتاب گیان گیتا نام حال مین تصنیف کی ہے اور کریا کو ہی تضمین کرکے ایک ایک شعر کے اوپر تین تین شعر اپنے لگائے ہین پہلا بند ادسکا یہہ ہے۔

غضب ہی کہ انسان دنیا مین آ | برنیسان گناہونسی اپنے ہوا | وگرنہ یہہ تھا اشرف الانبیا | ہوتا نظر سے خدا کی جدا
برا ب یہی جو دیا ہی چاہے ہوا | تو سعد یکا یہہ شعر پڑھ بر ملا | کریما ببخشای بر حال ما | کہ ہستم اسیر کمند ہوا

تارا متخلص لالہ تارا چند لاہور مین رہتے ہین اور سودن حلوائی کی دوکان کرتے ہین اونکی تصنیف سے ایک خمسہ شیوجی مہاراج کی صفت مین اور چند شعر دیکھے گئے وہ یہان لکھی جاتی ہین۔ بند خمسہ۔

جہان مین ہیں جتنی ہین نیچ اونچ مورتین ہین | شبیہون کی قبلہ و کعبہ مین اور پیر شیوجین | جو نا بینا ہین کہہ بھی اونہین نور نظر شیوجین
بنا بیٹھے میری آنکھو تلین تو بنا گھر شیوجین | ادہر شیوجین اور ہر شیوجی ادہر شیوجی اور ہر شیوجی | اشعار

ملک الموت بھی آئی تو پیارے نہ مجھے | لانوی لی میری اتما ہی کہ گم مجھکو | آرزو مین دل آمدہ کی یاد آئین | گوش دل سے دا دسی یار کے کلام مجھکو

تلا تخلص لالہ تلا رام ساکن لال کرتی میرٹھ جیسی شاعر ہین اور یہہ شعر اونکی ذہانت اور طباعی کے گواہ ہین۔

غبار آلودہ بالون سے مہا سے آ سمان تو | ملا یا خاکمین مجھکو چلے ہین بن ٹھن کر | کیا تہا خاکسار پر ان کا کی ٹھہری | شرارت ہے عدو کی جو ہوا انکار ہین مکر
تو جب تیار نہ تہا نہ سہی کہنا کہونہ اتفاقیہ | کہین کی حال میر لرف نامہ کر سکا | کہ ہین

نمکین تخلص پنڈت رام جی مل قافیہ سنجان بدایون سے ہین اور فارسی اکثر کہتے ہین۔

تمیز لالہ ہزاری لال قوم کایتہ سکنہ لکھنو شاگرد منشی شادی لال چین۔

نوید منشی چنو جی قوم کایتہ سکنہ لکھنو شاگرد نسیم ہلوی۔

ثمر تخلص منشی اودہ بہاری لال مدرس فارسی کایتہ پاٹ شالا الہ آباد انکی تصنیفات سے ایک مسدس مہادیو جی کی استت میز جسکا نام مہادیو جالیسی ہے دیکھا گیا اور یہہ بند ادسکا منتخب ہوا۔

آیا ہی بھولی ناتہہ ترسی دیہ خاکسار | امید ہے کہ تخل امل کا ہو بار دار | خدا تمین آپکی ہی ہی عرض بار بار | سیر گنہ معاف ہون مین کن کیا لگا
خادم ہون تیری درگا کا ہو کی ہی آرزو | میری خبر نہ بھولیو اے مادر سوار

جلیس تخلص منشی رام سروپ تلمیذ صفیر فرخ آبادی۔

فسل ہو کر ای تم آ ہ شہید ناز تری	اچادر بن ہاتھ بن کشتۂ خونخوار انداز کی	ای جنون ہاتھی ہو کسکو کہو لیوے بدلا	سب سبب کرتی ہیں کہا کرہو کرن لیوا کا
	جو رہ تھی ہاتھ بن ہاتھ بن جلیوں کی کیچ	چھپیر تنگی شب وصلین ہم اور زیادہ	

سینوں تخلص جیونت راے برادر حقیقی رای نند کمار صاحب بہادر مرحوم شاگرد نسیم دہلوی۔

جوش تخلص پنڈت رام کشن اسسٹنٹ ماسٹر انگلش کالج رتلام۔

غیر کو پاس بہاد تو بہاد لیکن	اپنی محفل سے اداسی ہی عجب شے تجھ کو	

جوہری تخلص منشی شیو پرشاد تلمیذ حقیر فرخ آبادی جوہریان سخن فرخ آباد سے ہیں۔

جستجو کیا زمین پر شہرت دیدار کی	زہر ہوتی ہی دوا گرمی ہو بیمار کی	کیوں نہ آنکھیں اسکی کھولو لیلیٰ ہم ہیں	کچھ عنایت چاہیے بیمار کو بیمار کی

پیمن تخلص منشی رنگ لال باشندۂ لکھنو ایک شاعر متین سخن آراستہ ماذین ہیں قوم کایتہ شاگرد منشی رام سہای رفیق نامی تصنیفات سے کتاب سنگاسن بتیسی دیکھنے میں آئی عجب لچپ اور دلاویز نظم ہے اور یہ چند اشعار اوسکی دیباچہ سے منتخب ہوئی ان حضرت کا تمام خاندان حتی کہ رشتہ داران مادری بھی شوق شعر اور طبیعت موزون رکھتے ہیں۔

الٰہی سبز کر میرے سخن کو	بہار بے خزاں دی اس چمن کو	میری خامہ کو دی طوطی کی منقار	رہی تا شکر میں تیری شکر بار
زبان گلبانگ حق دستی ہو یکسر	بزنگ عندلیب نغمہ پرور	تری نکہت سی ہر گلبن سے ہو شبو	تری قدرتی لیلیٰ ہی سخن گو

اشعار ساقی نامہ

بہو فصل گل ہے اتفاقی	کہاں تھیں اور کہاں پھر تو ہو ساقی	عطا کر وہ شراب ارغوانی	کر دی پر ہیں وہ لطف جوانی
تم پھر دو دن ہی نا دنیا میں باقی	رہی عالم میں تیرا دور باقی	شراب تلخ سی شیریں زبان کر	عنایت سی بھی عذب البیان کر

نسیم تخلص بابو ہرپرشاد سنگھ بن بابو رام رتن سنگھ بن بابو بانکی پرشاد سنگھ خلف بابو دیو کی نندن سنگھ صوبہ الہ آباد کے رئیس اور تعلقہ دار ہیں بڑی عالی خاندان اور امیر ہیں پرگنہ شیورام ضلع الہ آباد کے تعلقہ اہیں شاعر اچھی ہیں طبیعت ذکی پائی ہے منشی دیو کی نندن صاحب ہنر نے کچھ غزلیں اونکی بھیجی تہیں اونمیں سے یہ شعر منتخب کئے گئے۔

حسرت بھی ہو کہ پاس ہجر ایرا نہیں	حیرت بھی ہی کسکی آئی قضا نہیں	صندل کی چاہیں ہو لوں اوسکو دیکھا	بس دور سر کی اسکی ہو کچھ ہوا نہیں
جنگ ہو جہاں ہو طرح جوش تراز ہو	محفل خمر ہو خیمہ ہو لغا ہو	کہاں تو یار تھا ہو مجھ پہ جاں نثار	مسی کو آپ ہی کیونکر لا سنو تو سہی
ملبت جڑاؤ نیتو قصور سلاد	ذرا سنو تو سہی تم ذرا سنو تو سہی	بیان شعر میں ہے رنگ سے جلسا پیدا	تری محفلین گرای شعر و پیدا ہے

جہیر تخلص نندرام اور حال معلوم نہیں۔

حلم تخلص لالہ جن لال ماسون شادی لال چسن قوم کایتہ سکنہ لکھنو۔

حلیم تخلص لالہ ماہو سے عرف منوہر لال بہو بالی شاگرد نسیم۔ اس سے زیادہ معلوم نہیں۔

حیران تخلص منشی جگناتھ قوم کایتہ باشندہ لکھنو شاگرد نسیم دہلوی۔

خادم تخلص شیو دیال شاگرد میہوشن وکیل عدالت لکھنؤ

وصف لکھتا ہون انکی موتی کی	میری مضمون ہین خیالتکی	وعدۂ وصل اونکا آپہنچا	دن نہین نزدیک اب قیامت کی
	کیا ہی آپنی پیجو نکاوصل دلادے	اور ہی ایک نظر الغیاث خدا کی کر	

حازن تخلص لالہ دلارام ہیڈ کلرک خزانہ ضلع ہوشیارپور۔

کوئی سفاک سے ہرگز نہ جو آدے	نترل تہر تہر تہ تانکی اوترنوالی	اوسنی امید برآنیکی ہرگز نہ کبھو	کرکے قرار ہین سو یار مگر نیوالی

حقیر تخلص راجہ رام شاگرد منشی شادی لال چمن متعلقہ لکھنؤ سے ایک اچھی شاعر ہین مگر ہمکو اونکا کلام نہین ملا۔

خضر تخلص منشی کالی سہائی خلف گنگا سہائے تحصیلدار لکھنؤ۔

فصل گل آئی چلین بلبلین گلزار کو	تو بھی صیاد ہا کر دی گرفتار ونکو	بعد مورین ہین خواہ جا بنکو الفت	یاد ہے خضر بہولی سی ہے یار دنکو
نسل بوگل گئی گلگلون فنا کیا کیا ناز	گلشن ایجاد کی بلبل ہوا کیا کیا ہین	استطاد صیاد بوتم ہنہین تا بقفس	اور نہ روز کی کہتا ہی فضا کیا کیا ہین

خلیقہ تخلص لکھی چند فورتہہ ماسٹر گورنمنٹ کالج متھی برایخ اسکول قوم برہمن پرگنہ باشندہ اجمیر عرصہ دو سال سے شعر و سخن کا شوق کرتے ہین ہندی فارسی انگریزی پشتو مارواڑی عربی اور اردو مین شعر نظم کرلیتے ہین اور اپنی کو شاعر ہفت زبان بتاتے ہین ابتک چہہ دیوان تصنیف کرچکے ہین اور چند کتابین اور بھی بنائی ہین شل سرقع فیض تیغ فلوت گلشن خیالات و بہارستان لطایف و ہڑاکی کلیف وغیرہ یہ چند شعر اونہون نے اپنی تذکرہ مین درج ہونیکے واسطے لکھا دیئے تھے۔

گلشن ہین گئی تھی پہرنی ہی یاد بہارا	شاید ہوا سی ہی لگی کوئی یار کو	خط جو نکلا دیال حسن ہوا	صبری میری دام کہا یگا
فرقین چشم ہین زلفین صنم کی	کمند دین دو آہو کی عطا کی	قطعہ زلف عارض نگہ خال خط اور چشم	ستب مانگین گے جو پہلو مین سے پھر لگا
اسلئے دلمین ہے دل ہی کو سبنہ کنا	پھر نہ یہہ ہوگا اسکا کوئی مل ہوگا	ہونگی ہر غنچہ چمن تبسم سے حلال	وہ گل جو چمن مین کبھی خندان ہوگا

خوش تخلص منشی کرپا شنکر باشندہ بدایون منشی دیبی پرشاد سحر تخلص بدایونی کے شاگردون سے ہین اور اردو کی شاعری مین ایک اچھی دستگاہ رکھتے ہین۔

خوش تخلص لالہ گوپال سہائے سکنہ لکھنؤ قوم کایتہ ایک اچھے شاعر ہین اور انکا تاریخی قطعہ شیوپران منظوم مصنفہ منشی شنکر لال فرحت مین درج ہے مگر ہمکو کوئی شعر اونکا نہین ملا۔

دانش تخلص ہیرالال قوم کایتہ باشندہ لکھنؤ اور حال معلوم ہوا انکی تصنیفات سے ایک قطعہ فارسی بابت تاریخ خاتمہ کتاب سنگاسن بتیسی نظم مصنفہ منشی رنگ لال چمن مین درج ہے۔

دریا تخلص نندلال محافظ دفتر راج کوٹ۔ یہہ شعر اونکی رسالہ پیام یار سے لیگئے۔

بجا ہی جیقدر کہ روز افزون ہے پیار	بہار تازہ خود قصہ ہوئی انکو جو	بہار آئی اڑنے لگے جو ہے پرگا یا نی	جو نکلو ستر س حاصل ہو اجب دیدار
	میرے احباب مین یا نہ رہگیر کچھ پہنچ ہوا	ہزارون جیتین ہر پتنی ہین سے مدفن پر	

دلیر تخلص منشی گوکل چند شاگرد اصغر علیخان نسیم ہلوی قوم کایتہ سکنہ لکھنؤ ہین مگر ہمکو کوی شعر اونکا نہین ملا۔

دکا تخلص پنڈت دیرج کشور اندورین رہتے ہین اور حال معلوم نہین یہ شعر اونکا ہے۔

ہوگا طلوع صبح جبی ہی مثل آفتاب	زیر زمین یہ داغ چھپایا نہ جائیگا

رسا تخلص منشی مادھو پرشاد نیرہ راجد سندرجیت قوم کایتہ شاگرد منشی شادی لال چمن سوز دنان لکھنؤ سے ہین مگر کوی شعر اونکا نہین ملا۔

رسا تخلص منشی رامدیال سخن سنجان شہر بدایون سے ہین لیکن ہمکو کوی کلام انکا دستیاب نہوا

رفعت تخلص منشی سنولال قوم کایتہ سری یاست سٹی انسپکٹر مدارس ضلع مراد آباد ایک اچھی خاصی شاعر ہین اونکی تصنیفات سے ایک مثنوی جسکا نام مفید الدہر ہے مشتہر ہوی ہے اوسمین اونہون نی عجیب کام کیا ہے کہ مضامین پند و نصیحت کو عام زبان اردو مین بصنعت تجنیس قافیہ لکھا ہے اوسمین سے یہ تین شعر جو عدل کی صفت مین ہین یہان لکھی جاتے ہین۔

عدل سی آپکو بہی ست کر	عدل سے آپ کو بہی ست کر	رہ انصاف سر کی بل سر کر	رہ انصاف مین فدا سر کر
	عدل کر عدل کر نہ کر بیداد	منحصی ہی نہ حشر مین بیداد	

رفیق تخلص گوبند سہای وکیل منصفی بانکہ شاگرد نوازش مونگیری۔

بہولی ی تم کرلی مجہی یاد کیا ہی	کیا خوب شادی مجہی صد مخبر آج

روشن تخلص موہن لال خلف منشی جگناتہ خوشتر مصنف رامین نظم اردو باسٹد لکھنؤ قوم کایتہ۔

روشن تخلص منشی جانکی پرشاد شاگرد شگفتہ لکھنوی۔

رہگی مٹ مٹ کی تہل تقریب اشتیاق دہر	ابتدا عشق یہ تھی انتہا کچہہ بہی نہین	

رحمی تخلص منشی راج بہادر کایتہ سری۔ انکا کلام کسیقدر تو پہلی بہی درج کیا گیا ہے اور کچہہ یہان پر طوطہ بند کر کے لکھتے ہین

بہولی تری دید کی جنہون کو لگن ہے	کہانہین جو ہلی عقدہ غم اور زیادہ	یاد انکین بلکین ترشناق عدم کو	پر خار ہوی راہ عدم اور زیادہ
	مین اپنے سوا غیر کو کچہہ بہی نہ تو دیتا	ملتا جو مجہے یار کا غم اور زیادہ	

رحیا تخلص اجودہیا پرشاد شاگرد احسان شاعر شاہجہان پوری۔

وہ یہ کہتے ہین کہ آسان نہین ہے مرنا	مین کہا تا بہ لحد ساتہ رہا ہون ہمراہ	بعد مردن جو دا ہو عشق کہلے	تنکے پہول میری تربت کی
ہمتو ایمن مین بہی تو ای رحیا	جلوہ ہین یار کی شرارت کی	آرزو ہی کر یو ہی کام نکلتا لیکن	غیر کے پہیس مین پہنچا نگی تم مجکو
	زیارگاہ یاد جو دل کی طرف رہتہین	شاید نشانہ میرا اوڑایا نہ جائے گا	

سحر تخلص منشی دیبی پرشاد قوم کایتہ سری یاست سکنہ شہر بدایون سب ڈپٹی انسپکٹر ایک نامی شخص اور عالی دماغ مصنفان اشتلاع مغربی و شمالی سے ہین اگرچہ ہم انکی روا سوخت کا کچہا انتخاب پہلے لکھہ چکے ہین مگر چونکہ اپنے پادہ حالات

اونکی سوانح عمری کے متعلق معلوم ہوتی ہین اسلئے یہان یہ ذکر جزاد لکھنا مناسب سمجھا جاتا ہے - انکی آباد اجداد ہمیشہ ذی علم اور سرکاری عہدون سے مشرف رہے ہین انکی والد منشی جیتی لال بھی شاعر تھے اور اخگر تخلص کرتے تھے اونہون نے بھی یہ فیض اونسے ہی پایا ہے انکی ولادت سنہ ۱۸۹۶ مین واقع ہوی چودہ برس کی عمر مین انہون نے مولوی طاہر الدین سے علم ادب کی کتب متداولہ پڑھین اور پھر علوم عقلی ریاضی اور طبیعی وغیرہ متعدد فنون نوشتنی کے مختلف اوستادون سے حاصل کئے اور اب تک کتب ذیل تصنیف کر چکے ہین - خلاصۃ منطق - معیار البلاغت - معیار الاملا - نظم پروین - ارژنگ چین - رکاز الفیض - تکمیل المساحت - مرآت العلوم - دیوان سحر سامری - واسوخت تحریر عشق و تقریر عشق - اور ان کتابون سے منشی صاحب کی فکر کی خیالی اور معنی آفرینی ظاہر ہے اور جو کلام ہے وہ سوز اور درد سے خالی نہین یہ چند شعر اونکی دیوان سے یہان لکھے جاتے ہین -

زینت عنوان ہی مضمون علم قوم کا	مطلع دیوان ہیں مضمون مطلع خورشید کا	دیر مین سمجھ وہ ہی کعبہ مین جو سمجھے	طالب نظارہ کو گر ہو سلیقہ دید کا
سنگ طفلان قبر کا سامان کئے ہی ہین	چاک ہو کر دامن صحرا عنقریب ہو جائیگا	سجدہ ہی جو یون ہی عشق بتان مین کرین	دل مضطر ابا رہے کیونکر طفلان ہوگا
واعظا عشق مین گناہ ہی کیا	عاشق اللہ ہے پیمبر کا	دنیا مین ایک ہی ہی نبی شراب	واعظا بہشت مین یقین ہے پانا خواب
بیقرار مان رہ یار مین مر گئے	سفر مین ہوا یہ سقر طے طرح	ناوکزہ کا دیکھو تو ہماری پلہ	نہین تاری آہین گردون کی سیر کرانے
جا گا سوئی ہے حلقہ گیسو کا یہ عجب	پوسہ لیتا ہی ترے کان کا بالا نکر	پوسہ لب سے زمنہ پھیر مرجاوگا	اتنا بیاری پر ہیز مسیحا نکر
نکیون پابند ہون اہل صفا خاطر تنگ کے	نکلے تھی کبھی کہان کبھی آئینہ کو پار	ایسا قدر داں نہو کوی شعر کا	تو زندگی ہی سوت سخنور کو اسطے

سرشار تخلص لالہ مدن موہن لال خیر آبادی کاپور مین رہتے ہین اور سناہی اردو شعر بھی کہتے ہین مگر ہمکو کوی شعر اونکا نہین ملا

سلیم تخلص منشی مدن موہن لال شاگرد صفیر -

رکھدیتی ہین نادہی سر اونکی قدم پر	مغرور ہون کیونکر ضمم اور زیادہ	کہتا ہی نہیں ایسا تو سنتے ہین وصل ہی یار	بھیجین گے نہ کیونکر بھی ہم اور زیادہ

سوسن تخلص مہاراج کنور شیو داس سنگھ سکنہ موضع کا جو ضلع الہ آباد -

کعبہ مین دیکھا دیر مین جا کر کیا تلاش	ملتا نہین وہ شوخ ستمگر کہین نہ	سوسن وہ یار کیا کہی جسکا پتا نشان	تا فیر تری آہ مین کچھ بھی اثر نہ

سیماب تخلص لالہ بینی دہر و لالہ الیسری پرشاد باشندہ قدیم سکندرآباد ضلع بلند شہر حال اجمیر پہلے پولیس مین ایک اچھی عہدہ پر نوکر تھے اب پنشن لیکر خانہ نشین ہین اور شعر ابتدا عمر سے کہتے ہین اونکی مشق اچھی بڑھ گئی ہے اونکی بڑی بہو بہا منشی - شنکر لال بیتاب بھی اونکی خوشگوی اور مضمون تراشی پر فخر کرتے ہین سال گذشتہ مین سیماب نے مجکو کسیقدر کلام اپنا منتخب کرکے دیا تھا اوسمین سے یہ چند اشعار یہان لکھی جاتے ہین اور ایک شعر اونکا پہلے بھی درج ہو چکا ہے انکی تحریر زیادہ ہین اور اس سے وہ زبان اردو کے طالبعلمونکی لئے بہت کچھ مفید ہو سکتی ہین - اور یہ صاحب بھی مثل اپنے بہائیونکی بڑے خلیق اور صاحب مروت ہین -

بہتر ہے کہ منہ نہ آئے کوئی	جو آئے نہ منہ بنائے کوئی	جو اور کہین نہین لڑی آنکھ	پھر کیون آنکھین چرائے کوئی

محشر میں ہنو خدا کا دیدار — جو ہم سے نہ منہ چھپائے کوئی — پوچھی جنجلا کی ہاتھ توڑیں — چوما تو مجھے لگانے کو ہی

۵ اس شعر میں ایک عجیب لطف یہ ہی کہ کوئی لفظ غیر زبان کا نہیں یا خالص ہندی لفظ ہیں اور ایسا بہت کم اتفاق اور ہاتھ آتا ہے

یہ بھی ایک جنگ نرگسی ہے — دل و نیاد لگی نہیں ہے — ہاں جانبہ لہسل سکے کوئی
منہ آگی منہ پہنو کی سماب — ناحق کیوں منہ کی کہا لی کوئی — کہا ایکدن بولتی اونچا بیٹھ کر — تو بولی آپ ہم پر کونسا احسان کر رہے ہیں
حضرت عشق وہ بت کیوں ہو مرا رام نہیں — میں صنم کیسے کہوں کہ بندہ اسلام نہیں — سر اونچا کہا بہت نے تو پھر جھریں — تمکو بیجا نہ کہا ہوں تو برا مانو نہیں
کار بد کا کبھی انجام نہ اچھا دیکھا — ہو گیا منہ فلک پیر کا کالا دیکھا — جب کہا اوس سے کہ یا کیا منہ سیاہ دیکھا — عجب انداز سی کہی لگا دیکھا دیکھا
تیری بیمار کو اچھا جو نہ ہونا دیکھا — نہ سہی انسا اوہے اوہ نہ سہی انسا — تیرا انداز عجب لف چلیپا دیکھا
اب تو ہولی ای بت کیسے ہو دل ٹھنڈا — اف کی سکیر دل موم ہو سینہ میں — کوی فولاد کا ٹکڑا عوض دل ہو گا
لیکے دل عاشق دخستہ کا کیا بیچو گا — اسکی خاسلی راکنٹو نہ پھکا کہو — اونٹ کی گردن گو لو نچا ضرور ہو گیا
دل لیا تو نی مرا بوسہ لیا مستی ترا — نہ رہا اوس سے وسیکہ کوئی اب علم کا — اور گئی یاد مسیا عقا کو تو ہو گیا
موتکو کیا مات آلی چوچی نہیں — کہی تو جو ہمارے شہر فشان نہ ہو — کری ہر جرح تمکو گار عشان نہ ہو
سزا دیتا ہا جی بچلو یکہا اوسکو پڑا — اپنا دل تہا دیا ہا ہمارا غلط تھا — کیون کہی کوی دل دانا حق
ہی سچا حیات کتنی ہے — حقانی ہو جو ہی سنہ لے کے — وہ خون ہو تی ہی اپنا کی ہی کری
ٹھکتی اور سبھی کو ہر جنر پڑ تی — حق ہی جیک ہی کہ پہلے نہیں ہا ہتے — کاش ہم پوچتی ہوں تمکو خدا بدلے
نہ کہا جنبش ابرو کا سر مو لقما — دل شناق ہو تو شوق تھلا ہے — پینتر ہی آپی مقابلہ جیسے کی بدلے
سیون بلبو ہو یا ب میرا حال دل — پر رو تو نی انکھو نہیں ہے تو ہو کا جلکو — سیختی بد کہا کہا کہا تقدیر کا جلکو

رباعیات

قصہ مسیل گزشتہ دیکھا ہوا کو دیکھو — مجھ سی نہ چھپی وہ نہ ہی غیر اوس سے — گو ہم مشکل و گر نہ گو ہم مشکل
میرا دل اور سپہ غیر ہوا دل کا دل — میں جیتا اور سپہ غیر ہو وہ مایل — جو مرتے تو قطع ہوتی ہی امید — جیتا دشوار مجکو مرنا دشوار
وقت میں تری بچکو ہی جنبش کا مدار — ہی وصل کی امید پہ جینی کا مدار — اس موقع پر یہہ راست آتی ہی مثل — نا دانکی دوستی ہی جیکا جنجال
ہی تیری واحتمین میرا ابتر حال — افسوس نہیں تجکو ذرا اسکا خیال — ہمیشہ خمیازہ اسکا اب ہمیں پر کہ ہی — ہی ہی خود کردہ کو نہیں ہے علاج
تب تہا یہ زعم تمکو چوچہ ہی آج — فی الواقع دیا تہا اسکو بھی رواج — کس استغنا سی دی ہی جیسا ہی جواب — سنگ است بجیا خوشتین سنگ
کہلایا جو اوس سے حال اپنے مرینگ — کرا تو سنہا لی میں سیر نہ زنگ — اس نسبت خاطر اب سے دنیا میں — مشہور ہوا ہو نہیں نہام سیماب
تہا ہر روز حسب ہون میں تیار — بیکل رہتی ہی جیسے ماہی بی آب

ایضاً اشعار

جو دلی سی نہیں کہی تو اون سے نہیں بنتی — بگڑتی ہے اگر ایمان سے بھی خدا لگتی — نہیں ہوتی ہے سیری سیکڑوں سے کہی جاتی ہے

زمین کو کس بلا کی ہتھیلی یا خدا لگتے | پردوں کی بیت بد سے ہر ایک کو خوف تا ہو | نہ موت آتی ہی غیرت کو نہ کوئی بلا عالم لگتی

شاد تخلص لالہ بالمکند سکنہ گورمالی ایک اچھی شاعر ہیں یہ تین ہفتہ ہوئے رسالہ پیام یار سے گئے۔

شب وفا میں جس سر سال نے | آنسو پونچھے میری ندامت کے | لفنگوں میں کل رہو گے کہتے ہیں | مصنف بکلیف دہ ہر نکلم مجھکو
کی ادھر توجہ اور ادھر صلح ہماری آئی | ابھی تو یہ بھی تاہی نہ سم مجکو

شام تخلص شیام سنگھ سکنہ راولپنڈی۔

یوسف کے سامنی تجھے بازار لیچلیں | دیکھیں تو کسکو ہووہ ترے دیدہ و پسند

شبنم تخلص بابو بدری ناتھ صاحب بابو جیکشن لال مرحوم کا نیتہ سری باست برادر منشی بہاری لال فطرت باشندہ وزیر آباد شہر دیہنکا تخلص ترعت ایک رنگ خیال شاعر اور صاحب دیوان ہیں ان کی تین چار غزلیں ان کے بھائی نے بھیجی تھیں ان میں سے یہ شعر منتخب ہوئے۔

جسم بدور کیا ہو ہی صورت تیری | اول ہی ہو ٹوٹ نہ جاں تا عارض | بوسہ دیدی کہ نہ چھوڑ نگی رخ رنگین کے | کہو یا آپ ہی خود ہی قرار عارض
تیغ ابرو سے نہ دھوکا ہمیں یوسہ دیدے | خوف جاں کہتی نہیں عاشق بیمار عارض | تب فراق میں جینے کی ہمیں باس نہ رہو | جھال رہے ہے طبیعت سے اداس کر کہو
تب فراق میں جینے کی ہمیں باس نہیں | کہتے ہے کام نہیں کوئی ہمارا عارض | لیا نہ بوسہ کا کل سمجھ کے مار سیاہ | نہیں سانپ سے شبنم ہمیں اس کا کہو
نہ بوچھو میرے دنیکا ماجرا | کہ عمر ابھی اسمیں بسر ہو گئی | وہ یہ کہہ کی گھر سے ہماری گئے | اوٹھو جاگو شبنم سحر ہو گئی

شرار تخلص پنڈت رام ناتھ ساکن شہر ضلع رہتک۔

اللہ اللہ کہ ہر جگہ ہے جو شہر میں | نقطہ قائل کی صحرا میں جو یوں نجم زمین | جرم الفت فقط کیا کہیں میں نے ایسا | عشق کرنی ہی جرم تو سب قابل تعزیر ہیں

شرف تخلص بھاگ چند صاحب سکنہ برادر حفیظ شاگرد فقیر شاہجہان پوری ہی۔

سایل وصل جب ہو کے ادھر سے | کہے حیلے کئے تراکت کے | یاد آئی مجھی ہی شرف کسی کافر کی نہیں | برق بانہائے دکھایا جو تبسم مجکو

شعلہ لالہ گنیت رائے رئیس شکوہ آباد اپنے شہر کے شاعروں میں سے ہیں۔

دیکھتے ہی بھاتی ہے ادا جاتی ہے | آنا تو میری آنکھ میں پلکوں پہ تیرا آئے | خبر سے زبان کاٹ ہی لیتا میں تیری | شکوہ بھی کبھی میرے زبان پہ اگر آئے

جبہ کہیں دستار کہیں آب کہیں تھے | میخانہ میں اس شان سے زاہد نظر آئے

شفق تخلص رام نرائن شاگرد فیض لکھنوی۔

گرین پروانے لاکھوں جسطرح ایک شمع روشن پر | فدا ہی یوں زمانہ اس پری پیکر کے جوبن پر | اگر وعدہ ہو جسے خون بہا دینی کا محشر میں
چھڑک لی خون ہمارا اسی سنگدل نے دامن پر | جلتا ہے سوز اشک سے خورشید کس لئے | ہاں ہاں ہمیں ازل سے ہے وعدہ نصیب اپنا

شکیل تخلص شیو بال سروپ سکنہ میرٹھ محرر مفتی بیان کے شاگرد وطن سے ہیں اور خوب مزہ شعر کہتے ہیں۔

پردہ میں رہا بجکو تری چشم حیا | پھر چشم سے کہنے کہ تجھے کیا نظر آیا | کیا جھک کی کہا کہ میں نے دیکھا نظر آیا | شاید دل پر تیر کچھ ایسا نظر آیا

بچپن ہنوز دل پہ تپاک سنبھلنا | وہ پردہ کرا دوہ جلوہ نظر آیا | گھر آیکا ہے خانہ دل پردہ ہی کس سے | ارمان کسی گوشہ میں کچھ کیا ہے

شمیم تخلص پنڈت شونرائن وکیل عدالت ضلع جالندھر۔

مرکیا سیر جا کی یہ سلمی جو کیا ذکر | ہے تھے گا ہان آئی ہی یکجو خندہ آج | دل کھولکر پی یہ میں بیٹھ کر شراب | ساقی فی یا کھول ہی میخانہ کا دروازہ

شوق پنڈت جگموہن ناتھانہ دہلی میں رہتے ہیں اور اشعار دل پسند کہتے ہیں۔

یاس اندوہ وحسرت وارمان | ہیں یہ میری یہ رفیق ملت کی | کرکے برباد صحبتی ق لویہ اوسنو | آگئی تربت پہ میری کہتے ہیں دم محکم

وہ بلوا ہی کہ یہ کیا کرا ہو یہ نکو | اٹھا ہاتھ جو بینی کہتی جا کے

شیدا تخلص منشی گوپی پرشاد ایڈیٹر منشی بالا پرشاد پینکار مرحوم شاگرد صبیم۔

ساقیا جو ہم کو آج آیا ہی پھر ابر بہار | مدد خمخانہ کا دیدل کوی خم مجکو

شیدا پنڈت شیونا تھ تلمیذ نظام رئیس جاورہ راد عاشق جاورہ۔

ہی خریدار دنکا جو ہو تری دیدار ان | تو وہ یوسف ہے مجھے حاجت بازار نہیں | قیر سے نکلوں گا یہ یا کفن کو کر کے چاک | بعد دن یا دن آپ گر تری خاطر کی

صادق تخلص گھوری پرشوزائن منہار راجی۔

کہ دیدہ ر وصل ہو گا حسرت یاب | تم گنی جاودن قیامت کے

صبر تخلص اجودھیا داکاشن بہاجی شادی لال جین کے ہیں اور شاعر شیوا زیان مگر ہمکو کوی نتیجہ اوفکر نکلیں کا نہیں ملا۔

صدق تخلص لالہ جیدیال ساکن لکھنؤ محلہ نوبستہ حال منشی شادی لال جین کے ہیں اور شاہ کے بڑے خوش فکر اور خوش سخن ہیں الا ہمکو کوی کلام اونکا دستیاب ہنوا۔

ضبط تخلص بہاری سنگھ شاگرد وقت شاہجہان پوری۔

طور بگڑو ہے ہیں رشک مسیح | آج تیری مرہم وقت کے | ضبط کر تم میں جو اسے درد | ہیں ہزاروں طفیل وقت کے

پھر بھی سیر آئی تو نہ غیر کو مرتے | بعد مرنے ہی جلائی ہی تم مجکو | غیر کو وصل کیا ضبط بھی چھوڑ دیا | قہر تھا وعدہ قتل میں ترحم مجکو

ہر تہ ہیں بد کاروں کیں مدت سے | ادھر بھی یک نظر الصیف خدا کے لئے | جو دیکھا دم ہیں ہزاروں کو دم مارتے | قدم قضا لی نکر تری ادا کے لئے

طیش تخلص بکند لال اجیت پوری شاگرد عیش۔ | کہا جو میں وفا کو تو ہنسکر فرمایا | جفا کو چھوڑ دیں کیا ہم تری وفا کے لئے

ظہور تخلص راسے جوگل کشور داماد راجہ جیالال صاحب سیاہ شاگرد خواجہ حیدر علی آتش لکھنوی کے شاعر وخن سے ہیں اور یہ چند اشعار اخبار کالیہ سماچار سے لکھے جاتے ہیں۔

سحر کی موہ چلی کیسی بال بکھیر | بنیان ابکہہ کی کہتی ہکر فی الدہر | اسے دست جفن ست ہیں اسکی اوپر | وجد کر دیں جو بھوکے تو اسی گیسو پر

کاے کو سون نظر آتی ہی جھن جھن کی | دستہ مانگ کا نکلا ہی سر گیسو پر | دل ہمارا ہی کہ ہو ہو کے یہ بار کا | مست تا ہی گلستا میں گلونکی بو پر

نرگس غرق وہی وسوق کو دیکھا | جگر جلو نکا جو در یا میں آلدہ آہ | گلے وہ آگ کہ پانی اوچہا لدے آوے

طور پر کس کے نہیں فکر واجب ہے | کسی عزیز کو شاید ملال دکھلا

عابد بنڈت کیشو ناتھ معروف بموہن لال رئیس جاورہ۔

کچھ تو دنیا میں مزہ لوٹے ہیں اگر قیس سے	کوہکن نے اپنی محنت ہائے کیوں بیکار کی

عاجز تخلص منشی اودھاری لال پدایونی مصنف مثنوی اعجوبۂ عشق شاعران مذاہین سے ایک بھی شاعر سنے جاتے ہین مگر اونکا کوئی کلام نہین ملا۔

عاشق تخلص بنڈت شیودان ناتھ دہلوی خلف بنڈت کاشی ناتھ نبوان ریاست جاورہ۔

ایک بوسہ پر تو ہے استقدر نکار کی	اول پیدائی ہم غوثی تھی تیغ کے	کہہ چھوڑا دیجو چھوڑا خاکسار جانی نے	تعشق بیچنے ہوئی کی اپنی مٹھوار کی
	جب سے دیکھا ہے آئینہ عاشق	خود وہ عاشق ہین اپنی صورت کے	

عاشق تخلص سپت لال فیض آبادی شاگرد مخلص خیرآبادی

بیٹھے سمجھا کہ میر مجی لکھا نہ ہر بھی	بولی کس ناز سے وہ تیر کہ کیا بچے	ساتھ حسرت کی کہہ اوسکو بھی یہ مارا	سوتا تیکو ہی ہم اسلئے بھیجا ہے
دم گلگشت جب اوسنے ادھر بھایا بستان کو	عجب حیرت کا عالم چھا گیا گلشن کے گلشن پر		تہین دیتے ہو بوسہ خنجر ابرو کا کر مجکو
چھری ہی کہہ کے بسم اللہ پھیر میری گردن پر	کسی شک چمن کے نازکا کشتہ ہوا ہے وہ		چڑھائین چادر گل بلبلین عاشقکے مدفن

عزیز تخلص منشی جمعیت راسے مضرم محکمہ بندوبست ضلع الہ۔

رنج ابرو کی تصور مین گلا کاٹ لیا	ڈبھونڈہ لیتی ہین ہمیشہ کوئی نہ کوئی بہانے	مرتے مرتے بھی نہ لیا ابو سہ	مین ہون قربان رنج ابرو کے
عندلیب اپنی ہے اوس جا پر جہان اپنا ہے گل	اپنی محفل سے اوٹھاتی ہو غیرت تم مجھکو		

عشرت تخلص ٹھاکر گنگا بخش سنگھ متعلقہ ارام پور کلان دیوان وغیرہ علاقہ لکھنو۔

اشارہ ہو چکی خنجر دستی اوسکے ابرو کا	ادھر بھی ایک نظر التفات خدا کے لئے	کلمہ خود دلکا سر بزمی کی ہین	جفا جو تیرے لئے اور تو جفا کے لئے
سوال بوسہ پہ خاموش ہون جو چھیڑا ہے	زبان سے کہئے تو کچھ ہم بھی عذر خواہی کے	وہ حال سنکے بھی جب تم کہے نہین کرتے	تو کونسے ہین عیب اس میں ہم نہ کرتے

عقیل تخلص منشی شیو پرشاد برادر مامون زاد شادی لال چین باشندہ لکھنو قوم کایتہ ابھی شاعر ہین مگر اونکا کوئی شعر سنین ملا

عنایت تخلص کنور عنایت سنگھ رئیس مکھنو تعلقہ دار بریلی۔

ہی امتیاز وہ نکی بھی جمعیت خاطر	بلبل کو رنگ گل سی تو ہو نہ پر کبو تیرے	سنا کر مجھ ہی لگی ہی نہ آنے	بدلا ہوا ہی رنگ دل بیقرار کا
وہ سوز عشق شعلہ خاموش گاہ مرگ	پر بہ داغ دل چراغ غنے کا مزار کا	جوٹی جواہر اس صنمکی کہ پشت دیکھ لی	وہ بوسہ ہاوہ رخت پہ صندلکی مار کا
یون جو زدیک بلا آہو کو دیگی تیغ	ہم پہ دردہم پر دکا اشارا ہے	نہین ہے سنج گر پہ ترا سوا نہ چوٹی کا	اسیکا خون ناحق پہ چڑھا ہے ہی گرد
یہ قتل گہ کی شوخی دیکھکر یہ خون دیا	نظر آتی ہی سر خی کل گرد دکی دامن	وہ کاکل نہ پر لٹی ہوئے اوس بیکل دا ہے	عنایت جب نظر کی ہمتی نہ مار بیٹھے

عیش تخلص فتح چند قوم کایتہ سکنہ لکھنو بس اتنا ہی معلوم ہے۔

عیش تخلص منشی جیشن لال کایتہ بھٹ ناگر جمیر مین بعہدہ آبپاشی ایک معزز عہدہ پر ملازم ہین یہ شعر اونکا بڑی تلاش سے ملا

۱۵ بعد مرتب ہونے کے یہ شاعر ملے ہین اور بعد ملنے کے اونکا ذکر اور کلام اس جگہ درج کیا گیا ہے

یہ میرے عیش سے چلتی ہیں پھر وہی آہیں	کسے کہیں کہ تمہاری وہ غم سیدھا کہا ئیگی	

غم تخلص منشی چودی لال باشندہ بدایوں شاگرد منشی دیبی پرشاد سحر بدایونی ہیں اور حال معلوم نہیں۔

فتنہ منشی سادھو رام اہلکار کورٹ بیجے پور اور اپنے وطن کے بندو شاعروں میں سے ہیں انکا ایک خمسہ خواجہ حیدر علی آتش لکھنوی کی غزل پر دیکھا اُسی میں سے یہ دو بند منتخب ہوئے۔

ارے دل سامنے کتنی تجھ پہ چوٹ اُسکی	عبادت تھی مری اک بے وفا کی	کہوں کیا کیفیت اپنی کہ کچھ کہتی نہیں بنتی	شہادت کی قدم چومے جو تیرے کہکشاں بنتی
فضائے دستبوسی کی جب آہ رسا نہ قاتل کا			
تڑپنا چاہیے جس سے قتل کر سر پر جا حاضر ہے	نہ کچھ بلوا ہے ذبح اور نہ کچھ ہنسنا ہے جبری کا	مگر ان دست و تیغ اسقدر بھی گرد ش ہے	نہ شمشیر تو قاتل رہنے کی اجازت ہے
یہ پھر جا سکتی جا ہی ہاں نہ لگئے جو صلہ دل کا			

فرحت تخلص کنور نرپت پرشاد نام آدرا ن دہلی سے ایک اچھی شاعر ہیں یہ شعر اد نگار سالہ فغان دہلی سے لکھا گیا۔

ہوئیں یک بیک یہ اوا و اسیان وہ گل بدن وہ گلستان	یہ کہاں سے آگئی اب خزاں وہ بہار ہی نہ رہا ہے۔

فسون تخلص منشی رو پ چند شاگرد اصغر علیخان نیم دہلوی کا یہ صاحبان لکھنؤ سے ایک شیوا زبان اور خوش بیان منشی اور شاعر مشہور ہیں یکی کو اور نکا کوئی کلام ہاتھ نہ آیا۔

فطرت تخلص لالہ بہاری لال قوم کایتہ سری یاست بہاروداج گورنر وکیل عدالت منصفی ضلع دربھنگا ہیں انکے دادا اس بہاری لال پہلے تکلکٹری اور جج ضلع ترہت کے سررشتہ دار رہے بعدہ مہاراجہ صاحب بہادر والی ریاست دربھنگا کی سرکار میں بعہدۂ منتظمی گری سرفراز ہوئی اور بابو جگمن لال اونکی صاحبزادے جو حضرت فطرت کے والد تھے بعہدۂ منصف مقرر ہوئے سنہ ۲۰ فصلی میں اونہوں نے استعفا دیا اور فطرت علاوہ وکالت منصفی کے نائب وکیل سرکار و اٹرنی نوٹیٹ اور میمبر میونسپل کمیٹی بھی ہیں اور سبب عزلتی طبیعت کے شعر بھی کہتے ہیں اور اونکی بھائی بابو بدری نارائن تخلص بھی اچھی شاعر ہیں ایک تواریخ ضلع ترہت فطرت صاحب فرمائی ہے وہ چھپ بھی ہے اور چند غزلیں اونہوں نے اپنے اور اپنے بھائی صاحب کی سیری پاس بھی تھیں اونمیں سے یہ چند شعر اونکی غزلوں کے بطور یادگار کے یہاں لکھی جاتی ہیں۔

دو دن ہی دوستو ہمیں ساقی شراب کا	چاہئے ایکی ترک کو کوئی سرشراب کا	بال اوڑای بحر خالی ہیں چلو جاتی ہیں ہم
کشتی جا نکہ خطر کچھ بھی نہیں ہے ملاح کا	ساقی غیر دنکی ناکا نو دہ نہ ملے گے	شوخیاں جتنی ہیں یہ مقام آدابکی
آیکی دا ڈھ کی لطف میں ہے ذرہ آہ ہی تجھی	یہ بھی چینا شتابی ہو تو نالی سب کام	لکھ سکی حسد م نہ بیتابی کا مضمون نامہ بر
لکھدیا ایک لفظ تمنی نامہ میں جناب کا	خاکسار و تنی بحسری ہوئے والو ہی ہیں	کیوں نہو تیر گمان خورشید عالمتاب کا

بت الیف کی سی ہے رم رنا نہ	کرا ہوں یا چیت میں مسئلہ حل	نہ او بھو صل میں ہے سحر تحرک	قسم ہے آپکو زلف دوتا کی
تمنا ہے یہی کچھ ہم سے لو لو	قسم ہے ای تو تم کو خدا کی	گا ہر تکی ہی اگر گئی فکر معاش	مرقی تم تک بھی نہ دنیا کا بکھیڑا

مرگئی چوٹکی عاشق نہ ہنکر کیا	شکر صد شکر کہ اچھا ہوا بچا چھوٹا	سحر تو کس کو کیا آپ نے بوسہ دیکر	کسی ہو سالنبدرک کو ہو آپ ہتا
ہ تو ننگا جا کردہ فلک پر شب کو	اوڑھی چپکن سے کسی رو جو کہا چھوٹا		

فلک تخلص منشی جمن لال خلف منشی رام سہائے رفیق برادر عمر اور شادی لال رنگین باشندہ لکھنؤ قوم کایتہ مسل اپنے باپ کے تابع علم سخن کے ہین لیکن ہمکو کوئی شعر اونکا ہاتھ نہ آیا۔

فوق تخلص منشی ہرگوبند ملازم ریاست دیوان۔

الٰہی کون آیا تھا سی بالا کا تاثیر	اودھی جہاں ہی جو سطرح دکھا کر بھیجے	جلا نا ہو بھیجے فوق ہے نظر شاید	نہی ہمارے خبر و نکو جو وہ آئی ہر مغز
شب وصل اونسے ہوئی فوق یہ صبح دن تک	ہم اپنی خط پر نازان ہوئے وہ جواب	انہین باتین کہ کو ہر سری جو قدر دان	ہزار و ن حسرتین ہر حسرتین پر ہر حسرت
جاؤن قربان اس شرارت کی	آتی ہی ہین سوال رخصت کی	بوسہ زلف جو لیا ہوئے	آئی پھر دن تمہاری شامت کے
پہنس گئی کس عذاب مین یارب	اہم جہنم کی ہین بہشت کے		

فہیم تخلص لالہ بہوچند قوم کایتہ سکنہ لکھنؤ شاگرد منشی شادی لال ہین ایک شاعر خوش فہم و خوش فکر اپنے ہمسرون مین ہی بگر حیف کہ یہہ تذکرہ اونکی کلام سے محروم رہا۔

قالب تخلص لالہ رحمن لال چورسیہ مین منشی شاد بلال جن کے بھائی ہوتے ہین شاعران قوم کایتہ سے ایک استاد شاعر ہین لیکن اس تذکرہ کے لئے کوئی شعر اونکا ہمکو نہ ملا۔

قمر تخلص بالکرشن خلف منشی رادھے لال باشندہ لکھنؤ شاگرد پنڈت دیلوی۔

لب لعل کے سرخ نزاکت سی ہو گئی نیلی	جو بوسہ خواب مین تصور دلا کی لے

قناعت منشی نولعل جدا لالہ شادی لال جن کے ہین قوم کایتہ باشندہ لکھنؤ مگر ہمکو کچھ کلام دستیاب نہوا صرف نام نامی کے درج کرنے پر اکتفا کیا گیا۔

قیافہ تخلص منشی جی پرکاش نراین شاگرد اثر مونگیری۔

دل کی لگی بجھے نہ خدایا یہہ حشر تک	از بس ہی بجھکو عشق بت شعلہ و پسند

قیس تخلص رائے نند لال خلف رشید رائے نند کمار بہادر شاگرد اصغر علیخان نسیم دہلوی اور حال معلوم نہین اور نہ کلام اونکا ملا۔

کاتب تخلص سرجو پرشاد باشندہ لکھنؤ اور حال معلوم نہین مگر آپنے اونکی منشیانہ سطوم نظر لالہ گنیش لال جیمن ہری

کشور تخلص پنڈت بسن کشور سکنہ دہلی ہوا ترمین و دروغہ سایر ہین اور فارسی اردو مین شعر کہتے ہین۔

کہتے ہین کہہ کی زلف کو رخسار تصاویر	گویا کہ آئینہ مین منو وار بال ہے

کلیم تخلص منشی مدن موہن لال تلمیذ صفیر فرخ آبادی۔

عشق اوس عقل پر میں کاہے کو اجانتا ہے	چاہے پہانسی بنا نارشتہ زنار کی	کیا تا پہانست نی اسکی ہی ہر گز نہ گیا	آج کرشن ہین سوا انکہین نہ گرن جانکی

کنور تخلص منشی کندن لال خلف منشی کنو لال تخلص بہادر برادر رامون زادمنشی شادی لال جن کے ہین اور شعر گوئی کا اچھا سلیقہ رکھتے ہین قوم کایتہ سکنہ لکھنؤ گو شعر گوئی کلام اونکا نہین ملا۔

گلشن تخلص راجہ جیالال صاحب بہادر قوم کایتہ باشندہ لکھنؤ ایک نامی شاعر امرے لکھنؤ سے تھے افسوس کہ ملک عدم مین جابسے اور اپنا نام باقی چھوڑ گئے۔ یہ چند شعر اونکی طبع لطیف کے نتیجہ ہین۔

یہ ستم دار و رسن جو گل کھلاتا ہے ہمین	جو بو ہونی تو یہ کیا تا یہ خود ہو کا تری بن کا	جو یاد آیا وہ سے رنگین ہی اں آنکھون نے لہو رویا	
کہ دیکھا ہے رگ گل تر بہ اتنا تار اپنی سر سن کا	قد خوبان کہا ہے عاشقون نے تیغ تیشی کو سچ کہتی ہے	عزیز کہتا ہو جان سر بر تیغ نام تا نہ کو بکن کا	

گنگا تخلص گنگا بشن جی کایتہ ماتھر باشندہ جیلو پاش شاعر ہندی اردو فارسی کے تھے بیادر مین نوکر تھے وہان ہی انتقال ہوا ہیگو نے شعر اونکا نہین ملا۔

گوہر تخلص منشی گیندن لال شاعران بدایون سے ایک مختصر شیرین مقال ہین واسوخت و مثنوی گوہر شب چراغ اور انشاء معدن فیض اونکی تصنیف ہے۔

لالہ تخلص منشی نواب منگلہ بھاگلپوری شاگرد سرور عظیم آبادی۔

ہاے کس منہ سے یہ کہتا ہون کہ ہون اولاد علی	شرم عصیان سے یہ کہتی ہے ندامت میری		

پچھین تخلص پچھین پرشاد قوم کایتہ باشندہ لکھنؤ ایک موزون طبع شاعر ہین اور پچھین تخلص کرتے ہین مگر ہیگو اونکا کوئی شعر نہین ملا

لیق تخلص منشی شیو رام برادر کلان منشی شادی لال ہین قوم کایتہ باشندہ لکھنؤ ایک اچھی شاعر دسی ہین مگر ہیگو اونکا کلام نہین ملا

ماہو رام ساہوکار رفیع آبادی بہت خوش طبع شاعر منشی میر کے شاگردون سے ہین

عید کی اور نہین کہون تو یہ نہ مانے ہین	شرم ہی ہیگو نے الی پیار سے دیکھ لیا	دیکھکر محبوبہ شوخی سے یہ فرمانے ہین	ایک ملاقات ہی تو چاہو دالا میرا
مین جو کہا ہمین نعت میری سنے ہین	گردن جھکا کے ناز سے بولی کہی نہین	جھیڑ ہین خار دشت کا کہی ہی یہی	حضرت آہ سحر دیوان تمہارا گھر ہو
شکر ہین بعد میری یار فی ستانو کہا	سچ تو یہی چاہتی ہو الا نہین ہیگو کی	قتل کرا دو شوق سے کیا جاتے	ابھی کم سن ہی دل و مر تکتے ہے

سہر تخلص لالہ سندر لال گورنمنٹ اسکول سیر ٹھ مین طالبعلم ہین اور کچھ شوق سخن بھی کرتے ہین۔

تھے مین زادہ ماہ رو دونون آتشہ	اسید وصل نی تھی جکا یاد رہا کر	تصور ہی ترا ایسا نچان تجھ سے ہے	کہ میری پاس رہتا ہی ہر دم ہر جا مون

شہب تخلص جو دیا پرشاد باشندہ لکھنؤ قوم کایتہ ایک اچھی شاعر ہین مگر کوئی کلام اونکا ہیگو نہین ملا اور نہ مذکرہ مین نظر سے گذرا۔

محو تخلص منشی کالکا پرشاد سکنہ لکھنؤ قوم کایتہ شاگرد ان اصغر علیخان نسیم سے ایک خوش فکر شاعر ہین لیکن ہیگو کلام اونکا نہین ملا

وحشی تخلص کنور برج نرائن لالہ شادی لال جن لکھنؤ کے کایتھون سے ایک اچھی شاعر ہین مگر یہ مذکرہ اونکی کلام سے محروم رہا

مرتضیٰ تخلص باوجہ چند ساکن جھین بازار سیر ٹھ اور حال معلوم نہین اور نہ کلام ملا۔

مست تخلص کشن لعل قوم کایتہ ساکنہ دہلی تخمیناً دس سال کا عرصہ ہوا کہ دنکا انتقال ہوگیا ذوق وغیرہ کے ہمعصر تھے اور یہاکا شعر بھی کہتے تھے مگر ہمکو اونکا کوئی کلام نہین ملا۔

مسکین تخلص لالہ کنج بہاری لال خلف لالہ لچھمن پرشاد۔

نکلین گر وصف لو سکی قامت کے	باندھیں مضمون ہم قیامت کے	یاد آئے جو قامت جانان	شور برپا کرین قیامت کے
نیا ستم ہی بھی قتل کر کہ دنیا ہی	میری جنازہ پہ قاتل سر خاکے لئے	وہان تنگا جو سنا تو کہنے لگے	بہت تنگ کرو تم بھی خدا کے لئے

مشتاق تخلص منشی بنواری لال قوم کایتہ برادر مامون زاد منشی شادی لال مکین کے ہین اور شعر اردو فارسی کہتے ہین ہم تک کوئی شعر اونکا نہین پہونچا۔

مطلب تخلص منشی مہاراج سنگھہ خلف منشی دریاری لال قوم کایتہ سری یاست باشندہ شہر دریہنگہ تلمیذ بابو ہری نامہ مستقیم جنکے یہہ اشعار غزل مرسلہ نالہ بہاری لال صاحب فطرت سے منتخب ہوئے۔

عمارت کی بنا ہم کیا کرین خاک	نبات یکدم نہین ہے قصر تن کا	ہمیشہ تیرے مصحف وہ رہتی ہین ہے	گھمنڈ ہی اونکو اپنی بانکپن کا
دہن غنچہا ہیلا جا بھی مطلب	کیا جب وصف لوس شیرین سخن کا		

مقتول تخلص جگدیش پرشاد اور حال معلوم نہین یہہ شعر اونکا ہے۔

کیا مقتول اچھی نے نگاہ تیر سے مجھکو	رہی گا مستر تک احسان میرا اوسکی گردن پر

ممتاز تخلص منشی پورن لال شاگرد احسان لکھنوی۔

نکالا کشتی تھا تم نے پہلے سینے پاتمے	ذرا تو سوچیے انصاف اب خدا کے لئے۔

منشی تخلص بابو ڈالچند شاگرد ارپلند شہری۔

دوستی مین تو یہہ تعصب یہ ظلم	کونسے طرز مین عداوت کے	بیوفا نہ مرتی ہو منشی	کام کرتے ہو کیون ندامت کے
حرتین ہو کیون نتیجہی تلاوے کیا حال	تصویر بتان آپنے دیکھی ہو گا رج	عکس نگاہ یار اگر دیکھہ پائینگے	سوسے کو طور پہ جا یا نجائیگا

منشی تخلص لالہ نرائین داس دہلوی اور حال معلوم نہین ہے۔

مونس تخلص شیوجی رام قوم برہمن ساکنہ دہلی شاگرد مرزا غالب صاحب لوہان۔

ایسی ہین ہین یہہ ہین کہ ذکر کیا ہم	چھوٹی نکی تیری کوچہ مین نکلی ہی	کافی نگاہ لطف تیری ہے اگر ہے	تو مہربان نہین تو کوئی مہربان نہین
یاد آیا معاملہ دل کا	گل کا بلبل ہے نکی حال ہمین		

نادر تخلص بدھا لال بلند شہری۔

یہہ شب ہجر تری آگی جلی آتی ہے	دن پھر آتی ہین وہ مرد دگار ذرہ ہوا

نادر تخلص بلی دیہ راج صاحبہ ساکنہ بنارس۔

کیا خط مجھہ سے کہ ہی جو ہے پہونچا	اپنی محفل سے وہ تنہا ہی بجا ہے تم کو	

نالان تخلص پیارے لال ساکنہ لکھنو ایک شاعر شاگرد ان منشی شادی لال مکین سے ہین۔

نکہت تخلص لالہ جہار بخش۔ یہ بھی منشی نہالن کے شاگرد منشی نشادی لال چین کے ہین

نور تخلص روشن لال سکنہ لکھنو اور حال معلوم نہین۔

نہال تخلص شاعر رنگین خیال شیریں مقال کنوجیندی سہاسے لکھنوی۔

زلفونکو جو وہ جھٹک رہی ہین — عاشق سر کو پٹک رہی ہین — دیکھا اونہی تو ہم خوشی سے — انکھونکی طرح پھڑک رہی ہین

خوشبو پھیلی ہی گلرخون کی — پھولون کی طرح مہک رہی ہین — دیکھین کیونکر نہی نہ وصل — وہ شام ہی سی جھلک رہی ہین

یک گل کی لمی نہال ہم بھی — بلبل کیطرح چہک رہی ہین

وفا تخلص لڑیال قوم کایتہ باشندہ لکھنو ماموں منشی نشادی لال چین اور حال معلوم نہین۔

وفا تخلص منشی پیاری کشن خلف پنڈت نرائن ناتھ رئیس لکھنو۔

مدعا دل کا نہ کہنا تھا اونہی کی قسمیں — اپنی محفل سے اور ہمکو تم مجھکو — میں وفا ہون تمکو ان کی وفا کہہ دیں کب — جذبہ اچھا ہو کہ بد اپنا نباہ جاتا ہے

وفا دوارکا ناتھ صاحب سشتر کرنیک چیرج اسکول کا نیو۔

جب لیا ہجر میں سہارا تو کہا — کیون نہ رسوا سر بازار کرا دو تم مجھکو — مجھسے اور قسمیں بھی کھا لیجیو — آپکی بات تو نہ آہا ہی بسم مجھکو

اسی رشک و رد دل نرسی وحشی کا ہے دین — حوران خلد کی بھی لبھا یا نہ جائیگا

وکیل تخلص منشی برج لال نرائن وکیل عدالت کمشنر یاؤ ایک خوش طبع اور نازک خیال شاعر ہین۔

کتنے ہین ہم پری نزاکت کی — مل سے نازک ہین تخت رنجت کی — بے بلائے وہ میرے گھر آئے — یہ اثر ہین میری محبت کے

خواب مین تشنگی وہ پری آیا — خاک اوسنے لعب رحمت کے — یاد رہیگی جفا اونکی — دن گذر جائینگے مصیبت کی

ہمسے پہلے فریب ہوتا قتل — کرتے جاتا شہادت کے — دست و پا سن ہمکسی ہمراہ — یل بے غیرت ہین خفا ہو کر تے

ذکر سنکر وکیل کا بولے — وہ تو ہین آدمی قیامت کے — میرا ول ضعیف بھی نفلس کا ہے — جاتا رہا اگر دے تو پایا نہ جائیگا

نیستی اکسیر جسکی پڑھتے ہین جا بجا سبب — اونہا دردہ نہ چھیڑ دم خدا کے لئے — نہین ہے وقت لادت یہ گریہ و بکا — یہ ابتدا ہی مین رونی ہین انتہا کے لئے

ہجر تخلص لالہ شام سندر لال دلد لالہ شہر یار شاد قوم کایتہ سکنہ قصبہ بلکہ ضلع علیگڈھ بالفعل چودہ پور مین ہین۔

حبیب شب فرقت مین گھبرائے ہین ہم — زلف کی مانند بل کھائی ہین ہم

ہوش تخلص شیو نرائن لال متوطن قصبہ جرول ضلع بہرائچ۔

تیر مژہ نے سینہ سنان کو کیا ہدف — تیغ ادا نے لوٹنی کی کیا گلو بند — لاش عاشق تمہی نے کیا ہے — ہوش جو لیتے ہین بہانہ کوئی ہوا ہے

چمن مین کس گل رنگی ہی ہوائی بلبل — رسم و اتمہ اوٹھا نی ہن سب دنیا کی

یکتا تخلص پنڈت وزیر چند اکونٹنٹ اینڈ مین خانہ اسسٹنٹ ریلوے ضلع بستی دیوی داس

نکلے جو جو وفا کا تو بون یکتا — اتی نہیں میری ہی تقصیر بند — بار شامر ہو مین انجان نہ جانا — اپنی محفل سے دیا تی ہو بند کیون

تو دل لگی کا مزا کوچہ ستم کی سوا — تیر جو رسی دو سکو ہین خدا کے لئے

فہرست شعرای مندرجہ ضمیمہ تذکرۃ الشعرائے اردو۔

نمبر	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	شرح تصنیفات	زمانہ	تعداد دفتر	تعداد نسخہ	کیفیت
۱	آرام	منشی رام پرشاد	۔	۔	۔	۔	حی القیام	۲	۱	
۲	آذریں	لالہ بالمکند لال	۔	ساہوکار	فتح آباد	۔	۔	۹	۱	
۳	آزنگر	منشی جی لال	۔	کایتھ سری	بدایوں	۔	۔	۔	۱	
۴	اصغر	مہاراج پرشاد	۔	۔	شہر بھوپال	۔	حی القیام	۳	۱	
۵	اختر	منشی جودھا پرشاد	۔	کایتھ	فتح آباد	۔	ایضاً	۔	۲	خاندان رای ہمت ہا دیوان لوٹنگ سے ہیں۔
۶	اکلیل	ہنگلون مہاراج	۔	۔	بلند شہر	۔	ایضاً	۱	۲	
۷	الفت	الفت رائے	۔	۔	اٹاوہ	۔	ایضاً	۱	۲	
۸	انجم	محمد حسن	شاہ فتح اللہ	کایتھ	لکھنؤ	۔	ایضاً	۰	۲	
۹	امین	آتما شنکر	۔	۔	سیالکوٹ	۔	ایضاً	۱	۲	
۱۰	بال	لالہ بانکے لال	سیتل داس	کایتھ	علاقہ کول حال ٹونک	۔	ایضاً	۱	۲	
۱۱	بقا	لالہ بالگوبند	۔	کایتھ	لکھنؤ	۔	ایضاً	۰	۲	
۱۲	بندہ	ارجند	۔	۔	بنارس حجاب علاقہ	۔	ایضاً	۰	۲	
۱۳	بہار	کنولال	۔	کایتھ	لکھنؤ	۔	ایضاً	۰	۲	
۱۴	بہار	منشی بیرسہائے	۔	۔	لکھنؤ	۔	۔	۰	۲	
۱۵	بہجت	پرمیشری لال	منشی شیولال	کایتھ	لکھنؤ	۔	۔	۰	۲	
۱۶	بیتاب	منشی نکالال	بیرسری پرشاد	کایتھ	سکنہ راجپور حال رحیم آباد	دیوان	حی القیام	۹	۲	
۱۷	بیدل	لالہ پرتھوی	لالہ پرتھوی	۔	دھلے	۔	ایضاً	۱	۳	
۱۸		پکوداس	۔	۔	۔	گیان گیتا	ایضاً	۴	۳	
۱۹	تارا	لالہ تارا چند	۔	۔	لاہور	حمد نعت شیوجی	ایضاً	دو بند	۳	
۲۰	تالا	لالہ تالا رام	۔	۔	پرگھٹ	۔	ایضاً	۳	۳	
۲۱	تمکین	پنڈت برجموہن	۔	برہمن	بدایوں	۔	ایضاً	۰	۳	
۲۲	تمیز	لالہ نرائن لال	۔	کایتھ سکسینہ	لکھنؤ	۔	ایضاً	۰	۳	
۲۳	تیور	۔	۔	۔	۔	۔	ایضاً	۰	۲	
۲۴	تیز	منشی پرساد لال	۔	کایتھ	الہ آباد	استاد ہادیوجی	ایضاً	۱ بند	۳	

نمبر	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	شرح تصنیفات	زمانہ	تعداد شعر	تعداد صفحہ	کیفیت
۲۵	جلیس	منشی رام پرشاد	۰	۰	فرخ آباد	۰	حی القیام	۴	۳	
۲۶	جنبد	جیوت رائے	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲	
۲۷	جوش	پنڈت رام من	۰	برہمن	غلام	۰	زندہ موجود	۰	۴	
۲۸	جوہری	منشی ہرشاد	۰	۰	فرخ آباد	۰	ایضاً	۲	۲	
۲۹	چمن	منشی نند لال	۰	کایتہ	لکھنؤ	شنگار سن بتیسی نظم و نثر	ایضاً	۸	۴	
۳۰	حشم	بابو ہرسہائے	بابو رام	۰	الہ آباد	۰	موجود	۶	۴	
۳۱	حقیر	نند رام							۴	
۳۲	علم	رجن لال	۰	کایتہ	لکھنؤ				۴	
۳۳	حلیم	بابو ہرگوپال غوث پیر لال	۰	۰	بھوپال				۴	
۳۴	حیران	جگناتھ	۰	کایتہ	لکھنؤ				۴	
۳۵	خادم	تیوڑیال	۰	۰	لکھنؤ			۳	۵	
۳۶	خازن	رلا رام	۰	۰	ہوشیار پور			۲	۵	
۳۷	خرد	راجہ رام	۰	۰	لکھنؤ	۰	موجود	۰	۵	
۳۸	خضر	منشی کالی سہائے	لگا سہائے	۰	لکھنؤ	۰	ایضاً	۴	۵	
۳۹	خلیفہ	مکھی چند	۰	برہمن بکرماجیت	اجمیر	چند دیوان و مرثیہ وغیرہ	ایضاً	۶	۵	
۴۰	دانش	بلرلال	۰	کایتہ	لکھنؤ	۰	ایضاً	۰	۵	
۴۱	دریا	نند لال	۰	۰	کوٹہ	۰	ایضاً	۳	۵	
۴۲	دلیر	گوکل چند	۰	کایتہ	لکھنؤ	۰	ایضاً	۰	۶	
۴۳	ذکا	نوبت رائے	۰	۰	اندور	۰	ایضاً	۱	۶	
۴۴	رسا	منشی ہرشاد	۰	کایتہ	لکھنؤ	۰	ایضاً	۰	۶	
۴۵	رسا	منشی رام دیال	۰	۰	بارابنکی	۰	ایضاً	۰	۶	
۴۶	رفعت	سنوالعل	۰	کایتھ	مراد آباد	۰	ایضاً	۲	۶	
۴۷	رفیق	رگھوبنسی سہائے					ایضاً	۱	۶	
۴۸	رکھن	رگھوبال	منشی گنگا	کایتہ	لکھنؤ				۶	
۴۹	رکھن	منشی جگناتھ			لکھنؤ			۱	۶	

نمبر	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	شرح تصنیفات	زمانہ	تعداد نحو	تعداد صفحہ	کیفیت
۵۰	زخمی	منشی راج سہائے	۹	کایتہ	کانپور	۰	حی القیام	۳	۹	۰
۵۱	زیبا	انجو پیاری	۰	۰	شاہجہانپور	۰	ایضاً	۵	۹	۰
۵۲	سحر	منشی دیبی پرشاد	چنی لال	کایتہ سری ماتھ	خلاصۂ منطق وغیرہ		ایضاً	۱۰	۶	
۵۳	سرشار	لالہ ہرجس لال	۰		کانپور			۰	۷	
۵۴	سلیم	عزیز الدین لال						۲	۷	
۵۵	سوز	مہاراج بہادر سنگھ			کاچھوچھہ الہ آباد			۲	۷	
۵۶	سیماب	منشی دھرم	اکبر پرشاد	کایتہ سری واستو ناگر	اجمیر	دیوان	حی القیام	۴۸	۷	
۵۷	شاد	بالکند	۰	۰	گوپامئو	۰	ایضاً	۳	۹	
۵۸	شام	شام سنگھ			راولپنڈی	۰	ایضاً	۰	۹	
۵۹	شبنم	بدری ناتھ	جگو بن لال	کایتہ	درگنگا	دیوان	ایضاً	۸	۹	
۶۰	شرار	پنڈت رام ناتھ	۰	۸ھن	جیپور		ایضاً	۳	۹	
۶۱	شرق	ٹھاکر گجادھر سنگھ			شاہجہانپور	۰	ایضاً	۲۰	۹	
۶۲	شعلہ	لالہ گنپت سہائے	۰		شکوہ آباد		ایضاً	۳	۹	
۶۳	شفق	رام نرائن			لکھنؤ		ایضاً	۳	۹	
۶۴	شکن	بال سروپ	۰	۰	سیتاپور		ایضاً	۴	۹	
۶۵	شمیم	شبو نرائن			جالندھر	۰	ایضاً	۲	۱۰	
۶۶	شوق	پنڈت شنو نرائن	۰	برہمن	جالندھر		ایضاً	۲	۱۰	
۶۷	شوق	پنڈت جگدیو		برہمن	اندور		ایضاً	۳	۱۰	
۶۸	شہید	منشی گوردیال پرشاد	بالا پرشاد				ایضاً	۱	۱۰	
۶۹	شہید	پنڈت شنو نرائن	۰	برہمن	جاورہ	۰	ایضاً	۳	۱۰	عاشق جاورہ کی بھاسے ہیں
۷۰	صادق	برہمچاری آنند جی	۰	۰	رائچی		ایضاً	۱	۱۰	
۷۱	صبر	راجہ اودھ نرائن		کایتہ	لکھنؤ		ایضاً	۰	۱۰	
۷۲	صدق	لالہ صدا سکھ لال	۰	کایتہ	لکھنؤ	۰	ایضاً	۰	۱۰	
۷۳	حفیظ	بہاری سنگھ			شاہجہانپور		ایضاً	۶	۱۰	
۷۴	طیش	نند لال			اجمیر پونہ		ایضاً	۱	۱۰	

Post Graduate Library
College of Arts & Commerce, U. P.

فہرست ضمیمہ تذکرہ شعرائے ہنود

نمبر	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	شرح تصنیفات	زمانہ	تعداد شعر	تعداد صفحہ	کیفیت
۷۵	ظہور	راجہ گوکل کشور	۔	کایتہ	لکھنؤ		حال القایم	۷	۱۰	
۷۶	عاجز	منشی گردھاری لال	۔	۔	بدایون	مثنوی انجمن عشق	ایضاً	۰	۱۱	
۷۷	عاشق	پنڈت شیو نرائن جھا	کاشی نارائن	برہمن	جاورہ		ایضاً	۳	۱۱	دیوان ریاست ہین
۷۸	عاشق	منت لال	۔		فیض آباد		ایضاً	۵	۱۱	
۷۹	عزیز	منشی حمایت علی			اٹک		ایضاً	۳	۱۱	
۸۰	عشرت	ٹھاکر لچھمن بخش	رام لچھمن		علاقہ لکھنؤ		ایضاً	۳	۱۱	
۸۱	عقیل	شیو پرشاد		کایتہ	لکھنؤ		ایضاً	۳	۱۱	
۸۲	عنایت	عنایت حسین			لکھنؤ		ایضاً	۸	۱۱	
۸۳	عیش	لالہ فتح چند		کایتہ	لکھنؤ			۰	۱۱	
۸۴	عیش	چھنو لال		کایتہ	اجمیر		حی القیوم	۰	۱۱	
۸۵	عم	منشی ہیمو لال			بدایون		ایضاً	۰	۱۳	
۸۶	فتنہ	سادھو رام			بیکانیر		ایضاً	۴	۱۲	
۸۷	فرقت	نورس رائے پرشاد			دھلے		ایضاً	۱	۱۲	
۸۸	فنون	منشی دیبی پرشاد		کایتہ	دھلے		ایضاً	۰	۱۲	
۸۹	فطرت	لالہ بہاری لال	بابو لچھمن لال	کایتہ	سری رنگا پٹنم	ترجمہ تاریخ ہندوستان	ایضاً	۱۳	۱۲	
۹۰	فلک	منشی جیون لال	رام سہائے	کایتہ	لکھنؤ		ایضاً	۰	۱۳	
۹۱	فوق	منشی ہرگوبند			ربلون		ایضاً	۰	۱۳	
۹۲	فہم	لالہ بھگوند		کایتہ	لکھنؤ		ایضاً	۰	۱۳	
۹۳	قالب	لالہ جن لال		کایتہ	لکھنؤ		ایضاً		۱۳	
۹۴	قناعت	سنو لال		کایتہ	لکھنؤ		ایضاً		۱۳	
۹۵	قیافہ	پنڈت بنسی دھر			نوگانو		ایضاً	۱	۱۳	
۹۶	قیس	رائے منو لال	رائے نند کشور				ایضاً	۰	۱۳	
۹۷	کاتب	بہوجن داس			لکھنؤ		ایضاً		۱۳	
۹۸	کنور	پنڈت جگن ناتھ		برہمن	دہلی		ایضاً	۱	۱۳	
۹۹	کلیم	مدن موہن لال			فیض آباد		ایضاً	۳	۱۳	

فہرست جدید کتب خانہ

نمبر	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	شرح تصنیفات	زمانہ	تعداد	تعداد صفحہ	کیفیت
۱۰۰	گلزار	منشی گنیش پرشاد	کنول لال سہائے	کایتھ	لکھنؤ		حی القایم	۰	۱۴	
۱۰۱	گلشن	راجہ جیالال بہادر	۰	کایتھ	لکھنؤ		انجانی	۳	۱۴	
۱۰۲	گنگا	گنگا بشن		کایتھ ناتھ	جہانگیر آباد		ایضاً	۰	۱۴	
۱۰۳	گوہر	گنیش لال			بدایوں	واسوخت گوہر بہ تصحیح وغیرہ	حی القایم	۰	۱۴	
۱۰۴	لالہ	منشی جب سنگھ			بھاگلپور		ایضاً	۱	۱۴	
۱۰۵	لچھمن	لچھمن پرشاد	۰	کایتھ	لکھنؤ			۰	۱۴	
۱۰۶	لیق	منشی نیوا رام		کایتھ	لکھنؤ			۰	۱۴	
۱۰۷	مادھو رام	مادھو رام	۰		فرخ آباد		حی القایم	۶	۱۴	
۱۰۸	ماہر	لالہ سندر لال			میرٹھ		ایضاً	۲	۱۴	
۱۰۹	محب	لچھمن پرشاد		۰	لکھنؤ		ایضاً	۰	۱۴	
۱۱۰	محو	لچھمن پرشاد		کایتھ	لکھنؤ		ایضاً	۰	۱۴	
۱۱۱	مدہوش	کنور بہادر سنگھ		کایتھ	لکھنؤ		ایضاً	۰	۱۴۰	
۱۱۲	مرشد	بابو فقیر چند			میرٹھ		ایضاً		۱۴	
۱۱۳	مست	کشن لال		کایتھ ناتھ	دہلے		انجانی	۰	۱۵	بھاکہا شعر بھی کہتے تھے
۱۱۴	مسکین	لالہ کنہیا لال	محسن شاد				زندہ	۴	۱۵	
۱۱۵	مشتاق	بابو لال					ایضاً	۰	۱۵	
۱۱۶	مطلب	مہاراج سنگھ	دربار لال	کایتھ	دربھنگا		زندہ ہیں	۳	۱۵	
۱۱۷	مقبول	جگدیش پرشاد					ایضاً	۱	۱۵	
۱۱۸	ممتاز	لالہ مول لال			لکھنؤ		ایضاً	۱	۱۵	
۱۱۹	منشی	بابو امجد			بلند شہر		ایضاً	۴	۱۵	
۱۲۰	منشی	لالہ زین دھر					ایضاً	۰	۱۵	
۱۲۱	مونس	منوہر رام	۰	برہمن	دہلے		ایضاً	۳	۱۵	
۱۲۲	ناز	نند لال	۰		بلند شہر		ایضاً	۱	۱۵	
۱۲۳	ناز	بی بی [illegible]			بنارس		ایضاً	۱	۱۵	
۱۲۴	نالاں	بہاری لال			لکھنؤ		ایضاً	۰	۱۵	

۱۲۵	نگہت	لالہ ہیرا نند			لکھنؤ		زندہ	۰	۱۶
۱۲۶	نور	روشن لال			لکھنؤ		ایضاً	۰	۱۶
۱۲۷	نہال	کنور جنگی سہائے			لکھنؤ		ایضاً	۵	۱۶
۱۲۸	وفا	گردیال		کایتہ	لکھنؤ		ایضاً	۰	۱۶
۱۲۹	وفا	منشی بہاری	پنڈت رام ناتھ کاظم	برہمن	لکھنؤ		ایضاً	۳	۱۶
۱۳۰	وفا	دوارکا ناتھ			کانپور		ایضاً	۳	۱۶
۱۳۱	وکیل	بنوادی منشی رجلال			کیاد		ایضاً	۱۰	۱۶
۱۳۲	ہجر	تیام لال	شہر ارشاد	کایتہ	بلگرام		ایضاً	۱	۱۶
۱۳۳	ہوش	نیوزاین			جودل		ایضاً	۳	۱۶
۱۳۴	یکتا	وزیر چند	پنڈت دیوید اس	برہمن		U577	ایضاً	۳	۱۶

ایکوئیٹ انڈسٹریل قندہار ریلوے

فہرست کتب مصنفہ و مولفہ منشی دیبی پرشاد سررشتہ محکمہ خاص راج ماوار مولف تذکرہ ہذا

۱- افسانہ خواجہ زوز یعنی قصہ بہرام و بہروز۔ ایک مجرب اور سودمند قصہ تحصیل علم کے فوایدمیں قابل درس اطفال خوردسال کے ہے قیمت علاوہ محصول ڈاک ۳/

۲- گلدستہ اخلاق ایک حصہ اسکا اخلاق اور دوسرا معاش کے بیانمیں ہے اور ہر موقع پر عمدہ اور برمحل حکایات اور مثالیں ہیں طباعت عمدہ ۵ ورق قیمت ۶/

۳- رسالہ جیل پوا تاریخی اسمیں مخالف ملکوں کی تواریخ کے متعلق مشکل مشکل شرح مفصل جو آپ کتب تعبیر سے لکھا گیا ہے ۹ صفحہ قیمت ۵/

۴- تاریخ میواڑ عرف تجرباج پرستی ایک سنسکرت نوار کا ترجمہ بامضامین جدیدہ تاریخی مفیدہ کیا ہوا ہے اسمیں مختصر تواریخ خاندان ہائے آباد میواڑ و مفصل ذکر تعمیر قلعہ گیرا جیل راج سندکا ہے ۵ کتاب نامہ نوآئین یعنی تقویم موالیدحین ایک تہری سنہ ہجری ہے یکم محرم ۹۰۰ سنہ ہجری تک ہے اور اسکے علاوہ بہت سے فائدہ تحریر و تطبیق تاریخ و ممالک محلفہ اور نہ بلغیہ کے موجود ہے تاریخ ایام تمسی قمری ہند کا تاریخ ہائے ولادت و خاندان کے صفحہ قیمت ۶/۵

۶- لطایف ہند۔ اسمیں ۳۰ ایک مجموعہ لطیفہ دلی ایجاد ہے ۳۰ صفحہ قیمت فی جلد ۴/

۷- خواب پریشان اسمیں اجزاء کی قدیم و جدید بالتفصیل حالات تاریخی و واقعات و انتظام موجودہ کی بحث کے ہے اور بہت سے امور اصلاح اور ترقی کے بیان کئے گئے ہیں ۸ صفحہ قیمت ۸/

۸- سوانح عمری نوشیروان بادشاہ کتب تواریخ عمدہ سے بحایہ پورہ مرتب کیا گیا ہے قیمت ۵/

۹- تعلیم النساء اسکے ۳ حصہ ہیں ایک عورتوں کی پڑھنا لکھنا جواہر و فوایدکا بیان اور دوسرے حصہ میں لڑکیوں کی پرورش تیسرے حصہ میں لڑکیوں کی تعلیم کے متعلق تواریخی مثالیں لکھی گئی ہیں قیمت فی جلد ۱۰/

۱۰- تاریخ زنگ ہند اسمیں مختصر حالات مہاراجہ ہائے کی آرا کے بعد سنہ ۱۸۰۰ تک ہند پر ایک سنسکرت تاریخ کا ترجمہ ہے قیمت فی جلد ۲/

۱۱- جواہر التصویر علم تعبیر خواب میں ترجمہ سنسکرت کتاب سپن چنتامنی کا قیمت فی جلد ۲/

۱۲- آثار التصرف ہندو صناعی و فنون کا تذکرہ اردو میں رسالہ ہذا۔

۱۳- معیار التصرف ایضاً فارسی جو چھپا ہے

۱۴- مجموعہ مضامین و نکتہ اسمیں بیس جلیل پند آموز مضامین متعلق ترقی بہتری قوم کا ہے ہر جلد قیمت ۱۰/

۱۵- مضامین زندگی مضامین زندگی بھی سوانح عمری حاجی کرن باگھیلہ والی گجرات معاصر شاہ علاء الدین غوری کے ہیں چھپ رہی ہے ۱۶

۱۶- نفایس التواریخ قدیم حکمنوں کی تواریخ مستند کردہ ادنی قیمت فی جلد ۶/

۱۷- ناری تورن عورتوں کی پڑھنا لکھنا کی کتاب ناگری زبان میں چھپ رہی ہے۔ **نوٹ** جن صاحب کو مندرجہ بالا کتب خریدنا منظور ہو وہ بارسال قیمت موالف سے منگوالیں۔ فقط

مطبع صنوی دہلی میں سید میر حسن کے اہتمام سے چھپا